



حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کردہ

دلچسپ واقعات

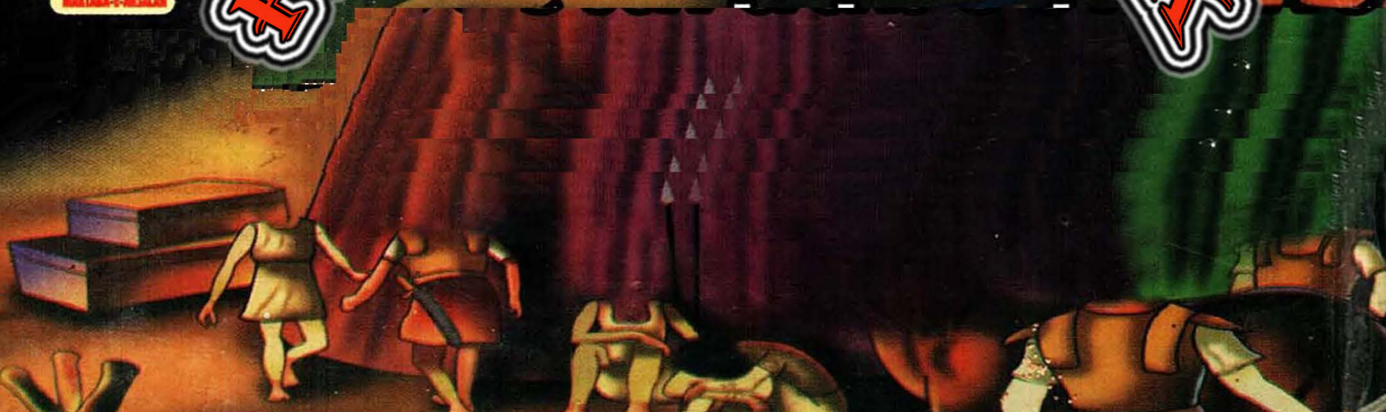
المعروف

قصص الحدیث

مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر میمن



PDFBOOKSFREE.PK



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئینِ کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالبِ دُعا سعید خان



PAKISTAN VIRTAUL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ واقعات

المعروف

قصص الحدیث

مرتب

مولانا ارسلان بن اختر میمن

جن احباب کو اس کتاب سے فائدہ ہو تو وہ ان کے مرحوم بھائی
حافظ محمد اکبر (عمر ۲۶ سال) کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق ملکیت برائے مکتبہ ارسلان محفوظ ہیں

مکتبہ ارسلان اردو بازار، کراچی۔
فون۔ 0333-2103655

نام کتاب .... حضور ﷺ کے بیان کردہ واقعات

ترتیب وتزئین .... مولانا محمد ارسلان بن اختر میمن

اشاعت اول .... مئی 2007ء

ملنے کا پتہ

کراچی: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال نمبر 2۔ فون: 4992176 نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی
بیت القرآن اردو بازار، کراچی۔ اقبال بک ڈپو (اقبال نعمانی صدر)۔ اسلامی کتب خانہ نزد بنوری ٹاؤن۔
بیت الکتب گلشن اقبال نمبر 2۔ فون: 4975024 مکتبۃ القرآن، بنوری ٹاؤن۔ فون: 4856701
مکتبہ فاروقی، شاہ فیصل کالونی فون۔ 4594144 مکتبہ رشیدیہ اردو بازار، کراچی۔ فون: 2744994
دارالاشاعت اردو بازار، کراچی۔ علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی۔

لاہور: مکتبہ رحمانیہ غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور۔ ادارہ اسلامیات انارکلی بازار، لاہور۔
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور۔

راولپنڈی: مکتبہ رشید مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست

باب نمبر 1

فضائل حدیث

☆ تعریف کے لائق صرف اللہ 16

☆ حدیث کو لازم پکڑلو 19

☆ حدیث شریف کی فضیلت آپ ﷺ کی زبانی 20

☆ 100 شہیدوں کا ثواب 21

☆ حدیث شریف نجات کا ذریعہ ہے 22

☆ حدیث افضل ترین عبادت ہے اور تسبیح سے بہتر ہے 22

☆ علم حدیث گویا نماز ہے 23

☆ حدیث شریف پڑھنا نفلی نماز سے بہتر ہے 23

☆ اشاعت حدیث شریف کی افضلیت 23

☆ حدیث پڑھنے اور پڑھانے والے حضور ﷺ کے جانشین ہیں 24

☆ حدیث والے درود شریف کی کثرت اور مداومت کی وجہ سے
سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہوں گے 25

☆ حدیث والوں کے پیشین گوئی 27

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ فرمان نبوی ﷺ !احادیث پھیلاؤ!!! 27
☆ حدیث شریف کا سننا اور لکھنا دنیا و آخرت کا جمع کرنا ہے 28
☆ حدیث والے انشاء اللہ قیامت تک زندہ رہیں گے 29
☆ سفر علم جنت کا راستہ ہے 30
☆ حدیث شریف کے یاد کرنے کی فضیلت 31
☆ حدیث شریف کے لکھنے کی فضیلت 34
☆ حدیث شریف سے شفا حاصل ہوتی ہے 34
☆ حدیث شریف کا مذاکرہ 34
☆ حدیث پڑھنے کے لئے اپنے بچوں کو جبراً آمادہ کرنا چاہیے 36
☆ حدیث والوں کے لئے مبشرات 37

باب نمبر 2

حضور ﷺ کے بیان کردہ واقعات

☆ سب سے پہلے موت کا وار جس پر کیا گیا 42
☆ اللہ تعالیٰ کی داؤد علیہ السلام سے گفتگو 43
☆ ایک نیکی کا صلہ! جنت 44
☆ داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں بیت المقدس کی تعمیر 45
☆ دوسرے کو حقارت سے دیکھنے کا انجام 48
☆ ہزار دینار کی لکڑی 51
☆ سچی توبہ کرنے والے گنہگار کا واقعہ 55

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ گناہوں سے توبہ کرنے والے کی فضیلت 57
☆ پانچ سو سال تک اللہ کی عبادت کرنے والے کا واقعہ 61
☆ پانچ سو سال کی عبادت ایک گلاس پانی کے عوض میں 65
☆ ایک شبہ کا ازالہ 67
☆ حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہا السلام کی ملاقات 69
☆ آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر 70
☆ قد آدم علیہ السلام 72
☆ انوکھا آدمی 74
☆ پیاسے کتے کو پانی پلانے پر مغفرت 80
☆ بلی کو بھوکا رکھنے پر عذاب 81
☆ جادو کی چکی!!! 83
☆ سونے کا مٹکا 84
☆ جہنم سے جنت میں داخلہ! کیوں؟ 87
☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ آزر کیلئے سفارش 89
☆ سات خوش نصیب آدمی 92
☆ چوہے کی شرارت 96
☆ جنت اور جہنم والوں سے اللہ کی گفتگو 98
☆ علامت تکبر 100
☆ بادلوں کو اللہ کا حکم! فلاں باغ کو سیراب کرو!!! 101
☆ بھائی کی غلطی معاف کرنے کا انعام 103
☆ موت کے بعد راکھ بکھرنے والے کی مغفرت 105

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ شیطان مایوسی پیدا کرتا ہے 109
☆ توبہ گناہوں کو اڑا دیتی ہے 109
☆ فرشتے کی مدد کا واقعہ عبرت 111
☆ 100 آدمیوں کے قاتل کی توبہ 117
☆ اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ انتہائی محبوب ہے 121
☆ غار میں بند ہونے والے تین مسافروں کی کہانی 122
☆ اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں 126
☆ انوکھا بچہ 128
☆ دودھ پیتے بچے کی گفتگو 137
☆ والدہ کی نافرمانی کرنے والے کا واقعہ 139
☆ حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش اور صبر کی انتہا 144
☆ اپنے رب سے صحت کی دعا 145
☆ شفایابی پر انعامات ربانی کی بارش 147
☆ حضرت ایوب علیہ السلام کا غسل کرنا اور سونے کی ٹڈیوں کا ان پر اترنا 151
☆ قصہ یعقوب علیہ السلام 153
☆ شیطان کو دنیا میں بھیجنے کی کہانی 156
☆ ظالم بادشاہ کے شہر میں 158
☆ عرض مقدس کی طرف واپسی 163
☆ معصوم بچے کے لئے غیب سے پانی کا تحفہ 165
☆ بیٹے اور اس کے اہل خانہ کے رزق میں برکت کی دعا 170
☆ برکت کا مفہوم 171

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ آنحضرت ﷺ کی بچوں کے لئے دعائے برکت 172
☆ آنحضرت ﷺ کا نواسے کو طلب برکت کی دعا سکھلانا 172
☆ حکم ربانی کو بیٹے کی محبت پر ترجیح دینا 173
☆ شیر خوار لخت جگر کو بنجر اور ویران وادی میں چھوڑنا 173
☆ زمین وآسمان سے قیمتی کلمہ 175
☆ اللہ کی بندہ محبت کی نشانی 178
☆ جنت میں لے جانے والے اعمال 179
☆ پیاسے کو پانی پلانے کا انعام! جنت 181
☆ فرشتے ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں 183
☆ فرشتوں کا جھگڑا کیوں؟ 187
☆ شہادت کی تمنا 190
☆ بندے کی توبہ پر اللہ کی خوشی 191
☆ گناہوں پر ندامت کا انعام 194
☆ اللہ کی محبت کن سے ہے؟ 196
☆ خودکشی کا بدلہ نار جہنم ہے 197
☆ فوائد 198
☆ پہاڑوں جتنے اعمال! مگر جہنم کا فیصلہ 199
☆ ریا کاری کا انجام دیکھ کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہو گئی 202
☆ عالم کو لایا جائے گا 203
☆ پھر سخی کو بلایا جائے گا 203
☆ شہید ہونے والے کو لایا جائے گا 204

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ آپ ﷺ کی ہنسی 205
☆ ابراہیم علیہ السلام کی بروز قیامت والد سے ملاقات 207
☆ جبرائیل علیہ السلام جنت میں 210
☆ کہنا آسان! کرنا مشکل 212
☆ جہنمیوں پر بھوک کا عذاب 214
☆ موسیٰ علیہ السلام کے اللہ سے 6 سوال 217
☆ غریب کی مدد کا انعام 219
☆ اللہ کی بخشش 220
☆ صدقہ! پریشانیوں کا حل 221
☆ جنتی دنیاوی تکالیف کو بھول جائے گا 223
☆ بروز قیامت ابن آدم کی حسرت 224
☆ گنہگار بندے کی اللہ سے گفتگو 225
☆ اے موسیٰ علیہ السلام آپ کا رب سوتا ہے؟ 226
☆ ایک زمین سے دوسری زمین کے درمیان کی مسافت کا فاصلہ 228
☆ ایٹم بم سے زیادہ خطرناک گناہ! غیبت 231
☆ جنت کا مثالی درخت 232
☆ میں اس بندہ پر کئی مرتبہ نگاہ ڈالتا ہوں 233
☆ جنت میں کھیتی باڑی کرنے والا 234
☆ فرشتے قرآن سننے اتر گئے 235
☆ قیامت کے دن کے پانچ سوالات 237
☆ ابراہیم علیہ السلام آگ کے سمندر میں 241

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ عورتوں کی کہانی آپ ﷺ کی زبانی 249
☆ شوہر کی اطاعت کی وجہ سے مغفرت 254
☆ بنی اسرائیل کی دو عورتوں کا قصہ 255
☆ زنا کرنا نیکیوں کو کھا گیا! واقعہ 258
☆ معراج میں آپ ﷺ کی آدم سے ملاقات 259
☆ موت کا فرشتہ 261
☆ یہ کون ہے؟ 263
☆ خضر علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات 264
☆ موسیٰ علیہ السلام اور دوڑنے والا پتھر 270
☆ خیانت جہاد جیسے عمل کو بھی ضائع کر دیتی ہے 272
☆ پتھر سے اونٹنی کی پیدائش 274
☆ 5 باتوں کا اہتمام کرو 277
☆ انشاء اللہ نہ کہنے کا نتیجہ 280
☆ اللہ کے لئے محبت 284
☆ ذوالکفل اور شیطان کی ملاقات 285
☆ چرواہے کی بھیڑیئے سے گفتگو 289
☆ لڑکے کے دو ٹکڑے 292
☆ حیرت ناک جانور 293
☆ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں 296
☆ بوڑھا جن 299
☆ آپ ﷺ کی امت محمدیہ کی شفاعت 301

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ مالدار چوہا 304

☆ جنت کی چابی! ماں کی رضا!!! 306

☆ بت پرستی کرنے والوں سے سوال 308

☆ آپ ﷺ کا سفر معراج 310

☆ نیک لوگوں کے ساتھ رہنے کی برکات 310

☆ جہنم کی آگ میں چھلانگ لگانے والے!!! 312

☆ جنت میں اللہ کا دیدار 314

☆ جھنم کی چٹان میں دبے ہوئے شخص کی پکار 317

☆ سب سے آخر میں دوزخ سے نکلنے والا 319

☆ نماز کیسے فرض ہوئی؟ 320

☆ وہ جن کے لئے سورج رک گیا! وقت تھم گیا 325

☆ قبر سے نکلنے والے مردے سے سوالات 328

☆ سونے کا بچھڑا 329

☆ موسیٰ علیہ السلام کا آدم علیہ السلام سے عجیب سوال 334

☆ مسلمان کو تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنے پر مغفرت 338

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور موت کا فرشتہ 339

☆ قرض دار کو مہلت دینے کا انعام 341

☆ فرعون کے منہ میں سمندر کی مٹی 342

☆ آگ میں جلنے والے بچے 343

☆ چھپ کر صدقہ دینے والے کا واقعہ 346

☆ انسانوں کی طرح باتیں کرنے والی گائے 348

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ نصف مال سمندر کے پیٹ میں........................ 349
☆ غور کر عنقریب تجھے بخوبی علم ہو جائے گا................ 352
☆ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ملک الموت سے ملاقات............ 354
☆ فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام کا واقعہ..................... 355
☆ حضرت عزیر علیہ السلام کی موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا واقعہ 358
☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام واقعہ حضور ﷺ کی زبانی.............. 360
☆ فرعون کی احمقانہ تدبیر اور اس پر قدرت حق کا حیرت انگیز ردعمل 391
☆ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر معجزانہ انعام اور فرعونی تدبیر کا ایک اور انتقام 392
☆ صنع کاروں اور تاجروں وغیرہ کے لئے ایک بشارت....... 393
☆ خود بخود چلنے والی چکی.............................. 395
☆ شب معراج مشاہدات عذاب.......................... 397
☆ حضور ﷺ کا انوکھا خواب.............................. 404
☆ لمس نبوی ﷺ کی برکات.............................. 407
☆ سب سے بہترین زمانہ.............................. 409
☆ جنت کا شہد حضور ﷺ کی خدمت میں.................. 410
☆ 300 ہاتھ لمبے شخص سے ملئے.......................... 412
☆ حضور ا کی غار حرا میں جبرائیل سے ملاقات.................. 414
☆ حضور ﷺ کے وسیلے سے آدم علیہ السلام کی توبہ کو قبولیت مل گئی .. 417
☆ حضور ﷺ کا جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کا واقعہ.............. 419
☆ طبرانی کی حدیث رویت الٰہی کے بارے میں................ 420
☆ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا.......................... 421

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ قیامت میں ظلم معاف کرنے والے کا انعام 423
☆ نیک اعمال پر فرشتوں کی آمد واقعہ 425
☆ جان دو عالم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا انعام 430
☆ آخرت میں دنیا کی دعاؤں کا انعام 433
☆ دجال کی آمد 435
☆ ادنیٰ جنتی کے منازل اور درجات 438
☆ ادنیٰ جنتی اپنی جنت کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا 440
☆ جنتی ایک سے ایک حور کی طرف پھرتا رہے گا 441
☆ ایک دوسرے سے سیر نہیں ہوں گے 443
☆ جنت اور جہنم کے متعلق جبریل علیہ السلام کی رپورٹ 446
☆ حضور ﷺ کی حوروں سے ملاقات اور گفتگو 448
☆ یہ حوریں کیسے کیسے خیموں میں رہتی ہیں 449
☆ جنتی خواتین کے حسن کی جامع حدیث 450
☆ شیطان حضرت حوا علیہا السلام کے سامنے 454
☆ شیطان نے حضرت زکریا علیہ السلام کو کیسے قتل کرایا 455
☆ دنیا میں واپس پلٹنے کی دعا 458
☆ حضور ﷺ کا مبارک معجزہ 460
☆ جنت اور دوزخ کا فیصلہ 464
☆ اللہ کا اہل جنت اور دوزخ سے خطاب 466
☆ شہید سے اللہ تعالیٰ کی براہ راست ملاقات 469
☆ آنسوؤں کے دریا میں چلنے والی کشتیاں 471

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆ دوزخیوں کی فریاد 473
☆ جنتیوں اور دوزخیوں کے سامنے موت کی موت 475
☆ خوفِ خدا کی طاقت 476
☆ بعض نجات یافتہ دوزخی 477
☆ اللہ والی عورت کی مقبولیت کا واقعہ 479
☆ اللہ کی راہ میں خرچ 480
☆ شہید کا محل 481
☆ جنتی شخص کی کہانی حضور ﷺ کی زبانی 482
☆ شیطان کو خدا کا جواب 483
☆ جنت کا بازار 488
☆ اہل جنت اور دیدار الٰہی 492
☆ کافر پر عذاب قبر کا واقعہ! حضور ﷺ کی زبانی 494
☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا غلط فتویٰ دینے پر توبہ اور ندامت 496
☆ آخری جنتی 498
☆ جنت میں داخل ہونے والے ایک اور دوزخی کی حکایت 506
☆ جہنم سے نکلنے والے جنتی کا انوکھا واقعہ 508
☆ ادنیٰ جنتی کی جنت کا منظر 510
☆ 80 ہزار قسم کے کھانے 512
☆ 40 سال تک گم سم پری چہرہ کا نظارہ 513

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب نمبر 1

فضائل حدیث

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تعریف کے لائق صرف اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ ہ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ وَّاَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ہ (الاعراف ع ۲۲)

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، جس نے بہترین کلام نازل فرمایا، جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی جانے والی آیتوں کی ہے، جس سے ان لوگوں کے جسم لرز اٹھتے ہیں، جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں۔ آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ کے ذکر کی طرف جھک جاتے ہیں۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت، جسے چاہے سمجھا دیتا ہے اور جسے خدا ہی راہ بھلا دے، اس کا کوئی ہادی نہیں۔ درود وسلام نازل ہوں محمد ﷺ اور آپ کے آل وتمام اصحاب اور سب تابعداروں پر، حمد اور صلوٰۃ وسلام کے بعد گذارش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا انہوں نے آسمان وزمین کی مملکت میں اور خدا کی پیدا کی ہوئی کسی چیز پر کبھی غور نہیں کیا؟ اور اس بات پر کہ ممکن ہے اجل قریب ہی آ گئی ہو۔ پھر اب یہ اس کے بعد کس حدیث پر ایمان لائیں گے؟

جو فضائل تمام کائنات عالم میں سید الاولین وآخرین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین، خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کے ہیں، اسی طرح آپ کے کلام کی فضیلت تمام مخلوق کے کلاموں پر ہے۔ مثل مشہور ہے:۔

" کلام الملوک ملوک الکلام "

بادشاہوں کا کلام تمام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔

اس علم حدیث شریف کا موضوع رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک ہے۔ اس حیثیت سے کہ آپ شریعت میں اللہ کے رسول ہیں۔ اور حدیث آپ کے قول وفعل اور تقریر کو کہتے ہیں۔ اور اس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے دونوں جہاں کی سعادت اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

اس لحاظ سے قرآن شریف کے بعد حدیث شریف ہی کا درجہ ہے۔ عامل بالحدیث کے لئے بڑے بڑے درجات ہیں۔ علامہ ابو محمد ازوی مصری اپنی کتاب المؤتلف کے صفحہ ۱۳۶ پر کیا خوب فرماتے ہیں۔

عِلْمُ الْحَدِیْثِ لَهُ فَضْلٌ وَّمَنْقَبَةٌ
نَالَ الْعُلَآءَ بِهٖ مَنْ کَانَ مُعِیْناً

مَاجَازَهٗ نَاقِصٌ اِلَّا وَکَلَّمَهٗ
اَوْ حَازَهٗ عَاطِلٌ اِلَّا بِهٖ حَلِیًّا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اَمَّا الْحَدِیْثُ فَلَا یَخْفٰی جَلَالَتُہٗ
فَاِنَّہٗ مِنْ عُلُوْمِ الدِّیْنِ عُمَّانٗ
عُمَّانُ فَیْضٍ طَوِیْلِ الْبَاعِ مَکْرُمَۃً
فِیْہِ جُمَّانٌ وَّیَاقُوْتٌ وَّمَرْجَانٗ
کُلُّ الْعُلُوْمِ سَمُوٌّ لٰکِنْ یَافَتٰی
اَھْلُ الْحَدِیْثِ لِدِیْنِ اللّٰہِ اَعْوَانٗ

علم حدیث کی بڑی فضیلت ہے......اور اس کی اعانت و مدد کرنے والا بلند مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے......علم حدیث کو پڑھ کر ناقص ترین انسان کامل بن جاتا ہے......اور قبیح و بدصورت آدمی حسین و خوبصورت بن جاتا ہے......علم حدیث کی عظمت جلالت پوشیدہ نہیں ہے......بے شک وہ علوم دین کا دریا ہے......یہ دریائے فیض بزرگی میں دراز بازو ہے......اس دریا میں بڑے قیمتی موتی یاقوت مونگے ہیں......جو بھی علوم ہیں......وہ بلند پایہ اور بلند مرتبہ ہیں......لیکن اہل حدیث اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حدیث کولازم پکڑلو

علامہ ہبۃ اللہ بن حسن شیرازی حدیث اور اصحاب الحدیث کے بارے میں فرماتے ہیں

عَلَيْكَ بِاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ فَإِنَّهُمْ
عَلٰى مَنْهَجٍ لِدِّيْنِ مَازَالَ مُعْجَماً
وَمَا النُّوْرُ اِلَّا فِي الْحَدِيْثِ وَاَهْلِهٖ
اِذَا مَادَجَى اللَّيْلُ الْجَهِيْمُ وَاَظْلَمَا
فَاَعْلَى الْبَرَا يَامَنْ اِلَى السُّنَنِ اعْتَزٰى
وَاَعْمَا الْبَرَا يَا مَنْ اِلَى الْبِدَعِ انْتَمَا
وَمَنْ تَرَكَ الْاٰثَارَ ضَلَّ سَعْيُهٗ
وَهَلْ يَتْرُكِ الْاٰثَارَ مَنْ كَانَ مُسْلِماً

اے شخص! تو حدیث والوں کولازم پکڑ کہ وہ دین کے سچے راستہ پر ہیں...... نور اور روشنی تو بس حدیث والوں میں ہے...... باقی سارے جہاں میں ایسی تاریکی ہے...... جیسے اندھیری رات کا اندھیرا...... پس مخلوق میں بہتر اور اچھے لوگ وہی ہیں...... جو حدیث پڑھتے ہیں اور بدترین خلق اور اندھے لوگ وہ ہیں...... جو بدعتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور جس نے حدیثوں کو چھوڑ دیا...... اس نے اپنے سارے اعمال اور کوششیں برباد کر دیں...... اور کیا مسلمان ہو کر کوئی حدیثوں کو چھوڑ سکتا ہے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حدیث شریف کی فضیلت آپ ﷺ کی زبانی

۱.......... حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُل "یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّ ھٰذِہٖ مَوْعِظَۃُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہ وَاسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبْشِیًّا فَاِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَآ وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتُ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃ" وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃ"

(احمد، ابو داؤد، ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی، نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر ایسا وعظ فرمایا، جس سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں، اور دل دہل گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ ایسا وعظ آپ نے فرمایا ہے، یہ تو جیسے کوئی رخصت کرنے والا رخصتی کے وقت خصوصی باتیں کہتا ہے۔ تو کچھ ہمیں وصیت ونصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا:

میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور مسلمان بادشاہ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا، اگر چہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اور جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ ایسی حالت میں میری سنت کولازم پکڑلو۔ اور میرے خلفاء راشدین کے طریقے کو لازم پکڑ لو۔ اور اس کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دانتوں سے تھام لو اور نئی باتوں سے بچتے رہو۔ کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث پر عمل کرنا اختلاف و بدعت سے بچاتا ہے اور جو اس سے بچ گیا وہ نجات پانے کا مستحق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اثْنَتَيْنِ لَنْ تُضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي (رواہ الحاکم)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے تم کبھی بے راہ نہیں ہو سکتے۔

نمبر ایک.......... اللہ کی کتاب

نمبر دو.......... میری سنت یعنی حدیث

100 شہیدوں کا ثواب

۲.......... یہی دونوں چیزیں مشعل راہ ہدایت ہیں۔ اور یہی دونوں چاند وسورج ہیں۔ جس کے ہاتھ میں یہ دونوں یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف ہوں وہ ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتا۔ اختلاف کے وقت حدیث اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے والا سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ (بھیقی)

یعنی میری امت کے فساد اور اختلاف کے وقت میری حدیث پر عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۳............ حدیث نبوی اور سنت رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والا نبی ﷺ کے ساتھ ساتھ جنت میں رہے گا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ (ترمذی)

جس نے میری سنت (حدیث) کے ساتھ محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا۔

حدیث شریف نجات کا ذریعہ ہے

۴............ جو لوگ اللہ کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے لئے حدیث بہترین ذریعہ ہے۔حضرت سفیان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مَا اَعْلَمُ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مِنَ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ مِنْ طَلَبِ الْحَدِیْثِ لِمَنْ اَرَادَ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ (تاریخ بغداد ۸۳)

میں نہیں جانتا کہ زمین پر کوئی علم حدیث کے طالب سے اچھا ہو۔اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتا ہو۔

حدیث افضل ترین عبادت ہے اور تسبیح سے بہتر ہے

۵............ حضرت امام وکیع رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَاعَبَدَ اللّٰهَ بِشَیْءٍ اَفْجَلُ مِنَ الْحَدِیْثِ وَلَوْ لَا الْحَدِیْثُ اَفْضَلُ عِنْدِیْ مِنَ التَّسْبِیْحِ مَا حَدَّثْتُ (شرف اصحاب الحدیث ۸۴)

حدیث سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔حدیث میرے نزدیک تسبیح سے بہتر ہے۔اگر تسبیح سے افضل نہ ہوتی تو میں بیان نہ کرتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

علم حدیث گویا نماز ہے

۶............ محمد بن عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن یسار ہم کو حدیث سنا رہے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے فرمایا:

اِذَا اَنْتَ فَرَغْتَ مِنْ حَدِیْثِکَ فَسَلِّمْ فَاِنَّکَ فِی الصَّلٰوۃِ

(تاریخ بغداد)

جب تم حدیث پڑھا کر فارغ ہو جاؤ تو سلام پھیر دو۔ اس لئے کہ اب تک تم نماز میں تھے۔

یعنی جس طرح نماز پڑھنے کا ثواب ہے اسی طرح سے حدیث شریف پڑھانے کا ثواب ہے۔

حدیث شریف پڑھنا نفلی نماز سے بہتر ہے

۷............ امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ الصَّلٰوۃَ اَفْضَلُ مِنَ الْحَدِیْثِ مَا حَدَّثْتُ (تاریخ بغداد)

اگر میں یہ جانتا کہ نفلی نماز حدیث سے بہتر ہے تو حدیث نہ بیان کرتا۔ یعنی نفل نماز سے میرے نزدیک حدیث خوانی افضل ہے۔

اشاعت حدیث شریف کی افضلیت

۸............ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَہٗ حَتّٰی یُبَلِّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ

(شرف اصحاب الحدیث ص۱۷)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ خوش و خرم رکھے، جس نے ہماری حدیث کو سن کر یاد کرلیا۔ اور اسی طرح دوسروں کو پہنچا دیا۔

اسی نضرت و بہجت اور خوشنودی کی طرف علامہ ابو العباس الغرفی نے اپنے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

اَهْلُ الْحَدِيْثِ عِصَابَةُ الْحَقِ فَازُوْا بِدَعْوَةِ سَيِّدُ الْخَلْقِ
فَوُجُوْهُهُمْ زَهْرَة" مُنَضَّرَة" لَا لَاءُ هَا كَتَالِقِ الْبَرْقِ
يَا لَيْتَنِيْ مَعَهُمْ فَيُدْرِ كُنِيْ مَا اَدْرَكُوْهُ بِهَا مِنَ السَّبَقِ

حدیث والے حق جماعت کے لوگ ہیں، جنہوں نے سید الخلائق (ﷺ) کی دعا کی کامیابی حاصل کی ہے۔ ان کے چہرے نہایت ہی منور اور رونق دار ہیں، جو بجلی کی طرح چمکتے ہیں۔ کاش کہ میں بھی حدیث والوں کے ساتھ ہوتا تو جو سبقت اور فضیلت ان کو حاصل ہے مجھے بھی حاصل ہوتی۔

حدیث پڑھنے اور پڑھانے والے حضور ﷺ کے جانشین ہیں

۹............ یہی حدیث پڑھنے اور پڑھانے والے رسول اللہ ﷺ کے سچے جانشین اور خلیفہ ہیں، آپ ﷺ نے ان کے لئے خصوصیت کے ساتھ یہ دعا فرمائی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَآ ئِیْ قَالَ قُلْنا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ خُلَفَا ئُکَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ يَاْ تُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ اَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ

(شرف اصحاب الحدیث)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اے اللہ تو میرے خلفاء پر رحم فرما، ہم لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے خلفاء وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور میری حدیثوں اور سنتوں کو روایت کریں گے اور لوگوں کو سکھائیں گے۔

حدیث والے درود شریف کی کثرت اور مداومت کی وجہ سے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہوں گے

۱۰............حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً

اے میرے خلفاء! قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ قریب مجھ سے وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ مجھے پر درود پڑھتے ہیں۔

حضرت ابونعیم اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں کہ زبردست فضیلت حدیث کے روایت کرنے اور پڑھنے والوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس لئے کہ کوئی جماعت رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے میں ان علماء حدیث کی جماعت سے بڑھ کر نہیں۔ نہ درود شریف کے پڑھنے میں اور نہ لکھنے میں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ کَتَبَ عَنِّیْ عِلْمًا وَّ کَتَبَ مَعَهٗ صَلٰوةً" لَمْ تَزَلْ فِیْ اَجْرِ مَا قُرِیءَ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ (شرف اصحاب الحدیث)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو شخص مجھ سے کسی علم کو لکھے، یعنی میری حدیثوں کو لکھے اور اس
کے ساتھ مجھ پر درود بھی لکھے تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے
گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

۱۱............حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ
مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ (شرف اصحاب الحدیث)

جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے تو جب تک میرا نام اس کتاب
میں رہے گا تو فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ اگر محدثین کو صرف یہی فائدہ ہوتا تو
بھی بہت تھا کہ جب تک ان کتابوں پر درود ہے ان پر خدا کی رحمتیں اترتی رہتی
ہیں۔ محمد بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ ابا
جان آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟ فرمایا مجھے بخش دیا۔ میں نے کہا
کس عمل پر؟ جواب دیا:-

صرف اس عمل پر کہ میں ہر حدیث میں
صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔

ابو القاسم عبداللہ مروزیؒ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ایک جگہ بیٹھ کر
رات کے وقت حدیثوں کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہاں پر نور کا ایک ستون
دیکھا گیا جو آسمان کی بلندی تک تھا۔ پوچھا گیا کہ یہ نور کس بنا پر ہے تو کہا گیا:-

حدیث کے آمنے سامنے پڑھتے وقت جو ان کی زبان سے درود
نکلتا تھا اس درود شریف کی بنا پر نور ہے (شرف اصحاب الحدیث)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حدیث والوں کے پیشین گوئی

۱۲............رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ

(بهیقی فی کتاب المدخل)

اس علم قرآن وحدیث کو حاصل کر کے آئندہ آنے والی جماعت میں سے اس کے عادل نیک ہوں گے۔ جو حد سے گذرنے والے لوگوں کی تحریف اور زیادتی کو دور کریں گے اور باطل پرستوں کی افترا پردازیوں اور جاہلوں کی تاویلات کو بھی ہٹائیں گے۔

اس پیشین گوئی کی مصداق محدثین کی جماعت ہے۔

فرمان نبوی ﷺ! احادیث پھیلاؤ!!!

۱۳............حضرت ہارون العبدی فرماتے ہیں:

كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا وَمَا وَصِيَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَاْتِيْ مِنْ بَعْدِيْ قَوْمٌ" يَسْئَلُوْنَكُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّيْ فَاِذَا جَآءَكُمْ فَالْطِفُوْا بِهِمْ وَحَدِّثُوْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ سَيَاْتِيْكُمْ شُبَّانٌ" مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَطْلُبُوْنَ الْحَدِيْثَ فَاِذَا جَآءُوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَاٰى

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

الشَّابَّ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُوَسِّعَ لَكُمْ وَاَنْ نُفْهِمَكُمُ الْحَدِيْثَ فَاِنَّكُمْ خُلُوْفُنَا وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ بَعْدَنَا

(شرف اصحاب الحدیث ص ۲۱)

جب ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو آپ خوش ہوکر فرماتے تھے مرحباً، تمہارے لئے نبی ﷺ نے وصیت فرمائی ہے۔ ہم نے کہا رسول اللہ ﷺ کی وصیت کیا ہے؟ فرمایا، ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے بعد لوگ تم سے میری حدیثیں پوچھنے آئیں گے۔ جب وہ آئیں تو تم ان کے ساتھ لطف وعنایت سے پیش آنا اور انہیں حدیثیں سنانا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے پاس زمین کے کناروں سے جو لوگ حدیثیں طلب کرتے ہوئے پہنچیں گے، جب وہ آئیں تو ان کی بہترین خیر خواہی کرنا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جب ان (طالب حدیث) نوجوانوں کو دیکھتے تو بے ساختہ فرماتے:۔

اللہ کے رسول ﷺ کی وصیت پر تمہیں مرحبا ہو۔ حضور ﷺ کا ہمیں حکم ہے کہ ہم تمہیں کشادگی کے ساتھ اپنی مجلسوں میں جگہ دیں۔ اور تمہیں احادیث رسول سنائیں۔ تم ہمارے خلیفہ ہو۔ اور اہل حدیث ہمارے بعد خلیفہ ہیں۔

حدیث شریف کا سننا اور لکھنا دنیا وآخرت کا جمع کرنا ہے

۱۴............ سہل بن عبداللہ زاہدؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا وآخرت کی بھلائی چاہے، وہ حدیث لکھا کرے۔ اس میں دونوں جہاں کا نفع ہے۔ عبداللہ بن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

داؤد فرماتے ہیں کہ حدیث سے جو شخص دنیا چاہے اس کے لئے دنیا ہے اور جو آخرت چاہے اس کے لئے آخرت ہے۔

۱۵............ حدیث کے بارے میں آپ" فرمایا کرتے تھے کہ اس میں جو اپنی مراد دنیا رکھے، تو اس کے لئے دنیا ہے، اور جو آخرت رکھے، اس کے لئے آخرت ہے۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ حدیث شریف کا سننا دنیا چاہنے والے کے لئے عزت کا باعث ہے۔ اور آخرت چاہنے والے کے لئے رشد و بھلائی کا سبب ہے۔ (شرف اصحاب الحدیث)

حدیث والے انشاء اللہ قیامت تک زندہ رہیں گے

۱۶............ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ (ترمذی)

میری امت سے ایک جماعت منصور رہے گی۔ ان کی برائی چاہنے والا انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

امام یزید بن ہارون فرماتے ہیں: اگر اس جماعت سے اہل حدیث مراد نہ ہوں تو میں نہیں جان سکتا کہ اور کون لوگ مراد ہیں۔

حضرت ابن مبارک نے اس حدیث کی شرح میں جس میں ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گی، دشمنوں کی برائی انہیں نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ فرماتے ہیں:-

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے نزدیک اس سے مراد اہل حدیث ہیں۔
حضرت امام احمد بن حنبل سے بھی اس حدیث کی شرح میں یہی وارد ہے۔
بلکہ وہ تو فرماتے ہیں:۔
اگر اس سے مراد اہل حدیث نہ ہوں تو کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔
حضرت احمد بن سنان اس حدیث کو ذکر کر کے فرماتے ہیں اس سے مراد اہل علم اہل حدیث ہیں۔ امام علی بن مدینی بھی فرماتے ہیں کہ اس سے اصحاب حدیث مراد ہیں۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ یہ جماعت اصحاب حدیث کی ہے۔ (شرف اصحاب الحدیث)

سفر علم جنت کا راستہ ہے

۱۷.......... قرآن وحدیث کا حاصل کرنا دین ودنیا کی سعادت مندی کا ذریعہ ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مَنْ سَلَکَ مَسْلَکًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ (بھیقی)

جو علم یعنی قرآن وحدیث کے طلب کے راستہ کو اختیار کرے تو
ہم اس کے لئے جنت کے راستہ کو آسان کر دیں گے۔

اور جو دینی اور شرعی علم حاصل کرتے کرتے مرجائے تو اس کے اور نبی کے درجہ میں صرف ایک درجہ کا فرق رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

لِیُحْیِیَ بِہِ الْاِسْلَامَ فَبَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَةٌ
وَّاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ (دارمی)

جس کے پاس اس حال میں موت آئے کہ وہ اسلام کو زندہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنے کے لئے علم حاصل کررہا تھا تو جنت کے اندر اس میں اور نبیوں کے درمیان صرف ایک ہی درجہ (نبوت) کا فرق رہے گا۔

اس علم سے علم قرآن اور حدیث مراد ہے۔اس سے طلب حدیث کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً" مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ" مِّنْ اِحْيَآئِهَا (دارمی)

''رات کو تھوڑی دیر علم قرآن وحدیث کا حاصل کر لینا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے''

حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حدیث کا مذاکرہ کیا کرو۔کیونکہ علم مذاکرہ سے جوش مارتا ہے۔ (جامع البیان)

حدیث شریف کے یاد کرنے کی فضیلت

۱۸............ حدیثوں کا یاد کرنے والا قیامت کے دن عالم اور فقیہ بنا کر اٹھایا جائے گا۔اور رسول اللہ ﷺ اس کی سفارش فرمائیں گے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِی السُّنَّهِ کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (شرف اصحاب الحدیث)

جو شخص میری امت کے لئے چالیس حدیثیں میری سنت کی یاد کرلے تو میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۱۹.........حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِّنْ اَمْرِ دِیْنِهِمْ بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقِیْهًا عَالِمًا (شرف اصحاب الحدیث)

جس نے میری امت کے لئے چالیس ایسی حدیثیں یاد کرلیں جو ان کے دین کے بارے میں ہوں تو ان کو اللہ تعالیٰ فقیہ اور عالم بنا کر قیامت کے دن اٹھائے گا۔

۲۰.........اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَ دَعَا هَا وَ اَدَّا هَا (ابن ماجة)

اللہ تعالیٰ اس بندے کے چہرے کو خوش اور تازہ رکھے جس نے میری حدیث کو سن کر ضبط اور حفظ کیا اور دوسروں کو سنایا۔

اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کثرت سے حدیثیں یاد کرتے تھے۔اور یاد کر کے آپ کو سنا بھی دیتے تھے۔تا کہ کما حقہ اس کی اصلاح ہو جائے۔ جیسا کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:-

جب تم سونے چلو تو پہلے وضو کر لو اور دہنی کروٹ پر لیٹ کر اس دعا کو پڑھ کر سو جایا کرو۔ خدانخواستہ اگر اس رات میں تمہارا انتقال ہو گیا تو فطرت اسلامی پر مرو گے۔وہ دعا یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ (بخاری)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اے اللہ! میں نے اپنی ذات اور جان کو تیرے حوالہ کر دیا اور اپنے کاموں کو تیرے سپرد کر دیا۔ اور اپنی پیٹھ کو تیری طرف جھکا دیا، اپنی رغبت اور تیرے خوف سے ۔ تیرے عذاب سے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے۔ مگر تیرے پاس اے اللہ! میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس دعا کو دوبارہ آپ کو سنایا تو میں نے بجائے ...... اٰمَنْتُ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ...... کے رَسُوْلِکَ ...... کہہ دیا۔ تو آپ نے فرمایا:- نہیں ...... وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ...... کہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے حدیثوں کو مذاکرہ کے طور پر دہرایا جاتا تھا، کہ حدیث کے الفاظ محفوظ رہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حدیث کے یاد رکھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ جیسے کہ وفد عبدالقیس کو فرمایا تھا۔

اِحْفَظُوْهُنَّ وَاخْبِرُوْا بِهِنَّ مِنْ وَّرَآءِ كُمْ (بخاری)

ان حدیثوں کو یاد کر لو اپنی قوم میں جا کر ان کی اشاعت کرو۔

۲۱.......... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

اَكْثِرُوْا ذِكْرَ الْحَدِيْثِ فَاِنَّكُمْ لَمْ تَفْعَلُوا يَدْرُسْ عِلْمُكُمْ

(جامع بیان العلم)

حدیثوں کی بار بار تکرار کرتے رہو۔ اور بار بار دہراتے رہو۔ اسی مذاکرہ سے اس کی زندگی ہے۔

۲۲.......... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیثیں یاد کرتے تھے۔ فرماتے:

يَحْفَظُ مَالَا يَحْفَظُوْنَ (بخاری)

ان حدیثوں کو ابو ہریرہ یاد رکھتا تھا جن کو دوسرے لوگ یاد نہیں کرتے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حدیث شریف کے لکھنے کی فضیلت

۲۳............ حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے دریافت کیا جاتا ہے کہ ایک شخص تو نفلی روزوں اور نفلی نمازوں میں مشغول ہے اور دوسرا حدیث لکھنے میں مشغول ہے۔ فرمایئے آپ کے نزدیک کون افضل ہے۔ آپ نے فرمایا:

"حدیث شریف کا لکھنے والا" (تاریخ بغدادی)

۲۴............ حضرت ابوبکر احمد بن علی فرماتے ہیں کہ حدیث شریف کا سیکھنا ہر قسم کی نفلی عبادت سے بہتر ہے۔ حضرت یحییٰ بن یمان فرماتے ہیں طلب حدیث بہترین عبادت اور باعث خیر و برکت ہے۔ (تاریخ بغدادی، شرف اصحاب الحدیث)

حدیث شریف سے شفا حاصل ہوتی ہے

۲۵............ جس طرح اللہ کے کلام سے شفا حاصل ہوتی ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے کلام سے بھی شفا حاصل ہوتی ہے۔ ختم قرآن مجید اور ختم حدیث رسول اللہ ﷺ دونوں باعث برکت و موجب سعادت دارین ہیں۔ اس کا بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔ حضرت امام رمادی جب بیمار پڑتے تو فرماتے حدیث پڑھنے والوں کو بلاؤ۔ جب وہ آجاتے تو فرماتے مجھے حدیث پڑھ کر سناؤ۔
(تاریخ بغداد شریف اصحاب الحدیث)

حدیث شریف کا مذاکرہ

۲۶............ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیثوں کی دیکھ بھال کرتے رہو۔ حدیثوں کا مذاکرہ کرتے رہو۔ اگر یہ نہ کیا تو ڈر ہے کہ یہ علم مٹ نہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

حدیثوں کا مذاکرہ کرو۔ علم حدیث کی حیات آپس میں پڑھنا پڑھانا ہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:-

حدیث شریف کا مذاکرہ اور درس وتدریس جاری رکھو۔ اگر ایسا نہ ہوا تو یہ علم جاتا رہے گا۔ (شرف اصحاب الحدیث)

۲۷............ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:-

جب تم ہم سے حدیثیں سنو تو انہیں آپس میں دہرایا کرو۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کا بھی یہی قول ہے۔ آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ حدیث بیان کیا کرو۔ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلاتی ہے۔ حضرت ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں یہ علمی مجلس اللہ تعالیٰ کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خدا کی باتیں پہنچا دیں تم بھی کچھ بھلی باتیں ہم سے سنو۔ اور دوسروں کو سنا دو۔

۲۸............ سلیم بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کہ ہم ابوامامہ باہلیؓ کے پاس بیٹھے تھے وہ ہمیں بکثرت رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سنایا کرتے تھے۔ پھر فارغ ہو کر فرماتے تھے:-

اچھی طرح انہیں سمجھ لو۔ اور پھر جس طرح تم پہنچائے گئے ہو، دوسروں کو بھی پہنچا دو۔

۲۹............ حضرت انسؓ نے اپنے دونوں بیٹوں نظر اور موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ وہ حدیث اور اسناد حدیث کو لکھ لیا کریں اور انہیں دوسروں کو سکھائیں۔ فرماتے ہیں کہ ہم تو اس عالم کو عالم ہی نہیں جانتے تھے جو اپنے علم کو لکھے۔ (شرف اصحاب الحدیث)

۳۰............ حضرت طلق بن حبیب فرماتے ہیں کہ حدیثوں کا مذاکرہ کیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرو۔ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلاتی ہے۔حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں:-
جب کبھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرو تو اسے اچھی طرح محفوظ رکھو۔
حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حمص کے گورنر کو لکھا تھا کہ
''اہل صلح کا بیت المال میں اتنا حصہ مقرر کردو کہ وہ بے پرواہ ہوجائیں، تاکہ قرآن وحدیث کے علم سے انہیں کوئی چیز مشغول نہ کرسکے۔'' (تاریخ بغداد، شرف اصحاب الحدیث)

حدیث پڑھنے کے لئے اپنے بچوں کو جبراً آمادہ کرنا چاہیے

۳۱............ حضرت عبد اللہ بن داؤدؒ فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہیے کہ حدیث کے پڑھنے پر اپنی اولاد کو مجبور کرے۔دین علم کلام میں نہیں، بلکہ دین صرف احادیث رسول اللہ ﷺ میں ہی ہے۔اور حدیث آخرت کا ارادہ رکھنے والے کے لئے آخرت کی خیر ہے۔

۳۲............ حضرت ابراہیم بن ادہم کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹا تم حدیث سیکھو اور یاد کرو۔ایک ایک حدیث کے یاد کرنے پر ایک ایک درہم انعام دوں گا۔چنانچہ میں نے اسی طرح حدیثیں یاد کیں۔امام ابن مبارک سے پوچھا جاتا ہے کہ کب تک حدیث لکھتے رہیں گے۔فرمایا:
''شاید کوئی روایت جس سے مجھے نفع پہنچے اور مل جائے۔جس کو میں نے اب تک نہ سنا ہو۔''

۳۳............حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے سوال ہوتا ہے کہ آدمی کب تک حدیث لکھتا رہے؟ فرمایا:- ''مرتے دم تک''
آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں تو قبر میں جانے تک طالب علم رہوں گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۳۴...........حضرت امام حسن بصری سے سوال ہوا کہ کیا اسی برس کا آدمی بھی حدیث لکھے؟ فرمایا جب تک اس کی زندگی اچھی ہے۔

حدیث والوں کے لئے مبشرات

۳۵...........حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نبوت تو گئی، میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی۔ ہاں البتہ خوشخبریاں باقی ہیں۔ اور وہ نیک خواب ہیں، جنہیں مسلمان خود دیکھے یا اس کے بارے میں کوئی دکھایا جائے۔"

۳۶...........حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے؟

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (یونس)

جو لوگ ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے رہے انہیں دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی۔

رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا وہ نیک خواب ہیں جن کو خود مسلمان دیکھے، یا اس کے بارے میں کسی اور کو دکھائے جائیں۔ ایک شخص یزید بن ہارون کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟ آپ جواب دیتے ہیں:۔

میرے لئے جنت مباح کردی۔

پوچھتے ہیں قرآن کی وجہ سے؟ فرمایا: حدیث کی وجہ سے۔

۳۷...........جویریہ بن محمد مقبری بصری یزید بن ہارون واسطی کو ان کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انتقال کے چار رات بعد خواب میں دیکھتے ہیں۔

پوچھتے ہیں : آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟

انہوں نے جواب دیا: میرے گناہ معاف فرما دیئے۔اور نیکیاں قبول کر لیں اور تکلیفیں ہٹا دیں۔

میں نے کہا : پھر کیا ہوا؟

فرمایا : خداوند کریم نے بڑا اکرم کیا، میرے گناہ بخش دیئے اور مجھے جنت میں داخل کیا۔

پوچھتے ہیں : آخر اتنا اکرام آپ کا کس نیکی پر ہوا؟ کیا ذکر اللہ کی مجلسوں کی وجہ سے؟

فرمایا : میری حق گوئی اور سچی باتوں کی وجہ سے، لمبی لمبی نمازوں اور فقر و فاقہ کی مصیبتوں پر صبر کرنے کی وجہ سے

پوچھا : کیا منکر نکیر حق ہیں؟

جواب دیا : ہاں!!! اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں

انہوں نے مجھے بٹھا کر مجھ سے سوال کیا:-

"تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرے نبی کون ہیں؟"

میں اپنی سفید داڑھی سے مٹی جھاڑنے لگا اور کہنے لگا کیا مجھ جیسے شخص سے سوال کیا جاتا ہے؟ میں یزید بن ہارون واسطی ہوں۔

ساٹھ سال تک لوگوں کو حدیث پڑھاتا رہا ہوں۔

میری یہ بات سن کر انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہا ہاں سچ ہے۔ یہ یزید بن ہارون ہے۔ حضرت آپ بے فکری سے دولہا کی طرح سو جائیں۔ آج کے بعد آپ پر کوئی ڈر و خوف نہیں ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر ایک نے مجھ سے کہا کیا تم نے جریر بن عثمان سے بھی روایت کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ کیونکہ وہ حدیث میں ثقہ تھے۔ اس نے کہا ہاں جریر تھے ثقہ، لیکن حضرت علی سے بغض رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ بھی ان سے بغض رکھے۔

۳۸............ زکریا بن عدی اپنے خواب میں امام ابن المبارک کو دیکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہتے ہیں طلب حدیث کے لئے جو سفر میں نے کئے تھے ان کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔

۳۹............ اسی طرح کی ایک اور روایت ہے ابو بکر بکرادیؒ کے ہم سبق تھے اور حدیث کی طلب میں ان کا انتقال ہو گیا۔ خواب میں انہیں دیکھا تو پوچھا کیا حال ہے؟ کہا مجھے بخش دیا گیا۔ پوچھا کس نیکی پر؟ جواب دیا:-

حدیث کے طلب کرنے پر۔

۴۰............ محمد جلیل فرماتے ہیں کہ میں نے سلیمان شاذ کوفی کو ان کی وفات کے بعد نہایت اچھی حالت میں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ ابو ایوب! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ جواب دیا کہ مجھے بخش دیا۔ میں نے کہا کس نیکی پر؟ فرمایا:- حدیث کی طلب پر۔

۴۱............ حبش بن مبشر فرماتے ہیں میں نے امام یحیٰی بن معین کو خواب میں دیکھا، ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا مجھے جنت کے دروازوں کے درمیان کی کل جگہ عنایت فرمادی۔ پھر اپنی جیب سے ایک کتاب نکال کر کہا ان حدیثوں کے لکھنے کی برکت سے۔

۴۲............ ابو اسحاق خواب میں دیکھتے ہیں کہ ابو ہمام کے اوپر قندیلیں لٹک رہی ہیں۔ پوچھا کہ یہ نورانی قندیلیں کیا ہیں۔ کہا یہ قندیل تو حدیث شفاعت بیان کرنے کی وجہ سے ملی اور یہ حوض کوثر کی حدیث کو روایت کرنے کی وجہ سے۔ اسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرح سے بہت سی حدیثوں کی وجہ سے ان کو بہت سی قندیلوں کا ملنا بیان فرمایا۔
خلف فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست جو میرے ساتھ علم حدیث پڑھتے تھے، ان کا انتقال ہوگیا میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ سبز رنگ کے نئے نئے کپڑے پہنے ہوئے خوش وخرم ہیں۔ میں نے کہا حضرت آپ تو وہی مسکین طالب علم ہیں۔ جو میرے ساتھ حدیث پڑھتے تھے۔ آج یہ جوڑا آپ پر کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا:۔

تمہارے ساتھ حدیث لکھتا تھا اور جہاں کہیں محمد ﷺ کا نام آتا تھا تو میں اس کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور لکھتا تھا۔ اس کے بدلے میں اللہ نے مجھے یہ نعمتیں عطاء فرمائی ہیں۔

۴۳............ امام بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک حدیث بھی اس مضمون کی مروی ہے جس سے اس خواب کی تصدیق ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جو شخص اپنی کتاب میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھے جب تک اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

۴۴............ خواجہ جنیدؒ کے بعض ساتھیوں کو خواب میں دیکھا گیا، ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مجھے بخش دیا۔ کہا کس بنا پر؟ فرمایا:۔

اپنی کتاب میں رسول اللہ ﷺ پر درود لکھنے کی وجہ سے۔

حضرت امام مسلم اسی وجہ سے بیان فرماتے ہیں، اگر حدیثوں کی تالیف کا کام مجھ سے ہوگیا تو سب سے پہلے اس کا ثواب مجھے ملے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب نمبر 2

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے بیان کردہ واقعات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سب سے پہلے موت کا وار جس پر کیا گیا

۱ ....اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی آدَمَ فَقَالَ یَا آدَمُ حُجَّ ھٰذَا لُبَیْتُ قَبْلَ اَنْ یَحْدُثَ عَلَیْکَ حَدَث" قَالَ وَمَا یَحْدُثُ عَلَیَّ یَا رَبِّ ؟ قَالَ مَا لَا تَدْرِیْ وَھُوَ الْمَوْتُ قَالَ وَ مَا الْمَوْتُ : قَالَ سَوْفَ تَذُوْقُہٗ. (اخرجہ الویلمی عن انس رضی اللہ عنہ)

اللہ نے آدم علیہ السلام کو وحی بھیجی	:	اے آدم! بیت اللہ کا حج اس سے پہلے کرلو کہ تم کو کوئی نیا حادثہ پیش آجائے۔
آدم علیہ السلام نے عرض کیا	:	الٰہی وہ نیا حادثہ کیا ہوگا؟
اللہ تعالیٰ نے فرمایا	:	وہ چیز تم نہیں جانتے! وہ موت ہے!!!
آدم علیہ السلام نے کہا	:	وہ موت کیا ہے؟
فرمایا	:	عنقریب اس کا مزہ چکھ لوگے۔

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام مکہ تشریف لے گئے تو آپ کا فرشتوں نے استقبال کیا اور کہا: السلام علیکم یا آدم علیہ السلام آپ کا حج قبول ہوا۔ کیا آپ خبر نہیں ہے کہ آپ سے دو ہزار برس پہلے بھی اس گھر کا حج کیا گیا ہے اور اس وقت کعبہ سرخ یاقوت کا تھا۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ کی داؤد علیہ السلام سے گفتگو

۲...... اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی دَاوٗدَ یَا دَاوٗدُ مَثَلُ الدُّنْیَا کَمَثَلِ جِیْفَۃٍ اِجْتَمَعَتْ عَلَیْھَا الْکِلَابُ یَجُرُّوْنَھَا اَتُحِبُّ اَنْ تَکُوْنَ کَلْبًا مِثْلَھُمْ فَتَجُرَّ مَعَھُمْ؟ یَا دَاوٗدُ طِیْبُ الطَّعَامِ وَلِیْنُ اللِّبَاسِ وَالْحَشْیَۃُ فِی النَّاسِ وَالْاٰخِرَۃُ لَا یَجْتَمِعُ اَبَدًا۔

(اخرجہ الدیلمی عن علی)

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی:۔

اے داؤدؑ! دنیا کی مثال ایسی ہے جیسا مردار کی، کہ اس پر کتے جمع ہو جائیں اور اس کو کھینچیں۔ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم بھی کتوں میں شامل ہو کہ اس مردار کو کھینچو۔ اے داؤد عمدہ غذائیں اور نرم کپڑے اور لوگوں پر رعب و دبدبہ ان باتوں کے ساتھ آخرت کا ثواب جمع نہیں ہو سکتا۔

تشریح:۔

مطلب یہ ہے کہ دنیا کا عیش اور حکومت آخرت کے اجر و ثواب میں کمی کا موجب ہے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک نیکی کا صلہ! جنت

۳...... اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی دَاوٗدَ اَنَّ الْعَبْدَ لَیَأْتِیْ بِالْحُسْنٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاُحَکِّمُہٗ بِھَا فِی الْجَنَّۃِ قَالَ دَاوٗدُ یَارَبِّ وَمَنْ ھٰذَا الْعَبْدُ؟ قَالَ مُؤْمِنٌ یَسْعٰی لِاَخِیْہِ الْمُؤْمِنِ فِیْ حَاجَتِہٖ یُحِبُّ لِقَضَاءِ ھَا قُضِیَتْ عَلٰی یَدَیْہِ اَمْ لَمْ تُقْضَ۔

(خرجہ الخطیب وابن عساکر عن علی وھو)

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی:

”اے داؤد! بے شک قیامت کے دن ایک بندہ ایک ہی نیکی لائے گا تو میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔“

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب وہ کونسا بندہ ہوگا؟

ارشاد فرمایا:۔

وہ مومن بندہ ہوگا کہ جوکسی اپنے مومن بھائی کی حاجت کے لئے دوڑ کر چلا اور اس کی خواہش یہ تھی کہ وہ حاجت مومن کی پوری ہو جائے۔خواہ اس سے وہ حاجت نکلے یا نہ نکلے۔

تشریح:۔

مطلب یہ ہے کہ اس نے کوشش میں کمی نہیں کی۔خواہ اس کے ہاتھ سے وہ حاجت پوری ہوئی یا نہیں ہوئی،تو گویا مومن کی حاجت پوری کرنے میں کوشش کرنا ایسی نیکی ہے، جو تنہا ہی جنت میں لے جانے کی ضامن ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں بیت المقدس کی تعمیر

۴...... قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِدَاوٗدَ ابْنِ لِیْ بَیْتًا فِی الْاَرْضِ فَبَنٰی دَاوٗدُ بَیْتًا لِنَفْسِہٖ قَبْلَ الْبَیْتِ الَّذِیْ اُمِرَ بِہٖ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ یَا دَاوٗدُ نَصَبْتَ بَیْتَکَ قَبْلَ بَیْتِیْ قَالَ اَیْ رَبِّ ھٰکَذَا قُلْتَ فِیْمَا قَضَیْتَ مَنْ مَلَکَ اِسْتَأْثَرَ ثُمَّ اُمِرَ فِیْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَمَا تَمَّ السُّوْرُ سَقَطَ ثُلُثَاہُ فَشَکَا ذَالِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَا تَصْلُحُ اَنْ تَبْنِیَ لِیْ بَیْتًا قَالَ اَیْ رَبِّ وَلِمَا قَالَ کَمَا جَرٰی عَلٰی یَدَیْکَ مِنَ الدِّمَآءِ قَالَ اَیْ رَبِّ اَوَلَمْ یَکُنْ ذَالِکَ فِیْ ھَوَاکَ وَمَحَبَّتِکَ، قَالَ بَلٰی وَلٰکِنَّ ھُمْ عِبَادِیْ وَ اَنَا اَرْحَمُھُمْ فَشَقَّ ذَالِکَ عَلَیْہِ

اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام سے فرمایا کہ تم میرے لئے زمین میں ایک گھر بناؤ۔ حضرت داوٗد علیہ السلام نے (بیت المقدس) کی تعمیر سے قبل، جس کا ان کو حکم ہوا تھا، اپنے لئے مکان بنایا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی آئی کہ اے داوٗد! تم نے میرے گھر سے پہلے اپنا مکان بنالیا۔

عرض کیا: اے رب! آپ نے جس کا فیصلہ کیا اس میں یہی فرمایا کہ جو مالک ہو وہ اپنے لئے مخصوص کرے۔ پھر ان کو مسجد بنانے کا حکم ملا۔ چنانچہ حضرت داوٗد علیہ السلام نے مسجد کی تعمیر شروع کردی۔ مگر اس کی چار دیواری بنا رہے تھے کہ دو ثلث دیوار گرگئی۔

حضرت داوٗد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ یہ مسجد تمہارے ہاتھوں سے تمام اور مکمل نہیں ہوگی۔ عرض کیا کہ اے ربّ! یہ کس وجہ سے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تا کہ تیرے گھر پر کچھ خون بہہ جائے۔ سیدنا داؤد علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب! آیا یہ آپ کے منشاء اور پسند کی مطابق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک ہے۔ لیکن کچھ میرے بندے ہیں، میں ان پر رحم کروں گا۔ (پس یہ سن کر) حضرت داؤد علیہ السلام کو سخت افسوس اور پریشانی ہوئی۔

فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ لَا تَحْزَنْ فَاِنِّیْ سَاَ قْضِیْ بِنَا ئَہٗ عَلٰی یَدَیْ اِبْنِکَ سُلَیْمَانَ فَلَمَّا مَاتَ دَاؤُد اَخَذَ سلیمان فِیْ بُنْیَا نِہٖ فَمَا تَمَّ قَرَّبَ الْقَرَا بِیْنَ وَذَبَحَ الذَّبَا ئِحَ وَجَمَعَ بَنِیْ اِسْرَائِیْل فَاَوْ حَی اللّٰہُ تَعَا لٰی اِلَیْہِ قَدْ اَرٰی سُرُوْرَکَ بُنْیَا نِ بَیْتِیْ فَسْئَلْنِیْ اُعْطِیْکَ قَالَ اَسْئَلُکَ ثَلَاثَ خِصَا لٍ حُکْمًا یُصَا دِفُ حُکْمَکَ وَ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِیْ وَمَنْ اَتٰی ھٰذَا الْبَیْتَ لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلٰوۃَ اَخْرِجُ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ اَمَا اثْنَتَا نِ فَقَدْ اٰتَیْتُھُمَا وَاَنَا اَرْجُوْا اَنْ یَکُوْنَ قَدْ اُعْطِیَ ثَا لِثًا۔

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن رافع ابن عمیر)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ تم غم نہ کرو، یہ مسجد تمھارے لڑکے سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ پر پوری کروں گا۔ پس جب داؤد علیہ السلام رحلت فرما گئے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی تعمیر شروع کر دی۔

مسجد کی تعمیر ختم ہونے کے قریب تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مقربین کو قریب لایا اور بنی اسرئیل کو جمع کیا اور بہت سے جانور ذبح کیے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اے سلیمان! (علیہ السلام) تم نے میرے گھر کی تعمیر کے متعلق اپنی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ تم مجھ سے طلب کرو۔ یعنی مانگو کیا مانگتے ہو؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین باتیں عرض کیں:-

پہلی دعا.......... مجھے فیصلے کی وہ فہم دے کہ میرا ہر ایک فیصلہ تیرے فیصلے کے موافق ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری دعا................ مجھے سلطنت ایسی عطا کر کہ میرے بعد کسی کو اس جیسی سلطنت کا مستحق قرار نہ دیا جائے۔

تیسری دعا................ دشمن اس مسجد میں آئے اور اس کا مقصد یہاں نماز پڑھنے کے علاوہ اور کچھ نہ ہو، تو اس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دے، جیسا کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

ارشاد ہوا کہ پہلی دو باتیں میں نے تم کو دے دیں اور تیسری بات کے متعلق تم کو توقع دلائی جاتی ہے کہ وہ قبول کر لی جائے گی۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسرے کو حقارت سے دیکھنے کا انجام

۵...... قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ مُتَوَاخِيَيْنَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُوْلُ اَقْصِرْ فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ اَكُنْتَ بِي عَالِمًا اَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اذْهَبُوْا بِهِ اِلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ (ابوداؤد)

(شیخ البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے ہیں:-

بنی اسرائیل میں دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک گناہ کرتا تھا اور دوسرا عبادت میں اجتہاد وکوشش کرتا تھا۔ مجتہد دوسرے کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تھا اس لئے اس نے اس سے کہا گناہ سے باز آجاؤ۔ اس نے کہا:-

میرا معاملہ کریم رب کے ساتھ ہے، کیا تو میرے اوپر نگران اور رقیب بھیجا گیا ہے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس مجتہد نے کہا:۔

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تجھے معاف نہیں کرے گا یا کہا اللہ
تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی روحیں قبض کر لیں۔ وہ دونوں جہانوں کے پروردگار کے پاس جمع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے مجتہد! کیا تو میرے متعلق کامل علم وادراک رکھتا تھا؟ یا کیا تو میرے ہاتھ میں موجود اختیار اور امر پر قادر تھا؟ اور اس گنہگار سے فرمایا:۔

''جا میری رحمت کے سبب جنت میں داخل ہو جا۔ اور دوسرے
کے متعلق فرشتوں کے حکم دیا کہ اسے آگ کی طرف لے جاؤ۔''

موت تو لامحالہ آنی ہے اور ایک ہی بار آنی ہے۔ لہٰذا عزیمت پر جان دینا اور گمراہی سے محفوظ رہنا، بہر حالہ ہر ایک کے لئے اللہ کا فضل شامل حال ہونا بہر حال ضروری ہے۔

اس واقعہ کے پیش نظر ہمیں یہ تعلیم ملتی ہے کہ ہر مسلمان صاحب خیر وصلاح کو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے رہنا چاہیے اور اللہ سے عافیت طلب کرتے رہنا چاہیے اور گمراہ کن باتوں اور گمراہ کرنے والوں سے اجتناب کرتے رہنا چاہیے اور گمراہ کن باتوں اور گمراہ کرنے والوں سے اجتناب کرنا چاہیے انسانی وجناتی شیاطین سے بھی محتاط رہنا چاہیے۔

نیکی اور بدی کی قوتیں ہمیشہ نبرد آزما رہی ہیں۔ بظاہر بدی ہمیشہ اکثریت میں اور نیکی ہمیشہ اقلیت میں رہتی ہے۔ نیک لوگوں کی تعداد بروں کی نسبت ہمیشہ کم ہوتی ہے۔ لیکن نیکی اور بدی کے معتبر ہونے کا مدار قلت وکثرت پر نہیں، اللہ جل شانہ کے حکم پر ہے۔ جس کام کو اللہ رب العزت نے بدی اور شر قرار دیا وہ ہمیشہ شر ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہے گا۔خواہ کائنات کا ہر ذی نفس اس کا ارتکاب کرنے اور اسے اچھا سمجھنے لگے۔ اسی طرح نیکی وہ ہے جسے اللہ نے نیکی اور'' حسنہ'' قرار دیا۔خواہ ساری دنیا نیکی کا مفہوم بدل ڈالے لیکن اللہ کے نزدیک نیکی صرف وہی معتبر ہوگی جو اس کے حکم کے مطابق ہو۔

اس قصہ میں اصحاب خیر وصلاح اور اہل حسنات کو یہ تعلیم ملتی ہے کہ انہیں اصحابِ عزیمت بھی ہونا چاہیے اور برائی کے ماحول کے اثرات قبول نہ کرنے چاہئیں نہ برائی سے بچنے والے، اس کی برائی کو پورے عزم واستقامت سے رد کرنے والے ہوں۔تاکہ اہل شر پر ان کی عزیمت واستقامت کا رعب چھا جائے اور وہ ماحول سے متاثر ہونے والے نہ ہوں ماحول وک متاثر کرنے والے ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس مجتہد نے ایسا کلمہ زبان سے ادا کیا جس نے اس کی دنیا وآخرت تباہ کردی۔

معلوم ہوا کہ کسی خاص شخص کے متعلق یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں بخشے گا۔اور اسی کی قبیل سے ہے کہ انسان کسی خاص شخص کو کہے:

''تو کافر ہے'' یا ''تو جہنمی ہے'' یا ''تو جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوگا''

آج کل لوگ فتویٰ لگانے میں ایک منٹ صبر سے کام نہیں لیتے۔ادھر کسی کو کوئی برا کام کرتے دیکھا اور ادھر ساتھ ہی اس پر کفر کا فتویٰ عائد کردیا۔حالانکہ اس کوتاہی کا کتنا بھیانک انجام ہوسکتا ہے۔مذکورہ بالا احادیث سے عیاں ہے۔اس لئے اس عمل سے اجتناب کرنا چاہیے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہزار دینار کی لکڑی

۶...... یہاں امانت کی ادائیگی اور دیانتدار سے متعلق ایک عبرتناک واقعہ پیش کردینا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔ بخاری شریف کے اندر اس واقعہ کو سات مقامات میں ذکر کیا گیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے حضرات صحابہ کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک شخص کے اس واقعہ کو بڑے اہتمام سے بیان فرمایا ہے۔ واقعہ یہ ہے

اِنَّه ذَكَرَ رَجُلاً مِّن بنی اسرائيلَ اَن يستَلفَهٗ اَلْفَ دِيُنارِ ......الخ

بنی اسرائیل کا ایک شخص ہزار دینار کا ضرورت مند تھا۔ وہ سمندر پار کر کے دوسرے علاقے میں کسی صاحب حیثیت آدمی کے پاس پہنچا۔ اس سے جا کر ایک ہزار دینار قرض مانگا۔ صاحبِ مال نے کہا کہ میں آپ کو پیسہ دے سکتا ہوں، لیکن گواہ کون ہے؟ آپ گواہ لائیے۔

اس شخص نے کہا...... کفیٰ باللہ شہیداً...... میرے اور آپ کے درمیان میں اللہ ہی گواہ کافی ہے۔ تو صاحب مال نے کہا کہ بھائی پھر کفیل اور ذمہ دار لاؤ۔ تاکہ اگر آپ نے ادا نہیں کیا تو میں آپ کے کفیل سے وصول کرلوں گا۔

اس شخص نے پھر کہا کہ...... کفیٰ باللہ کفیلاً ...... میرے اور آپ کے درمیان اللہ ہی کفیل ہے۔

صاحبِ مال نے کہا یہ بات تو تُو سچ کہہ رہا ہے۔ لہٰذا ایک مدت متعین کر کے ایک ہزار دینار اس کے حوالہ کردیئے کہ جب مدت پوری ہوجائے گی تو آپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمارا قرضہ ادا کردیں گے۔اس شخص نے کہا کہ ٹھیک ہے۔

پھر یہ شخص ہزار دینار قرض لے کر سمندر پار کر کے اپنے گھر پہنچ گیا۔اور اسے اپنی ضرورتیں پوری کیں۔ جب قرض کی مدت پوری ہوگئی تو وہ شخص قرض ادا کرنے کے لئے ایک ہزار دینار لے کر قرض خواہ کے یہاں پہنچانے کے لئے روانہ ہوگیا۔

سمندر کے پاس پہنچ کر کشتیاں تلاش کرنے لگا۔لیکن کوئی بھی کشتی نہیں ملی۔اسے سخت خدشہ محسوس ہونے لگا کہ خدانخواستہ قرض ادا کرنے سے پہلے پہلے مدت پوری نہ ہو جائے۔سمندر کے کنارے پر مارا مارا پھرنے لگا۔کسی طرح کوئی سواری نہیں ملی۔

آخر کار مجبور ہو کر ایک لکڑی میں سوراخ کیا اور اس سوراخ کے اندر ایک ہزار دینار اور ایک پرچی رکھی۔پرچی کے اندر اس نے لکھا:-

اے سمندر! میرا قرضہ ادا کرنے میں تو ہی حائل ہو رہا ہے۔لہٰذا
میں اپنا قرضہ تیرے حوالہ کرتا ہوں۔اب تو ہی ذمہ دار ہے۔

چنانچہ لکڑی کے سوراخ میں یہ پرچی اور ہزار دینار رکھ کر سوراخ بند کر دیئے۔اس کے بعد اس لکڑی کو اس سمندر میں یہ کہہ کر بہا دیا کہ لے اب تو ہی ذمہ دار ہے۔اور اللہ سے دعا کی:-

”اے اللہ! میرے قرضہ کے ادا کرنے میں یہی سمندر حائل
ہے، میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تو ہی گواہ ہے اور تو ہی کفیل ہے“

جب قرض کی مدت پوری ہونے لگی تو وہ شخص قرضدار کے پاس پہنچنے کے لئے سمندر کے کنارے پر پہنچا تو اسے بھی کوئی سواری نہیں ملی۔اتفاق سے اس کے سامنے سمندر میں سے ایک لکڑی بہتی ہوئی آئی۔ جب وہ لکڑی سمندر کے بالکل کنارے پر آ گئی تو اس نے اس ارادے سے اس لکڑی کو اٹھا لیا کہ گھر میں عورتیں کھانا پکانے میں ایندھن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے کام لے لیں گی۔ گھر لے جا کر چیرا تو اس کو ہزار دینار اور وہ پرچی ملی۔

اب اس قرض خواہ کے اوپر جو کچھ عبرت ہونی تھی ہوئی۔ قرضدار نے بعد میں پھر اپنے طور پر ایک ہزار دینار کا مزید انتظام کر کے قرض خواہ کے پاس آ کر پیش کیا اور کہا کہ لو اپنا قرض۔ تو اس قرض خواہ نے کہا کہ آپ کا قرض مجھے وصول ہو چکا ہے۔ اور آپ کی پرچی بھی مل گئی۔ تو دونوں شخصوں کو اپنے طور پر جو ایمانی پختگی ہونی چاہیے تھی وہ ہوئی۔

جو اللہ کے لئے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سمندر اور درختوں کو بھی اس کے تابع کر دیتا ہے۔...... **من کان للہ کان اللہ لہٗ** ...... جو اللہ کے لئے ہوتا ہے اللہ اس کے لئے ہوتا ہے۔ اور اللہ بھی ایسے لوگوں سے حقیقی معنی میں محبت رکھتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر...... **یحببکم اللہ** ...... سے ارشاد فرمایا ہے۔

اس حدیث شریف کے الفاظ بخاری شریف ۱/۳۰۶ حدیث ۲۲۳۶ میں کافی طویل عبارت میں موجود ہیں۔ لیکن ہم ایک مختصر سی عبارت بخاری شریف ۱/۲۰۳ کی نقل کرتے ہیں۔

عن ابی ھُرَیرۃؓ عنِ النَّبی صَلی اللّٰہ عَلیہِ وَسَلَّمَ انَّ رجُلاً مِن بَنِ اسُرائیل سَاَلَ بعض بنی اِسرَائیل ان یسلفہٗ الف دینَار فدفعھا الیہِ فخرجَ فی البحر فلم یَجِدُ مرکبًا فاخذ خشیۃً فتقرھَا فادخل فیھَا الف دینار فرمیٰ بھا فی البحر فخرج الرَّجُل الَّذی کان اسلفہ فاِذَا بالخشبَۃ فاخذھا لاَھلہٖ حطبًافذکر الحدِیث فلمّا نشرھا وجلد المال

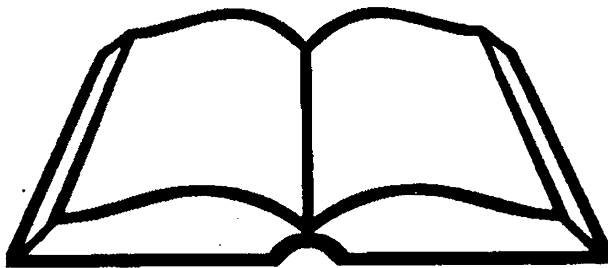
حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے دوسرے سے ایک ہزار دینار قرضہ مانگا تو اس نے اس کو ایک ہزار دینار دے دیا۔ پھر قرضدار ادائیگی کے لئے روانہ ہوا تو سمندر پار کرنے کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے کوئی سواری نہیں ملی۔تو اس نے ایک لکڑی لے کر سوراخ کیا اور اس میں ایک ہزار دینار رکھ کر سمندر میں ڈال دیا۔

پھر قرضخواہ سمندر کے دوسری طرف سے آیا تو سمندر کے کنارے اسے ایک لکڑی ملی۔اس نے اس لکڑی کو گھر والوں کے ایندھن کے کام کے لئے لیا۔پھر حضور ﷺ نے پوری مکمل حدیث بیان کی جو پچھلے صفحے پر ہے۔پھر جب اس نے اس لکڑی کو چیرا تو اس میں ایک ہزار دینا کا مال پایا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ساتھ یہ غیبی مدد اس لئے ہوئی ہے کہ یہ اللہ سے محبت رکھتا ہے۔اس لئے کہ امانت کی ادائیگی اللہ سے محبت کی علامت ہے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سچی توبہ کرنے والے گنہگار کا واقعہ

۷......عن ابن عمرؓ قال سمعتُ النبی صلی الله علیه وَسَلم یحدث حَدیثاً لو لم اسمعه اِلامرة او مرّتین حتی عدّ سبع مرّاتٍ ولکنِی سمعتهٔ اکثر من ذلک.

سمعتُ رَسُول اللّٰه صلی الله علیه وسلم یقول ، کان الکفل من بنی اسرائیل لا یتورع من ذنب عمله

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ حدیث شریف حضور ﷺ سے ایک دو بار سنا ہوتا تو میں بیان نہ کرتا، لیکن میں نے اس حدیث شریف کو حضور ﷺ سے سات بار سے زیادہ سنا ہے۔ میں آپ ﷺ سے فرماتے ہوئے یہ سنا ہے کہ بنی اسرائیل میں کفل نامی ایک شخص تھا، جو کسی قسم کے گناہ سے نہیں بچتا تھا۔

فاتته امرأة فاعطاها ستین دیناراً علیٰ ان یَطأها فلما قعدمنها مقعد الرّجل من امرأته اُرعِدت

ایک عورت اس کے پاس اپنی ضرورت کے لئے آئی تو اس شخص نے اس شرط پر ساٹھ دینار دے دیئے کہ اس کے ساتھ بدکاری کرے گا۔ جب یہ شخص بدکاری کے لئے اس عورت پر بیٹھنے لگا تو عورت کانپتی ہوئی رونے لگی۔

وبکتُ فقال مایبکیک اکرهتکِ قالت لا ولکنّهٔ عمل ماعملته قط وما حملنی علیه الّا الحاجة فقال تفعلین انت هٰذا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس شخص سے کہا : تو کیوں رو رہی ہے؟ میں نے تیرے ساتھ زور وز بردستی کا معاملہ تو نہیں کیا۔

عورت نے کہا : ایسا تو کیا نہیں، لیکن میں نے زندگی میں ایسا عمل کبھی نہیں کیا، مگر آج سخت ضرورت نے مجھے اس کام پر مجبور کیا ہے۔

وما فعلته اذهبی فهی لک..................

عورت کی بات سن کر کفل پر زبردست اثر ہوا۔

وقال لا وللّٰه لا اعصی اللّٰه بعدھا ابدًا ....

اور یہ کہہ کر عورت کو چھوڑ دیا کہ اب میں اللہ کی نافرمانی کبھی نہیں کروں گا۔

فمات من لیلته..................

اسی رات کفل کا انتقال ہوتا ہے

فاصبح مکتوب علیٰ بابهٖ انّ اللہ قد غفر الکفل

اور صبح کو اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا:۔

بے شک اللہ نے کفل کی مغفرت فرمادی ہے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گناہوں سے توبہ کرنے والے کی فضیلت

۸...... ترمذی اور ابن ماجہ میں ایک حدیث شریف ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم میں سے ہر ایک سے خطا ہوتی ہے۔ مگر خطا کرنے والوں میں سے سب سے بہتر اور افضل وہ ہوتا ہے جو نادم اور شرمندہ ہو کر توبہ کر لیتا ہے۔

عن انس بن مالک ؓ قال قال رَسُوْل اللّٰه صلی اللّٰه عَلیہِ وسلم کلّ بنی اٰدم خطّاء'' وخیر الخطئین التّوّبُوْنَ ... الحدیث

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم میں سے ہر ایک گناہوں کا ارتکاب کر لیتا ہے اور گناہ کرنے والوں میں سب سے افضل اور بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

اور ایک دوسری حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے یہاں گناہوں سے توبہ کرنے والوں کا حال ایسا ہے جیسا کہ انہوں نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا ہے۔ بالفرض اگر گناہ کرتے کرتے اس کا نام جہنمیوں کی فہرست میں درج ہو چکا ہے تو توبہ کے ذریعہ سے وہاں سے اس کا نام کٹوا دیا جاتا ہے۔ اور اہل جنت کی فہرست میں اس کا نام درج کر دیا جاتا ہے۔ ابن ماجہ شریف میں یہ حدیث شریف ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے

عن ابی عُبیدۃ بن عبد اللّٰه عن ابیه قال رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ التّائب مِنَ الذّنب کَمَنْ لاذنبَ لهٗ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت ابوعبیدہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ نے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں کفل نامی ایک شخص تھا، جو دن رات برائی میں پھنسا رہتا تھا۔ اپنی خواہشاتِ نفس کا غلام تھا۔ اس نے ایک ضرورت مند عورت کو ساٹھ دینار دے کر زنا کاری کے لئے آمادہ کرلیا۔

جب وہ تنہائی میں برے کام کے لئے تیار ہوگیا تو وہ عورت بے اختیار رونا شروع ہوگئی۔ چہرے کا رنگ فق ہوگیا۔ کفل نے حیرانی سے پوچھا کہ اس وقت یہ ڈر اور رونا کیسا؟

اس پاک باز اور شریف النفس لڑکی نے روتے ہوئے جواب دیا:

"مجھے اللہ تعالیٰ کے عذابوں کا خیال آرہا ہے۔ اس کام کو ہمارے خالق نے حرام قرار دیا ہے۔ میں بھی اپنی ضرورت سے مجبور ہوکر اس برے کام کے لئے تیار ہوگئی۔ اب اللہ کا خوف مجھے بے چین کئے دیتا ہے۔ ہائے آج دو گھڑی کا لطف مستقل جان کا روگ بن جائے گا۔"

اے کفل! اللہ کے لئے اس بدکاری سے باز آجا، اور اپنی اور میری جان پر رحم کر۔ آخر اللہ کو بھی حساب دینا ہے۔

اس لڑکی کی ایسی پرتاثیر اور سچی باتوں نے کفل پر گہرا اثر ڈالا۔ اپنے برے ارادے پر نادم اور شرمندہ ہوا۔ عذاب الٰہی کی خوفناک شکلیں اس کی نظروں کے سامنے گھومنے لگیں۔ اور اپنی سیاہ کاریاں یاد کرکے رونے لگا۔ قبر کے سانپ،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بچھواس کی نظروں کے سامنے پھرنے لگے۔

اپنے دل میں سوچنے لگا کہ مجھے تو اللہ کے عذاب سے بہت زیادہ ڈرنا چاہیے۔اس عورت نے ابھی گناہ کیا نہیں اور یہ اس طرح جہنم کے خوف سے کانپ رہی ہے جبکہ میری تو ساری عمر ہی ایسے برے کاموں سے بھری ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ کہنے لگا:

اے نیک عورت! گواہ رہ! میں آج تیرے سامنے سچے دل سے توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ اپنے رب کی ناراضگی کا کوئی کام نہ کروں گا۔اللہ کی نافرمانی کا تصور بھی دل میں نہ لاؤں گا۔ میں نے وہ رقم بھی اللہ کے واسطے دی۔

اس کے بعد اللہ کے حضور توبہ استغفار کی۔

''یا الٰہی میرے گناہوں سے درگزر فرما۔ میری خطائیں معاف کردے۔ مجھے اپنے دامن عفو میں چھپالے مجھے جہنم کے عذاب سے نجات دے۔''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اسی رات کفل کا انتقال ہوگیا۔صبح لوگ دیکھتے ہیں کہ اس کے دروازے پر لکھا ہوا ہے:۔

......اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ الْكِفِل......

یعنی اللہ نے کفل کے گناہ معاف کردیئے۔(ترمذی)

اس واقعہ میں اس بے کس و مجبور عورت کا حال ملاحظہ فرمائیں جس نے ابھی گناہ کیا نہیں مگر وہ بید مجنوں کی طرح کانپ رہی ہے۔ یہ اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور عذاب کا خوف محض اللہ تعالیٰ کے ڈر اور تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (الطلاق)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

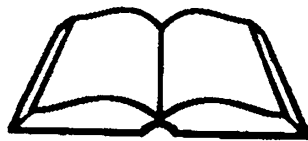
''اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کی راہ پیدا کرتا ہے۔''
مذکورہ عورت گناہ سے بچنا چاہتی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ صرف اس گندے اور حرام کام سے نجات دی بلکہ اس کے حسن کردار کی وجہ سے کفل جیسے سیاہ رو اور گناہ گار کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب فرمائی۔ اس کے علاوہ اس کی بخشش کا بھی قدرتی طور پر اعلان کر دیا گیا۔

تقویٰ انسان کو ایسے ہی جذبات و احساسات سے آگاہ کرتا ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ اور ان کے لئے اجر عظیم کی خوشخبری ہے۔

صحابہ کرام کے بعض واقعات سیرت کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔ مسلمان ہونے کے بعد ان کو حسب سابق کچھ خواتین نے گناہ کی دعوت دی مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ مثلاً مرثد بن ابی مرثد غنویٰ۔ یہ سب وہ کردار ہیں جو تقویٰ کی بدولت وجود میں آتے ہیںؓ۔ اسلام ایسی ہی صورت کی توقع ہر مسلمان سے کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی دعائیں بھی اس سلسلہ میں مروی ہیں۔ مثلاً

اللھم انی اسئالک الھدی و التقی و العفاف و الغنی

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیز گاری (تقویٰ) پاک دامنی اور (لوگوں سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔''



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پانچ سو سال تک اللہ کی عبادت کرنے والے کا واقعہ

۹...... امام حاکم شہید نے مستدرک حاکم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی روایت نقل فرمائی ہے، جو صحیح سند کے ساتھ مروی ہے اور اس حدیث کو امام منذریؒ نے الترغیب والترہیب میں نقل کیا ہے۔ عربی عبارت کافی لمبی ہے اس لئے صرف اس کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔ شاید کسی کو فائدہ ہو۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دفعہ گھر سے باہر تشریف لاکر فرمایا: ابھی ابھی میرے دوست حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور یہ فرمایا:۔

اٰنِفًا فَقَالَ :یَا مُحَمَّدُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنَّ لِلّٰہِ عَبْدًا مِنْ عِبَادِہٖ عَبَدَ اللّٰہَ خَمْسَمِائَۃَ سَنَۃً عَلٰی رَأْسِ جَبَلٍ فِی الْبَحْرِ عَرْضُہٗ وَطُوْلُہٗ ثَلَاثُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ ثَلَاثِیْنَ ذِرَاعًا وَالْبَحْرُ مُحِیْطٌ" بِہٖ اَرْبَعَۃَ آلَافِ فَرْسَخٍ مِنْ کُلِّ نَاحِیَۃٍ .

پچھلی امتوں میں سے اللہ کا ایک بندہ اپنے گھربار عزیز و اقارب مال و دولت سب کچھ چھوڑ کر سمندر کے بیچ میں پہاڑ نما ایک ٹیلہ تھا اس میں جاکر عبادت کرنا شروع کردی۔ وہ سمندر اتنا وسیع تھا کہ اس ٹیلہ کے ہر جانب چار چار ہزار فرسخ دوری تک سمندر تھا۔ وہاں پر کوئی کھانے کی چیز نہ تھی اور سمندر کا پانی بھی بالکل نمکین تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وَاَخْرَجَ اللّٰهُ لَهُ عَيْنًا عَذْبَةً بِعَرْضِ الْاِصْبَعِ تَبِيْضُّ بِمَاءٍ عَذْبٍ فَيَسْتَنْفِعُ فِي اَسْفَلِ الْجَبَلِ وَشَجَرَةُ رُمَّانَةٍ. فَتَغَذُّبِهِ يَوْمَهُ فَاِذَا اَمْسىٰ نَزَلَ فَاَصَابَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَخَذَ تِلْكَ الرُّمَّانَةَ فَاَكَلَهَا ثُمَّ قَامَ لِصَلاةِ.

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس میں ایک انار کا درخت اگا دیا اور انگلی کے برابر میٹھے پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ یہ عابد دن رات چوبیس گھنٹہ اپنی عبادت میں گزار دیتا تھا۔ اور چوبیس گھنٹے میں انار کا ایک پھل کھالیتا تھا۔ اور میٹھے پانی کے چشمہ سے ایک گلاس پانی نوش فرمالیتا۔ اسی حالت میں پانچ سو سال گزر گئے۔

فَسَائَلَ رَبَّهُ عِنْدَ وَقْتِ الْاَجَلِ اَنْ يَقْبِضَهُ سَاجِدًا وَاَلَّا يَجْعَلَ لِلْاَرْضِ وَلَا لِشَيْءٍ يُفْسِدُهُ عَلَيْهِ سَبِيْلاً حَتّٰى يَبْعَثَهُ وَهُوَ سَاجِدٌ'' فَفَعَلَ فَنَحْنُ نَمُرُّ عَلَيْهِ اِذَا هَبَطْنَا وَاِذَا عَرَجْنَا فَنَجِدُ لَهُ فِي الْعِلْمِ

پانچ سو سال کے بعد جب اس عابد کی موت کا وقت آیا تو اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے یہ دعاء مانگی کہ سجدے کی حالت میں اس کی روح پرواز کر جائے اور اس کی نعش کو مٹی وغیرہ ہر چیز پر حرام کر دے۔ اور قیامت تک سجدے کی حالت میں صحیح وسالم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی۔ سجدے کی حالت میں اس کی موت ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے وہاں ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ قیامت تک وہاں کسی انسان کی رسائی نہیں ہوسکتی۔

اِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالىٰ. فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ اَدْخِلُوْا عَبْدِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ فَيَقُوْلُ رَبِّ هَلْ بِعَمَلِيْ؟ مَرَّتَيْنِ فَيَقُوْلَ اللّٰهُ: حَاسِبُوْا عَبْدِيْ بِنِعْمَتِيْ عَلَيْهِ وَبِعَمَلِهِ فَتُوْجَدُ نِعْمَةُ الْبَصَرِ قَدْ اَحَاطَتْ بِعِبَادَةِ خَمْسَمِائَةِ سَنَةٍ وَبَقِيَتْ نِعْمَةُ الْجَسَدِ فَضْلًا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَدْخِلُوْا عَبْدِي النَّارَ فَيُجَرُّ اِلَى النَّارِ فَيُنَادِيْ. رَبِّ بِرَحْمَتِكَ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُدْخِلْنِی الْجَنَّةَ. فَیَقُوْلُ رُدُّوْهُ فَیُوقَفُ بَیْنَ یَدَیْهِ .فَیَقُوْلُ : یَاعَبْدِیْ مَنْ خَلَقَکَ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا؟ فَیَقُوْلُ اَنْتَ یَارَبِّ :

قیامت کے دن اس عابد کو اللہ کے دربار میں حاضر کیا جائے گا تو اللہ پاک فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے اس بندے کو میرے فضل سے جنت میں داخل کردو۔تو وہ عابد کہے گا...... رَبِّ بِعَمَلِ ...... اے میرے رب بلکہ میرے عمل کے بدلے جنت میں داخل کر دیجئے۔کیوں کہ میں پانچ سو سال تک ایسی عبادت کی ہے ،جس میں کسی قسم کی ریا کاری کا شائبہ بھی نہیں تھا۔

اللہ پاک پھر فرمائے گا کہ میری رحمت سے داخل کردو۔تو یہ بندہ کہے گا کہ میرے عمل کے بدلے میں داخل کیجئے۔تو اس پر اللہ پاک فرمائے گا کہ اس کے عمل اور میری دی ہوئی نعمتوں کا موازنہ کرو۔

موازنہ کر کے دیکھا جائے گا کہ اللہ نے جو اس کو بینائی عطاء فرمائی ہے، صرف بینائی کی نعمت اس کی پانچ سو سال کی عبادت کا احاطہ کر لے گی۔اس کے بعد پورے جسم میں کان کی نعمت،زبان کی نعمت،ہاتھ کی نعمت،ناک کی نعمت،پیر کی نعمت ،دل ودماغ کی نعمت،ان سب کا بدل باقی رہ جائے گا۔

پھر ان کے علاوہ جو پانچ سو سال تک اللہ نے میٹھا پانی پلایا ہے اور انار کا پھل کھلایا ہے ان تمام کا بدل باقی رہ جائے گا تو اللہ پاک فرمائے گا:

فَیَقُوْلُ مَنْ قَوَّاکَ لِعِبَادَةِ خَمْسَمِائَةِ سَنَةً ؟ فَیَقُوْلُ اَنْتَ یَارَبِّ : فَیَقُوْلُ: مَنْ اَنْزَلَکَ فِیْ جَبَلٍ وَسْطَ اللُّجَّةِ وَاَخْرَجَ لَکَ الْمَاءَ الْعَذْبَ مِنَ الْمَاءِ الْمَالِحِ وَاَخْرَجَ لَکَ کُلَّ لَیْلَةٍ رُمَّانَةً وَاِنَّمَا تَخْرُجُ مَرَّةً فِی السَّنَةِ. وَسَأَلْتَنِیْ اَنْ اَقْبِضَکَ سَاجِدًا. فَقَبَضْتُکَ وَاَنْتَ سَاجِدًا؟ فَیَقُوْلُ اَنْتَ یَارَبِّ :

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اس کی پانچ سو سال کی عبادت تو صرف ایک نعمت کے بدلے میں ختم ہوگئی، ہماری باقی نعمتوں کا بدل کہاں ہے؟ لہٰذا اس کو جہنم میں داخل کردو۔''

تو فرشتے اسے گھسیٹ کر جہنم کی طرف لے جانے لگیں گے۔تو وہ چلانے لگے گا

......رَبِّ بِرَحْمَتِکَ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃ......

اے میرے رب محض اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرمادیجئے۔

اللہ کی طرف سے کہا جائے گا کہ تجھے تو اپنی پانچ سو سال کی عبادت پر بڑا ناز تھا۔ اب تیری عبادت کہاں چلی گئی، اور خطرناک سمندر کے بیچ میں میں نے تجھے انار کے پھل کھلائے اور پانچ سو سال تک مسلسل میٹھا پانی پلایا۔ میری ان نعمتوں کے بدلے میں تم کیا لائے ہو؟

فَقَالَ اللّٰہ : فَذَالِکَ بِرَحْمَتِیْ .وَبِرَحْمَتِیْ اُدْخِلَکَ الْجَنَّۃَ .

قَالَ جِبْرَائِیْل :اِنَّمَا الْاَ شْیَاءُ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ یَا مُحَمَّدُ

(اخرجه الحکیم الترمذی والحاکم وصححة وتعقب ، والبھیقی فی شعب الایمان عن جابرؓ

تو وہ کہے گا: اے اللہ آپ اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرمائیے۔ آپ کی رحمت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا ہے۔ پھر آخر میں جب حجت تمام ہوجائے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری رحمت و میرے فضل کے ذریعہ اس کو جنت میں داخل کردو۔ پھر وہ اللہ کی رحمت ہی کے ذریعہ جنت میں داخل ہوسکے گا۔

بھائیو! اگر اللہ نے کسی کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائی ہے تو اس کو خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ یہ جو اللہ نے موقع عنایت فرمایا ہے یہ بھی اللہ کی طرف سے بہت بڑا انعام اور توفیق ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے توفیق نہ ہو تو موقع ہونے کے باوجود انسان عمل نہیں کرسکتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پانچ سو سال کی عبادت ایک گلاس پانی کے عوض میں

۱۰...... حدیث کے اس مضمون کو احقر نے حضرت اقدس مولانا قاری طیب صاحب نور اللہ مرقدہٗ مہتمم دارالعلوم دیو بند اور حضرت عارف باللہ مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب سے پڑھا ہے۔

ان دونوں حضرات نے اس واقعہ میں اتنا اضافے کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ جب اس عابد کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے جنت میں داخل کرنے کا حکم فرمائے گا تو وہ عابد اپنے دل میں کہے گا کہ میں نے پانچ سو سال تک ایسی عبادت کی ہے جس میں ریا کاری کا شائبہ تک نہیں ہے اور اب اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جنت میں داخل کر رہا ہے۔اور میری پانچ سال کی عبادت کا ذکر تک نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہے گا کہ اس کو جنت کے بجائے جہنم میں لے جاؤ۔اور جہنم سے اتنی دوری پر کھڑا کردو کہ اس کے اور جہنم کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہو۔ جب اتنی دوری پر کھڑا کر دیا جائے گا تو جہنم کی طرف سے گرم لو چلے گی۔جس سے اس عابد کا حلق خشک ہو جائے گا اور پیاس کے عالم میں سخت پریشانی میں مبتلا ہو جائے گا۔

اسی اثنا میں ایک دستِ غیب نمودار ہوگا جس میں ایک گلاس پانی ہوگا۔

یہ عابد اس کو دیکھ کر چلا چلا کر کہے گا: یہ پانی مجھے دے دیا جائے۔

ایک آواز آئیگی : پانی مل سکتا ہے مگر اس کی قیمت ہے، مفت میں نہیں ملے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ عابد کہے گا : اس کی قیمت کیا ہے؟

تو آواز آئے گی : اس کی قیمت پانچ سو سال کی ایسی عبادت ہے جس میں کسی قسم کی ریا کاری کا شائبہ تک نہ ہو۔

یہ کہے گا : میرے پاس ایسی عبادت موجود ہے۔لہٰذا میں پانچ سو سال کی عبادت دے دیتا ہوں۔ مجھے یہ پانی پلا دیا جائے۔ چنانچہ پانچ سو سال کی عبادت کے بدلے میں یہ پانی خرید کر پی جائے گا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اس کو پھر اب میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اللہ کے دربار میں حاضر کیا جائے گا۔ اللہ پاک فرمائے گا:-

تجھے تو اپنی پانچ سو سال کی عبادت پر بڑا ناز تھا۔ اور پانچ سو سال عبادت کی قیمت ایک گلاس پانی تم نے خود تجویز کی ہے اور ہم نے جو پانچ سو سال تک تم کو انار کا پھل کھلایا ہے اور میٹھا پانی پلایا ہے تم اس کے عوض میں کیا لائے ہو؟

تو وہ عابد اللہ کے دربار میں سربسجود ہو کر فریاد کرے گا:-

اے اللہ! اب بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ کہ تیری رحمت اور فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل سے اس کو جنت میں داخل فرما دے گا۔

(نوٹ) یہ تشریح احقر نے صرف مذکورہ دونوں بزرگوں کی کتابوں میں پڑھی ہے اور حضرت قاری طیب صاحب نور اللہ مرقدہٗ حدیث کا حوالہ بھی دیا کرتے تھے مگر اپنی کوتاہ دستی کی بنا پر حدیث کی کتابوں میں احقر کو دستیاب نہ ہو سکا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک شبہ کا ازالہ

۱۱...... یہاں کسی کو یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ جب اللہ کے فضل سے ہی سب کچھ ہوتا ہے تو پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب جناب رسول اللہ ﷺ نے حدیث پاک میں خود ہی ارشاد فرمایا ہے کہ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کسی کا عمل اس کو نجات نہیں دے سکتا۔''

تو ایک صحابیؓ نے سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کا عمل بھی آپ کے لئے باعثِ نجات نہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

میرا عمل بھی مجھ کو نجات نہیں دے سکتا لیکن اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ رکھا ہے۔ کہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ نجات کا اور تقرب کا معاملہ کیا ہے وہ سب کا سب اپنے فضل و رحمت کے ذریعہ سے کیا ہے۔ اس لئے کسی کو اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ اور خوش فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ جو کچھ بھی نیک عمل ہو رہا ہے وہ بھی بہت کم ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ اور نیک عمل کرتے رہنا چاہیے۔ اور اللہ کے فضل و رحمت کی امید رکھنی چاہیے۔

عن ابی ھُریرۃ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہ صَلی اللّٰہ عَلیہِ وَسَلَّم انہٗ قال لن ینجّی اَحَدًا منکم عَمَلُہٗ قال رَجُل'' ولا اِیَّاکَ یا رَسُوْلَ اللّٰہ قال وَلا اِیَّایَ اِلَّا ان یتغمَّدَنِی اللّٰہ منہ برحمَۃٍ ولکن سَدِّدُوا ۔ (الحدیث)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت ابو ہریرہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکتا۔

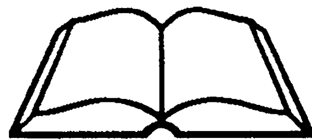
تو ایک شخص نے سوال کیا کہ اللہ کے رسول آپ کو بھی آپ کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا:-

ہاں! مجھ کو بھی ،مگر اللہ مجھ کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا۔لیکن تم عمل کرتے رہو۔

اب یہاں یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے معلوم ہو گا کہ اللہ کا فضل کس کے ساتھ شامل ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص نیک عمل کئے بغیر بے چین رہتا ہے۔اور اسی میں اس کو سکون ملتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ کا فضل اس کے شامل حال ہے۔

اور جو شخص برائی میں مبتلا رہتا ہے اور برائی میں ہی اس کا جی لگتا ہے اور عمل صالح سے فرار اختیار کرتا ہے، نیک عمل کی توفیق نہیں ہوتی ، یہ اس بات کی علامت ہے کہ ابھی اللہ کا فضل اس کے ساتھ شامل حال نہیں ہے۔

اس لئے جنابِ رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کے مطابق نیک عمل میں کبھی پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ نیکی کرتے رہو اور اللہ سے قرب حاصل کرتے رہو۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو موت سے قبل عمل صالح کی توفیق عطا کرتا ہے۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہا السلام کی ملاقات

۱۲...... امام سدی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

ابلیس کو جنت سے نکال دیا گیا اور آدم علیہ السلام کو وہاں آباد کر دیا گیا۔ آپ جنت میں اکیلے گھومتے پھرتے تھے۔ ان کا کوئی ساتھی نہ تھا، جس سے انہیں تسکین حاصل ہوتی۔ ایک بار وہ سوئے، جب جاگے تو دیکھا کہ ان کے سر کے پاس ایک خاتون بیٹھی ہیں۔ انہیں اللہ نے آپ کی پسلی سے پیدا فرمایا تھا۔

آپؑ نے فرمایا : تو کون ہے؟

انہوں نے کہا : عورت ہوں۔

آپؑ نے فرمایا : تجھے کس لئے پیدا کیا گیا ہے؟

انہوں نے کہا : تاکہ آپ مجھ سے تسکین حاصل کریں۔

فرشتوں نے جو آدم علیہ السلام کے علم کی وسعت معلوم کرنا چاہتے تھے،

کہا : اے اے آدم علیہ السلام! اس کا نام کیا ہے؟

انہوں نے فرمایا : ''حواء''

انہوں نے کہا : اس کا نام حواء کیوں ہے؟

فرمایا : کیونکہ وہ ایک زندہ وجود سے پیدا کی گئی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر

۱۳ ...... اِنّ آدمَ لَمّا عَصَ وَ اُکَلَ مَنَ الشّجرَةِ اَوْحی اللّٰهُ اِلَیْهِ

بے شک حضرت آدم علیہ السلام سے جب نافرمانی ہوئی اور اس درخت سے کھالیا، جس سے روکا گیا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی:

یَا آدَمَ! اِهْبِطْ مِنْ جَوَارِی وَعِزّتِیْ لَا یُجَاوِرُنِیْ مَنْ عَصَانِیْ فَهَبَطَ اِلَی الْاَرْضِ مُسْوَدًا

اے آدم! تو میرے پڑوس سے اتر جا! میری عزت کی قسم! میری پڑوس کو وہ شخص اختیار نہیں کرسکتا، جو نافرمان ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام زمین پر کالے ہوکر اتر آئے۔

فَبَکَتِ الْمَلَائِکَةُ وَضَجُّوْا .... تو فرشتے رونے اور چیخنے لگے اور عرض کیا:

وَقَالُوْا یَا رَبِّ خَلْقٌ خَلَقْتَهُ بِیَدِکَ وَاَسْکَنْتَهُ جَنّتَکَ وَاَسْجَدْتّ لَهُ مَلَائِکَکَ فِیْ ذَنْبٍ وَاحِدٍ حَوّلْتَ بِیَا ضَهٗ،

اے رب! وہ تو ایک ایسی مخلوق ہے...... جس کو تو نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا ......اور تو نے اسے جنت میں ٹھکانہ دیا...... اور تو نے اسے اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا......ایک گناہ کی وجہ سے تو نے ......اس کی سفیدی کو (کالے پن سے) بدل دیا۔

فَاَوْحَی اللّٰهُ (اِلَیْهِ) یَا آدَمَ! صُمْ لِیْ هٰذَا لُیَوْمَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، فَصَامَهٗ فَاَصْبَحَ ثُلُثُهٗ اَبْیَضَ،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ اے آدم! (علیہ السلام) آج اس تیرہویں کو میرے لئے روزہ رکھو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اس تیرہویں کو روزہ رکھا تو ان کا تہائی حصہ سفید ہوگیا۔

ثُمَّ اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْهِ یا آدَمُ صُمْ لِیْ ھٰذَا لْیَوْمَ یَوْمَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ فَصَا مَهُ فَاَصْبَحَ ثُلُثَاهُ اَبْیَضَ

پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ میرے لئے اس چودھویں کو روزہ رکھو۔ چنانچہ انہوں نے اس چودھویں کو بھی روزہ رکھا تو ان کے دو حصے سفید ہو گئے۔

ثُمَّ اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْهِ یَا آدَمُ صُمْ لِیْ ھٰذَالْیَوْمَ یَوْمَ خَمْسَةَ عَشَرَ فَصَامَه فَاَصْبَحَ کُلُّهُ اَبْیَضَ فَسُمِّیَتْ اَیَّامُ الْبِیْضُ .

پھر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے آدم! (علیہ السلام) میرے لئے اس پندرہویں کو بھی روزہ رکھو۔ چنانچہ انہوں نے اس پندرہویں کو بھی روزہ رکھا، تو سارا کا سارا سفید ہوگیا۔ پھر ان دنوں کا نام...... الایام البیض......رکھا گیا۔

(اخرجه الخطیب فی امالیه وابن عساکر عن ابن عساکر عن ابن مسعود مرفوعًا و موقوفًا واوردهٗ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال اسنادهٗ مجهولٌ)





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قد آدم علیہ السلام

۱۴ ...... اِنّ اَبَا کُم آدَمَ کَانَ طُوَا لًا کَا لنّخلَةِ السّحُوقِ سِتّینَ زِرَاعًا کَثِیرَ الشّعرِ ،مُوَارِی العَورَةِ فَلَمّا اَصَابَ الخَطِیئَةَ فِی الجَنّةِ خَرَجَ مِنهَا هَا دِبًا فَلَقِیَتهُ الشّجرَةُ فَاخَذَت بنَاصِیَتِهٖ فَحَبَسَتهُ وَوَنَادَاهُ رَبُّهٗ اَفِرَارًا مِنِیٓ یَا آدَمَ؟ قَالَ لَا بَل حَیَاءً مِنکَ یَا رَبّ مِمّا جِئتُ فَاُهبِطَ اِلَی الاَ رضِ فَلَمّا حَضَرَتهُ الوَفَاةُ بُعِثَ اَلَیهِ مِنَ الجَنّةِ مَعَ المَلَا ئِکَةِ کَفَنُهٗ وَ حُنُوطُهٗ فَلَمّا رَاَتهُم حَوّاءُ ذَهَبَت لِتَدخُلَ دُونَهُم فَقَا لَ حَلّی بَینِی وَبَینَ رُسُلِ رَبّی فَمَا اَصَابَنِی الّذِی اَصَابَنِی الّذِی اَصَا بَنِیٓ اِلّا فِیکَ وَلَا لُقِیتُ الّذِیٓ بَقِیتُ اِلّا مِنکَ فَلَمّا تُوفِّیَ غَسّلُوہُ بِا لمَاءِ وَالسِّدرِ وِترًاوَ کَفّنُوہُ فِی وَترٍ مِنَ الثِّیَابِ ثُمّ لَحَدُوا لَهٗ وَدفَنُوہُ وَقَالُوا هٰذِہٖ سُنّةُ وُلدِآدَمَ مِن بَعدِہٖ.

(اخرجه عبد بن حمیدفی تفسیر وابوالشیخ فی العظمة والخرائطی فی مکارم الاخلاق عب ابی ابن کعبؓ)

بے شک تمھارے باپ آدم علیہ السلام کا قد بہت لمبا تھا، جیسے خرما (کھجور) کا درخت لمبا ہوتا ہے......لمبائی ساٹھ ہاتھ کی تھی......سر پر بال بہت لمبے تھے اور شرم گاہ کوڈھانکے ہوئے تھے......

پس جنت میں جب ان سے خطا سرزد ہوئی، تو جنت سے اس حال میں نکلے کہ بہت پریشان ادھر اُدھر بھاگتے تھے۔اسی حالت میں ایک درخت کے پاس پہنچے، تو اس درخت نے اس کو پیشانی سے پکڑلیا اور روک لیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان کے رب نے ان کو پکارا کہ اے آدم! کیا تو مجھ سے بھاگتا ہے؟ عرض کیا کہ نہیں بلکہ تیرے سے شرم کی وجہ سے بھاگتا ہوں۔ اے ربّ! جو کچھ میں نے کیا، پس زمین پر اتارا گیا۔ پھر جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان کی طرف اُن کا کفن اور حنوط (خوشبو) وغیرہ فرشتوں کے ہاتھ بھیج دیا گیا۔

پس جب حوّا علیہ السلام نے ان کو دیکھا۔ تو ان میں داخل ہونے کے لئے چلی آئی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے کہا:

اے حوّا! مجھے اور میرے ربّ کے رسولوں کو چھوڑ دے، کیونکہ جو کچھ پہنچا، وہ تیری ہی وجہ سے پہنچا۔

پس جب حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوگیا تو ان کو پانی اور بیر کے درخت سے ''وترًا'' یعنی طاق مرتبہ غسل دیا۔ اور کفن ''وترًا'' یعنی طاق کپڑوں میں دیا۔ پھر ان کے لئے لحد بنائی اور اس میں دفن کیا۔ اور انہوں نے فرمایا:

''یہ ان کے بعد ابن آدم علیہ السلام کی سنت ہے یعنی سب ابن آدم کو اسی طرح کفنایا دفنا جائے گا۔''



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انوکھا آدمی

۱۵...... حضرت عقبہؓ بن عامر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور خادم حاضر تھا۔ اہل کتاب کے کچھ لوگ مصاحف یا کچھ اور کتابیں لئے ہوئے میرے پاس آئے، اور کہنے لگے کہ ہمارے لئے حضور ﷺ سے حاضری کی اجازت لے آؤ۔ چنانچہ میں نے حضور علیہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کا پیغام پہنچا دیا اور ان کا حلیہ بھی بیان کر دیا۔

آپ نے فرمایا:۔

ان کا مجھ سے کیا واسطہ؟ وہ مجھ سے ایسی باتیں پوچھتے ہیں...... جو مجھ کو معلوم نہیں...... آخر میں بھی اس کا بندہ ہی تو ہوں...... صرف وہی بات جانتا ہوں، جس کا علم میرا رب مجھے عطا کرتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا مجھے وضو کرادو۔ چنانچہ آپ کو وضو کرا گیا۔ پھر آپ گھر کے مصلے پر تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے، تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر بشاشت کے آثار نمایاں ہیں۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ ان لوگوں کو میرے پاس بلا لاؤ۔ اور میرے صحابہ میں سے جو اس وقت موجود ہوں، ان کو بھی بلا لاؤ۔

چنانچہ میں سب کو خدمت اقدس میں بلا لایا۔ جب اہل کتاب حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کئے گئے، تو آپ نے فرمایا:۔

جو کچھ تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو، اگر تم چاہو تو میں تمہارے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوال کے بغیر تم کو بتلا دوں۔ اور اگر تم چاہو تو خود سوال کر لو۔

ان لوگوں نے عرض کیا آپ خود ہی ابتدا فرما دیں۔ آپ نے فرمایا:

تم لوگ مجھ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرنا چاہتے ہو۔ لہٰذا میں تم کو بتلاتا ہوں کہ جو کچھ تمہاری کتابوں میں ان کے بارے میں لکھا ہے، وہ یہ ہے کہ ذوالقرنین ایک رومی لڑکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو سلطنت عطاء فرمائی۔ پھر وہ بلادِ مصر کے ساحل پر پہنچا اور وہاں ایک شہر آباد کیا، جس کا نام اسکندریہ رکھا۔

جب وہ اس کام سے فارغ ہوا تو اس کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس کو روبقلبلہ کر کے آسمان کی طرف لے کر اڑ گیا۔ پھر اس سے کہا کہ نیچے کی طرف نگاہ کر اور بتا کہ تجھ کو کیا نظر آ رہا ہے؟

چنانچہ اس نے زمین کی طرف دیکھ کر کہا کہ مجھ کو میرا شہر اور ساتھ میں دوسرے شہر نظر آ رہے ہیں۔ پھر فرشتہ اس کو اور اوپر لے کر اڑا اور پھر وہی سوال دہرایا۔ ذوالقرنین نے کہا کہ مجھ کو میرا شہر اور دیگر شہر ملے جلے نظر آ رہے ہیں۔ میں اپنے شہر کی شناخت نہیں کر سکتا۔

پھر فرشتہ اس کو اور اوپر لے گیا اور کہا کہ اب دیکھ کیا نظر آ رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اب تو مجھ کو تنہا اپنا شہر نظر آ رہا ہے۔

فرشتہ نے کہا کہ یہ سب اور جو کچھ اس کے چاروں طرف ہے وہ سمندر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اس کا سلطان مقرر کیا ہے۔

اس کے بعد ذوالقرنین نے دنیا کا سفر اختیار کیا اور چلتے چلتے وہ ''مغرب الشّمس'' (آفتاب غروب ہونے کی جگہ) پر پہنچ گیا۔ اور پھر وہاں سے چل کر ''مطلع الشّمس'' یعنی پورب کی طرف جا پہنچا۔

وہاں سے چل کر ''سدین'' یعنی دو دیواروں پر پہنچا جو دو پہاڑ تھے۔ اور اتنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نرم تھے کہ جو چیز ان سے مس کرتی وہ ان سے چپک جاتی تھی۔اس کے بعد اس نے دیوار تعمیر کی اور یاجوج ماجوج کے پاس پہنچا اور ان کو دیگر مخلوق سے جدا کیا۔

بعد ازاں اس کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ جن کے چہرے کتوں کے مشابہ تھے اور وہ یاجوج ماجوج سے قتال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کو بھی جدا جدا کر دیا۔ پھر ایک قوم کے پاس پہنچا جو ایک دوسرے کو کھا جاتے تھے۔وہاں ایک صحرائے عظیم بھی دیکھا۔آخر میں وہ بحر محیط کے ایک ملک میں گیا۔

یہ سن کر وہ اہلِ کتاب بولے کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ ذوالقرنین کے متعلق جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا بالکل وہی ہماری کتابوں میں مذکور ہے۔

روایت ہے کہ جب ذوالقرنین اسکندریہ کی تعمیر سے فراغت پا چکے اور اس کو خوب مستحکم بنا دیا،تو آپ نے وہاں سے کوچ فرمایا۔ چلتے چلتے آپ کا گزر ایک ایسی صالح قوم پر ہوا جو راہِ حق پر گامزن تھی اور ان کے جملہ امور حق پر مبنی تھے اور ان میں یہ اوصافِ حسنہ بدرجہ کمال موجود تھے۔

روزمرہ کے امور میں عدل اور ہر چیز کی مساوی تقسیم، انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا، آپس میں صلۂ رحمی، حال وقال ایک، ان کی قبریں،ان کے دروازوں کے سامنے، ان کے دروازے غیر مقفل ، نہ ان کا کوئی امیر و قاضی، نہ آپ میں امتیازی سلوک، نہ کسی قسم کا لڑائی جھگڑا، نہ گالی گلوچ اور نہ قہقہہ بازی، نہ رنج و غم، آفاتِ سماویہ سے محفوظ،عمریں دراز۔نہ ان میں کوئی مسکین نہ کوئی فقیر۔

ذوالقرنین کو ان کے یہ حالات دیکھ کر تعجب ہوا اور کہنے لگے کہ تم لوگ مجھ کو اپنے حالات سے مطلع کرو۔ کیونکہ میں تمام دنیا میں گھوما ہوں اور بے شمار بحری اور بری اسفار کیئے ہیں مگر تم جیسی صالح اور کوئی قوم نظر نہیں آئی۔ان کے نمائندے نے کہا کہ آپ جو چاہیں سوال کریں، میں ان کا جواب دیتا جاؤں گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذوالقرنین : تمہاری قبریں تمہارے گھروں کے دروازوں کے سامنے کیوں ہیں؟

نمائندہ قوم : ایسا ہم نے عمداً اس لئے کیا ہے تاکہ ہم موت کو نہ بھول جائیں۔ بلکہ اس کی یاد ہمارے دلوں میں باقی رہے۔

ذوالقرنین : تمہارے دروازوں پر قفل کیوں نہیں ہیں؟

نمائندہ : ہم میں سے کوئی مشتبہ نہیں، بلکہ سب امانت دار ہیں۔

ذوالقرنین : تمہارے یہاں امراء کیوں نہیں ہیں؟

نمائندہ : ہم کو امراء کی حاجت نہیں ہے۔

ذوالقرنین : تمہارے اوپر حکام کیوں نہیں ہیں؟

نمائندہ : کیونکہ ہم آپس میں جھگڑا نہیں کرتے جو حکام کی ضرورت پیش آئے۔

ذوالقرنین : تم میں اغنیاء یعنی مالدار کیوں نہیں ہیں؟

نمائندہ : کیونکہ ہمارے یہاں مال کی کثرت نہیں ہے۔

ذوالقرنین : تمہارے یہاں بادشاہ کیوں نہیں ہیں؟

نمائندہ : ہمارے یہاں دنیوی سلطنت کی کسی کو رغبت ہی نہیں۔

ذوالقرنین : تمہارے اندر اشراف کیوں نہیں ہیں؟

نمائندہ : کیونکہ ہمارے اندر تفاخر کا مادہ ہی نہیں ہے۔

ذوالقرنین : تمہارے درمیان باہم اختلاف کیوں نہیں؟

نمائندہ : کیونکہ ہم میں صلح کا مادہ بہت زیادہ ہے۔

ذوالقرنین : تمہارے یہاں آپس میں صلح کا جھگڑا کیوں نہیں ہے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمائندہ : ہمارے یہاں حلم اور بردباری کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے۔

ذوالقرنین : تم سب کی بات ایک ہے اور طریقہ راست ہے؟

نمائندہ : یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم آپس میں نہ جھوٹ بولتے ہیں نہ دھوکہ دیتے ہیں اور نہ غیبت کرتے ہیں۔

ذوالقرنین : تمہارے سب کے دل یکساں اور تمہارا ظاہر و باطن بھی یکساں ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

نمائندہ : اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم سب کی نیتیں صاف ہیں، ان سے حسد اور دغا نکل گئے ہیں۔

ذوالقرنین : تم میں کوئی مسکین وفقیر کیوں نہیں ہے؟

نمائندہ : کیونکہ جو کچھ ہمارے یہاں پیدا ہوتا ہے ہم سب اس کو برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔

ذوالقرنین : تمہارے یہاں کوئی درشت مزاج اور تندخو کیوں نہیں ہے؟

نمائندہ : کیونکہ ہم سب خاکسار اور متواضع ہیں۔

ذوالقرنین : تم لوگوں کی عمریں دراز کیوں ہیں؟

نمائندہ : کیونکہ ہم سب ایک دوسرے کے حق کو ادا کرتے ہیں اور حق کے ساتھ آپس میں انصاف کرتے ہیں۔

ذوالقرنین : تم باہم ہنسی مذاق کیوں نہیں کرتے؟

نمائندہ : تاکہ ہم استغفار سے غافل نہ ہوں۔

ذوالقرنین : تم غمگین کیوں نہیں ہوتے؟

نمائندہ : ہم بچپن سے بلا و مصیبت جھیلنے کے عادی ہو گئے ہیں، لہٰذا ہم کو ہر چیز محبوب و مرغوب ہو گئی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذوالقرنین : تم لوگ آفات میں کیوں مبتلا نہیں ہوتے؟ جیسا کہ دوسرے لوگ ہوتے ہیں۔

نمائندہ : کیونکہ ہم غیر اللہ پر بھروسہ نہیں کرتے اور نہ ہم نجوم وغیرہ کے معتقد ہیں۔

ذوالقرنین : اپنے آباؤ اجداد کا حال بیان کرو کہ وہ کیسے تھے؟

نمائندہ : ہمارے آباؤ اجداد بہت اچھے لوگ تھے، وہ اپنے مساکین پر رحم کرتے اور جو ان میں فقیر ہوتے ان سے بھائی چارہ کرتے۔

جو ان پر ظلم کرتا اس کو معاف کر دیتے اور جو ان کے ساتھ برائی کرتا وہ ان کے ساتھ بھلائی کرتے تھے۔ جو ان کے ساتھ جہل کا معاملہ کرتا تو وہ ان کے ساتھ بردباری کا معاملہ کرتے۔ آپس میں صلہ رحمی کرتے۔

نماز کے اوقات کی حفاظت کرتے۔ اپنے وعدہ کو پورا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہر کام درست کرر کھے تھے۔ اور جب تک وہ زندہ رہے ان کو اللہ تعالیٰ نے آفات سے محفوظ رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اب ان کی اولا دیعنی ہم کو بھی انہیں کے نقش قدم پر ثابت رکھا۔

یہ سب باتیں سن کر ذوالقرنین نے کہا کہ اگر میں کسی جگہ قیام کرتا تو تمھارے پاس کرتا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے کہیں قیام کرنے کی اجازت نہیں ہے اس لئے معذور ہوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیاسے کتے کو پانی پلانے پر مغفرت

۱۶ ...... وَعَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰه عنه اَن رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بينما رَجُل يَمشِيي طرِ يُق عَن اَ بِيي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ ان رَسُولَ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلم قَالَ :بينما رَجُل يَمشِي اشتدَّ عَلَيهِ الحَرُ فَوجَدَ بئرًا فنزّل فِيهَا فَشرِبَ ثُم خَرَجَ فَاِذا كَلب يلهث وَيَاكُلُ الثرى مِنَ العَطَشِ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

ایک دفعہ ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا، گرمی سخت ہوگئی، اسے ایک کنواں مل گیا، وہ اس میں اترا، جب اس سے پانی پی کر باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے، ایک کتا زبان نکالے ہوئے ہے اور پیاس کی وجہ سے مٹی کھا رہا ہے۔

فَقَالَ الرُجُلُ: لَقَد بَلَغَ هَذَا الكَلبُ مِنَ العطش مثلَ الذِى كَانَ مِنى فَنزَلَ فِي البئرِ فَملا خُفهُ مَاءً ثُم اَمسَكَهُ بِفيهِ حَتى رَقِيَ فَسقَى الكَلب فَشكَرَ اللّٰهُ لَهُ

اس آدمی نے کہا کہ اس کتے کو ویسے ہی پیاس لگی ہوئی ہے، جیسے مجھے پیاس لگی ہوئی تھی۔ وہ کنویں میں اترا، اس نے اپنے جوتے کو پانی سے بھرا، اور اسے اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا، اور کتے کو پلا دیا، اور اس عمل پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

فَغفَرَ لَهُ قَالُو : رَسُولَ اللّٰهِ اِنَ لَنَا فِي البَهَائِم كَاَجرًا؟ قَالَ: فِي كُل كَبدِ رَطبَتهِ اَجر

اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کرتے ہوئے اسے بخش دیا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کا ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر جاندار کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری مسلم ابن حبان)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلی کو بھوکا رکھنے پر عذاب

۱۷...... عن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : عذبت امرأة في هرة سجنتها حتی ماتت فدخلت فيها النار، لاهي أطعمتها و سقتهااذهي جلستها ولا هي تركتها تأكل من خشاش الأرض.

حضرت عبداللہ بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا...... کہ اس نے اسے باندھ کر رکھا...... یہاں تک کہ وہ مر گئی...... تو اس کی وجہ سے اس عورت کو...... دوزخ میں داخل کر دیا گیا...... اس نے اسے باندھ کر رکھا...... نہ اسے کھانے پینے کو دیا...... اور نہ اسے آزاد چھوڑا...... کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے۔

اچھائی کیجئے اور جس کے ساتھ چاہے کیجئے...... اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والے کے عمل کو کبھی ضائع نہیں کرتا...... اور آپ یہ جان لیں...... کہ آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے...... تھوڑا بہت جو کچھ بھی صدقہ کریں گے...... خواہ وہ مستحق کو ملے...... یا غیر مستحق کو، اللہ آپ کو اس کا اجر ضرور دیں گے...... اور ہر جاندار چیز پر احسان کرنے...... اور اس کو کھلانے پلانے پر اجر ملتا ہے۔

آپ خیر کی کسی بھی چیز کو معمولی نہ سمجھیں...... اس لئے کہ بسا اوقات بھوکے پیٹ میں ایک لقمہ یا پیاسے کے منہ میں ایک گھونٹ اس کی پیاس بجھا دیتا ہے اور آپ کو اس سے کوئی بھی مشقت نہیں ہوتی نہ اس سے آپ کے کھانے پینے کے سامان میں کوئی کمی آتی ہے اور آپ اس نیکی کو کچھ سمجھتے بھی نہیں ہیں لیکن وہ اللہ جل شانہ کے یہاں بہت بڑا اجر رکھتی ہے اور اس کی وجہ سے آپ سے مصیبت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وابتلاء دور ہو جاتی ہے اور وہ نیکی آپ کو برے خاتمے سے بچا لیتی ہے اور آپ کے اور دوزخ کے درمیان ایک حجاب و پردہ بن جاتی ہے، بہترین صدقہ وہ ہے، جو مالداری کی حالت میں ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے صدقہ کئے جانے والے روٹی کے ایک ٹکڑے کو بڑھاتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ سے بڑا بن جاتا ہے۔

ذرا اس شخص کو ملاحظہ فرمایئے، جس نے کتے پر رحم وترس کھایا اور یہ جان لیا کہ کتا نہایت سخت پیاس کی وجہ سے ہانپتے ہوئے زبان باہر نکال رہا ہے اور اسی وجہ سے گیلی مٹی چوس رہا ہے چنانچہ وہ فوراً کنویں میں اترا اپنا چمڑے کا موزا پانی سے بھرا اور اس کتے کو پانی پلا دیا جو کنویں میں اتر نہیں سکتا تھا اور پانی تک پہنچ نہیں سکتا تھا۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی پر کیسا اجر عطا فرمایا اور اس کتے پر رحم کھانے اور اسے موت اور پیاس سے بچانے پر اس کے گناہ معاف فرما کر اسے دوزخ کی آگ سے بچالیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ سے تعجب ہوا اور انہوں نے چوپائیوں کے ساتھ احسان وحسن سلوک کا حکم دریافت کیا اور یہ دریافت کیا کہ اس پر بھی اجر ملتا ہے؟ تو نبی رحمت اور امت پر شفیق ومہربان رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ بتلا دیا کہ انہیں ہر ذی روح کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر اجر وثواب ملتا ہے۔

جیسا کہ اگر ان کے ساتھ ظلم وزیادتی کی جائے اور ان کا حق ادا نہ کیا جائے تو اس پر گناہ اور عذاب بھی بہت سخت ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک عورت کو دوزخ کی آگ میں اس لئے داخل فرمایا کہ اس نے بلی کو باندھ کر رکھا۔ اس کے ساتھ برا سلوک کیا اور اس کے جو حقوق اس پر تھے، انہیں ادا نہیں کیا۔ نہ کھانے کو دیا، نہ پینے کو اور نہ ہی اس کو آزاد چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں اور ادھر ادھر پڑی چیزوں سے اپنا پیٹ بھر لے اور یوں ہی بھوکی مرگئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جادو کی چکی!!!

۱۸......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:-

ایک غریب شخص اپنے گھر والوں کے پاس گیا...... جب ان کی محتاجی دیکھی......تو شرمندگی کی بنا پر جنگل کی طرف نکل گیا...... جب اس کی زوجہ نے یہ معاملہ دیکھا......تو وہ چکی کی طرف گئی......اور اس کے پاٹ کو اس پر رکھ دیا پھر وہ تندور کی طرف گئی......اور پڑوسیوں کو دکھانے کی غرض سے......اس میں آگ جلا دی......پھر عرض گزار ہوئی:-

''یا الٰہی! ہمیں غیب سے روزی عطا فرما''

(اس کی دعا قبول ہوگئی) چنانچہ جب اس نے دیکھا......چکی کے نچلے پاٹ کا پیالہ آٹے سے بھر چکا تھا۔ وہ جب تنور کی طرف گئی تو اسے بھی روٹیوں سے بھرا ہوا پایا۔

جب وہ شخص گھر لوٹا تو پوچھا کیا تمھیں میرے بعد کچھ ملا؟ اس کی بیوی نے جواب دیا...... کہ ہاں ہمیں اپنے رب کی جانب سے رزق حاصل ہوا ہے......

یہ سن کر وہ شخص چکی کی جانب گیا ......تو واقع اسے آٹے سے بھرپور پایا......اس نے اوپر والا پاٹ اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔

جب یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا:-

بیشک اگر وہ شخص چکی کا پاٹ نہ اٹھاتا تو وہ قیامت تک گھومتی رہتی۔

(مسند امام احمد)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سونے کا مٹکا

۱۹......سیدنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ

ایک آدمی سے گھر خریدا، خریدنے والے نے اس گھر کی زمین میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا۔

فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الأَرْضُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ

وہ بیچنے والے سے کہنے لگا : بھائی یہ گھڑا تم لے جاؤ، میں نے تم سے گھر خریدا ہے، یہ سونا نہیں خریدا۔

بیچنے والا کہنے لگا : میں نے گھر بیچا اس میں جو کچھ تھا، وہ بھی بیچا۔

آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص (سیدنا داؤد علیہ السلام) کے پاس پہنچے اور ساری بات بتائی۔

فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ : أَلَكُمَا وَلَدٌ؟

انہوں نے کہا : تمہاری کوئی اولاد بھی ہے؟

قَالَ أَحَدُهُمَا : لِي غُلَامٌ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک نے کہا : میرا ایک لڑکا ہے،
وقالَ : الآخَرُ لِی جَارِیَةٌ
دوسرے نے کہا : میری ایک لڑکی ہے۔
قَالَ : اَنکِحُوا الْغُلامُ الْجَارِیَةَ
داوَد علیہ السلام نے کہا : ایسا کروان دونوں کا آپس میں نکاح کردو
وَاَنفِقُوا عَلیَ اَنفُسِهِمَا مِنهُ وَتَصَدَّقَا (بخاری ومسلم)
یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو اور کچھ خیرات بھی کردو۔

یہ دنیا دارالامتحان ہے اس دنیا میں ہر انسان کی ہر حال میں آزمائش ہو رہی ہے۔ جن چیزوں میں سے انسان کا امتحان ہو رہا ہے، ان میں نہایت اہم چیز مال و دولت کی فراوانی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ہر امت کی ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال میں سے ہے۔ (ترمذی)

ارشاد ربانی ہے:۔

﴿اِنَمَا اَموَالُکُم وَاَولَادُکُم فِتنَة وَالله عِندَه اَجر عَظِیم﴾

بے شک تمھارا مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔

فتنہ میں عام طور پر ایسی چیزوں سے آزمائش ہوتی ہے کہ دوسرے تو کیا بسا اوقات خود مفتون کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ کس آزمائش میں پڑ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ مال اور اولاد میں آزمائش اسی طرح کرتا ہے کہ انسان ان فانی اور زائل ہونی والی چیزوں میں پھنس کر آخرت کی دائمی نعمتوں کو فراموش کر دیتا ہے۔

مال کا معاملہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ضروریات زندگی کو مال سے وابستہ کر دیا ہے جس کے پاس زیادہ مال ہو، وہ زندگی میں زیادہ آسودگی اور آسائش حاصل کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سکتا ہے۔جس کے پاس مال کم ہے،اس کے تنگدستی کے زیادہ امکانات ہیں۔

بنواسرائیل کے یہ دونوں انسان اس خزانے کو دوسرے کے سپرد کرنے پر مصر ہیں کہیں یہ مال ایسا نہ ہو جس پر ان کا حق نہیں اور اس مال نہ حق کی وجہ سے انہیں کوئی اخروی سزا نہ بھگتنا پڑے۔شک والی چیز کو چھوڑ دینا ہی تقویٰ ہے۔چاہے اس شک والی چیز سے انسان کا کتنا ہی بڑا فائدہ کیوں نہ منسلک ہو۔ان دونوں متقی انسانوں نے اس مال و دولت سے اللہ کے خوف کی وجہ سے بے اعتنائی برتی اور اللہ تعالیٰ نے انہی کی اولاد کو وہ مال جائز حق کے طور پر لوٹا دیا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:-

(دَعْ مَا یُرِیبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیبُکَ)

شبہے والی چیز کو چھوڑ کر وہ چیزیں اختیار کرو جو شک والی نہیں۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہنم سے جنت میں داخلہ! کیوں؟

۲۰ ...... عن ابی هُریرةؓ عن رَسُولِ اللّٰه ﷺ قال انَ رجُلین مِمَن دخَل النـار اشتد صیَاحُهما فقال الربُ تَبارک وتَعالیٰ اخرِ جُو هما فلما اُخرِجَا قال لهما لایِ شیً اشتدصیاَ حُکماقالافعلناذلک لِتَرحَمنا قال رَحمتیِ لکُما ان تنطلقَا فتلقیا انفسکما حَیث کُنتما من النار فیظلقانِ فیلقٰی اَحَد هُما نفسه فیجعلها علیه بردًا وسَلاماً ویقوم الاٰ خر فلایلقی نفسه فیقوله الرب ُمامنعک ان تلقی نفسک کما القیٰ صاحبک فیقول یارب انی لَا رجو ان لا تعیدنی فیها بعد ما اخر جتنی فیقول له الرب لک رجائک فید خلان ِ الجنته جمیعًابرحمته اللّٰه (الحدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مروی ہے:-

جہنم کے اندر دو آدمی اس قدر چلانے لگیں گی کہ ان کی چیخ و پکار کی وجہ سے ایک ہنگامہ پیدا ہو جائے گا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ دونوں کو جہنم سے نکالنے کا فیصلہ فرمائے گا اور ان سے پوچھے گا: تم اس قدر کیوں چلا رہے تھے۔

دونوں کہیں گے: اے پروردگار! تیری رحمت کی امید سے چلا رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میری رحمت تم کو حاصل ہو گئی اور اس کے لئے تم کو یہ کرنا ہوگا کہ تم اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دو، جہاں تم پہلے تھے۔

دونوں ساتھ میں جائیں گے، مگر دونوں میں سے ایک اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم کو ٹھنڈا کر دے گا اور دوسرا اپنے آپ کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہنم میں نہیں ڈالے گا۔

اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ تم نے اپنے آپ کو ڈالا کیوں نہیں؟ تو وہ جواب دیگا:

''اے اللہ! اس امید پر ایسا نہیں کیا کہ جب تو نے ایک دفعہ جہنم سے نکال دیا ہے تو دوبارہ داخل نہیں کرے گا۔''

اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت میں داخل فرمادے گا۔ پہلے والے کو اس لئے کہ اس نے اللہ کے حکم میں کوئی کوتاہی نہیں کی بلکہ اس کی تعمیل کی اور دوسرے کو اس لئے کہ اس نے اللہ کی رحمت پر پوری طرح یقین اور بھروسہ رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ اپنی رحمت سے جہنم میں داخل نہیں کرے گا۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ آزر کیلئے سفارش

۲۱......عَنْ ابی هَرَیْرة عَنِ النَّبی صلّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلّم قَالَ یَلْقٰی ابراهِیْمُ اَبَاهُ اٰزَر یَوْم القیٰمةِ وَعَلٰی وَجْهِ اٰزَر قترة وغبرة فیقول لهٗ ابراهیم اَلَمْ اَقُلْ لک لاتعصنی فیقول ابوه فالْیَوْمَ لا اعصیْک فیقولُ اِبْرَاهِیم یَا رَبِّ اِنَّک وَعَدْتَّنِی اَنْ لَا تحزِنی یَوْمَ یُبْعَثون فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الا بعد فیقول اللّٰهُ انِی حَرَّمْتُ الجنّةَ علی للکافرِیْن ثمّ یقَال یَااِبْرَاهِیْمُ مَا تحتَ رِجْلَیْک فینظر فَاِذَا هو بذیخ متلطخ فیُوْ خَذُ بِقوائِمه فیُلْقٰی فِی النَّارِ (الحدیث)

حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے اس حالت میں ملاقات کریں گے کہ آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار چھا گئی ہو گی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آزر سے فرمائیں گے کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کہیں گے کہ آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ سے فرمائیں گے: اے میرے رب بے شک تو نے مجھ سے اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ تو مجھ کو اس دن رسوا نہیں کرے گا جس دن سب لوگوں کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ تو آج میرے لئے اس سے زیادہ رسوائی کیا ہو سکتی ہے کہ میرا باپ ہلاک ہونے جا رہا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں نے جنت کو کافروں کے لئے حرام کر دیا ہے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا: تمہارے پیروں کے نیچے کیا ہے تو جب حضرت ابراہیم نیچے کو دیکھیں گے تو آزر بجو کی شکل میں خون میں لتھڑا پڑا ہوا ہوگا۔ پھر اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

بخاری شریف میں ایک حدیث شریف تین مقامات میں موجود ہے۔ اسمیں آقاء نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے والد کا یہ واقعہ ارشاد فرمایا ہے کہ میدان محشر میں اپنے باپ آزر کو اس حالت میں دیکھیں گے کہ ذلت اور رسوائی سے اس کے چہرے پر گرد وغبار اور سیاہی چھا گئی ہوگی اور سخت عذاب کی وجہ سے برا حال ہو رہا ہوگا۔

اپنے باپ کے اس خستہ حال کو دیکھ کر ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے فرمائیں گے کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو اور میری بات مان لو۔ تو آزر کہے گا: اے ابراہیمؑ! اب میں تیری نافرمانی نہیں کرونگا، جو تو کہے گا میں اسی کی تعمیل کرونگا۔ تیری ہر بات مانوں گا۔ بس آج کے عذاب سے نجات دلا دے۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رحم آجائے گا، اور ترس کھا کر بارگاہ الٰہی میں عرض فرمائیں گے:

"اے اللہ! تیرا وعدہ سچا ہے اور تو نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تو مجھ کو رسوا نہیں کرے گا۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہو سکتی ہے کہ میرا باپ ہلاک ہو رہا ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دعا کا حوالہ دیں گے جو سورۂ شعراء کی مذکورہ آیت میں

وَاغفِر لِاَبی اِنہ کَانَ مِنَ الضا لِینَ وَلَا تُخزِنی یَومَ یُبعَثُونَ

کے الفاظ سے موجود ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی قبولیت کا وعدہ فرمایا تھا۔اسلیئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ سے فرمائیں گے:۔

اے اللہ! تیرا وعدہ ہے کہ تو مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں فرمائیگا اور آج لوگ میری طرف انگلیاں اٹھا رہے ہیں کہ ابراہیم تو اللہ کے دوست تھے مگر اپنے باپ کو نجات نہیں دلا سکے۔

اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جواب دے گا کہ میں کافروں پر جنت کو حرام کر چکا ہوں اور آج عدل و انصاف کا دن ہے اور عدل و انصاف یہی ہے کہ کافروں پر جنت کو حرام کر دیا جائے اور ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

انه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنته و ماوٰئه النارو ماللظلمين من انصار .

بیشک جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو ہمسر ٹھہرایا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اسکا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالم گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے خلیل کی دلداری بھی منظور ہوگی۔اسلیئے آزر کو''بجو'' کی شکل میں مسخ کر کے خون آلود کر دیا جائیگا۔اس کے بعد ارشاد ہوگا:

یَااِبرَاهِیمُ مَاخَتَ رِ جلَیک

اے ابراہیم! تمھارے پیروں کے نیچے کیا ہے

تو جب حضرت ابراہیم نیچے کو دیکھیں گے تو آزر بجو کی شکل میں خون میں لتھڑا پڑا ہوا ہوگا۔ فرشتے اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔ دیکھئے عدل و انصاف ایسا ہوگا کہ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کی سفارش بھی مسترد کر دی جائیگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سات خوش نصیب آدمی

۲۲...... قیامت کے دن تمام اولین اور آخرین کو جمع کیا جائے گا۔ وہ کس قدر ہولناک دن ہوگا؟ اس کی کیا کیفیت ہوگی؟ قرآن مجید میں بار بار اس کی منظر کشی کی گئی ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس حالت میں لوگ اپنی ماں کے پیٹ سے ننگے پیدا ہوتے ہیں، ایسے ہی میدان محشر میں جمع ہوں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: رسول اللہ سب کے سامنے ننگا ہونے سے کیسے شرم آئے گی؟ ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگ اس وقت اپنی اپنی مصیبت میں اس قدر گرفتار ہوں گے کہ ایک کو دوسرے کی طرف دیکھنے کی مہلت ہی نہ ہوگی۔ سب کی آنکھیں اوپر کی طرف لگی ہوئی ہوں گی۔ ہر شخص اپنے اعمال بد کے بقدر پسینے میں غرق ہوگا۔ کسی کا پسینہ پاؤں چڑھا ہوا ہوگا، کسی کا پنڈلی تک، کسی کا پیٹ تک، کسی کا منہ تک آیا ہوا ہوگا۔ اس وقت ہر شخص سے چار چیزوں کا سوال ہوگا۔

۱...... عمر کس کام میں ختم کی؟

۲...... اور اللہ کے عطا کئے جسم کو کس کام میں لگایا؟

۳...... دین کا جو علم حاصل کیا تھا اس پر کتنا عمل کیا؟

۴...... مال کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یعنی جائز طریقہ سے کمایا، یا حرام طریقہ سے اور مال کو اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کیا یا نافرمانی کے کاموں میں اڑا دیا۔

پھر وہ دن ایسا پریشان کن ہوگا کہ کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا ہر شخص کو اپنی ہی فکر ہوگی. چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

......یوم یفر المومن اخیہ الایہ......

یعنی قیامت کا دن ایسا دن ہوگا جس دن آدمی اپنے بھائی سے،
اپنی ماں سے، اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد
سے بھاگے گا۔کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ ہر شخص کو اپنا ہی ایسا
مشغلہ ہوگا۔ جو اس کو دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔

اور بھی بکثرت آیات میں انسان کو اس دن کے مصائب کی طرف توجہ دلائی گئی تاکہ انسان اس دن کے آنے سے پہلے ہی اس کے لئے تیاری کرے۔

اور دنیا میں ایسے اعمال اختیار کرے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کی خطاء وقصور کو معاف فرمائے۔ جو لوگ تقویٰ وطہارت والی پاکیزہ زندگی گزارتے ہیں وہ قیامت کی سختی سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ خاص اکرام واعزاز کا معاملہ فرمائیں گے۔

چنانچہ صحیحین کی ایک حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سات قسم کے افراد ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے جس دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

۱......عادل بادشاہ یعنی جس نے اپنی رعایہ میں انصاف کے ساتھ حکومت کی ہو۔

۲......وہ جوان جس نے اپنی پوری عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یعنی جوانی کا زمانہ جس میں شہوات نفسانیہ کا خوب غلبہ ہوتا ہے انسان جسمانی صحت وقوت سے پر ہوتا ہے ایسے وقت میں نفس و شیطان کی اتباع کی بجائے اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارتا ہے۔

۳......وہ شخص جو مسجد سے دل لگائے رکھتا ہے۔

یعنی نمازوں کے اوقات کا خیال رکھتا ہے، دنیا کے کاموں میں مشغول ہو کر نماز سے غافل نہیں ہوتا۔ بلکہ دنیا کے کاموں کو اس طرح پورا کرتا ہے کہ نمازوں کو وقت مسنون میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں مخل نہ ہو

۴......وہ دو شخص جو اللہ تعالیٰ کے واسطے آپس میں دوستی اور محبت رکھتے ہیں۔

جب آپس میں ملتے ہیں اس دھن میں ہوتے ہیں، ملاقات بھی اس لئے ہوتی ہے کہ دین کے کام کو آگے بڑھایا جائے اور جب جدائی ہوتی ہے تب بھی اسی خیال میں ہوتے ہیں کہ دین کے کام انجام دیئے جائیں۔

۵...... وہ شخص جس کو کوئی حسین وجمیل عورت بدکاری کے واسطے بلائے اور وہ یہ کہہ کر اس عورت کی طرف رخ نہ کرے کہ میں تو اپنے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے موقع ہوتے ہوئے برائی سے بچتا ہے۔

۶...... وہ شخص جو اس طرح مخفی طور پر صدقہ کرتا ہے کہ دائیں ہاتھ سے خرچ کرنے کی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

یعنی انتہائی اخلاص کے ساتھ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنے کے لئے مال خرچ کرتا ہے ریا ونمود کا اس میں شائبہ بھی نہیں ہوتا۔

۷...... وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں میں بھر جاویں۔

تنہائی کی جگہ بیٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی عظمت اور ان کے انعامات واحسانات کو یاد کرتا ہے اور جنت وجہنم کو یاد کر کے روتا ہے یا ذکر وتلاوت کے موقع پر روتا ہے یا اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتا ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے۔

ان اعمال کے علاوہ کچھ اعمال پر بھی آپ ﷺ نے عرش الٰہی کے نیچے جگہ ملنے کی خوشخبری دی ہے۔اب ہمارے لئے یہ اعمال خیر کے دروازے کھولے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ایسے اعمال صالحہ اختیار کرنے کی توفیق دے، جو ہمیں رسوائی سے بچائے اور جنت کا مستحق بنائے۔آمین



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چوہے کی شرارت

۲۳...... امام طحاویؒ نے احکام القرآن میں یزید بن ابی نعیم کی سند سے لکھا ہے کہ انہوں نے ابو سعیدؓ سے دریافت کیا کہ چوہے کو فویسقہ کیوں کہا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک رات حضور ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو دیکھا کہ چوہے نے آپؐ کے گھر میں آگ لگانے کے لئے چراغ کی بتی اٹھا رکھی ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو اٹھا کر مار ڈالا اور محرم و حلال ہر شخص کے لئے اس کا مار ڈالنا مباح کر دیا۔

سنن ابی داؤدؒ میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ چوہے نے آکر چراغ کی بتی اپنے منہ میں لے لی اور اس کو لے جا کر حضور ﷺ کے سامنے مصلیٰ پر جس پر آپ تشریف فرما تھے، ڈال دیا۔ جس کی وجہ سے مصلی کا وہ حصہ جس پر آپ ﷺ سجدہ کیا کرتے تھے، بقدر ایک درہم جل گیا۔

حاکم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ چوہا آیا اور اس نے چراغ کی بتی منہ میں اٹھائی۔ لونڈی چوہے کو جھڑکنے لگی، مگر آپؐ نے اس کو منع کر دیا۔ چوہا وہ بتی لے کر اس مصلے پر جس پر آپ ﷺ تشریف فرما تھے، لا کر ڈال دی، جس سے مصلی بقدر ایک درہم جل گیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم سونے کا ارادہ کرو تو چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان ان جیسوں کو ایسے کام کرنے کی رغبت دلاتا ہے تاکہ تم کو جلا دے۔"

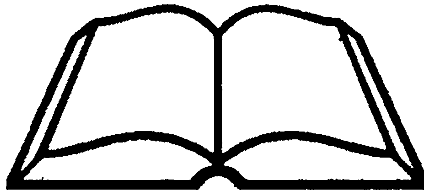
یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث میں مروی ہے کہ حضور اکرم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ﷺ نے حکم دیا ہے، سوتے وقت آگ بجھا دیا کرو اور اس کی علت یہ بیان فرمائی کہ فویسقہ یعنی چوہے گھر میں آگ لگا کر گھر والوں کو جلانا چاہتے ہیں۔ فار چوہا کی دو قسمیں ہیں:۔

۱......جرذان ۲......فران

کہتے ہیں کہ چوہے سے زیادہ مفسد کوئی جانور نہیں۔ چوہے نہ کسی چھوٹے کو بخشتے ہیں اور نہ بڑے کو۔ جو چیز بھی ان کے سامنے آتی ہے اس کو تلف کر دیتے ہیں۔ اس کی فسادی ہونے کے لئے سد مارب کا قصہ ہی کافی ہے۔ اس کی حیلہ سازی کا یہ عالم ہے کہ جب یہ کسی ایسی تیل کی بوتل یا برتن کے پاس آتا ہے، جس میں اس کے منہ کی رسوئی نہیں ہو پاتی، تو یہ اس میں اپنی دم ڈال کر تیل میں تر کر لیتا ہے اور پھر اس کو چوس لیتا ہے اور اس طرح یہ تمام تیل ختم کر دیتا ہے۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت اور جہنم والوں سے اللہ کی گفتگو

۲۴...... اِذَااَدْخَلَ اللّٰهُ اَهلَ الجنّةَ الجنّةَ اَهلَ النّارِ النّارَ قَالَ يَا اَهلَ الجَنّةِ كَم لَبِثْتُم فِي الاَرضِ عَدَدَ سِنِينَ قَالُوا لَبِثْنَا يَوماً اَو بَعضَ يَومٍ قَالَ نِعمَا اتَّجَرتُم فِي يَومٍ اَو بَعضِ يَومٍ رِضوانِي وَ جَنَّتِي ، امكُثُوا فِيهَا خَالِدِين مُخَلَّدِينَ ثُم يَقُولُ يَااَهلَ النَّارِ كَم لَبِثْتُم فِي الاَرضِ عَدَدَ سِنِينَ قَالُوا لَبِثْنَا يَوماً اَو بَعضَ يَومٍ قَالَ بِئسَمَا اتَّجَرتُم فِي يَومٍ اَو بَعضِ يَومٍ غَضَبِي وَسُخطِي امكُثُوا فِيهَا خَالِدِينَ مُخَلَّدِين فَيَقُولُونَ رَبَّنَا اَخرِجنَامِنهَافَاِن عُدنَا فَاِنَا ظَالِمُون فَيَقُولُ اِخسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ فَيَكُونُ ذَالِكَ آخِرَ عَهدِهِم بِكَلَامِ رَبِّهِم

(اخرجه ابو بكر محمد بن ابراهيم اسمعيلى عن ايفع الكلاعى وله صحبته قال ابن كثير غريب والظاهر انه منقطع .)

جب اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں داخل کر دے گا تو

ارشاد فرمائے گا : اے اہل جنت تم دنیا میں کتنے سال ٹھہرے رہے ہو؟

وہ عرض کریں گے : اے رب العزت! ایک دن یا بعض دن یعنی دن کا بھی کچھ حصہ رہے ہیں۔

ارشاد ہوگا : بہت ہی اچھی جزا اور بدلہ پایا تم نے، میری رضا مندی اور میری جنت کو، اس ایک دن یا بعض دن کی وجہ سے پس اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹھہرے رہو۔‘‘

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر ارشاد ہوگا :	اے اہل جہنم! تم دنیا میں کتنے سال ٹھہرے رہے ہو؟
وہ عرض کریں گے :	ایک دن یا بعضے دن ٹھہرے ہیں۔
ارشاد فرمائیں گے :	اس ایک دن یا بعضے دن کی وجہ سے تم نے بہت ہی برا جزا اور بدلہ پایا ہے میری غضب اور غصے کو پس اس جہنم میں ہمیشہ کے لئے ٹھہرے رہو"
پھر وہ عرض کریں گے:	اے ہمارے رب! ہم کو اس جہنم سے نکال دیجئے۔ پھر ہم دوبارہ ایسا کریں گے تو تحقیق ہم ظالم ہیں۔
ارشاد ہوگا :	اس جہنم میں راندے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔

یہ ان کی اپنے رب کے ساتھ آخری مرتبہ کلام ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان سے کوئی بات نہیں کریں گے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

علامت تکبر

۲۵...... اذااُسبلَتِ الشُّعُورُ وَمُشِيَ بـاالتبـختر ووصِمَ عَلَى المَسَامِعِ قَالَ اللهُ عَذوَجلَ فَبِي حلفتُ لَا دعُوَ نَ بعَضهُم بعَضاً اخرجه الخرائطي في مساوى الاخلاق عن ابن عباسؓ

جو شخص لنگی شلوار لٹکاتے ہوئے اور گھسیٹتے ہوئے اور مٹک کر اور اکڑ کر چلتا ہے اور اپنے کانوں پر بہرہ پن ظاہر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

مجھے قسم ہے کہ میں ضرور بضرور ان کے بعض کو بعض کے ساتھ پکاروں گا۔ یعنی یہ تکبر کی علامت ہے اور جو یہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ کو وہ پسند نہیں ہے۔

اِذابَقِیَ ثُلُثُ اللَیلِ یَنزِ لُ اللهُ اِلیَ السَمَاءِ الدُنیاَ فَیَقُولُ منَ ذَاالَذِی یَدعُو نیِ اَستَجیبُ لَهُ مَن ذَاالَذِی یَستِکشِفُ الضرَرَاَکشِفُهُ عنهُ مَن ذَاالَذِی لِیَستَر زِقُنيِ اَر زُقُهُ حَتیٰ ینفَجِرا لفَجرُ (اخرجه ابن النجار عن ابی هریرةؓ)

جب رات کی ثلث باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں۔ پھر ارشاد فرماتے ہیں:۔

کون ہے وہ شخص جو مجھ سے دعا مانگے؟ تو میں اس کو قبول کروں۔
کون ہے وہ شخص جو مجھ سے استغفار کرے؟ اور میں اس کی بخشش کروں۔
کون ہے وہ شخص جو مجھ سے رزق طلب کرے؟ تو میں اس کو رزق دوں۔
کون ہے وہ شخص جو اپنے سے ضرر اور تکلیف دور کرنا چاہے؟ کہ میں اس سے اس ضرر اور تکلیف کو دور کروں۔ طلوع فجر تک یہی حالت رہتی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بادلوں کو اللہ کا حکم! فلاں باغ کو سیراب کرو!!!

۲۶......سابق راوی سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-

وَعَنهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَينَمَا رَجُل يَمشِيي بِفَلاةٍ مِنَ الاَرضِ فَسَمِعَ صَوتاً فِيي سَحَابَةٍ : اسقِ حَدِيقته فُلانٍ فَتَنَحى ذٰلِكَ السَّحَابُ

ایک آدمی صحرا میں چلا جا رہا تھا کہ اس نے بادل سے ایک آواز سنی، فلاں کے باغ کو سیراب کر۔

فَافرَغَ مَاءَهُ فِيي حَرَةٍ ،فَاذَا شَرجَة مِن تِلكَ الشَرَاجِ قَدِ استَوعَبَت ذٰلِكَ المَاءَ كُلَّهُ ،

پس بادل کا یہ ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی ایک سیاہ سنگلاخ زمین میں برسا دیا۔ پس ان نالوں میں سے ایک نالے نے سارا پانی اپنے اندر جمع کر لیا اور پانی چلنے لگا۔

فَتَتَبَعَ المَاءَ ،فَاذَا رَجُل قَائِم فِيي حَدِيقَتِهِ يُحَوِلُ المَاءَ بِمِسحَاتِهِ ،

یہ شخص بھی اس پانی کے پیچھے پیچھے چلا۔ آگے جا کر ایک مقام پر دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی کسی (اوزار) سے اپنے باغ کو پانی لگا رہا ہے۔

فَقَالَ لَهُ : يَا عَبدَ اللهِ ! مَا اسمُكَ ؟

اس نے اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟

قَالَ فُلانٌ لِلاسمِ الَّذِيي سَمِعَ فِيي السَّحَابَةِ

اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل میں سے سنا تھا۔

فَقَالَ لَهُ يَا عَبدَ اللهِ! لِمَ تَسألُنِيي عَنِ اسمِيي ؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فَقَالَ : اِنّی سَمِعتُ صَوتاً فِی السَّحَابِ الَّذِی هٰذَا مَاؤُهُ

يَقُولُ :اسقِ حَدِيقَتَه فُلَانٍ ،لا سمِکَ

باغبان نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟

اس نے کہا : میں نے اس بادل میں جس کا یہ پانی یہاں بہتا ہوا آیا ہے، میں نے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ اور یہ وہی نام ہے جو تو نے اپنا بتلایا ہے۔ تو اس باغ میں کون سا ایسا عمل کرتا ہے کہ تیرے باغ کی سیرابی کے لئے اللہ نے بادل کو حکم دیا۔

فَمَا تَصنَعُ فِيهَا ؟ فَقَالَ : اَما اِذ قُلتَ هٰذَا ، فَاِنّی اَنظُرُ اِلَی مَايَخرُجُ مِنهَا،فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ ، وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِی ثُلُثاً ، وَاَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَه .

(رَوَاهُ مسلم)

اس باغ والے نے کہا: جب تو یہ کہہ رہا ہے تو میں بتا دیتا ہوں کہ میں اس باغ کی پیداوار کا اندازہ لگاتا ہوں اور اس میں سے ایک حصہ صدقہ کرتا ہوں، دوسرا حصہ میری اور میرے اہل وعیال کی خوراک ہو جاتا ہے اور اس کا تیسرا حصہ اس باغ پر دوبارہ لگا دیتا ہوں۔

فوائد: اس میں بھی صدقہ و خیرات کی فضیلت کے علاوہ کشف و کرامت کا [illegible] ہے کہ ایک انسان [illegible] لیکن یہ کشف و کرامت یا معجزہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ جب چاہے کشف و کرامت کے ذریعے کوئی ان ہونا کام کر کے دکھا سکتا ہے۔ جیسا کہ بعض لوگ ایسا دعویٰ کرتے اور اس کی بنیاد پر سادہ لوح عوام کو لوٹتے اور انہیں گمراہ کرتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھائی کی غلطی معاف کرنے کا انعام

۲۷...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ مسکرا رہے ہیں۔ حتی کے آپ کے سامنے والے دانت نمودار ہوئے ہیں۔

آپ کی خدمت میں حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں آپ کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:-

رَجُلَانِ مِن اُمَّتِي جَثَيَا بينَ يَدیَ رَبِّ العِزَ ةِ فقَالَ : اَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذلِي مَظلَمتِي مِن اَخِي فقَالَ لَهُ : كَيفَ تَصنعُ بِاَ خِيكَ وَلَم يبقَ مِن حَسنَا تِهِ شَيي ء قَالَ : يَا رَبِّ فَلیَحمل مِن اَوزَارِی وَفَاضَت عَينَا رسُولِ الله صَلى اللهُ عِلَيهِ وَسلَّمَ بِالبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ: اِنَ ذَلِكَ لَيَومُ عَظِيم يَحتَاجُ النَاسُ اَيُحمَلَ عَنهُم مِن اَ وزَارِ هِم فقَالَ اللهُ لِلطَالِبِ : ارفَع بَصَرکَ فَانظُر فَرفَعَ فقَالَ : يَارَبِّ اَرَی مَدَائِنَ مِن ذَهَبٍ وَقُصُورًا (مِن ذَهَب) مُكَلَّلَةً بِاللُولُوِ لَاَ یَ نَبِيِ هَذَا اَو لِاَیَ صِدَیقٍ هَذَا اَو لِاَیَ شَهِيدٍ هَذَا قَالَ: لِمَن اَعطَی الثَمَنَ قَالَ :يَارَبِّ وَمَن يَملِكُ ذَلِكَ قَالَ : اَنتَ تَملِكُهُ قَالَ : بِمَاذَا قَالَ : بِعَفوِکَ عَن اَخِيكَ قَالَ : يَا رَبِّ فَاِنِی قَد عَفَوتُ عَنهُ قَالَ : اللهُ [illegible] تعالى رَسُولُ اللهِ صَلى اللهُ عليه وسلم [illegible] فَاِنَّ اللهَ يُصلِحُ بَينَ المُسلِمِينَ

[illegible] میری امت کے دو آدمی اللہ رب العزت کی بارگاہ میں گھٹنوں کے [illegible] ہوتے ہوئے دکھائے گئے۔

ان میں سے ایک نے کہا : اے رب! میرے اس ظالم بھائی سے میرے ظلم کا حساب لے کر دیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تو اپنے بھائی سے کیا چاہتا ہے؟ حالانکہ اس کے پاس نیکیوں میں سے کچھ بھی نہیں بچا۔

تو اس نے عرض کیا : یارب میرے گناہ اس پر لاد دیں۔

یہ ذکر کر کے آنحضرت ﷺ کی روتے ہوئے آنکھیں بہہ پڑیں۔ پھر فرمایا یہ دن بہت بڑا ہوگا۔ لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ ان سے ان کے گناہوں کے بوجھ اٹھا دیئے جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس مطالبہ کرنے والے کو فرمائیں گے: اپنی نظر اٹھا اور دیکھ۔ وہ نظر اٹھا کر (دیکھے گا اور) کہے گا:

اے رب! میں سونے کے شہر اور سونے کے محلات دیکھ رہا ہوں، جن پر لؤلؤ کے تاج سجائے ہوئے ہیں، یہ کس نبی کے لئے ہیں؟ یا یہ کس صدیق کیلئے ہیں؟ یا یہ کس شہید کے لئے ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جو اس کی قیمت دے گا، یہ اس کے لئے ہیں۔

وہ عرض کرے گا : یارب اس کا کون مالک بن سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو اس کا مالک بنے گا۔

وہ عرض کرے گا : کس عمل کی وجہ سے؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے اس بھائی کو معاف کر دینے کی وجہ سے۔

وہ عرض کرے گا : یارب میں نے اس کو معاف کیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: چلو اپنے بھائی کو ہاتھ سے پکڑو اور اس کو بھی جنت میں لے جاؤ۔

یہ حدیث بیان فرما کر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اسی لئے اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرو اور آپس میں صلح کے ساتھ رہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح چاہتے ہیں

(حاکم و قال صحیح الاسناد)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موت کے بعد راکھ بکھرنے والے کی مغفرت

ایک میت کو جلا کر اس کی راکھ کو ہوا میں اڑا دی گئی اور کچھ دریا میں بہا دی گئی
اللہ تعالیٰ نے اس کے کچھ منتشر اجزاء کو اکٹھا کر کے دوبارہ زندہ کر لیا۔

۲۸ ...... عَن اَبِی هُرَیرَةؓ قَالَ قَالَ رسُولَ اللّٰه ﷺ اَسرفَ رَجُلُ عَلٰی نَفسِه فَلَمَا حَضرَهُ المَوتُ اَوصیٰ بِبَنِیهِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
ایک آدمی نے اپنی جان پر ظلم کیا...... یعنی بہت گناہ کیے۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا، تو اپنے گناہوں کو یاد کر کے اور اپنے انجام کے خوف سے، اپنے بیٹوں کو وصیت کی:۔

اذَا مَاتَ فَحرِقُوهُ ثُمَ اذ رُو نِصفَهُ فِی البَرِ وَنِصفَهُ فِی البَحرِ

جب وہ مر جائے...... تو اس کی لاش کو جلا کر راکھ بنا دیا جائے...... اور اس راکھ کا نصف حصہ...... خشک ہوا میں بکھیر دیا جائے...... اور نصف حصہ سمندر میں بہا دیا جائے...... تاکہ میرا نشان بھی باقی نہ رہے...... اور جزا و سزا کے لئے میں دوبارہ نہ اٹھایا جاؤں...... اور کہا:۔

فَوَاللّٰه لَئِنْ قَدَرَاللّٰهُ عَلَیهِ لَیُعَذِبَنَهُ عَذَاباً لَایُعَذِبُهُ اَحداً مِنَ العٰلَمِینَ

میں ایک ایسا سیاہ کار ہوں کہ خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پکڑ لیا، تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ جہانوں میں ایسا عذاب کسی کو نہ دے گا۔

فَلَمَا مَاتَ فَعَلُوا مَا اَمَرَهُم فَاَ مَرَاللّٰهُ البَحرَ فَجَمَعَ مَافِیهِ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ (بخاری و مسلم)

جب وہ مر گیا تو اس کی اولاد نے اس کی وصیت پر عمل کیا اس کو جلا کر اس کی راکھ کچھ ہوا میں اور کچھ سمندر میں بہا دی۔ اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم کیا، اس کے اندر جو اس کے اجزا تھے جمع کر لئے اور خشکی کو حکم دیا، اس کے اندر جو اس کے منتشر اجزا تھے، جمع کر لئے اور اسے زندہ کر کے اپنے سامنے کھڑا کر لیا۔

اللہ نے پوچھا : تو نے ایسا کیوں کیا؟

اس نے کہا : میرے پروردگار! تجھے اس کا بخوبی علم ہے کہ میں نے یہ کام تیرے ڈر کی وجہ سے کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

یہ زمانہ ماضی کا ایک سچا واقعہ ہے اور آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو یہ واقعہ سنایا۔ اس واقعہ سے دو چیزیں ثابت ہوئیں ۔اللہ تعالیٰ کا خوف بہت ہی مبارک اور نافع چیز ہے۔ اگرچہ اس گنہگار نے اپنے سادے پن میں اپنی میت کو جلا کر راکھ بنا کر ہوا اور سمندر میں بہا دینے کا اپنے بیٹوں کو حکم دیا اور بیٹوں نے اس پر عمل کیا۔ یہ کام غلط تھا لیکن اس کی بنیاد خشیت الٰہی یعنی اللہ کا خوف تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا [illegible] ہوئے اسے [illegible]

اس [illegible] ہے کہ جن اموات کو جلا کر ان کی راکھ کو سمندروں میں بہا دی جاتی ہے، یا ہوا میں اڑا دی جاتی ہے، یا جن کے اجسام سمندروں کی مچھلیاں نگل جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ انہیں صحیح سالم بنا کر اپنے سامنے کھڑا کر لے اور قبر و قیامت کے احوال ان پر وارد کر دے۔ خوف الٰہی بہر حال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مبارک ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى .

اور جو کوئی اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خلاف شریعت خواہش سے روکا تو ایسے ہی شخص کا ٹھکانہ جنت ہے۔

خوف کے تین درجے ہیں:۔

پہلا درجہ........... قول و عمل کے مواخذہ عقبیٰ کا دھڑکا لگا رہے۔

یہ مقام اہل تقویٰ کا ہے۔

دوسرا درجہ...........وقوع خطا و لغزش سے محبوب کی نظر سے گر جانے کا کھٹکا لگا رہے۔

یہ مقام اہل محبت کا ہے۔

تیسرا درجہ...........کسی نتیجہ کے خیال کے بغیر محض ہیبت و عظمت ذات سے لرزتا رہے

یہ مقام عبدیت ہے۔

اور عبد محض کا مرتبہ متقین اور محبین دونوں سے بلند تر ہے۔

مقام خوف میں اگر کوئی شخص بے خود ہو جائے اور وہ غلطی کا ارتکاب بھی کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر توبہ کے بھی معاف فرما دیتے ہیں، کیوں کہ یہ خوف خود بجائے توبہ ہے۔

اس واقعے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ اگر میت کو جلا کر راکھ بنا کر اس کی راکھ کو دریا، یا ہوا میں اڑا دیا جائے، تو میت کے بکھرے ہوئے اجزا بدن کو جمع کر کے، اس میں روح پھونک دے اور دوبارہ زندہ کر کے اسے اپنے سامنے کھڑا کرے اور اس سے اس کے اعمال کے بارے میں پوچھ گچھ کرے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب ذرا سوچئے کہ اس شخص کی یہ وصیت بڑی احمقانہ تھی، بلکہ غور سے دیکھا جائے تو کافرانہ تھی۔ اس لئے کہ وہ شخص یہ کہہ رہا تھا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ آ گیا، تو مجھے بہت عذاب دے گا۔ لیکن تم لوگوں نے مجھے جلا کر راکھ بنا کر ہوا میں اڑا دیا، تو پھر میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نہیں آؤں گا۔ معاذ اللہ یہ عقیدہ رکھنا تو کفرو شرک ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ راکھ کے ذرات جمع کرنے پر قادر نہیں ہے۔

لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ اے اللہ! آپ کے ڈر کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

اچھا تو جانتا تھا کہ ہم تیرے رب ہیں...... اور مانتا تھا کہ ہم تیرے رب ہیں...... اور یہ بھی مانتا تھا کہ تو نے ہماری نافرمانی کی ہے...... اور اس نافرمانی پر تو شرمسار بھی تھا...... اور نادم بھی تھا...... اور تو نے اپنے مرنے سے پہلے...... اپنے ان گناہوں پر ندامت کا اظہار کر دیا تھا...... اس لئے ہم تیری مغفرت کرتے ہیں...... اور تجھے معاف فرماتے ہیں۔

اس واقعہ کو بیان کرنے سے حضور اکرم ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت درحقیقت بندے سے صرف ایک چیز کا مطالبہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ بندہ ایک مرتبہ اپنے کئے پر سچے دل سے شرمسار ہو جائے۔ نادم ہو جائے اور نادم ہو کر اس وقت جو کچھ کر سکتا ہے، وہ کر گزرے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر کے اس کو معاف فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنی میں اپنے گناہوں پر نادم ہونے اور توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اپنی رحمت سے ہم سب کی مغفرت فرمائے آمین۔

قابل احترام دوستو اور بزرگو!

کسی اللہ کے بندے کے گناہ زمین و آسمان کو بھی بھر دیں، تو ایسے شخص

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے گناہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

حضرت تھانویؒ نے فرمایا:

ایک مچھر ہاتھی پر بیٹھ گیا اور پھر آرام کرنے کے بعد ہاتھی کے کان میں جا کر کہنے لگا میاں ہاتھی! میرے بیٹھنے سے تمھیں تکلیف تو نہیں ہوئی؟ تو ہاتھی کہنے لگا: مجھے نہ تمھارے آنے کا پتہ چلا، نہ جانے کا۔ اسی طرح ہمارے گناہوں کے سمندر بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ذرا کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔

شیطان مایوسی پیدا کرتا ہے

جب تک اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ کھولا ہوا ہے، تو پھر مایوسی کیسی؟ یہ جو بعض اوقات ہمارے دل میں خیال آتا ہے کہ ہم تو بڑے مردود ہو گئے ہیں۔ ہم سے عمل وغیرہ ہوتے نہیں ہیں۔ گناہوں میں مبتلا ہیں۔ اس خیال کے بعد مایوسی دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ یاد رکھو یہ مایوسی پیدا کرنا شیطان کا حربہ ہے۔ اس لئے کہ شیطان دل میں مایوسی پیدا کر کے انسان کو بے عمل بنانا چاہتا ہے۔

ارے! تم یہ دیکھو کہ جس بندے کا مالک اتنا رحمٰن اور رحیم ہے کہ اس نے مرتے دم تک توبہ کا دروازہ کھول دیا ہے اور یہ اعلان کر دیا ہے کہ جو بندہ توبہ کرے گا، اس کے گناہ نامہ اعمال سے بھی مٹا دیں گے۔ کیا وہ بندہ پھر بھی مایوس ہو جائے؟ اس کو مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بس اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر استغفار کرے اور توبہ کرے۔ سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

توبہ گناہوں کو اڑا دیتی ہے

ان گناہوں کی کیا حقیقت ہے؟ توبہ کے ذریعے ایک منٹ میں سب اڑ جاتے ہیں۔ چاہے بڑے بڑے گناہ ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت بابا نجم صاحب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قدس سرہ اللہ بڑے اچھے شاعر بھی تھے، ان کے اشعار ہم جیسے لوگوں کے لئے بڑی تسلی والے شعر ہوتے تھے۔ ان کا ایک شعر ہے۔

دولتیں مل گئیں ہیں آہوں کی
ایسی تیسی میرے گناہوں کی

یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آہوں کی دولت عطا فرمادی کہ دل ندامت سیشر مسار ہورہا ہے انسان اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا ہے اور ندامت کا اظہار کررہا ہے، تو پھر یہ گناہ ہمارا کیا بگاڑ لیں گے؟ لہٰذا جب توبہ کا راستہ کھلا ہوا ہے، تو اب مایوسی کا یہاں گزر نہیں۔

عمل کی بدولت کوئی نجات نہیں پاسکے گا
محض اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نجات ہوگی

حضرت ابوہریرہؓ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے عمل کی بدولت نجات نہیں پاسکے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ بھی یارسول اللہ؟

ارشاد فرمایا کہ ہاں میں بھی، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لیں گے سو قریب رہو اور دوستی اختیار کرو۔ صبح و شام اور رات کی تاریکی میں میانہ روی سے محنت میں لگے رہو۔ منزل و مقصود تک پہنچ جاؤ گے۔

میرے دوستو!

حقیقت کیا ہے؟ اصل میں یہ بندہ خدا مرنے سے پہلے اپنے گناہوں پر شرمندہ اور نادم ہوگیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کے ڈر نے اس کو وصیت پر مجبور کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی شان و رحمت کا مظاہرہ فرمایا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرشتے کی مدد کا واقعہ عبرت

۲۹......عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ: وَاِنَّ ثَلاثَةً مِنْ بَنِی اِسْرَائِیلَ: اَبْرَصَ، وَاَقْرَعَ، وَاَعْمٰی اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَبْتَلِیَهُمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَکًا ۔

بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ان میں سے ایک آدمی کے چہرے پر برص کے داغ تھے۔ دوسرے کے سر پر بال نہیں تھے اور تیسرا آنکھوں سے اندھا تھا۔ ان تینوں کے ساتھ عجیب معاملہ پیش آیا۔

فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ: اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَیَذْهَبُ عَنِّی الَّذِ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ، فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا قَالَ: فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ قَالَ: الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَکَّ الرَّاوِی فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیهَا

ان میں سے ایک آدمی ایسا تھا، جس کے چہرے پر برص کے داغ تھے۔ شکل بھی اچھی نہ تھی۔ لوگ اسے دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ محفل میں بیٹھ کر وہ اپنے آپ کو مجرم کی طرح محسوس کرتا تھا۔ اس لئے بڑا پریشان پھرتا تھا۔ اس کا کاروبار بھی نہیں چلتا تھا۔

اس کے پاس ایک آدمی آیا اور آ کر اس آدمی نے کہا کہ بتاؤ کہ تمہاری کوئی پریشانی ہے؟ یہ کہنے لگا: ہاں بڑی پریشانی ہے۔ پوچھا: کونسی پریشانی ہے؟ وہ کہنے لگا:

اللہ تعالیٰ میرے برص کے داغ ٹھیک کر دے۔ میرا چہرہ اس قابل ہو کہ میں لوگوں میں عزت کے ساتھ بیٹھ سکوں اور اللہ تعالیٰ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرا کاروبار ٹھیک کردے تاکہ میں عزت کی روزی کھا سکوں۔
میرے لئے یہی کافی ہے۔

چنانچہ اس آدمی نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بندے کی برص کی بیماری کو دور کر دیا اور اسے ایک اونٹنی عطا کی۔ اونٹنی کی نسل اتنی بڑھی کہ ہزاروں اونٹوں اور اونٹنیوں کا مالک بن گیا۔ اس کا شمار امیر آدمیوں میں ہونے لگا۔

فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ: اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَیَذْهَبُ عَنِّی هٰذَا الَّذِی قَذِرَنِی النَّاسُ، فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا. قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ فَأُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلاً وَقَالَ: بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیهَا

پھر وہ آدمی دوسرے کے پاس گیا، جس کے سر پر بال نہیں تھے۔ لوگ اس کا مذاق اڑاتے رہتے تھے اور اسے گنجا کہتے تھے۔ کاروبار بھی اچھا نہیں تھا۔ لہٰذا پریشان بھی رہتا تھا۔ اس آدمی نے پوچھا: سناؤ بھئی تمہارا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگا:

بس ایک تو سر پر بال نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہوں اور دوسرا کاروبار نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہوں۔

اس آدمی نے کہا: اچھا اللہ تعالیٰ تمہارے سر پر خوبصورت بال اگا دے کہ تم دیکھنے میں خوبصورت نظر آؤ۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا کاروبار عطا کرے۔ چنانچہ اس کے سر پر خوبصورت بال آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک گائے عطا کی۔ گائے کی نسل اتنی بڑھی کہ ہزاروں گائیوں کا وہ مالک بن گیا اور وقت کے بڑے امیر آدمیوں میں اس کا شمار ہونے لگ گیا۔

فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ: اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ قَالَ: اَنْ یَرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِی فَاُبْصِرَ النَّاسَ، فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بَصَرَهُ. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا. فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَا هٰذَا، فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ

پھر وہ آدمی تیسرے کے پاس گیا اور پوچھا کہ سناؤ تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا:

میں تو آنکھوں سے اندھا ہوں۔ میں تو ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہوں۔ میں تو لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا ہوں۔ میری بھی کیا زندگی ہے؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطاء فرمادے۔

اس کو اللہ تعالیٰ نے بینائی بھی عطا فرمادی اور اس کو ایک بکری عطا کی۔ اس بکری کا ریوڑ اتنا بڑھا کہ وہ ہزاروں بکریوں کا مالک بن گیا۔ اس کا شمار بھی امیر کبیر آدمیوں میں ہونے لگا۔

ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ بِكَ سَأَلُكَ بِالَّذِي اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا اَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ كَأَنِّي اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذُرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ

کئی سال ان نعمتوں میں گزر گئے۔ لوگوں میں بڑے چرچے، بڑی عزتیں کہ فلاں تو چوہدری صاحب ہیں، فلاں تو نواب صاحب ہیں۔ فلاں تو رانا صاحب ہیں۔ ان کا رہن سہن امیرانہ بن گیا۔ بڑے نوکر چاکر ہو گئے۔ دنیا کے مکان اور محل بنا لئے تھے۔ بڑی عزتوں کی زندگی گزارنے لگے اور وقت کے ساتھ ساتھ غفلت کا شکار ہو گئے۔ جب کافی عرصہ گزر گیا تو وہی فرشتہ پہلے کے پاس آیا اور کہنے لگا:-

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں محتاج ہوں، میں غریب ہوں، میں آپ کے پاس آیا ہوں
ایک وقت تھا، جب آپ کے پاس کچھ نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ
کوسب کچھ عطا کر دیا، آپ مجھے اسی اللہ کے نام پر کچھ دے دیں۔

یہ سن کر اس آدمی کو بڑا غصہ آیا۔ کہنے لگا:۔

تم نے یہ کیوں کہا کہ ایک وقت تھا جب تمہارے پاس کچھ نہیں تھا۔ میرا دادا امیر، میرا باپ امیر، اور میں خود امیر۔ میں نے بچپن میں فلاں جگہ زندگی گزار دی۔ میں تو سونے کا چمچ منہ میں لے کر پیدا ہوا تھا۔ میں نے تو بچپن سے دولت دیکھی ہے۔ ارے! میں تو خاندانی امیر ہوں۔ تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ تم نے لوگوں کے سامنے یہ بات کر کے میری بے عزتی کر دی۔

فَقَالَ: اِنْ کُنتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہ اِلَی مَا کُنتَ

اس نے کہا: اچھا پھر جیسے تم پہلے تھے اللہ تعالیٰ تمہیں ویسا ہی کر دے۔ یہ کہہ کر وہ آدمی چلا گیا۔ مشیت خداوندی سے اس کو پھر برص کا مرض ہو گیا۔ ایسی بیماری پھیلی کہ ساری کی ساری اونٹنیاں مر گئیں۔ جائیداد بھی ختم ہو گئی اور یہ اسی پہلی والی حالت میں دوبارہ آ گیا۔

وَأَتَی الاَقْرَعَ فِی صُورَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ
لِهٰذَا، وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ هٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنتَ کَاذِبًا
فَصَیَّرَکَ اللّٰهُ اِلَی مَا کُنتَ

پھر وہ آدمی دوسرے کے پاس گیا۔ اس کو کہنے لگا کہ میں بڑا ہی غریب ہوں، محتاج ہوں، مجھے اللہ کے نام پر کچھ دے دو۔ اسی اللہ کے نام پر جس نے آپ کوسب کچھ دیا۔ حالانکہ آپ کے پاس تو اپنا کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ کہنے لگا:۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تم نے کیسی بات کی؟ ارے! میں بڑا عقلمند آدمی ہوں۔ دنیا مجھے بڑا بزنس مین کہتی ہے۔ دنیا میرے فیصلے تسلیم کرتی ہے۔ میں نے فلاں کاروبار کیا، ایسا سودا کیا کہ مجھے اتنی بچت ہوئی۔ فلاں سودا کیا اتنی بچت ہوئی۔

میاں! محنت سے کمایا ہے...... بغیر محنت کے کچھ نہیں ملتا...... تم ویسے ہی چل کر آ گئے ہو...... بھوکے ننگے بن کر...... تمہیں کیسے مل سکتا ہے...... ہم نے یہ محنت کی کمائی کی ہے...... کوئی آسمان سے ویسے نہیں گر گیا...... ہم نے دن رات اس کے پیچھے محنت کی تب ہمیں یہ ملا ہے۔

جب اس نے اس قسم کی باتیں کیں تو یہ آدمی کہنے لگا: اچھا جیسے تم پہلے تھے پھر اللہ تعالیٰ تمہیں ویسا ہی کر دے۔

جب اس نے بددعا کردی، تو اس کی گائیں سب کی سب مر گئیں، جائیدادیں نقصان کا شکار ہوکر ہاتھوں سے نکل گئیں۔ اس کے سر کے بال بھی گر گئے۔ جس حالت میں پہلے تھا اسی حالت میں وہ دوبارہ ہو گیا۔

وَأَتَى الْاَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي؟ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰهِ مَااَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَّ. فَقَالَ: اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ

(صحیح بخاری، کتاب النبیاء باب حدیث ابرص اعمی اقرع فی بنی اسرائیل ح: ۳۴۶۴/صحیح مسلم، کتاب الزھد ح: ۲۹۶۴)

پھر وہ تیسرے آدمی کے پاس گیا اور اس سے جا کر کہا کہ میاں! میں محتاج

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں، میں غریب ہوں، مجھے کچھ دے دو، اسی اللہ کے نام پر جس نے آپ کو سب کچھ دیا۔ حالانکہ آپ کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ جیسے ہی اس نے یہ بات کہی اس آدمی پر عجیب سی کیفیت طاری ہوئی۔ آنکھوں سے آنسو آنے لگے اور وہ کہنے لگا:

بھائی! تم بالکل ٹھیک کہتے ہو، میں تو اندھا تھا۔ میں تو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلایا کرتا تھا۔ میں تو در بدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا تھا۔ میری دنیا ویران تھی۔ میں بھیک مانگتا تھا۔ لوگوں کے سامنے کشکول پکڑ کے جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ کوئی خدا کا بندہ آیا اس نے دعا کر دی۔ میرے رب نے مجھے آنکھوں کی بینائی بھی عطا کر دی اور ایک بکری ایسی دی، جو اتنی برکت والی تھی۔

آج دیکھو! دونوں پہاڑوں کے درمیان جتنا ریوڑ نظر آتا ہے یہ سب میرے مولا کا کرم ہے۔ یہ سب میرے مولا کی دین ہے۔
میرے پاس اپنا کچھ نہیں تھا۔ یہ کسی کی دعا لگ گئی۔
میرے دوست! تم اس اللہ کے نام پر مانگنے کے لئے آئے ہو، میرا ریوڑ تمہارے سامنے ہے تم جتنا چاہو لے سکتے ہو۔ میں اپنی اوقات کو کیوں بھولوں۔ میں تو وہی اندھا ہوں۔ میرے مولا نے مجھ پر کرم کیا۔

اس اجنبی شخص نے کہا تمہیں مبارک ہو۔ میں تو اللہ کا فرشتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تین بندوں کے پاس امتحان کے لئے بھیجا تھا۔ دو بندے اپنی اوقات کو بھول گئے اور ان سے پروردگار نے نعمتوں کو واپس لے لیا۔ مگر تم نے اپنی اوقات کو یاد رکھا۔

جا اللہ تیری عزت میں اور مال میں اضافہ فرمادے۔ چنانچہ یہ آدمی بنی اسرائیل کے بڑے باعزت مال والوں میں سے بن گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

100 آدمیوں کے قاتل کی توبہ

۳۰...... حضرت ابوسعید سعد بن مالک بن سنان الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

قَالَ : كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُل" فَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ،

تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا۔ اس نے ننانوے قتل کئے۔

فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ

پس اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کی بابت لوگوں سے پوچھا: تو اسے ایک راہب (پادری) کا پتہ بتلایا گیا۔

فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًافَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟

اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں، کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟

فَقَالَ : لَا! فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً

اس نے کہا نہیں۔ اس نے اس پادری کو بھی قتل کر کے سو کی تعداد پوری کر لی۔

ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ : اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟

اس نے پھر پوچھا کہ مجھے سب سے بڑا عالم بتلاؤ۔ اسے ایک عالم کی نشاندہی کی گئی اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے سو آدمی قتل کئے ہیں۔ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فَقَالَ : نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ اِلَى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالَى فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلَى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ

اس عالم نے کہا:

ہاں! کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہو؟ جا فلاں زمین (علاقے) میں چلا جا! بلاشبہ وہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ آنا، یہ برائی کی زمین ہے۔

فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ.

چنانچہ اس نے نیکوں کی اس بستی طرف سفر شروع کیا۔ ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اسے موت آگئی۔ (اس کی روح کو لینے کے لئے) رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے (دونوں ہی) آگئے اور ان کے مابین جھگڑا شروع ہو گیا۔

فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ : جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ،

وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ : اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ

ملائکہ رحمت نے کہا : وہ تائب ہو کر آیا تھا اور دل کی پوری توجہ سے وہ اللہ کی طرف آنے والا ہے۔

عذاب کے فرشتے بولے : اس نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا، اسلئے وہ عذاب کا مستحق ہے۔

ان فرشتوں کے مابین یہ جھگڑا جاری تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فَاَتَاهُمْ ملک فِی صُوْرَةِ آدَمِیٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ. اَیْ حَكَمًا فَقَالَ: قِيْسُوا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلَی اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰی فَهُوَ لَهُ، فَقَاسُوا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰی اِلَی الْاَرْضِ الَّتِی اَرَادَ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ (متفق علیه) وفی روایة فی الصّحیح: فَكَانَ اِلَی الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا وَفِی رِوَايَةٍ فِی الصَّحِيحِ: فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِی، وَاِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِی وَقَالَ قِيْسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوْهُ اِلٰی هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ وَفِی رِوَايَةٍ: فَنَاٰی بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا.

پس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا۔ اسے انہوں نے اپنا حاکم بنالیا۔ اس نے فیصلہ دیا، دونوں زمینوں کے مابین مسافت کو ناپو۔ یعنی جس علاقے سے وہ آیا تھا، وہاں سے یہاں تک کا فاصلہ اور یہاں سے نیکوں کے علاقے کا فاصلہ، دونوں کی پیمائش کرو۔ ان دونوں میں سے وہ جس کے زیادہ قریب ہو وہی اس کا حکم ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اس زمین کو زیادہ قریب پایا، جس کی طرف وہ ارادہ کئے جا رہا تھا۔ پس اسے رحمت کے فرشتوں نے اپنے قبضے میں لے لیا۔

صحیح کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے، پس پیمائش میں وہ نیکوں کی بستی کی طرف ایک بالشت زیادہ قریب نکلا۔ چنانچہ اسے بستی کے نیک لوگوں میں سے کر دیا گیا۔

نیز صحیح ہی کی ایک اور روایت کے الفاظ ہیں، اللہ نے اس زمین کو (جہاں سے وہ آ رہا تھا) حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور ارضِ صالحین کو (جس کی طرف وہ جا رہا تھا) حکم دیا کہ تو قریب ہو جا۔ اور فرمایا ان دونوں کے مابین فاصلہ ناپو۔ جب انہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے ناپا تو ارضِ صالحین کی طرف اسے ایک بالشت زیادہ قریب پایا۔ پس اسے بخش دیا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے سینے کے سہارے (بطور کرامت) سرک کر پہلی زمین سے دور ہو کر (تھوڑا سا) دوسری طرف ہو گیا۔

فائدہ:-

اس سے معلوم ہوا کہ گنہگار ترین شخص کے لئے بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک کی توبہ قبول فرماتا ہے، بشرطیکہ توبہ خالص ہو۔

علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسئلہ بتلاتے وقت، سائل کی نفسیات اور اس کی مشکلات کو سامنے رکھیں اور ایسی حکمت عملی اختیار کریں جس سے نہ تو اللہ کے حکم میں تبدیلی آئے اور نہ سائل اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر گناہوں پر مزید دلیر ہو۔

نیک لوگوں کے ساتھ رہنا بہتر اور بدوں کے ساتھ رہنا خطرناک ہے۔

بوقت ضرورت فرشتے اللہ کے حکم سے انسانی صورت میں آتے ہیں۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ انتہائی محبوب ہے

۳۱......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :اَنَا عِنْدَ ظَنَّ عَبْدِی بِی وَاَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِی وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ يَمْشِی اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ (مسلم)

اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں:-

میں اپنے بندے کے اپنے متعلق گمان جیسا معاملہ کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، جہاں وہ مجھے یاد کرتا ہے۔

قسم بخدا! میں اپنے مؤمن بندے سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہوں، جتنا کہ تم میں سے کوئی بیابان میں اپنی گم شدہ سواری کو پا کر خوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے، میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جو میرے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس کے دو ہاتھوں کے پھیلاؤ کے بقدر قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غار میں بند ہونے والے تین مسافروں کی کہانی

۳۲...... وَعَنْ ابی عَبْدِالرَّحمٰنِ عَبْدِاللّٰہ بْنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ، رضی اللّٰہ عنھماقال: سَمِعْتُ رسولَ اللّٰہ ﷺ یَقُولُ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے۔

انْطَلَقَ ثَلاثَۃُ نَفَرٍ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَتّٰی اَوَاھُمُ الْمَبِیتُ اِلٰی غَارٍفَدَخَلُوہُ،

تم میں سے پہلے کسی امت کے تین آدمی سفر کو روانہ ہوئے راستہ میں رات گزارنے کے لئے ان کو ایک غار ملا وہ اسی کے اندر داخل ہو کر سو گئے۔

فَانْحَدَرَتْ صَخْرَۃٌمِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَیْھِمُ الْغَار،

اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان پھسلی اور غار کے منہ پر آ گئی اور باہر نکلنے کا راستہ بالکل بند کر دیا۔ صبح کو بیدار ہو کر جب انہوں نے اس خوفناک مصیبت کو دیکھا

فَقَالُوا: اِنَّہُ لا یُنْجِیکُم مِن ھٰذِہِ الصَخْرَۃِ اِلَا اَن تَدعُوا اللّٰہَ تَعَالَی بِصَالِحِ اَعمَالِکُم

انہوں نے آپس میں کہا اس چٹان کی آفت سے تم کو بجز اس کے اور کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی کہ تم سب اپنی اپنی زندگی کے سب سے زیادہ اچھے اور نیک عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو وہی اس کو ہٹا سکتا ہے۔

قَال رجل منھم اللّٰھُم کَانَ لِي اَبَوَانِ شَیخَان کَبِیرَانِ وَکُنتُ لَا اَغبِقُ قَبلَھُمَا اَھلاً وَلَا مالاً فَنَاَی بِی طَلَبُ الشَجَرِ یوَماً فَلَم اُرِح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عَلَيهِمَا حَتَى نَامَا فَحَلَبتُ لَهُمَا غبُوقَهُمَا فَوَجَدتُهُمَا نَائِمَينِ فَكَرِهتُ اَن اَوقِظهما وَاَن اُغبق قبلهما اَهلاً او مالاً، فَلَبِثتُ وَالقَدَحُ عَلَى يَدِى اَنتَظِرُ استِيقَاظَهُمَا حَتَى بَرَق الفَجرُ وَالصَبيَة يَتَضَاغُونَ عِندَ قَدَمىّ فاستيقظا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اَللّٰهُمَ اِن كُنتُ فَعَلتُ ذٰلِكَ ابتِغَاءَ وَجهِكَ فَفَرج عَنَا مَا نَحنُ فِيهِ هٰذه الصَّخرة فَانفجزت مِن شَيئاً لا يَستَطِيعُونَ الخُرُوجَ مِنهُ

ان میں ایک نے کہا:۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے بہت بوڑھے عمر رسیدہ ماں باپ تھے اور میں روزانہ ان سے پہلے اپنے کسی بھی بچے، لونڈی غلام کو شام کا دودھ پینے کے لئے نہیں دیا کرتا تھا۔ پہلے ماں باپ کو پلاتا، پھر اوروں کو۔ اتفاق سے ایک دن میں چارہ کی تلاش میں ریوڑ کو ساتھ لئے بہت دور نکل گیا اور اتنی رات گئے گھر واپس آیا کہ وہ انتظار کرتے کرتے بھوکے سو گئے۔ میں حسب عادت فوراً ان کے لئے بکریوں کا دودھ نکال کر لایا تو ان کو گہری نیند میں سوتا ہوا پایا۔

میں نے ان کے آرام کے خیال سے نہ ان کو جگانا پسند کیا اور نہ ان سے پہلے بیوی بچوں وغیرہ کو دودھ پلانا گوارا کیا۔ رات بھر ان کے سرہانے دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیے کھڑا رہا اور ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا۔

بہر حال جب وہ بیدار ہو گئے اور انہوں نے اپنے حصے کا دودھ پی لیا۔ تب ہم سب نے پیا۔ اللہ اگر میں نے ماں باپ کا یہ احترام اور خدمت تیری رضا کے لئے کی ہو تو میرے اس نیک عمل کے طفیل تو ہم سب سے اس چٹان کی مصیبت کو جس میں ہم گرفتار ہیں دور کر دے۔

اس دعا کے بعد وہ چٹان تھوڑی سی ہٹ گئی مگر اس سے وہ نکل نہیں سکتے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قَالَ الاٰخرُ: اَللّٰهُمَ اِنَهُ كَانَت لِى ابنَةُ عَم كَانَت مِنَ السَنِينَ فَجَاءَ نِى فَاَعطَيتُهَا عِشرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلٰى اَن تُخَلِّىَ بَينِى وَبَينَ نَفسِهَا فَفَعَلَت حَتّٰى اِذَا قَدَرتُ عَلَيهَا بَينَ رِجلَيهَا قَالَت اتَقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَ الخَاتَمَ اِلاَ بِحَقِّهِ فَانصَرَفتُ عَنهَا وَهِىَ اَحَبُ النَاسِ اِلَىَ وَتَرَكتُ الذَهَبَ الَذِى اَعطَيتُهَا اَللّٰهُمَ اِن كُنتُ فَعَلتُ ذٰلِکَ ابتِغَاءَ وَجهِکَ فَافرُج عَنَا مَانَحنُ فِيهِ فَانفَرَجَتِ الصَخرَةُ غَيرَ اَنَهُم لَا يَستَطِيعُونَ الخُرُوجَ مِنهَا

دوسرے نے کہا:-

یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی، جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اس کو اپنی ہوس کا شکار بنانے کے لئے اس پر کافی ڈورے ڈالے، مگراس نے صاف انکار کردیا۔

یہاں تک کہ اتفاق سے وہ مع اپنے خاندان کے شدیدترین قحط میں مبتلا ہو گئی۔ فقروافلاس سے مجبور ہوکر وہ میرے پاس مدد مانگنے آئی تو میں نے اس کو ایک سوبیس دینار سونے کے سکے، اس شرط پر دینا منظور کئے کہ وہ مجھے تنہائی میں اپنے نفس پر قدرت دے دے۔ وہ مجبوراً اس پر آمادہ ہوگئی۔

یہاں تک کہ میں جب اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے بڑی عاجزی سے کہا:

اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر بغیر حق کے مہر کومت توڑ اس امانت کو ہاتھ نہ لگا...... الٰہی صرف تیرا واسطہ دینے اور تیرے خوف کی وجہ سے میں فوراً ہٹ گیا۔

حالانکہ مجھے اس سے بے انتہا محبت تھی اور وہ اپنے نفس کو میرے سپرد کرچکی تھی اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں جو چاہتا اس کے ساتھ کر سکتا تھا اور وہ سونے کے سکے بھی جو میں نے اس کو دیئے تھے، اسی کے پاس چھوڑ دیئے۔ یا اللہ اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لئے کیا ہو تو اس مصیبت کو جسمیں ہم سب گرفتار ہیں دور کر دے۔

اس دعا کے بعد چٹان اور تھوڑی سی ہٹ گئی مگر پھر بھی وہ غار میں سے نہیں نکل سکتے تھے۔

وَقَالَ الثالِثُ: اللّٰهُمَ استَأجَرتُ أُجَرَاءَ وَاَعطَيتُهُم اَجرَهُم غَيرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَذى لَهُ وَذَهَبَ ، فَثمَرتُ اَجرَهُ حَتى كَثُرَت مِنهُ الاَموالُ فَجاءَنى بَعدَ حِين فَقَالَ :يَا عَبدَ اللّٰه ! اَدِّ اِلَيَّ اَجرِى ،فَقُلتُ : كُلُ مَا تَرَى مِن اَجرِكَ : مِنَ الابِلِ وَالبَقَرِ والغَنَمِ والرَقِيقِ فَقَالَ : يَا عَبدَ اللّٰه ! لا تَستَهزِى بى فَقُلتُ : لا اَستَهزِئُ بِكَ فَاَخَذَهُ كُلَهُ فاستَاقَهُ فَلَم يَترُكْ مِنهُ شَيئًا ،اللّٰهُمَ ! اِن كُنتُ فَعَلتُ ذٰلِكَ ابتِغاءَ وَجهِكَ فافرُج عَنَا مَا نَحنُ فِيهِ فَانفَرَجَتِ الصَخرَةُ فَخَرَجُوا يَمشُونَ (متفق علیه)

تیسرے آدمی نے کہا:۔

یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ چند مزدوروں سے اجرت پر کام کروایا تھا اور کام ختم ہو جانے کے بعد میں نے ان سب کی مزدوری بھی دے دی تھی، بجز ایک مزدور کے۔ اس نے کسی وجہ سے اپنی مزدوری نہ لی اور چلا گیا۔

میں نے اس کی مزدوری کی رقم کو کاروبار میں لگا دیا...... یہاں تک کہ وہ رقم بڑھتے بڑھتے بہت زیادہ مال بن گئی..... تب ایک دن وہ مزدور آیا اور اس نے کہا:۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اے اللہ کے بندے! میری مزدوری تو دے دے۔ میں نے کہا:
یہ اونٹ، گائے، بکریاں اور لونڈی، غلام سب تیری مزدوری کی
پیداوار ہیں۔ آؤ اور شوق سے سب لے جاؤ۔

اس مزدور نے کہا اللہ کے بندے میرے ساتھ دل لگی نہ کر۔ میں نے کہا: میں تیرے ساتھ مطلق دل لگی نہیں کر رہا۔ درحقیقت یہ سب چیزیں تیری مزدوری کی پیداوار ہیں اور تیری ہی ہیں۔ تو اس نے وہ سب مویشی اور لونڈی غلام سب مجھ سے لے لئے اور ہنکا کر لے گیا اور کچھ نہیں چھوڑا۔

یا اللہ! اگر یہ کار خیر میں نے صرف تیرے لئے کیا ہے، تو اس کے طفیل تو اس مصیبت کو جس میں ہم گرفتار ہیں، ہم سے دور فرما دے۔ چنانچہ چٹان غار کے منہ سے بالکل ہٹ گئی اور وہ اطمینان سے باہر نکل آئے (بخاری مسلم ابوداؤد)

اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ چچا زاد لڑکی والے شخص کے دل میں واقعی خوف خدا تھا اور اللہ پاک سے ڈرنے والے کے حق میں اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی ہے کہ اس کے لئے جنت ہے فرمان الٰہی ہے:۔

وامامن خاف مقام ربه و نهى النفس عن الهوى فان الجنته هى الماوى

یعنی جس شخص کو یہ خوف دامن گیر ہو کہ کل روز قیامت رب العزت کے سامنے حساب کے لئے پیشی ہوگی اور نفس کو خواہش کی پیروی سے روکے رکھا تو اس کا جنت میں ٹھکانہ ہوگا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبت و پریشانی میں خاص کر اللہ رب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

العزت ہی سے دعا کرنا، اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔اور نیک عمل کے وسیلہ سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔علاوہ ازیں اس حدیث سے اور بھی بعض فضائل و مسائل کا ثبوت ہوتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

عمل میں اخلاص کی بڑی فضیلت ہے۔والدین کے ساتھ حسن سلوک ان کی خدمت، ان کو اہل و عیال پر ترجیح دینا اور ان کی راحت رسانی کے لئے خود مشقت برداشت کرنا، بڑی فضیلت کی چیز ہے۔حدیث میں بچوں کے رونے کا جو آیا ہے، شاید یہ عموماً کچھ بھوک سے رونے کا درجہ ہوگا۔ ورنہ انتہائی شدت بھوک سے بچوں کے رونے کی پروانہ کرنا قابل اشکال امر ہے۔

قدرت کے باوجود حرام سے بچنا اور پاک دامنی اختیار کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے اور یہ امر بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب آدمی گناہ پر قدرت کے باوجود گناہ سے باز آجائے تو گناہ کے تمام مقدمات کی بھی معافی ہو جاتی ہے۔

امانت میں خیانت نہ کرنا بلکہ اس کی پوری پوری ادائیگی کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ امر ہے۔

☆................ اللہ پاک سے قبولیت دعا کا وعدہ پورا کرنے کی درخواست کرنا جائز ہے۔

☆................ اجرت معلوم ہو تو دو آدمیوں کو آپس میں اجارہ کا کرنا جائز ہے۔

☆................ صالحین کی کرامات برحق ہیں۔

☆................ اگر مستودع مال ودیعت میں تجارت کرے گا تو نفع کا حقدار صاحب ودیعت ہوگا۔

☆................ عبرت حاصل کرنے کے لئے گزشتہ لوگوں کے واقعات بیان کرنا جائز ہے بلکہ اچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انوکھا بچہ

۴۳...... وَعَن صُهَيبٍ رضی اللّٰہ عنہُ اَنَ رسولَ اللّٰہ ﷺ قال : کَانَ مَلِکٌ فیمَن کَانَ قَبلَکُم وَکَانَ لَہُ سَاحِرٌ

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا مشیر ایک جادوگر تھا۔

فَلَمَّا کَبِرَ قَالَ للمَلِکِ :اِنّی قَد کَبِر تُ فَابعَث اِلَیَّ غُلاماً اُعَلِمہُ السِحرَ فَبَعَثَ الیہ غُلاماً یُعَلِمہُ

جب جادوگر بوڑھا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: بے شک اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، ایک لڑکا میرے سپرد کر، تا کہ میں اسے یہ جادو کا علم سکھا دوں۔ چنانچہ بادشاہ نے ایک لڑکا اس کی طرف بھیجنا شروع کر دیا، جس کو وہ جادو سکھاتا۔

وَکَانَ فی طَرِیقِہِ اِذَا سَلَکَ رَاھِب ،فَقَعَدَ اِلَیہِ وَسَمِعَ کَلامَہُ فَاَعجَبَہُ

اس کے راستے میں ایک پادری کا بھی ٹھکانہ تھا۔ وہ لڑکا جب بھی جادوگر کے پاس جاتا تو پادری کے پاس بھی تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاتا۔

اس لڑکے نے اس کی باتیں سنیں تو اسے اچھی لگیں۔ پس وہ جب بھی جادوگر کے پاس جاتا، راہب پادری کے پاس بھی بیٹھ جاتا۔

وَکَانَ اِذَا اَتَی السَاحِرَ مَرَّ بالرَّاھب وقعد الیہ فَاِذا اَتی الساحر ضَرَبَہُ فشکاذٰلِکَ اِلَی الرَاھِبِ فَقَالَ :

جب وہ جادوگر کے پاس آتا، تو دیر سے آنے کی وجہ سے جادوگر اسے مارتا۔ اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راہب کو بتلایا۔ راہب نے اس سے کہا:-

اِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُل: حَبَسَنِي اَهلِي وَاِذَا خَشِيتَ اَهلَكَ فَقُل: حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبِينَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ

جب تمھیں جادوگر سے مار کا ڈر ہو، تو یہ کہہ دیا کرو کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کرو کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا۔ چنانچہ اسی طرح دن گزرتے رہے۔

اِذ اَتَى عَلَى دَابَتِهِ عَظِيمَتِهِ قَد حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ: اليَومَ اَعلَمُ السَاحِرُ اَفضَلُ اَمِ الرَاهِبُ اَفضَلُ ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ:

ایک دن لڑکے نے اپنے راستے میں ایک بہت بڑا جانور دیکھا، جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا۔ لڑکے نے دل میں کہا: آج پتہ چل جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب اس نے ایک پتھر پکڑ کر کہا:

اَللّٰهُمَّ اِن كَانَ اَمرُ الرَاهِبِ اَحَبَّ اِلَيكَ مِن اَمرِ السَّاحِرِ فَاقتُل هٰذِهِ الدَابَتَهَ حَتَى يَمضِيَ النَاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَاسُ،

اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک جادوگر کے معاملے سے زیادہ پسندیدہ ہے، تو اس جانور کو اس پتھر کے ذریعے سے مار دے، تاکہ راستہ کھول جائے اور لوگ گزر جائیں۔

پس یہ دعا کر کے پتھر اس جانور کو مارا، جس سے وہ ہلاک ہوگیا، لوگ گزر گئے۔

فَاَتَى الرَاهِبَ فَاَخبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَهِبُ: اَى بُنَيَ اَنتَ اليَومَ اَفضَلُ مِنِى قَد بَلَغَ مِن اَمرِكَ مَا اَرَى وَاِنَكَ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سَتُبتَلٰی فَاِن ابتلیتَ فَلا تَدُل عَلَیَ

وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے یہ واقعہ بتلایا۔ راہب نے اسے کہا:

بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو تمھارا معاملہ جہاں تک پہنچ گیا ہے ، میں وہ دیکھ رہا ہوں۔ عنقریب تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے۔ پس جب آزمائش کا یہ مرحلہ آئے ، تو تم میری بابت لوگوں کو مت بتلانا۔

وَکَانَ الغُلامُ یُبرِئُالاکمَہَ وَا لاَ برَصَ وَیُدَاوِی النَاسَ مِن سَائِرِ الاَدوَاءِ

یہ لڑکا مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اللہ کے حکم سے درست کر دیتا تھا اور دیگر تمام بیماریوں کا علاج کرتا۔

فَسَمِعَ جَلِیس لِلمَلِکِ کَانَ قَد عَمِیَ وَاَتَاہُ بِھَدَایَا کَثِیرَۃٍ فَقَالَ :

بادشاہ کا ایک درباری ہم نشین اندھا ہو گیا۔ اس نے جب سنا ، تو وہ بہت سے ہدیے لے کر اس لڑکے کے پاس آیا اور اس سے کہا: اگر تم مجھے ٹھیک کر دو ، تو یہ سارے ہدیے جو میں یہاں اپنے ساتھ لایا ہوں ، تمھارے ہیں۔

مَاھٰھُنَا لَکَ اَجمَعُ اِن اَنتَ شَفَیتَنِی فَقَالَ : اِنِی لا اَشفِیی اَحَدًا اِنَمَا یَشفِی اللّٰہُ تَعَالٰی فَا ن اٰمَنتَ بااللّٰہ تَعَالٰی دَعَوتُ اللّٰہَ فَشَفَاکَ فَاٰمَنَ بااللّٰہ تَعَالٰی فَشَفَاہُ اللّٰہ تَعَالٰی

لڑکے نے کہا:۔

”میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا صرف اللہ دیتا ہے۔ اگر تم اللہ پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایمان لے آؤ، تو میں اللہ سے دعا کرونگا، پس وہ تمھیں شفا عطا فرمادے گا۔"

چنانچہ وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ نے اسے شفا عطا فرمادی۔

فَاَتَی المَلِکَ فَجلَسَ اِلَیهِ کَما کَانَ یَجلِسُ

وہ ٹھیک ہونے کے بعد بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس اسی طرح بیٹھ گیا، جیسے وہ بیٹھا کرتا تھا۔

فَقَالَ لَهُ المَلِکُ	:	مَن رَدَ عَلِیکَ بَصَرَکَ؟
بادشاہ نے پوچھا	:	تیری بینائی کس نے بحال کردی؟
قَالَ	:	رَبِّی،
اس نے کہا	:	میرے رب نے!!!!
قَالَ	:	اَوَلَکَ رَبّ غَیرِی ؟
بادشاہ نے کہا	:	کیا میرے علاوہ تیرا کوئی رب ہے؟
قَالَ	:	رَبِّی وَرَبُّکَ اللّٰهُ
اس نے کہا	:	میرا اور تیرا رب صرف ایک اللہ ہے۔

فَاَخذَهُ فَلَم یَزَل یُعَذِّبُهُ

بادشاہ نے اسے گرفتار کرلیا اور اس کو سزا دیتا رہا،

حَتّی دَلَّ عَلَی الغُلامِ

حتیٰ کے اس نے لڑکے کا پتہ بتلادیا۔

فَجِیءَ بالغُلام

چنانچہ لڑکے کو بادشاہ کی خدمت میں لایا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فَقَالَ لَهُ المَلِکُ اَی بُنَیَ قَد بَلَغَ مِن سِحرِ کَ مَا تُبرِ یءُ الاَ کمَهَ وَالاَبرَص وَتفعَلُ ؟

بادشاہ نے اسے کہا: بیٹا تیرے جادو کا کمال اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ تو مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو درست کر دیتا ہے اور بھی فلاں فلاں کام کر لیتا ہے۔

فَقَالَ : اِنِی لاَ اَشفِیی اَحَدًا اِنَمَا یَشفِی اللّٰهُ تَعَالی فَاَخَذَهُ فَلَم یَزَل یُعَذِبُهُ

لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا دینے والا صرف اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسے بھی گرفتار کر لیا اور اسے سزا دیتا رہا۔

حَتَی دَلَ عَلَی الرَهِبِ ، فَجِی بالرَاهِبِ

حتیٰ کے اس نے راہب کا پتہ بتلا دیا۔

فَقِیلَ لَهُ : ارجع عَن دِینِکَ فَاَبَی فَدَعَا بِالمِنشَارِ فوضِعَ المِنشَارُ فی مَفرِ قِ رَاُسِهِ فَشَقَهُ حَتَی وَقَعَ شِقَاهُ

پس راہب کو پیش کیا گیا۔ راہب سے کہا گیا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے آرہ منگوایا اور اس آرے کو اس کے سر کے عین درمیان مانگ والے مقام پر رکھ دیا گیا اور اس کے سر کو چیر دیا۔ یہاں تک کے اس کے سر کے دو حصے ہو گئے۔

ثُمَ جِی ءَ بِجلِیسِ المَلِکِ فقیلَ لَهُ :

پھر بادشاہ کے ہم نشین درباری کو لایا گیا

ارجع عَن دِینِکَ فَاَبَی فَوُضِعَ المِنشَارُ فِیی مَفرِقِ رَاُسِهِ فَشَقَهُ بِهِ حَتَی وَقَعَ شِقَاهُ

اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جا، اس نے انکار کر دیا۔ چنانچہ آرہ اس کے سر کے مانگ والے حصے پر رکھ دیا گیا۔ اور اس کے سر کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ثُمَّ جِيئَ بِالغُلامِ فقِيل لَهُ : ارجع عَن دِنيک فَابَی فَدَفَعُهُ اِلَی نَفَرِ مِن اَ صحَابِهٖ

اس کے بعد لڑکے کو لایا گیا۔ اس سے بھی کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جا، اس نے بھی انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اسے اپنے چند خاص آدمیوں کے سپرد کر دیا۔

فَقَالَ : اذهَبُوا بِهٖ اِلَی جَبَلِ کَذَا وَ کَذا فاصعَدُوا بِهٖ الجَبَلَ فَاءِ ذَا بَلَغتُم ذِروَتَهُ فَاءِ ن رَجَعَ عَن دِينِهٖ وَاِ لَا فاطرَحُو هُ فَذَهَبُوا بِهٖ فَصَعِدُوا بِهِ الجَبَلَ فَقَالَ :اللّٰهُمَ اکفِنِيهِم بِمَا شِئتِ فَرَجَفَ بِهِمُ الجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمشِی اِلَی المَلِکِ فَقَالَ لَهُ المَلِکُ مَا فَعَلَ اَصحَابُکَ؟ فَقَالَ : کَفَانِيهِمُ اللّٰه تعالی

اور کہا کے اسے فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ، اس پر اسے چڑھاؤ، جب تم اس کی چوٹی پر چڑھ جاؤ، تو اس سے اس کی دین کی بابت پوچھو۔ اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک، ورنہ اسے وہاں سے نیچے پھینک دو۔

چنانچہ وہ اسے لے گئے اور اسے پہاڑ پر لے کر چڑھے، تو لڑکے نے دعا کی:

''اے اللہ تو ان کے مقابلے میں جیسے تو چاہے مجھے کافی ہو جا''

چنانچہ پہاڑ لرزا، جس سے سب نیچے گر گئے۔ لڑکا بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ یعنی کیا انہوں نے پہاڑ کی چوٹی سے تجھے نہیں گرایا؟ لڑکے نے کہا ان کے مقابلے میں میرا اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہو گیا۔

فَدَفَعَهُ اِلَی نَفَرِ مِن اَصحَابِهٖ فَقَالَ : اذهَبُوا بِهٖ فاحمِلُوهُ فِيی قُرقُورِ وَتَوَ سَطُوا بِهِ البَحرَ فَاِ ن رَجَعَ عَن دِينِهٖ وَاِلَا فاقذِفُو هُ فَذَهَبُوا به فَقَالَ : اللّٰهُمَ اکفِنِيهِم بِمَا شِئتَ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ

بادشاہ نے اسے پھر اپنے چند خاص آدمیوں کے سپرد کر دیا اور ان سے کہا اسے لے جاؤ اور کشتی میں سوار کرو اور سمندر کے درمیان میں جا کر اس سے پوچھو، اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک، ورنہ اسے سمندر میں پھینک دو۔

چنانچہ وہ اسے لے گئے اس نے کشتی میں بیٹھ کر دعا کی: اے اللہ ان کے مقابلے میں جیسے تو چاہے مجھے کافی ہو جا۔ چنانچہ کشتی الٹ گئی اور وہ سب پانی میں ڈوب گئے۔ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آ گیا۔

فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ : مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ : كَفَانِيهِمُ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ لِلْمَلِكِ : إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ : مَا هُوَ؟ قَالَ : تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ : بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ : آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ : أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ! نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ

بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ یعنی انہوں نے تجھے سمندر میں نہیں پھینکا؟ لڑکے نے کہا اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں مجھے کافی ہو گیا۔

پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: تو مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتا، جب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تک تو وہ طریقہ اختیار نہ کرے، جو میں تجھے بتلاؤں؟

بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تو ایک کھلے میدان میں لوگوں کو جمع کر، مجھے سولی دینے کے لئے ایک تنے پر چڑھا، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے کر اسے کمان کے چلے پر رکھ۔ پھر یہ الفاظ پڑھ:

"اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے"

مجھے تیر مار۔ پس جب تو ایسا کرے گا، تو مجھے قتل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا، اسے سولی دینے کے لئے لکڑی کے ایک تنے پر چڑھا دیا پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لے کر، اسے کمان کے چلے پر رکھا اور کہا:

"بسم اللہ رب الغلام"

"اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے"

اور تیر پھینکا، تیر اس کی کنپٹی پر لگا۔ لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر رکھا اور مر گیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر لوگ رب کائنات کی حقیقت اور الہ واحد کی توحید سمجھ گئے اور بے اختیار پکار اٹھے:

"ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے"

لوگوں نے بادشاہ سے کہا: جس چیز سے ڈرتے تھے، اللہ کی قسم وہی ہوا اور آپ کا خطرہ سامنے آ گیا۔ سب لوگ اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔

فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأُضْرِمَ فِيهَا النِّيرَانُ وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَاقْحِمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ: اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صَبِی لَهَا فَتَقَاعَسَت اَن تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الغُلامُ : يَا اُمَاهُ ! اصبِرِی فَاِنَّکِ عَلَی الحَقِّ . (رواہ مسلم)

چنانچہ اس نے حکم دیا سڑکوں کے کنارے خندقیں کھودی جائیں۔ پس وہ کھودی گئیں اوران میں آگ بڑھکا دی گئی۔ بادشاہ نے حکم دیا جواپنے دین سے نہ پھرے، اسے اس آگ میں جھونک دو، یا اسے کہا جائے، آگ میں داخل ہو جا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حتی کے ایک عورت آئی، جس کے ساتھ بچہ تھا وہ آگ میں گرنے سے جھجکی، تو اس کو بچے نے کہا اماں صبر کر یقیناً تو حق پر ہے۔

اس حدیث میں سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ دین کی راہ میں جو بھی مشکلات آئیں انہیں صبر وعزیمت سے انگیز کیا جائے اور دین کی مصلحت کا تقاضہ ہو تو جان تک قربان کردی جائے۔

اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ومشیت جب اس کی مقتضی ہوتی ہے، وہ انہیں اپنے بندوں کے ہاتھوں سے ظاہر کرواتا ہے۔

قرآن کریم کی صداقت کا اظہار کہ اس نے ''اصحاب الاخدود'' جیسے نہایت مہتم بالشان تاریخی واقعات کو بیان فرمایا۔ جس پر لیل ونہار کی تہیں پڑ چکی تھیں اور زمانہ انہیں فراموش کر چکا تھا۔

حدیث کے بغیر قرآن کی تفسیر وتوضیع ممکن نہیں۔ اگر حدیث میں ''کھائی والوں'' کا واقعہ بیان نہ ہوتا تو'' اصحاب الخدود '' کی صحیح حقیقت سے آگاہی ممکن نہ ہوتی۔ حدیث نے قرآن کے اس اجمال کی تفصیل اور اس ابہام کی توضیح کی داعیان حق کے لئے اس قسم کے واقعات استقامت کا باعث ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دودھ پیتے بچے کی گفتگو

۳۴......رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا قصہ بیان فرمایا:-

بَیْنَا صَبِیٌّ یَرْضَعُ مِنْ اُمِّهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰی دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهٗ

بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ اس کے قریب سے بہت عالیشان گھوڑے پر، ایک بہت خوبصورت جوان گزرا، تو وہ عورت کہنے لگی یا اللہ میرے بچے کو اس نوجوان جیسا بنا دے۔ بچہ اس کے سینے سے منہ ہٹا کر کہتا ہے:-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِی مِثْلَ هٰذَا......... یا اللہ مجھے ایسا مت بنانا۔

فَتَرَكَ الثَّدْیَ وَاَقْبَلَ اِلَیْهِ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِی مِثْلَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی ثَدْیِهٖ فَجَعَلَ یَرْتَضِعُ قَالَ فَكَاَنِّی اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَحْكِی ارْتِضَاعَهٗ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِی فَمِهٖ فَجَعَلَ یَمُصُّهَا

ماں کو بہت تعجب ہوا کہ یہ بولنے کیسے لگا؟ تھوڑی دیر کے بعد بہت خستہ حالت میں ایک عورت، وہاں سے گزری۔ اس کو لوگ بہت ذلت کے ساتھ لے جا رہے تھے۔ بچے اسے پتھر مار رہے تھے، لوگ اسے برا بھلا کہہ رہے تھے، کوئی اس پر بدکاری کی تہمت لگا رہا تھا اور کوئی چوری کا الزام لگا رہا تھا۔

اس عورت نے کہا: یا اللہ میرے بیٹے کو اس ایسا مت بنائیو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ بچہ پھر سینے سے منہ ہٹا کر کہتا ہے: ''یا اللہ مجھے ایسا ہی بنا دے''۔

[illegible] حیران ہوئی کہ یہ کیا قصہ ہے؟ یہ ابھی سے کیسے بولنے لگا؟ اور [illegible] اب اللہ تعالیٰ نے اس بچے سے تقریر [illegible]

[illegible] یضربونها ویقولون زنیت سرقت وهی تقول [illegible] فقالت أمه اللهم لا تجعل ابنی مثلها فترک [illegible] اللهم اجعلنی مثلها

[illegible] فقالت [illegible] مر رجل حسن الهیئة [illegible] فقلت اللهم لا تجعلنی مثله ومروا بهذه [illegible]

(مسلم شریف)

وہ [illegible] حسن و جمال ہے، کمال ہے، جوانی ہے، [illegible] ظالم ہے۔ کسی کو قتل کر کے جا رہا ہے۔ یا اللہ! [illegible] مجھے [illegible]

یہ عورت [illegible] لوگ [illegible] کرتے ہوئے لے جا رہے ہیں، یہ مظلوم ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدکار ہے۔ مگر اللہ جانتا ہے کہ یہ پاک دامن ہے۔ لوگ اسے کہتے ہیں کہ اس نے چوری کی ہے، مگر اللہ جانتا ہے کبھی ایسی خیانت نہیں کرتی۔

یا اللہ مجھے ایسی عزت نہیں چاہیے جو تیری نظر میں ذلت ہو (مسلم) دنیا ذلیل سمجھتی ہے تو سمجھتی رہے اگر اللہ کی نظر میں عزت ہے تو پوری دنیا کی تذلیل کی کوئی پرواہ نہیں۔

اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

والدہ کی نافرمانی کرنے والے کا واقعہ

۳۵...... امام بغویؒ نے معالم التنزیل میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عطاء وغیرہ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا، جس کا نام برصیصا تھا۔ وہ ستر سال سے خدا کی عبادت کر رہا تھا۔

نماز پڑھنے کے لئے اپنے حجرے میں داخل ہوتا تو دس دن کے بعد باہر نکلتا۔ روزہ رکھتا تو دس دن کے بعد افطار کرتا۔ شیطان لعین نے اسے گمراہ کرنا چاہا کئی داؤ پیچ کئے، لیکن وہ گمراہ نہ ہو سکا۔

آخر اس بڑے شیطان نے سب شیطانوں کی میٹنگ بلائی۔ کیا تم میں سے کوئی مرد میدان ہے کہ جو عابد برصیصا کو گمراہ کرے اور اس کو کافر کر کے مارے۔ ایک شیطان جس کا نام ابیض تھا، اس نے کہا: اس کو گمراہ کرنا ایک معمولی بات ہے۔ اس نے گمراہ کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا اور وہاں سے رخصت ہوا۔ اور عابد برصیصا کے پاس جا کر تھوڑے ہی فاصلے پر اپنا ڈیرہ جمایا اور ریاکارانہ طور پر عبادت میں مشغول ہو گیا اور چالیس دن کے بعد نماز اور روزہ سے فارغ ہوتا۔

ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ راہب برصیصا کو اس ابیض شیطان نے بڑی محبت کے لہجہ سے بلایا۔ لیکن برصیصا نے کوئی جواب نہ دیا۔ برصیصا نے دس دن بعد نماز و روزہ سے فارغ ہو کر باہر نکل کر دیکھا۔ تو وہ شیطان ابیض ہمہ تن عبادت میں مشغول تھا۔ اس کے دل میں اپنے ہم جنس ہونے کے خیال سے رحم آیا اور اس کے ساتھ گفتگو کرنے لگا اور کہنے لگا: بھائی معاف فرمانا میں عبادت میں مشغول تھا۔ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے جواب نہیں دے سکا۔ اب فرمایئے آپ کی خواہش کیا ہے؟

اس نے کہا میں آپ کے حجرے میں آپ کے ساتھ مل کر عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ اس عابد برصیصا نے کہا یہ ناممکن ہے۔ آپ میرے حجرے میں داخل نہیں ہو سکتے۔

پھر برصیصا اپنے حجرے میں داخل ہو کر عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ اس کے بعد ابیض شیطان نے بھی چالیس روز عبادت میں گزار دیئے۔ عابد برصیصا دس دن کے بعد نماز روزہ سے فارغ ہو کر باہر نکلا، تو دیکھا وہ شیطان ابیض ہمہ تن عبادت میں مصروف ہے، تو اس کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ میں نے ایسے عبادت گزار کو کیوں جواب دیا؟ عربی کا مقولہ ہے کہ

،**الجنس یمیل الی الجنس**......جنس جنس کی طرف میلان کرتی ہے۔

آخر کار اس نے ہم جنس ہونے کی وجہ سے اپنے حجرے میں عبادت کرنے کی اجازت دے دی۔ اور دونوں ایک برس تک عبادت میں مشغول رہے۔ آخر عابد برصیصا نے اعتراف کیا کہ آپ عبادت میں مجھ سے بڑھ کر ہیں اور تواضع اور فروتنی اختیار کی۔ انہوں نے بڑی ریاضت کی ہے۔ یہ رب کے بہت قریب ہے۔

افسوس ہے کہ کوئی آج تحقیق نہیں کرتا کہ جس کو ہم ولی سمجھتے ہیں، کہیں وہ شیطان ہی نہ ہو، یا اس کا نمائندہ۔ آج کل ایسے لوگوں کی بہتات ہے۔ ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔ جس طرح جہلا آج کل جاہل پیروں کو بڑا رتبہ دیتے ہیں کہ یہ بڑے پہنچے ہوئے ہیں، خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

آخر کار ابیض شیطان نے کہا کہ اب میں ایک اور دوست یا ہم مسلک کے پاس جا رہا ہوں یا میرے پیر و مرشد کا امر ہی اتنا تھا، جتنا میں یہاں رہ چکا ہوں۔ عابد برصیصا نے کہا کہ اب میرا دل آپ کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا، اکٹھا رہنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور مل کر عبادت کرنے میں بڑا لطف آتا ہے، بہتر یہ ہے کہ آپ یہاں سے نہ جائیں۔

اس نے کہا اب میں نہیں رہ سکتا آپ تھوڑی عبادت کرتے ہیں، میں نے جیسا سنا تھا، ویسا نہیں دیکھا۔ اب میں جاتے وقت آپ کو تاکیداً عرض کرتا ہوں کہ محض عبادت میں مشغول رہنا اور لوگوں کو نفع نہ پہنچانا یہ کوئی بڑی نیکی نہیں۔

حالانکہ...... **خیر الناس من ینفع الناس** ......لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔ میں آپ کو ایک وظیفہ بتلاتا ہوں، جو بیمار آپ کے پاس آئے، اس وظیفہ کو پڑھ کر لوگوں پر دم کریں۔ بیمار فوراً اچھے ہو جائیں گے۔ اب وہ وہاں سے رخصت ہوا اور لوگوں کے گلے گھونٹنے لگا اور برصیصا کا نام لیتا کہ اس کے پاس جاؤ تم کو آرام ہو جائے گا، ورنہ اسی بیماری میں مبتلا رہو گے۔ لوگ برصیصا کے پاس جاتے تو آرام ہو جاتا۔

ایک دن اس نے ایک شہزادی کا جا کر گلا گھونٹا۔ وہ شہزادی بہت خوبصورت تھی۔ اس کے تین حقیقی بھائی موجود تھے اور باپ فوت ہو چکا تھا۔ جو اپنے زمانہ کا بادشاہ تھا اب حکومت کی باگ دوڑ ان کے چچا کے ہاتھ میں تھی۔ شہزادی کے بھائیوں نے بڑے علاج کروائے، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور روز بروز مرض بڑھتا گیا۔ دم وغیرہ سے کوئی آرام نہ آیا۔

آخر وہ ابیض شیطان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: برصیصا ولی کے پاس اس کو لے جاؤ اور اس سے دم کراؤ بالکل ٹھیک ہو جائے گی ورنہ اسی حالت میں رہے گی۔ ادھر عابد برصیصا لوگوں کے آنے جانے سے بڑی پرہیز کرتا تھا اور مخلوقات سے نفرت کرتا تھا۔ لیکن لوگوں کی آمد و رفت شروع ہوئی اور ابیض شیطان نے اپنے بڑے شیطان کو مبارک باد دی کہ میں نے برصیصا کو گمراہ کر دیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخرایک دن وہ بیمار شہزادی کو برصیصا کے پاس لائے اور اس سے دم کرایا وہ تندرست ہوگئی۔ بڑے عرصے کے بعد شیطان نے پھر اس کا گلا گھونٹا اور انسانی شکل بن کر اس نے مشورہ دیا کہ اس کو برصیصا کے پاس لے جاؤ اور دم کراؤ تو صحت یاب ہوگی ورنہ نہیں اور بہتر یہ کہ ولی کے حجرے کے ساتھ ایک عمدہ کمرہ بناؤ ورنہ شہزادی کی یہی حالت رہے گی۔

آخران کے پاس حکومت تھی، انہوں نے وہاں ایک کمرہ بنادیا اور شہزادی کو وہاں چھوڑ دیا۔ دس دن آرام رہتا اور عابد دس دن کے بعد اپنے معمول پر آجاتا اور دم کرتا اور دس دن آرام رہتا، پھر دس دن کے بعد وہی حالت عود کرتی۔

آخرایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ عابد برصیصا کی نظر شہزادی پر جا پڑی، وہ بہت خوبصورت تھی۔ شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ کیسی خوبصورت عورت ہے، اس کا مزا اڑاؤ پھر توبہ کر لینا، خدا کی مغفرت وسیع ہے۔

آخر ولی نے اسکا وسوسہ قبول کرلیا اور اس شہزادی سے اس نے مزا اڑایا اور پھر مسلسل مزا اڑاتا رہا۔ حتیٰ کہ اس شہزادی کو حمل ٹھہرا۔ پھر شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ اب اس کو قتل کر کے جنگل میں دفن کردو ورنہ تمھاری تمام شہروں اور دیہاتوں میں یہ خبر پھیل جائے گی کہ برصیصا ولی نے ایک عورت کو حمل کر دیا ہے۔ بڑی رسوائی ہو گی۔ اب اس ولی نے اس شیطان کا وسوسہ قبول کر کے اس کو قتل کر دیا اور کہیں جنگل میں کسی پہاڑی کے دامن میں اس کو دفن کر دیا۔

اب ابیض شیطان اس شہزادی کے تینوں بھائیوں کو خواب میں ملا اور کہا کہ آپ کی بہن کے ساتھ برصیصا نے بدفعلی کر کے اور اس کا قتل کر کے کہیں جنگل میں دفن کردیا ہے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے یہ خواب آیا ہے آخر وہ عابد کے پاس آئے اور شہزادی کے متعلق پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ عابد نے کہا اس کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جن اٹھا کر لے گیا۔ انہوں نے تسلیم کر لیا اور شرمندہ ہوئے کہ ہم نے بے گناہ ولی پر تہمت لگائی ہے۔ ادھر شیطان پھر دوبارہ شہزادی کے بھائیوں کو خواب میں ملا اور کہنے لگا: فلاں ویرانے اور فلاں پہاڑ کے پاس وہ مدفون ہے۔ پورا پتہ اور پوری نشاندہی کی۔ انہوں نے آن کر دیکھا تو سچ مچ قبر پہاڑ کے پاس ہے اور کپڑے کا ایک دامن شیطان نے دفن کرتے وقت باہر رکھا تھا، وہ نظر آ رہا ہے۔ قبر کی پوری تفتیش کی تو میت حاملہ نکلی۔ خبر پھیلنے پر پولیس نے راہب برصیصا کے حجرہ کو گرادیا اور خوب مارا پیٹا اور زنجیروں میں جکڑ کر عدالت کے روبرو پیش کیا۔

یہاں شیطان نے برصیصا کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اب عدالت میں سچ سچ بولنا جھوٹ نہ بولنا، گناہ پر گناہ اچھا نہیں۔ چنانچہ عدالت عالیہ میں برصیصا نے سچ سچ واقعہ بیان کر دیا۔ عدالت نے پھانسی کا حکم صادر فرمایا۔ اب وہ پھانسی کے تختہ پر کھڑا ہوا، تو ابیض شیطان عابد کی شکل بن کر سامنے آیا اور کہنے لگا تو نے تمام ولیوں اور بزرگوں کا بیڑا غرق کیا اور ان کی عزت خاک میں ملا دی۔ کہنے لگا میں وہی عابد ہوں جو تیرے پاس رہ چکا ہوں۔

برصیصا کہنے لگا اب کوئی بچنے کی صورت ہے یا نہیں۔ اس نے کہا مجھے سجدہ کر تو میں تجھ کو بچا لوں گا۔ برصیصا نے اس کو سجدہ کیا تو وہ کہنے لگا: میں عابد نہیں میں شیطان ہوں۔ میرا مطلب و مقصد یہی تھا کہ میں تجھ کو کافر کر کے ماروں۔ اب حکومت نے اس کو پھانسی دی اور وہ کافر ہو کر مر گیا۔

مقام عبرت ہے کہ اگر سجدہ بغیر اللہ نہ کرتا تو دوسرے گناہ اگر اللہ چاہتا تو معاف کر دیتا۔ اگر شرک نہ کرتا تو معافی کی امید تھی۔ اب اس کا خاتمہ کفر پر ہوا اور جہنم رسید ہوا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔(تفسیر محمدی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش اور صبر کی انتہا

۳۶...... إنَ نبیَ اللّٰہِ ایُوبَ علیہِ السَلامُ لَبِثَ بِہِ بَلاؤُہُ ثَمانِی عَشرۃَ سَنَۃً فَرَفَضَہُ القَرِیبُ وَالبَعِیدُ اِلا رُجُلَینِ کَانَ مِن اَخَصِ اِخوَانِہِ بہِ وَکَانَ یَغدُوانِ اِلَیہِ وَیَرُوحَانِ ،فقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہِ ذَاتَ یومٍ تَعلَمُ ،وَاللّٰہِ اِنَ ایُوبَ قد اَذنَبَ ذنباً مَا اَذنَبَہُ اَحَد'' مِنَ العٰلَمِینَ فقَالَ لَہُ صَاحِبُہُ وَمَا ذاکَ ؟ قَالَ مُنذُ ثَمانِی عَشرَۃَ سَنَۃً لَم یَرحَمہُ اللّٰہ فَیکشِفُ بِہِ فلَمَا رَاحَا اِلَی ایُوب اِلَم یَصبِرِ الرُجُلُ حَتی ذَکَرَ لَہُ ذَالِکَ فَقَالَ ایُوبُ مَا اَدرِی مَا تَقُولَانِ غَیرَ اَنَ اللّٰہَ یَعلَمُ انِی کُنتُ اَمُرُ بِالرَجُلَینِ یَتَنَزَعَانِ فَیَذکُرَانِ اللہَ فَارجِعُ اِلَی بَیتِی فَاکَفِرُ عَنھُمَا اَن یَذکُرَا اللہَ اِلَی فِی حَقٍ وَکَانَ یَخرُجُ لِحَاجَتِہِ فَاِذَا قَاضَی حَاجَتَہُ اَمسَکَت اِمرَاءَ تُہُ بِیَدِہِ حَتٰی یَبلُغَ فَلَمَا کَانَ ذَاتَ یَومٍ اَبطَا عَلیھَا فَاَوحَیٰ اِلَی ایُوبَ فِی مَکَانِہِ اُرکُض بِرِجلِکَ ھٰذَا مُغتَسَل'' بَارِد'' وَشَرَاب'' فطَلَبَتہُ فلَقَتہُ یَنظُرُوَا قبلَ عَلَیھَا قد اَذھَبَ اللّٰہُ مَابِہِ مِنالبَلاءِ وَھُوَ: اَحسَنُ مَاکَانَ فَلَمارَاءَتہُ قَالَت اَی بَارَکَ اللہُ فِیکَ اَلمُبتَلیٰ ؟ وَاللہِ مَا رَایتُ اَشبَہَ بِہِ مِنکَ اِذ کَانَ صَحِیحًاقَالَ : فَاِنِی اَنَا ھُوَ وَکَانَ لَہُ اَندَار'' اَندَر'' لِلقَمحِ وَاَندَر'' لِلشَعِیرِ فَبَعَثَ اللہُ سَحَابَتَینِ فَلَمَا کَانَت اِحدَاھُمَا عَلَی اِندَرِ لِلقَمحِ اَفرَغَت فِیہِ الذَھَبُ حَتیٰ فَاضَ وَاَفرَغَتِ الاُخریٰ فِی اَندَرِ الشَعِیرِ الوَرِقُ حَتی فَاضَ (اخرجہ سمو یتہ وابن حبان والحاکم والریلمی عن انس رضی اللہ عنہ)

علماءِ تفسیر اور مورخین بیان کرتے ہیں کہ ایوب علیہ السلام ایک صاحب ثروت انسان تھے۔ آپ کے پاس ہر قسم کا مال موجود تھا۔ مثلاً غلام، جانور، گھوڑے، مویشی وغیرہ اور حوران شام کے علاقے ۔بثنیہ میں وسیع اراضی کے قطعات بھی تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے علاوہ آپ کی بیویاں اور بہت سے بچے بھی تھے۔آپ سے یہ سب کچھ چھن گیا اور آپ کو سخت آزمائش سے دوچار کر دیا گیا آپ نے اس پر بھی اللہ کی رضا کے لئے صبر کیا اور دن رات صبح شام اللہ کا ذکر کرتے رہے۔

آزمائش کی مدت طویل ہوتی گئی۔حتیٰ کے دوست یار ساتھ چھوڑ گئے اور آپ سے دور دور رہنے لگے۔آپ سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔اس وقت آپ کی خدمت کرنے کے لئے صرف آپ کی زوجہ محترمہ باقی رہ گئیں۔

انہوں نے آپ کے گزشتہ احسانات اور شفقت کو فراموش نہ کیا۔چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں اور آپ کی ضروریات پوری فرماتیں۔حتیٰ کے قضائے حاجت میں بھی مدد دیتیں۔آہستہ آہستہ ان کا مال ختم ہو گیا۔وہ آپ کی غذا اور دعا کا بندوبست کرنے کے لئے اجرت پر دوسروں کے کام کرنے لگیں۔

انہوں نے مال اور اولاد سے محرومی پر بھی صبر کیا اور خاوند پر آنے والی مصیبت کو بڑے صبر سے برداشت کیا۔کبھی وہ طرح طرح کی نعمتیوں سے مال مال تھیں اور ان کا بے حد احترام کیا جاتا تھا۔پھر تنگدستی آئی اور انہیں لوگوں کی خدمت کرنا پڑی۔اس کے باوجود وہ ثابت قدم رہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: سب سے سخت آزمائش انبیائے کرام علیہ السلام پر آتی ہے۔پھر زیادہ نیک لوگوں پر، پھر جو ان سے کم درجے کے ہوں۔ مزید ارشاد نبوی ہے: انسان پر اس کے دین کے مطابق آزمائش آتی ہے۔اگر وہ دین میں مضبوط ہو تو، اس کی آزمائش میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اپنے رب سے صحت کی دعا

حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش جس قدر شدید ہوتی گئی، آپ کے صبر شکر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور استقامت میں اس قدر اضافہ ہوتا گیا حتیٰ کے آپ کا صبر بھی ضرب المثل بن گیا اور آپ کے مصائب بھی۔

بائبل میں حضرت ایوب علیہ السلام کے مال و اولاد ختم ہو جانے اور جسمانی بیماری میں مبتلا ہونے کا واقعہ بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس میں کس قدر باتیں درست ہیں۔

حضرت مجاہدؒ کا قول ہے کہ سب سے پہلے ایوب علیہ السلام چیچک کے مرض میں مبتلا ہوئے تھے آپ کی آزمائش کتنا عرصہ جاری رہی۔ اس کے بارے میں علماء سے مختلف اقوال مروی ہیں۔

☆...... حضرت وہبؒ نے فرمایا آپ پورے تین سال اس کیفیت میں رہے نہ کم نہ زیادہ

☆...... حسن اور قتادہؒ فرماتے ہیں آپ کی آزمائش کی مدت سات سال چند ماہ تھی۔

☆...... حضرت حمیدؒ فرماتے ہیں آپ اٹھارہ سال بیمار رہے۔

☆...... سدیؒ کہتے ہیں آپ کے جسم سے گوشت جھڑ گیا تھا صرف ہڈیاں اور پٹھے باقی رہ گئے تھے۔

آپ کی زوجہ محترمہ راکھ لا کر آپ کے نیچے ڈالتی تھیں۔ جب ایک طویل عرصہ اس حالت میں گزر گیا، تو انہوں نے عرض کیا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی مصیبت دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: میں نے ستر سال صحت کی حالت میں گزارے ہیں، تو کیا مجھے اللہ کے لئے ستر سال صبر نہیں کرنا چاہیے؟ زوجہ محترمہ یہ جواب سن کر بہت پریشان ہوئیں، کیونکہ وہ لوگوں کی خدمت کر کے اس کی اجرت سے ایوب علیہ السلام کے کھانے کا بندوبست کرتی تھیں

بہر حال اس طرح دن گزرتے رہے۔ ان کی خدمت گزار اور وفا شعار بیوی کے لئے بھی حالات کٹھن سے کٹھن تر ہوتے جا رہے تھے اور خود حضرت ایوب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

علیہ السلام اپنے خویش واقارب بھی ان کی سخت آزمائش اور بیماری وغیرہ کو دیکھ کر ان سے سخت بیگانگی برتنے لگے۔ جو حضرت ایوبؑ پر بڑی شاق گزرنے لگی۔

بالآخر وہ بارگاہ الٰہی میں خوب گڑگڑائے اور صحت وشفا کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور اس چشمہ صافی سے غسل کرنے کا حکم دیا جو ان کی ایڑی مارنے سے جاری ہوا۔

شفایابی پر انعامات ربانی کی بارش

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو جنت کا لباس پہنا دیا۔ آپ (صحت مند ہو کر جنتی لباس پہن کر) ایک طرف بیٹھ گئے۔ آپ کی زوجہ محترمہ آئیں، تو پہچان نہ سکیں۔ بولیں اللہ کے بندے یہاں جو بیمار تھا وہ کہاں گیا؟ کہیں اسے بھیڑیے تو اٹھا کر نہیں لے گئے؟ انہوں نے اسی طرح کی کئی باتیں کیں۔

آپ نے فرمایا تیرا بھلا ہو، میں ہی ایوب ہوں۔ انہوں نے کہا مجھ سے کیوں ٹھٹھا کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو، میں ہی ایوب ہوں۔ اللہ نے مجھے میرا صحیح جسم دوبارہ دے دیا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہی مال اور وہی بچے دوبارہ دے دیے جو لے لئے گئے تھے اور اسی قدر مزید بھی عنایت فرمائے۔

وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی نازل فرمائی میں نے تجھے، تیرے اہل و مال دوبارہ دے دیے ہیں اور ساتھ اتنے ہی اور دے دیے ہیں۔ اب اس پانی سے غسل کر لے تجھے شفا ہو جائے گی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے قربانی پیش کر اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کر۔ کیونکہ انہوں نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیرے معاملے میں میری نافرمانی کی ہے۔لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں اور اہل وعیال عطا کیے اور اس سے ایک گناہ زیادہ بھی دیے۔جس طرح مجاہدؒ سے منقول ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ: اپنا پاؤں مارو کا مطلب ہے، کہ زمین پر اپنا پاؤں مارو۔ ایوب علیہ السلام نے حکم کی تعمیل کی۔اللہ تعالیٰ نے وہاں سے ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری فرمادیا اور حکم دیا کہ اس کا پانی پیئں اور اسی پانی سے غسل کریں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکلیف دور اور جسم کی تمام ظاہری اور باطنی بیماریاں دور فرمادیں۔اور ظاہری و باطنی تندرستی کے ساتھ ساتھ کامل جمال اور بہت سے مال سے بھی نوازا حتیٰ کے سونے کی ٹڈیوں کی بارش ہوئی اور دولت اس طرح نازل ہوئی جیسے مینا برستا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل و عیال بھی عطا فرمائے جیسے ارشاد ہے:۔

﴿وَاٰ تَینٰهُ اَهلَه' وَمِثلَهُم مَعَهُم﴾

''اور اس کو اہل وعیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی''

بعض علماء نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ وہی فوت شدہ افراد زندہ ہو گئے اور بعض نے کہا ہے، اللہ تعالیٰ نے فوت شدہ افراد کی جگہ اور اولاد دے دی اور قیامت میں پہلی اور پچھلی سب اولاد جمع ہو کر آپ کو مل جائے گی۔

رَحمَتهً مِن عِندِنَا...... اپنی خاص مہربانی سے۔

یعنی ہم نے آپ کی مصیبت دور کردی اور آپ کی تکلیف ختم کردی۔یہ ہماری خاص مہربانی اور احسان تھا۔

ذِکرٰی لِلعٰبِدِینَ......تاکہ سچے بندوں کے لئے سبب نصیحت ہو

یعنی جس شخص کو جسم میں یا مال میں یا اولاد میں ابتلا و مصائب پیش آئیں وہ اللہ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نبی حضرت ایوبؑ کی پیروی کرے۔جنہیں اللہ نے اس سے بڑی آزمائش سے دو چار کیا تھا۔لیکن انہوں نے صبر کیا اور اللہ سے اجر وثواب کی امید رکھی۔حتیٰ کے اللہ تعالیٰ نے مصائب دور فرما دیے۔

اس کے بعد ایوب علیہ السلام روم کے علاقے میں ستر سال زندہ رہے اور دین ابراہیمی پر قائم رہے۔آپ کی وفات کے بعد لوگوں نے دین میں تبدیلیاں کر لیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِّعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ''

''اور اپنے ہاتھ میں تنکوں کو ایک مٹھا لے کر مار دے اور قسم کے خلاف نہ کر سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا وہ بڑا نیک بندہ تھا اور اللہ کی طرف بہت رجوع کرنے والا تھا۔''

مطلب یہ ہے کہ حضرت ایوبؑ نے کسی بات سے ناراض ہو کر یہ قسم کھائی تھی کہ جب وہ صحیح ہوئے تو اپنی بیوی کو سو کوڑے ماریں گے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ اپنی قسم اس طرح پوری کرو کہ ایک سو شاخوں والی ٹہنی لے کر مارو۔آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔

یہ ایک اور خصوصی رعایت تھی اس بندے کے لئے جو تقویٰ اور اطاعت الٰہی پر پختہ رہا اور اس خاتون کے لئے بھی، جو اللہ کی رضا کے لئے نیکی کی راہ پر صبر و استقامت سے قائم رہ کر تمام دکھ جھیلتی رہیں۔اللہ ان سے راضی ہو۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رخصت کے بیان کے بعد اس کی وجہ ان الفاظ میں ارشاد فرمائی:-

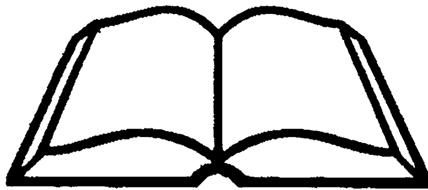
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

﴿ اِنَا وَجَد نہُ صَابِرًا نِعمَ العَبدُ ط اِنَہ' اَوَب" ﴾

"سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا وہ بڑا نیک بندہ تھا اور اللہ کی طرف بڑی ہی رغبت کرنے والا تھا۔"

امام ابن جریرؒ اور دوسرے مورخین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر ترانوے سال ہوئی۔ بعض حضرات نے آپ کی عمر اس سے زیادہ کی ہے۔

امام لیثؒ نے حضرت مجاہدؒ سے ان کا قول روایت کیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دولت مندوں پر حضرت سلیمانؑ کے ذریعے سے، غلاموں پر حضرت یوسفؑ کے ذریعے سے، اور مصیبت زدوں پر حضرت ایوبؒ کے ذریعے سے اتمام حجت فرمائے گا۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت ایوب علیہ السلام کا غسل کرنا اور سونے کی ٹڈیوں کا ان پر اترنا

۳۷...... عَن اَبیِ ھُرَیرَۃَ عَنُ النَبِیَّ صلی اللہ عَلَیہِ وَسلَ، قَالَ بَینَا اَیُوبُ یَغتَسِلُ عُریَا نًا فَخَرَ عَلَیہِ جَرَاد مِن ذَھَبِ فَجَعَلَ اَیُوبُ یَحتَثِی فِی ثَوبِہِ فَنَادَاہُ رَبُّہُ یَا اَیُوبُ اَلَم اَکُن اَغنَیتُکَ عَمَا تَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَتِکَ وَلٰکِن لَل غِنَی بِی عَن بَرَکَتِکَ .

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دوران ایوب علیہ السلام کپڑے اتار کر غسل کر رہے تھے۔ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ ایوب علیہ السلام اپنے کپڑے میں چلو بھر کر ڈالنے لگے۔

پروردگار نے آواز دی: کیا ہم نے تجھے ان چیزوں سے غنی نہیں کر دیا جو آپ دیکھ رہے ہیں؟ کہا کیوں نہیں؟ تیری عزت کی قسم! لیکن تیری برکت سے میں مستغنی نہیں ہوسکتا (یعنی تیرے فضل اور برکت کا آدمی ہر وقت محتاج ہے)

فوائد: اس حدیث میں ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے مال کو برکت کہا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کسی اچھے ذریعہ سے حاصل ہونے والا مال باعث برکت ہے۔ حضرت ایوبؑ کے متعلق قرآن میں مختصر بیان موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

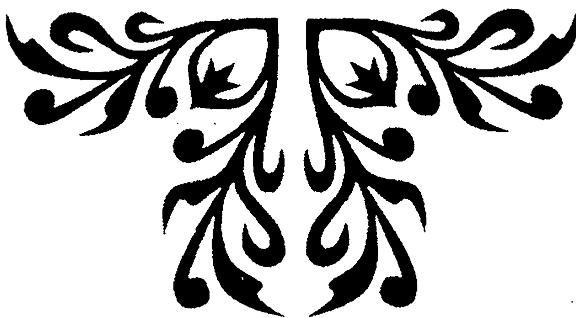
ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو، جب اس نے اپنے پروردگار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔تو ہم نے اس کی سب سن لی، اور جو دکھ انہیں تھا۔ اسے دور کر دیا اور اسے اہل و عیال عطا فرمائے۔ بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور، اپنی خاص مہربانی سے تاکہ سچے بندوں کے لئے نصیحت کا سبب ہو۔

جن بیماریوں اور آزمائشوں میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مبتلا کر رکھا تھا، اس کی تفصیل تو کسی مستند ذریعے سے نہیں ملتی، البتہ اتنا ضرور ہے کہ قرآن کے ظاہری سیاق سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مال و دولت، اولاد اور صحت و تندرستی سے نوازا ہوا تھا۔لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے سب کچھ چھین لیا۔

پھر ایک مدت (بعض کے بقول تیرا سال اور بعض کے بقول اٹھارہ سال) کے بعد ان سے آزمائشوں کو دور کیا اور انہیں اس صبر کے نتیجے میں جو انہوں نے اس عرصے کے دوران کیا اور صرف اللہ کو ہی کو مدد کے لئے پکارا، اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ تمام نعمتیں دوبارہ عطا فرمادیں جو پہلے عطا کی ہوئی تھیں۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قصہ یعقوب علیہ السلام

۳۸...... کَانَ لِیَعقُوبَ عَلَیهِ السَّلَامُ اَخٌ مُوَاخٍ فِي اللهِ فَقَالَ :
ذَاتَ یَومٍ یَایَعقُوبُ مَاالَّذِی اَذھَبَ بَصَرَکَ ؟ وَمَاالَّذِی قَوَّسَ
ظَھرَکَ؟ فَقَالَ :اَمَا الَّذِی اَذھَبَ بَصَرِی فَالبُکَاءُ عَلٰی یُوسفَ
وَاَمَاالَّذِی قَوَّسَ ظَھرِی فَالحُوفُ عَلٰی اِبنِی بِنیَامِین

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک دینی بھائی تھے۔انہوں نے ایک دن یعقوب علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے یعقوب علیہ السلام ! تمھاری آنکھیں کیوں جاتی رہیں؟ اور تمھاری کمر کیوں جھک گئی؟ تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب میں کہا:۔

''آنکھیں تو حضرت یوسف علیہ السلام کے غم میں رونے کے باعث جاتی رہی اور کمر بن یامین کی وجہ سے دھری ہوگئی۔''

فَاَتَاہُ جِبرَائِیلُ :فَقَالَ :یَایَعقُوبُ اِنَ اللهَ تَعَالیٰ یُقرِئُکَ السَّلَام :

اس گفتگو کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتے ہیں۔

وَیَقُولُ اَمَاتَستَحیِي تَشکُونِي اِلٰی غَیرِی؟

تم کو میری شکایت میرے غیروں سے کرتے ہوئے شرم نہیں آتی؟

فَقَالَ :اِنَّمَااَشکُو بَثِي وَحُزنِی اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ: جَبرَائِیلُ
اَعلَمُ مَا تَشکُویَایَعقُوبُ ثُم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا:۔

میں تو اپنے احوال اور اپنے غم کا شکوہ اللہ تعالیٰ ہی سے کرتا ہوں
پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اے یعقوب علیہ السلام تم
جو کچھ شکویٰ کرتے ہو اسے وہ جانتے ہیں۔

قَالَ یَعقُوبُ اَی رَبِ اَمَا تَرحَم الشَیخَ الکَبِیرَ اَذھَبتَ بَصَرِی
وَتَوَستَ ظَھرِی فَاردُد عَلَیَ رِیحَانِی اَشِمُہُ شِمًا قَبلَ المَوتِ
ثُمَ اِصنَع بِی مَااَرَدتَ

حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب مجھ پر رحم فرما، میری بنائی جاتی رہی، میری کمر جھک گئی۔ میرے پھول میرے مرنے سے پہلے لوٹا، تا کہ میں ان کو سونگھ سکوں۔ پھر میرے ساتھ جو تیرا ارادہ ہو پورا کر۔

فَاَتَاہُ جَبرَائِیلُ :فَقَالَ اِنَاللّٰہَ یُقرِئُکَ السَلَامَ وَیَقُولُ لَکَ
البشر وَلیَفرَح قَلبُکَ فَوَ عِزَتِي وَجَلَالِي لَو کَانَا مَیتَینِ لَنَشر
تُھُمَا فَاصنَع طَعَامًا لِلمَسَاکِین فَاِ نَ اَحَبَ عِبَادِی اِلَیَ الاَنبِیَاءُ
وَالمَسَاکِین وَتَدرِی لِمَ اَذھَبتُ بَصَرکَ وَقَوستُ ظَھرَکَ
وَصَنَعَ اِخوَۃُ یُوسُفَ بِہٖ مَاصَنَعُوا:

حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تم کو سلام کے بعد کہتا ہے:۔

تم کو بشارت ہو اور تمھارے دل کو فرحت ہو...... مجھے اپنی عزت
اور جلال کی قسم! اگر وہ دونوں مر چکے ہونگے ......تو میں ان کو
زندہ کر دونگا...... لہٰذا تم مساکین کو کھانا کھلایا کرو...... تمام
بندوں میں سب سے مجھ کو سب سے زیادہ انبیاء علیہم السلام اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مساکین پسند ہیں۔

تم جانتے ہو کہ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اور تمھاری آنکھیں کیوں گئیں؟ تمھاری کمر کیوں دوھری ہوگئی؟ اور یوسفؑ کے بھائیوں نے یہ حرکات کیوں کئے ہیں؟

اِنکُم ذَبحتُم شَاۃً فَاَتَاکُم مسکین یتیمٌ وھو صائم فلم تطعموہُ منہ شیئًا فکان یعقوب بعد اذ اراد الغداء امر منایا منادی الامن اراد الغداء من المساکین فلیفطر مع یعقوب

(اخرجہ ابن وھو بدہ فی تفیسرہ والحاکم والبھیقی فی شعب الایمان عن انس)

بے شک تم نے ایک دفعہ ایک بکری ذبح کی تھی۔ پھر تمھارے پاس ایک مسکین یتیم جو روزے دار تھا، وہ آیا اور تم نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس کے بعد طریقہ اختیار کیا کہ جب کھانا کھانے کا ارادہ کرتے، تو ان کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا، کہ مساکین میں سے جو کوئی کھانے کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ حضرت یعقوب کے ساتھ کھانا کھائے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شیطان کو دنیا میں بھیجنے کی کہانی

۳۹...... اِنَّ اِبْلِیْسَ لَمَّا اُنْزِلَ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ یَارَبِّ اَنْزَلْتَنِیْ اِلَی الْاَرْضِ وَجَعَلْتَنِیْ رَجِیْمًا فَاجْعَلْ لِّیْ بَیْتًا قَالَ الْحَمَّامُ قَالَ فَاجْعَلْ لِّیْ مَجْلِسًا قَالَ الْاَسْوَاقُ وَمَجَامِعُ الطُّرُقِ : قَالَ فَاجْعَلْ لِیْ طَعَامًا قَلَ مَالَا یُذْ کَرُاسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ قَالَ اجْعَلْ لِیْ شَرَابًا قَالَ: کُلُّ مُسْکِرٍ قَالَ: اجعل لی موذنا قَالَ: الْمَزَامِیْر. قَالَ اِجْعَلْ لِیْ قُرْآنًا قَالَ : اَلشِّعْرُ قَالَ اِجْعَلْ لِیْ کِتَابًا قَالَ اَلْوَشْمُ قَالَ: اِجْعَلْ لِیْ حَدِیْثًا قَالَ الْکِذْبُ قَالَ : اِجْعَلْ لِیْ رَسُوْلاً قَالَ اَلْکَهْنَةُ قَالَ: اِجْعَلْ لِیْ مَصَایِدَ قَالَ :اَلنِّسَاءُ .

(اخرجه ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان و ابن جریر و الطبرانی و ابن مردویه عن ابی امامة)

بے شک ابلیس ملعون کو جب زمین پر اتارا گیا تو عرض کیا کہ اے پروردگار! تو نے مجھے زمین پر اتارا اور مجھے رجیم بنادیا،

لہٰذا میرے لئے کوئی گھر تو بنادے۔ میرا گھر کیا ہوگا؟

ارشاد ہوا : کہ تیرا گھر حمام وغسل خانہ ہوگا۔

عرض کیا : پھر میری مجلس بھی کوئی بنادے۔ میری مجلس کیا ہوگی؟

ارشاد فرمایا : بازاریں اور راستوں کے جمگھٹے اور مجمعے ہوں گے۔

عرض کیا : میرے لئے کھانا بھی بنادے۔ میرا کھانا کیا ہوگا؟

ارشاد ہوا : وہ کھانا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔

عرض کیا : میرے لئے پینے کی چیز بھی بنادے۔ میرا پینا کیا ہوگا؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ارشاد ہوا	:	ہر نشے والی چیز ہوگی۔
عرض کیا	:	میرے لئے مؤذن بھی بنادے دے۔ میرا مؤذن کون ہوگا؟
ارشاد ہوا	:	گانے بجانے کے باجے اور بانسریاں۔
عرض کیا	:	میرے لئے قرآن بھی بنادے میرا قرآن کیا ہوگا؟
فرمایا	:	شعرو اشعار:
عرض کیا	:	میرے لئے کوئی کتاب بھی بنادے۔ میری کتاب کیا ہوگی؟
ارشاد ہوا	:	وشم یعنی نقش کھودنا۔
عرض کیا	:	میرے لئے کوئی رسول بھی بنادے۔ میرا رسول کون ہوگا؟
ارشاد ہوا	:	کاھن۔
عرض کیا	:	میرے لئے کوئی جال بھی بنادے میرا جال کیا ہوگا؟
ارشاد ہوا	:	عورتیں۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ظالم بادشاہ کے شہر میں

۴۰......وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرٰهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُمَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذَا اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَارْسَلَ اِلَيْهِ فَسَأَلَهٗ عَنْهَا مِنْ هٰذِهٖ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے تین مواقع کے سوا کبھی جھوٹ نہیں کہا۔ ان میں سے دو اللہ کے لئے تھے (جن سے اللہ کے دین یعنی توحید کی حقانیت ثابت کرنا مقصود تھا) ایک آپ کا یہ فرمانا:

اِنِّي سَقِيْم" ......"میں بیمار ہوں"۔

(الصافات: ۸۹)

اور یہ فرمانا:-

بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا ......(الانبیاء:۶۳)

"یہ کام ان کے اس بڑے (سردار بت) نے کیا ہے۔"

تیسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک دن ابراہیم علیہ السلام اور سارہ علیہا السلام سفر میں تھے کہ ایک ظالم بادشاہ کے شہر (مصر) سے گزر ہوا۔ اسے بتایا گیا، یہاں ایک مرد آیا ہے، جس کے ساتھ ایک حسین ترین خاتون ہے۔ اس نے آپ کو بلا بھیجا اور پوچھا: یہ عورت کون ہے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قَالَ اُخْتِیْ فَاَتٰی سَارَۃَ فَقَالَ لَھَا اِنَّ ھٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ یَعْلَمْ اَنَّکِ امْرَاَتِیْ یَغْلِبْنِیْ عَلَیْکِ فَاِنْ سَاَلَکِ فَاَخْبِرِیْهِ اَنَّکِ اُخْتِیْ فَاِنَّکِ اُخْتِیْ فِی الْاِسْلَامِ لَیْسَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُکِ

آپ نے فرمایا:- ''میری بہن ہے''۔

پھر آپ نے سارہ علیہا السلام کے پاس جا کر فرمایا:-

''اے سارہ! روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا، کوئی مومن موجود نہیں ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا تھا، تو میں نے اسے بتایا ہے کہ تو میری بہن ہے۔ اب میری بات جھٹلا نہ دینا۔''

فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا فَاُتِیَ بِھَا قَامَ اِبْرَاھِیْمُ یُصَلِّیْ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْهِ ذَھَبَ یَتَنَاوَلُھَا بِیَدِهٖ فَاُخِذَ وَیُرْوٰی فَغُطَّ حَتّٰی رَکَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُدْعِی اللّٰهَ لِیْ وَلَا اُضُرُّکِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ

بادشاہ نے سارہ علیہا السلام کو طلب کر لیا۔ جب آپ اس کے سامنے پیش ہوئیں، تو اس نے ہاتھ بڑھا کر آپ کو چھونا چاہا، تو اسے پکڑ لیا گیا، (یعنی حرکت نہ کر سکا) اس نے کہا:-

میرے لئے اللہ سے دعا کر، میں تجھے تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔

انہوں نے دعا کی، تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

ثُمَّ تَنَاوَلَھَا الثَّانِیَةَ فَاُخِذَ مِثْلَھَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ اُدْعِی اللّٰهَ لِیْ وَلَا اُضُرُّکِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّکَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَیْتَنِیْ بِشَیْطَانٍ فَاَخْدَمَھَا ھَاجَرَ

اس نے پھر آپ کو چھونا چاہا تو پہلے سے زیادہ سخت گرفت میں آ گیا۔ تب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے اپنے ایک دربان کو بلا کر کہا:-

تم میرے پاس کوئی انسان نہیں لائے، تم تو کوئی جن پکڑ لائے ہو۔

پھر اس (بادشاہ) نے ان کی خدمت کے لئے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو پیش کیا۔

فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ مُهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ

جب سیدہ سارہ علیہا السلام واپس آئیں، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے اشارے سے پوچھا: کیا ہوا؟ حضرت سارہ علیہا السلام نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے کافر کی سازش کو ناکام کر دیا اور خدمت کے لئے حضرت ہاجرہ علیہا السلام دے دی۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَابَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ (متفق علیه)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا:-

اے آسمان کے پانی (جیسی پاک باز ماؤں اور باپوں) کی اولاد (اہل عرب!) یہ (عظیم ہستی) تمھاری والدہ محترمہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'-

'ابراہیم علیہ السلام نے تین مواقع کے سوا کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

ایک جب انہیں بتوں کی طرف بلایا گیا تو انہوں نے فرمایا:-

...... اِنِّيْ سَقِيْمٌ...... ''میں بیمار ہوں''

یہ فرمانا:-

بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا......

''یہ کام ان کے اس بڑے (سردار بت) نے کیا ہے''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور سارہ علیہا السلام کے بارے میں فرمانا...... ''یہ میری بہن ہے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک شہر (مصر) میں داخل ہوئے، جہاں ایک ظالم بادشاہ حکمران تھا۔ اسے بتایا کہ آج رات ابراہیم علیہ السلام ایک عورت کے ساتھ آئے ہیں، جو حسین ترین افراد میں سے ہے۔

بادشاہ نے بلا بھیجا اور کہا: تمھارے ساتھ یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: میری بہن ہے۔ اس نے کہا: اسے (میرے پاس) بھیج دو۔ آپ نے انہیں بھیج دیا اور فرمایا: میری بات کی تکذیب نہ کرنا۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ زمین پر ہم دونوں کے سوا کوئی مومن موجود نہیں۔

جب سارہ علیہا السلام بادشاہ کے پاس پہنچیں تو وہ آپ کی طرف بڑھا۔ آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور (دعا کرتے ہوئے) کہا:

یا اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں تجھ پر ایمان لائی ہوں اور اپنے جسم کو اپنے خاوند کے سوا ہر ایک سے محفوظ رکھا ہے اب اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ فرمانا بادشاہ کی سانس بند ہوگئی حتی کہ وہ پاؤں مارنے لگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: حضرت سارہ علیہا السلام نے فرمایا:۔

یا اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے اس نے اسے قتل کر دیا ہے ۔تب وہ (اس عذاب سے) چھوٹ گیا۔

اس کے بعد وہ دوبارہ آپ کی طرف بڑھا۔ آپ نے پھر وضو کر کے نماز پڑھی اور کہا: یا اللہ تجھے معلوم ہے کہ میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنے جسم کو اپنے خاوند کے سوا ہر ایک سے محفوظ رکھا ہے۔ اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ فرمانا۔ بادشاہ کی سانس بند ہوگئی حتی کہ وہ ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ سارہ علیہا السلام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے فرمایا ''یا اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اس نے اسے قتل کر دیا ہے، تب وہ چھوٹ گیا۔

تیسری یا چوتھی بار اس بادشاہ نے دربان سے کہا تم نے میرے پاس کوئی شیطان (جن) بھیج دیا ہے۔ اسے واپس ابراہیم کے پاس پہنچا دو اور اسے ہاجرہؑ دے دو!

سارہ علیہا السلام واپس آ گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا ''اللہ نے کافروں کی تدبیر کونا کام کر دیا اور خدمت کے لئے ایک لڑکی دے دی۔

حدیث میں جو فرمایا گیا ہے۔ وہ میری بہن ہے، اس سے مراد دین کے لحاظ سے بہن ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:۔

روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن موجود نہیں، اس کا مطلب ہے کہ کوئی مومن میاں بیوی موجود نہیں۔

اس عبارت کا یہی مطلب لینا ضروری ہے کیونکہ لوط علیہ السلام بھی ان کے ساتھ تھے اور وہ نبی تھے۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ جب وہ واپس آئے تو ابراہیمؑ نے فرمایا: ﴿مَھیَم﴾ یعنی کیا بنا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ نے کافروں کی تدبیر کونا کام بنا دیا ہے اور خدمت کے لئے باندی دی ہے۔ ایک روایت میں ہے بدکار کی تدبیر کونا کام بنا دیا۔ اس سے مراد بادشاہ ہے۔

جب سارہ علیہا السلام کو بادشاہ کے پاس لے جایا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی وقت اٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور اللہ سے دعائیں کرنے لگے کہ وہ آپ کی اہلیہ کو محفوظ رکھے اور جس شخص نے آپ کی اہلیہ کے بارے میں بری نیت کی ہے اس کے شر سے بچا لے۔ یہی کام حضرت سارہؑ نے کیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جب اللہ کے دشمن نے ان کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا اور انہوں نے فوراً اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھ کر مذکورہ بالا دعا مانگی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّلٰوةِ﴾ (البقرۃ:۲/۴۵)

''صبر اور نماز کے ذریعے سے اللہ کی مدد حاصل کرو''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہ علیہا السلام کے شرف کو بھی محفوظ رکھا اور اپنے بندے، اپنے رسول، اپنے پیارے اور اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے شرف کی بھی حفاظت فرمائی۔

عرض مقدس کی طرف واپسی

اس کے بعد حضرت خلیل علیہ السلام مصر سے دوبارہ پھر برکت والی سر زمین یعنی عرض مقدس کی طرف لوٹ آئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ مویشی، غلام اور بہت سا مال تھا اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام قِبطِیَہ مصریہ آپ کے ہمراہ تھیں۔

(مسند احمد:۲/۴۰۴)

پھر حضرت لوط علیہ السلام اپنے کثیر اموال سمیت ''غور'' کے علاقے کی طرف ہجرت کر گئے۔ کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کا انہیں یہی حکم تھا۔ وہاں آپ سدوم کے شہر میں اقامت پزیر ہو گئے جو اس دور میں اس علاقے کا مرکزی شہر تھا۔ یہاں کے باشندے کافر بدکار اور شریر تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی تو آپ نے اللہ کے حکم سے نظر اٹھا کر شمال جنوب، مشرق اور مغرب کی طرف دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:-

میں یہ سرزمین تجھے اور تیری اولاد کو قیامت تک کے لئے دوں گا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور تیری اولاد کو بڑھاؤں گا، حتی کہ وہ ریت کے ذروں کے برابر ہو جائے گی۔

حضرت ابراہیمؑ کو دی ہوئی اس بشارت میں امت محمدیہ (ﷺ) بھی شامل ہے۔ بلکہ اسی امت میں پیشین گوئی کامل ترین اور عظیم ترین انداز سے پوری ہوئی ہے۔اس کی تائید رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے:-

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے مشرقی اور مغربی حصے دیکھ لیے۔ میری امت کی سلطنت وہاں وہاں پہنچے گی، جو جو حصہ سمیٹ کر مجھے دکھایا گیا۔

علمائے کرام بیان فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کچھ بدمعاشوں نے حضرت لوط علیہ السلام پر قابو پا کر انہیں قید کر لیا ان کا مال چھین لیا اور مویشیوں کو ہانک کر لے گئے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خبر ملی تو آپ تین سو اٹھارہ افراد لے کر روانہ ہوئے۔آپ نے لوط علیہ السلام کو بھی چھڑا لیا، ان کا مال و متاع بھی واپس لے لیا اور اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کی بہت سی تعداد کو تہ تیغ کر دیا۔انہیں شکست دی اور ان کا تعاقب کیا۔حتیٰ کے دمشق کے شمال تک پہنچ گئے۔وہاں ''برزہ'' کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔میرے خیال سے اس جگہ کو مقام ابراہیم اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہاں ابراہیم علیہ السلام کے لشکر نے پڑاؤ ڈالا تھا۔

پھر آپ فاتحانہ طور پر اپنے علاقے میں واپس تشریف لائے۔ بیت المقدس کے بادشاہوں نے بڑے احترام کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اور آپ کی اطاعت قبول کی اور آپ اپنے وطن میں اقامت پزیر ہو گئے۔آپ پر اللہ کی طرف سے درود و سلام ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معصوم بچے کے لئے غیب سے پانی کا تحفہ

۴۱...... امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:-

ثُمَّ جَاءَ بِهَا(أُمّ إِسْمَاعِيل) إِبْرَاهِيمُ، وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُنْطَلِقًا حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اِسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ......

(سورة ابراهيم: ۳۷، صحيح بخاری كتاب الانبياء باب يزفون النسلان فی المشی، جزء من رقم الرواية: ۳۳۶۴ باختصار، ۲/۲۹۶)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں:-

"سب سے پہلے جس خاتون نے کمر بند استعمال کیا وہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ تھیں۔ انہوں نے کمر بند استعمال کیا تا کہ ان کے نشان قدم سارہ علیہا السلام سے پوشیدہ رہیں۔

بعد میں حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں اور ان کے شیر خوار بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو لے گئے اور انہیں بیت اللہ کے پاس زمزم سے اوپر کی طرف (موجودہ) مسجد کے بالائی حصے میں ایک بڑے درخت کے پاس ٹھہرا دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس وقت مکہ میں کوئی انسان نہیں رہتا تھا اور وہاں پانی بھی نہیں تھا۔ آپ نے انہیں وہاں اتارا اور ان کے پاس کھجور کا ایک تھیلا اور پانی کا ایک مشکیزہ رکھ دیا پھر ابراہیمؑ علیہ السلام واپس چل پڑے۔ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ بھی ان کے پیچھے چلیں اور کہا:

"ابراہیم! (علیہ السلام) آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہا جا رہے ہیں؟ یہاں نہ کوئی ساتھی یا ہمسایہ ہے نہ ضرورت کی کوئی چیز؟"

انہوں نے کئی بار یہ بات کہی، لیکن آپ ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ آخرانہوں نے کہا: کیا آپ کو اللہ نے یہ حکم دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! وہ بولیں: تب وہ ہمیں ضایع ہونے نہیں دے گا اور پلٹ گئیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام چلتے چلتے جب ثنیہ (گھاٹی) پر پہنچے جہاں سے وہ لوگ نظر نہیں آ رہے تھے تو انہوں نے کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے ہاتھ اٹھا دیے اور یہ دعا مانگی۔

رَبَّنَا اِنِّي اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ

اے پروردگار! میں نے اپنی اولاد میدان مکہ میں جہاں کھیتی نہیں، تیرے عزت و ادب والے گھر کے پاس لا بسائی ہے۔ اے پروردگار! تاکہ یہ نماز پڑھیں۔ سو تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو پھلوں سے رزق دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔ (ابراھیم: ۱۴/۳۷)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کو دودھ پلاتی تھیں اور خود اس پانی میں سے پی لیتی تھیں۔حتیٰ کہ جب مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا تو انہیں پیاس لگی اور ان کے بیٹے کو بھی پیاس لگ گئی۔وہ دیکھ رہی تھیں کہ بچہ (پیاس کی وجہ سے) بے چین ہے۔وہ اسے تڑپتا نہ دیکھ سکیں اٹھ کر چل دیں۔انہیں اپنی قریب کی زمین میں سے صفا پہاڑ سب سے قریب معلوم ہوا۔

وہ اس پر چڑھ گئیں۔پھر وادی کی طرف منہ کر کے دیکھا کہ کیا کوئی انسان نظر آتا ہے کوئی نظر نہ آیا،وہ صفا سے اتریں۔جب وادی کے نشیب میں پہنچیں تو قمیض کا دامن جو زمین تک پہنچتا تھا،اٹھا کر اس طرح بھاگیں،جس طرح کوئی پریشان اور مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے۔حتیٰ کہ وادی کو پار کرلیا۔

پھر وہ مروہ تک پہنچیں تو اس پر چڑھ گئیں اور دیکھا کہ کیا کوئی نظر آتا ہے؟ کوئی نظر نہ آیا۔انہوں نے سات بار اسی طرح کیا (ایک پہاڑی سے دوسری تک دوڑتی رہیں) حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:-

لوگ اسی وجہ سے ان دونوں پہاڑیوں (صفا اور مروہ) کے درمیان دوڑتے ہیں۔

جب وہ آخری چکر میں ''مروہ'' پر پہنچیں تو انہیں کوئی آواز محسوس ہوئی۔ انہوں نے اپنے آپ سے کہا: ''چپ'' پھر غور سے سنا تو دوبارہ آواز سنائی دی۔ انہوں نے کہا:

تو نے آواز سنا دی ہے اگر تو مدد کر سکتا ہے تو ہماری مدد کر۔

اچانک انہوں نے دیکھا کہ زمزم کے مقام پر ایک فرشتہ کھڑا ہے۔اس فرشتے نے اپنی ایڑی سے یا اپنے پر سے زمین کھودی تو پانی نکل آیا۔آپ اسے حوض کی صورت دینے لگیں اور اپنے ہاتھ سے اسی طرح (رکاوٹ) بنانے لگیں اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلو بھر بھر کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی پھر نکل آتا۔
حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحمت نازل فرمائے! اگر وہ زمزم کو بہنے دیتیں یا فرمایا اگر وہ پانی سے چلو نہ بھرتیں تو وہ ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر لیتا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ہاجرہ نے پانی پیا اور بچے کو دودھ پلایا۔
فرشتے نے ان سے کہا:۔

آپ ہلاکت کا اندیشہ نہ کریں یہاں اللہ کا گھر ہے، جس کی تعمیر یہ بچہ اور اس کا والد دونوں مل کر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لوگوں کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔

اس وقت بیت اللہ کی زمین ایک بلند ٹیلے کی صورت میں تھی۔ سیلاب کا پانی آتا تو دائیں بائیں سے گزر جاتا۔اسی طرح وقت گزرتا رہا۔حتیٰ کہ وہاں سے بنو جرہم کا ایک قافلہ یا ایک خاندان گزرا۔وہ کداء کی طرف سے آئے اور مکہ کے نشیبی حصے میں ٹھہرے۔انہیں ایک پرندہ منڈلاتا ہوا نظر آیا، تو بولے یہ پرندہ تو پانی پر منڈلایا کرتا ہے۔ہم تو جب اس وادی سے گزرتے ہیں، تو یہاں پانی نہیں ہوتا۔

انہوں نے دو آدمی (حقیقت حال معلول کرنے کے لئے) بھیجے تو انہیں پانی نظر آیا انہوں نے جا کر پانی کی موجودگی کی اطلاع دی۔وہ سب لوگ آ گئے۔ چشمہ زمزم کے پاس حضرت اسماعیل کی والدہ موجود تھیں۔

ان لوگوں نے کہا کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم یہاں خیمہ زن ہو جائیں؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! (اجازت ہے) لیکن اس چشمے کی ملکیت پر تمھارا کوئی حق نہ ہوگا۔انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔انہوں نے اپنے اپنے گھر والوں کو بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلا لیا۔حتی کے وہاں کئی گھر بس گئے۔

تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی ختنہ کریں۔اوران کے پاس جو غلام اور دوسرے افراد موجود ہیں،ان کی بھی ختنہ کریں۔آپ نے حکم کی تعلیم کی۔

اس وقت آپ کی عمر ننانوے سال تھی۔اس طرح اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر تیرہ سال بنتی ہے۔آپ نے اپنے اہل خانہ کے بارے میں اللہ کے حکم کی تعمیل کی۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس حکم کو واجب قرار دیا۔ اس لئے علماء کا یہ قول ہی صحیح ہے کہ مردوں پر ختنہ واجب ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ختنہ خود ایک بسولے سے کیا تھا۔ جبکہ وہ اسی (۸۰) برس کے تھے۔بعض علماء فرماتے ہیں کہ حدیث میں مذکورہ لفظ ''قدوم'' سے مراد قدوم شہر ہے نہ کہ ختنہ کرنے کا آلہ بسولا وغیرہ۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیٹے اور اس کے اہل خانہ کے رزق میں برکت کی دعا

۴۲...... سیرت ابراہیم علیہ السلام میں ہم یہ بات بھی پاتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ان کے بیٹے اور اہل خانہ کے رزق میں برکت عطا فرمائے۔

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل روایت نقل کی ہے اور اسی میں ہے:-

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کے گھر مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ تب ان کے بیٹے گھر میں موجود نہ تھے۔ انہوں نے اپنی بہو سے ان کے حالات اور گزران کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے یہ سوال بھی کیا

مَاطَعَامُکُم؟...... تمہاری خوراک کیا ہے؟

بہو نے عرض کیا : اَللَّحمُ............گوشت

انہوں نے پوچھا : فَمَا شَرَابُکُم؟...... تمہارا مشروب کیا ہے؟

بہو نے جواب دیا : اَلْمَاءُ..............پانی

انہوں نے کہا : اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْ اللَّحْمِ وَالْمَاءِ

اے اللہ ان کے لئے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔

(صحیح البخاری، کتاب النبیاء، باب یزفون: السنلان فی المشی :۳۳۶۴، ۶/۳۹۷)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا:-

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ

اے اللہ ان کے لئے ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔

انہوں نے (ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ابراہیم کی دعا کی برکت ہے۔

حافظ ابن حجر نے اس کی شرح میں تحریر کیا ہے کہ ان کی دعا کی وجہ سے اہل مکہ کے طعام وشراب میں برکت ہے۔ (فتح الباری ۶/۴۰۵)

برکت کا مفہوم

علامہ راغب اصفہانی کے بیان کے مطابق برکت سے مراد کسی چیز میں خیر الٰہی کا باقی رہنا ہے۔ (المفردات فی غریب القرآن، مادۃ برک ص۴۴)

علامہ ابن کثیر نے ...... بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ...... کی شرح میں تحریر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو شرف و بزرگی عطا فرمائی ہے اس کو دوام اور قرار عطا فرمائی۔ اور لفظ البرکۃ اضافہ اور زیادہ ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، لیکن اصل معنی پہلا ہی ہے۔

(النهاية في غريب الحديث والاثر، مادة برك ۱/۱۲۰ باختصار)

علامہ ابن منظور نے لکھا ہے کہ البرکۃ سے مراد اضافہ اور زیادہ ہونا ہے۔

(لسان العرب المحيط مادة برك، ۱/۲۰۰)

ہمارے جگر کے ٹکڑے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے دوام و بقا اور ان میں اضافہ اور زیادتی کی دعاؤں کے کس قدر شدید محتاج ہیں؟ مسلمان والدین کو چاہیے کہ اپنی اولادوں کے لئے برکت کی دعا کو حرز جان بنائیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آنحضرت ﷺ کی بچوں کے لئے دعائے برکت

۴۳...... ہمارے نبی کریم ﷺ عام مسلمانوں کے بچوں کے لئے بھی برکت کی دعا کیا کرتے تھے۔امام بخاری نے اپنی کتاب الجامع الصحیح میں ایک باب کا درج ذیل عنوان رکھا ہے۔

اَلدُّعَاءُ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُؤُوسِهِم

بچوں کے لئے برکت کی دعا کرنا اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرنا۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، ۱۱/۱۵۰)

اور اس باب میں ذکر کردہ واقعہ میں تین درج ذیل ہیں۔

۱............حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا،تو آپ نے اس کے لئے برکت کی دعا کی۔

۲............حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی خالہ انہیں آنحضرت ﷺ کے پاس لے گئیں تو آپ ﷺ نے ان کے لئے دعائے برکت کی۔

۳............حضرت ابوعقیل رضی اللہ عنہ کے لئے نبی کریم ﷺ نے دعائے برکت فرمائی۔

آنحضرت ﷺ کا نواسے کو طلب برکت کی دعا سکھلانا

علاوہ ازیں ہمارے نبی کریم ﷺ نے اپنے پیارے نواسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کی تعلیم دی کہ وہ دعائے قنوت میں اللہ تعالیٰ سے یہ سوال بھی کریں:-

اے اللہ اپنی عطا کردہ نعمتوں میں میرے لئے برکت عطا فرما۔

امام ترمذی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:-

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِی الْوِتْرِ: اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَمنھا: وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ

(جامع الترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، جزء من رقم الحدیث ۴۶۳، ۲/۴۶۰)

مجھے رسول ﷺ نے وتر میں کہنے (دعا کرنے) کے لئے الفاظ سکھلائے:۔

اے اللہ جن کو تو نے ہدایت دی ...... مجھے بھی ان میں سے (شامل کر کے) ہدایت دے۔اور اسی دعا میں ہے:۔

اور تو نے جو کچھ عطا کیا ہے اس میں میرے لئے برکت فرما۔

حکم ربانی کو بیٹے کی محبت پر ترجیح دینا

حضرت ابرہیم علیہ السلام کی سیرت طیبہ میں یہ بات نمایاں ہے کہ انہیں اپنی اولاد سے بہت پیار تھا۔لیکن اولاد سے ان کی محبت، اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہ تھی، کہ احکام الٰہیہ کی تعمیل میں رکاوٹ بن جائے۔

درج ذیل دو واقعات اس بات پر دلالت کناں ہیں۔

شیر خوار لخت جگر کو بنجر اور ویران وادی میں چھوڑ نا

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند عطاء فرمایا۔پھر انہیں حکم دیا کہ اس بچے اور اس کی والدہ کو ایسی وادی میں چھوڑ آئیں، جہاں نہ کھیتی تھی، نہ پانی اور نہ ہی کوئی انسان۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اولاد سے شدید تعلق اور پیار کے باوجود اپنے رب تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل بلا چوں و چرا کی۔

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انہوں نے کہا:-

ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ اَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَّلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا. فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ فَقَالَتْ: يَااِبْرَاهِيْمُ! اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِيَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ، اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَّجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ اِذَنْ لَّا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ

(صحيح البخارى، كتاب الانبياء باب يزفون: النسلان فى المشى جزء من رقم الرواية ۳۳۶۴، ۲/۶۹۳ باختصار)

پھر ابراہیم علیہ السلام اس (ام اسماعیل کو اور اس کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو لے آئے اور وہ (ان دنوں) انہیں دودھ پلا رہی تھیں۔ اور ان دونوں کو بیت اللہ کے پاس ایک بڑے درخت کے نیچے بٹھا دیا۔ اور وہ جگہ اب مسجد کے بالائی حصہ م زمزم کے اوپر ہے۔ اور ع تب مکہ میں کوئی نہ تھا۔ اور نہ ہی وہاں پانی تھا۔ انہوں نے ان دونوں کو اسی مقام پر چھوڑا اور خود واپسی کا رخ کیا۔

ام اسماعیل علیہما السلام ان کے پیچھے چلیں، اور کہنے لگیں اے ابراہیم! (علیہ السلام) آپ ہمیں اس وادی میں، کہ اس میں نہ تو کوئی انسان ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز، چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے یہ بات پکار پکار کر متعدد مرتبہ دہرائی لیکن ابراہیم علیہ السلام نے ان کی طرف دیکھا تک نہیں۔

آخر انہوں نے کہا : کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟

انہوں نے جواب میں فرمایا : ہاں۔

تو انہوں نے کہا : پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

پھر وہ واپس لوٹ گئیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زمین و آسمان سے قیمتی کلمہ

۴۴...... عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلً مِنْ اُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُل سِجِل مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ اتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئاً اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَارَبِّ فَيَقُولُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُولُ لَايَارَبِّ فَيَقُولُ بَلَى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّتِهِ وَالْبِطَاقَتهُ فِي كَفَّةِ فَطَاشَتُ السُجِلَّاتُ وَثَقُلَتْ الْبِطَاقَةُ فَلا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ احد.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

بے شک قیامت کے دن...... اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کے سامنے میری امت کے ایک آدمی کو نکال کر لائیں گے...... اور ننانوے رجسٹر اس کے سامنے کھول کر دیکھیں گے...... ہر رجسٹر حد نگاہ تک لمبا چوڑا ہوگا......

پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے : کیا ان میں سے کسی چیز کا تو انکار کرتا ہے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ جواب دے گا : میرے پروردگار! نہیں۔
اللہ تعالیٰ پوچھیں گے : کیا کوئی عذر معذرت کرنی ہے؟
وہ کہے گا : میرے پروردگار! نہیں۔
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : کیوں نہیں، بے شک تیری ایک نیکی ہے۔ یقیناً آج تجھ پر ظلم نہیں ہو گا۔ پس ایک پرچی نکالی جائے گی۔ جس پر لکھا ہوگا:

اشهد ان لا اله الا اللّٰه و اشهد أن محمد أعبد ه و رسوله

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : اپنے وزن پر حاضر ہو جاؤ۔
وہ کہے گا : میرے پروردگار یہ اس پرچی کا ان رجسٹروں کے بالمقابل کیا وزن ہوگا؟
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : بے شک تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔
آپ ﷺ فرماتے ہیں :

ان رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا...... اور اس پرچی کو دوسرے پلڑے میں...... پس تمام رجسٹر ہلکے ہوں گے...... اور پرچی بھاری ہو جائے گی...... (کیونکہ) اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابل...... کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔

ترمذی، کتاب الایمان: باب ما جاء فیمن یموت وهو یشهد ان لا اله الا الله (۲۶۳۹)

شیخ البانیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔

اس حدیث سے یہ ہرگز نہ سمجھ لیا جائے...... کہ ہم نے اگر کلمہ پڑھ لیا ہے...... تو ہمیں کسی اور عمل کی ضرورت نہیں...... بلکہ کلمہ اگر اخلاص کے ساتھ پڑھا ہو...... تو اس کا مطلب ہی یہ ہے...... کہ انسان اب اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرامین اور نبی ﷺ کی سنت کے مطابق بسر کرے گا......

نیز کتاب و سنت میں کتنے ہی ایسے مقامات ہیں ......جن میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی کے لئے ......ایمان کے بعد عمل صالح کا بھی ذکر کیا ہے......جیسا کہ ایک مقام پر فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً

بے شک جو لوگ ایمان لائے ......اور نیک عمل کیے......ان کے لئے ...... جنت الفردوس بطور مہمان نوازی کے لئے ...... پیش کی جائے گی۔

لہٰذا کلمہ پر ہی اکتفاء نہیں کرنا چاہیے...... بلکہ عمل و صالح میں بھی زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے ......البتہ اپنے عمل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے......کہ میرا عمل مجھے نجات دلائے گا...... بلکہ نجات صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ہوگی......اس لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید رکھنی چاہیے۔




Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ کی بندہ محبت کی نشانی

۴۵...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیلَ فَقَالَ اِنِّی اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَیُحِبُّهُ جِبْرِیلُ ثُمَّ یُنَادِی فِی السَّمَاءِ فَیَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فَاَحِبُّوهُ اَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ یُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَیُبْغِضُهُ جِبْرِیلُ ثُمَّ یُنَادِی فِی اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوهُ قَالَ فَیُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِی الْاَرْضِ.

(مسلم، کتاب البر والصلته والآداب)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

بے شک جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں......تو حضرت جبرائیلؑ کو بلاتے ہیں ...... بے شک میں فلاں سے محبت رکھتا ہوں......تو بھی اس سے محبت کر......فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں...... پھر آسمان میں منادی کرتے ہیں...... بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتے ہیں ......تم بھی اس سے محبت رکھو...... پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں......فرمایا پھر زمین میں اس کے لئے مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں......تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں......اور فرماتے ہیں...... بیشک میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں......تو بھی اسے ناپسند رکھ......تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں، بے شک اللہ فلاں سے بغض رکھتے ہیں، تم بھی اس سے بغض رکھو۔فرمایا وہ بھی اس سے دشمنی رکھتے ہیں۔پھر اس کے لئے زمین میں دشمنی اور ناپسندیدگی ڈال دی جاتی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت میں لے جانے والے اعمال

۴۶...... وَعَنْ كُدَيْرِ الضبي أَنَّ رَجُلاً أَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فقال : اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَوَهُمَا ، اَعْمَلَتَاكَ؟) قَالَ : نَعَمْ قَالَ : تَقُولُ الْعدلَ وَتُعْطِي الْفَضلَ قَالَ :وَاللّٰهِ لاَ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُولَ الْعَدْلَ كُلَّ سَاعَتِهِ وَمَااَسْتَطِيْعُ اَنْ اُعْطِي الْفَضْلَ،قَالَ: فَيُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُفْشِي السَّلَامَ قَالَ: هَذِهِ اَيْضاً شَدِيدَةٌ، قَالَ فَهَلْ لَكَ اِبِلٌ قَالَ :نَعَمْ قَالَ فَانْظُر اِلَى بَعِيْرٍ مِنْ اِبِلِكَ وَسِقَاءٍ ثُمَّ اعمِد اِلَى اَهْلِ بَيْتٍ لا يَشْرَبُونَ الْمَاءَ اِلاَ غِباً فَاسْقِهِم فَلَعَلَّكَ لَايَهْلِكُ بِعِيرُكَ وَلَا ينخرِقُ سِقَاوُكَ حتى تجب لَكَ الجَنَّةُ قَالَ : فَانْطَلَقَ الاَعْرَابِيُّ يُكَبِّرُ فَماانْخرَقَ سِقَاؤهُ وَلَاهَلَكَ بَعِيرُهُ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا ،رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ خزَيْمَته وقَالَ :لَمْ اَقِفْ عَلَى سَمَاعِ اَبِي اِسْحَاقَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ كُدَيْرٍ قُلْتُ سَوَاحهُ مِنْهُ وَلكِنْ الصَّحِيحِ اَنّ كُدَيْرًا لَستَ لَهُ صُحبَته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ :قوله لَايَشْرَبُونَ الْمَاءَ اِلاَ غِبًّا بِكَسْرِ الْغِين الْجُمْعَةِ اَىْ يَوماً بَعْديَوم.

کدیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

اور اس نے عرض کیا : ”کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے نزدیک کر دے اور دوزخ سے دور لے جائے!“

نبی ﷺ نے فرمایا : کیا تمھیں یہ دونوں چیزیں عمل کرا سکتی ہیں؟

اس نے کہا : ہاں!

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ ﷺ نے فرمایا : ''سچ کہہ اور زائد چیزیں صدقہ کر''

وہ کہنے لگا : اللہ کی قسم! میں ہر وقت سچ نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی زائد چیزیں صدقہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا : کھانا کھلا اور سلام عام کہہ۔

اس نے کہا : یہ بھی مشکل ہے۔

آپؐ نے فرمایا : کیا تیرے پاس اونٹ ہے؟

اس نے کہا : ہاں!

آپ نے فرمایا :

اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ لے اور ایک مشکیزہ لے اور ان لوگوں کے گھروں میں جا، جو روزانہ پانی نہیں پی سکتے، انہیں پانی پلا۔ شاید اونٹ کے مرنے یا مشکیزہ پھٹنے سے پہلے تیرے لئے جنت واجب ہو جائے۔

راوی نے کہا کہ بدوی اللہ اکبر کہتے ہوئے چل پڑا۔ ابھی اس کا مشکیزہ نہیں پھٹا تھا اور نہ ہی اس کا اونٹ مرا تھا کہ وہ شہید کر دیا گیا۔ (طبرانی)

ابن خزیمہ نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ابو اسحاق نے کدیر سے یہ روایت سنی ہے یا نہیں۔ مصنف کہتا ہے کہ یہ روایت اس نے اس سے سنی تو لیکن اصل بات یہ ہے کہ کدیر صحابی نہیں ہے۔ واللہ

معجم کبیر طبرانی ۱۹/ ۱۸۸، ۱۸۷۔ صحیح ابن خزیمہ ۴/ ۱۲۵۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیاسے کو پانی پلانے کا انعام! جنت

۴۷...... حضرت انس بن مالکؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان ہے کہ:-

اَنَّ رَجُلَیْنِ سَلَکَامَفَازَۃًاَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَالاٰخَرُ بِہٖ رَھَقٌ فَعَطِشَ

الْعَابِدُ حَتیَّ سَقَطَ فَجَعَلَ صَاحِبُہٗ یَنظُرُ اِلَیْہِ وَھُوَ صَرِیعٌ. فَقَالَ:

دو آدمی جنگل میں جا رہے تھے، ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا فاسق و فاجر عبادت گزار کو اتنی پیاس لگی کہ وہ گر پڑا۔ اس کے ساتھی نے اسے دیکھا کہ وہ گرا پڑا ہے، تو کہنے لگا:-

وَاللّٰہِ اِنَّ مَاتَ ھٰذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ عَطَشًاوَمَعِیَ مَاءٌ لَاأُصِیْبُ

مِنَ اللّٰہِ خَیْرًا اَبَدًا ، وَلَئِن سَقَیْتُہٗ مَا ئِی لَا مُو تَنَّ فتَوَکَّلَ عَلَی

اللّٰہِ وَعَزَمَ فَرَشَّ عَلَیْہِ مِنْ مَاءٌ وَسَقَاہُ فَضَلَہٗ فَقَامَ فَقَطَعَ الْمَفَازَۃَ

اللہ کی قسم! اگر یہ عبادت گزار پیاس کی وجہ سے مر گیا...... جب کے میرے پاس پانی بھی ہے...... تو اللہ کی طرف سے مجھے کبھی بھلائی نصیب نہیں ہوگی...... اور اگر میں اسے اپنا پانی پلا دوں ...... تو میں مر جاؤں گا۔

لیکن اس نے اللہ پر توکل کیا...... اس پر کچھ پانی کے چھینٹے ڈالے...... اور باقی پانی پلا دیا وہ کھڑا ہو گیا...... اور جنگل سے گزر گیا۔

فَیُو قَفُ الَّذِی بِہٖ رَھَقٌ لِلْحِسَابِ فَیُؤْ مَرُ بِہٖ اِلَی النَّارِ

قیامت کے دن فاسق و فاجر کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا اور اسے دوزخ کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حکم سنادیا جائے گا۔

فَتَسُوقُهُ الْمَلَائِكَةُ فَيَرَى الْعَابِدَ فَيَقُولُ:

فرشتے اسے لے جارہے ہوں گے کہ وہ عبادت گزار کو دیکھ لے گا۔

فُلانُ اَمَا تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولَ: ....اے آدمی؟ کیا تو مجھے پہچانتا نہیں ہے؟

وَمَنْ اَنْتَ؟...............................وہ کہے گا تو کون ہے؟

فَيَقُولُ فُلَانِ الَّذِي آثَرْتُكَ عَلَى فَفْسِي يَوْمَ الْمَفَازَةِ.

وہ کہے گا میں وہی شخص ہوں جس نے جنگل کے روز تجھے ترجیح دی تھی۔

فَيَقُولُ: بَلَى اَعْرِفُكَ..........وہ عابد کہے گا ہاں میں تجھے پہچان رہا ہوں۔

فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: قِفُوا فَيَقِفُونَ فَيَجِيءُ حَتَّى يَقِفَ فَيَدْعُو رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُولُ:

پھر وہ فرشتوں کو کہے گا : ٹھہر جاؤ وہ ٹھہر جائیں گے۔

وہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر دعا کرنا شروع کر دے گا اور کہے گا:

يَارَبِّ قَدْ عَرَفْتَ يَدَهُ وَكَيْفَ آثَرَنِي عَلَى نَفْسِهِ، يَا رَبِّ هَبْهُ لِي،

اے میرے رب! تو اس کے احسان کو جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ کیسے اس نے مجھے اپنی ذات پر ترجیح دی۔ اے میرے رب! اسے میرے لئے چھوڑ دے۔

فَيَقُولُ: هُوَ لَكَ، فَيَجِيءُ فَيَاْخُذُ بِيَدِ اَخِيهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.

اللہ تعالیٰ فرمائے گا : وہ تیرے اختیار میں ہے۔

پھر وہ عابد اس آدمی کے پاس آئے گا اور اپنے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ (طبرانی، قال البیھقی وھذا الاسناد)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرشتے ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں

۴۸...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَةً یَطُوفُونَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُونَ اَهْلَ الذِّکْرِ فَاِذَاوَجَدُوا قَوْمًا یَذْکُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّونَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَاَعْلَمُ مِنْهُمْ مَایَقُولُ عِبَادِی قَالُوا یَقُولُونَ یُسَبِّحُونَکَ وَیُکَبِّرُونَکَ وَیَحْمَدُونَکَ وَیُمَجِّدُونَکَ قَالَ فَیَقُولُ هَلْ رَاَوْنِی قَالَ فَیَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَارَاَوْکَ قَالَ فَیَقُولُ وَکَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ یَقُولُونَ لَوْ رَاَوْکَ کَانُوا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَتَحْمِیدًا وَاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَیَقُولُ فَمَا یَسْاَلُونِی قَالَ یَسْاَلُونَکَ الْجَنَّةَ قَالَ یَقُولُ وَهَلْرَاَوْهَا قَالَ یَقُولُنَ لَا وَاللّٰهِ یَارب ما رَاَوْهَا قَالَ یَقُولُ فَکَیْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا قَالَ یَقُولُونَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا کَانُوا اَشَدَّ عَلَیْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِیهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُولُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ یَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ یَارَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ یَقُولُ فَکَیْفَ لَوْرَاَوْهَا قَالَ یَقُولُونَ لَوْ رَاَوْهَا کَانُوا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَیَقُولُ فَاُشْهِدُکُمْ اَنِّی قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ یَقُولُ مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِکَةِ فِیهِمْ فُلَان لَیْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقَی بِهِمْ جَلِیسُهُمْ.

(تخریج : بخاری ، کتاب الدعوات : باب فضل ذکر الله عزوجل ٦٤٠٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

بے شک! اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں ذکر کی جگہوں پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تلاش کرنے کے لئے سیر و سیاحت کرتے ہیں اور جب وہ کسی قوم کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں، تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصد اور ضرورت کو پہنچو۔

پس وہ ان کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

ان کا رب ان فرشتوں سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے۔

میرے بندے کیا کہتے ہیں؟

وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح اور تکبیر بیان کرتے ہیں اور تیری حمد و تمجید بیان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟

فرشتے جواب دیتے ہیں : نہیں! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟

فرشتے جواب دیتے ہیں : اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو پھر تیری بہت زیادہ عبادت کریں اور بہت زیادہ تیری بزرگی تعریف اور تسبیح بیان کریں۔

اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں : وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتے ہیں؟

فرشتے جواب دیتے ہیں : وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟

فرشتے جواب دیتے ہیں : نہیں اللہ کی قسم! ہمارے رب انہوں نے جنت نہیں دیکھی۔

اللہ فرماتا ہے : اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟

فرشتے جواب دیتے ہیں : اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو بہت زیادہ اس کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

		حرص رکھتے اور اسکی تلاش میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت رکھتے۔
اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں	:	وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟
فرشتے جواب دیتے ہیں	:	آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں	:	کیا انہوں نے جہنم کی آگ دیکھی ہے؟
فرشتے جواب دیتے ہیں	:	نہیں ہمارے رب، اللہ کی قسم! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	:	اگر وہ اسے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟
فرشتے کہتے ہیں	:	اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے بہت زیادہ راہ فرار اختیار کریں اور بہت زیادہ ڈریں۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	:	میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ یقیناً میں نے انہیں بخش دیا ہے۔

ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے، فلاں شخص ان میں سے نہیں۔ وہ تو کسی ضرورت و حاجت کے تحت آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں:۔

یہ ایسے جانشین اور اصحاب مجلس ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بد بخت و بے نصیب نہیں رہتا۔

فوائد: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بے مثال فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ذکر کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

فَاذْكُرُوْنِي اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُوْنَ (البقرۃ ۱۵۲)

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ جس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا فرض ہے۔ایک اور آیت میں ہے کہ

یَاۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا (الاحزاب ۴۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو

ذکر کرنے والوں کے لئے، اللہ تعالیٰ نے مغفرت و بخشش کا اعلان فرمایا ہے۔جیسا کہ سورہ احزاب میں فرمایا:

وَالذّٰکِرِیْنَ وَالذّٰکِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا

(الاحزاب ۳۵)

اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد...... اور بہت یاد کرنے والی عورتیں...... اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر ہی کرتے رہتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ذکر کو ہی مومن کے دلوں کا اطمینان وسکون قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ انسان کے ساتھ دی ہے۔آپ نے فرمایا:

مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر ربہ مثل الحی والمیت

اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ شخص۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرشتوں کا جھگڑا کیوں؟

۴۹...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰی كِدْنَا نَتَرَاءَ ی عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِی صَلَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰی مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّی سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِی عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّی قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِی فَنَعَسْتُ فِی صَلَاتِی فَاسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّی تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی اَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْکَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰی قُلْتُ لَا اَدْرِی رَبِّ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَیَّ فَتَجَلّٰی لِی كُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْکَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰی قُلْتُ فِی الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ مَشْیُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوسُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِی الْمَكْرُوهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيمَ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِينُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِی وَتَرْحَمَنِی وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِی غَيْرَ مَفْتُونٍ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ نُقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

ایک صبح کو رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے ہم سے رکے رہے اور تاخیر کی۔ حتی کہ ہم ایک دوسرے کو سورج کی ٹکیہ دکھانے کی کوشش کررہے تھے۔ آپ ﷺ جلدی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جلدی نکلے۔ موذن نے تکبیر کہی اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ نماز میں اختصار کیا۔ جب سلام پھیرا تو بلند آواز سے گویا ہوئے فرمایا:

خبردار! میں تمھیں وہ سبب بیان کرنا چاہتا ہوں، جس کے سبب مجھے تاخیر ہوگئی۔ بے شک میں رات کو اٹھا تھا، وضو کیا اور جتنی مقدر میں تھی نماز پڑھی۔ میں نماز میں اونگنے لگا، حتیٰ کے مجھے نیند آ گئی۔ پس اچانک میں اپنے رب تبارک و تعالیٰ کے پاس موجود تھا۔ وہ بہترین حسین صورت میں تھے۔

فرمایا : اے محمد ﷺ!

میں نے کہا : میرے رب! میں حاضر ہوں۔

فرمایا : ملاء اعلی، کس بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں؟

میں نے کہا : میں نہیں جانتا۔

ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: میں نے دیکھا کہ اللہ نے اپنی ہتھیلی، میرے کندھوں کے درمیان میں رکھی۔ حتیٰ کے اس کی انگلیوں کے پوروں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے پر محسوس کی۔ پس ہر چیز میرے لئے روشن ہوگئی اور میں پہچان گیا۔

پھر فرمایا : اے محمد!

میں نے کہا : میرے رب میں حاضر ہوں۔

فرمایا : ملاء اعلی کس بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں؟

میں نے جواب دیا : کفارات میں۔

فرمایا : وہ کیا ہے؟

میں نے جواب دیا : نیکیوں کی طرف چل کر جانا، نمازوں کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا اور مشکل اوقات میں وضو مکمل کرنا۔

فرمایا : اور کس چیز میں بحث کر رہے ہیں؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نے کہا : کھانا کھلانا، نرم کلام کرنا، رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

فرمایا مانگیں : میں نے دعا کی!

یا اللہ! میں تجھ سے نیکیاں کرنے، برائیاں چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور جب قوم کو فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کرے، تو مجھے فتنے میں ڈالے بغیر فوت کر لینا۔ میں تجھ سے تیری محبت اور تیری محبت کے قریب کرنے والے عملوں سے محبت کا سوال کرتا ہوں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

یہ حق سچ ہیں انہیں پڑھو اور انہیں سیکھو۔

فوائد: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تین کام ایسے ہیں، جو گناہ مٹانے کا باعث بنتے ہیں اور تین ایسے ہیں کہ بلندی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ گناہ مٹانے والے تین کام یہ ہیں:-

☆ ......با جماعت نماز کی طرف پیدل چل کر جانا
☆ ......ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا
☆ ......اور ناپسندیدگی کے باوجود وضو مکمل کرنا

اور جو اعمال درجات بلند کرتے ہیں وہ یہ ہیں:-

سلام کو عام کرنا، کھانا کھلانا اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو راتوں کو نماز پڑھنا، یعنی تہجد کا اہتمام کرنا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہادت کی تمنا

۵۰...... عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُوْلُ سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُوْلُ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرُدَّنِي اِلَى الدُّنْيَا فَاُقْتَلَ فِي سَبِيْلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ. (نسائی کتاب الجهاد :باب ما يتمنى اهل الجنته ٣١٦٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

جنت والوں میں سے ایک آدمی لایا جائے گا۔

اللہ عزوجل پوچھیں گے	:	آدم کے بیٹے اپنی منزل کو کیسا پایا؟
کہے گا	:	میرے رب اچھی منزل ہے۔
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے	:	مانگ تمنا کر؟
وہ کہے گا	:	میں یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے دنیا میں لوٹا دے تاکہ دس مرتبہ تیرے راستے میں شہید کیا جاؤں کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ رہا ہوگا۔"

فوائد:- معلوم ہوا جنت میں داخل ہونے کے بعد دوبارہ دنیا میں آنے کی اگر کوئی تمنا کرے گا تو وہ شہید ہوگا اور اس کی وجہ یہ ہوگی کہ جو مزا اسے شہادت کی موت میں آیا ہوگا وہ انمول ہوگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بندے کی توبہ پر اللہ کی خوشی

۵۱......رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي اِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِيْ وان ذَكَرِنِي فى مَلاٍ ذكرته في مَلَاٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

تخریج : مسلم کتاب التوبته :باب في الحض على التوبته و الفرح بها ۲۶۸۵ ترمذی ۳۵۳۸ ابن ماجه ۴۲۴۷ ابن حبان ۶۲۱ عبدالرزاق ۲۰۵۷۸ شرح السنته ۱۳۰۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:۔

”میں اپنے بندے کے ظن کے پاس ہوتا ہوں...... جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے......اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے...... میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“

اللہ کی قسم! البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر......اس سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے...... جتنا تمھارا ایک جنگل میں اپنی گم شدہ سواری......اور اونٹ کے پانے پر......خوش ہوتا ہے۔

”جو ایک بالشت میرا قرب حاصل کرتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرا قرب حاصل کرتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے، میں دو بازوؤں کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور
جب کوئی میری طرف پیدل چل کر آتا ہے میں اس کی طرف
دوڑ کر آتا ہوں۔"

فوائد

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار توبہ کرنے کا حکم دیا ہے
ایک مقام پر فرمایا:-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ......(التحریم ۸)

اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی اور خالص توبہ کرو

سورہ نور میں فرمایا:-

وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ...... (النور ۳۱)

اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پا جاؤ۔

خالص توبہ یہ ہے کہ جس گناہ سے انسان توبہ کر رہا ہے، اسے ترک کر دے۔ اس پر اللہ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرے۔
آئندہ اسے نہ کرنے کا عزم کرے، اگر اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے، تو جس کا حق غصب کیا ہے اس کا ازالہ کرے۔ جس کے ساتھ زیادتی کی ہے، اس سے معافی مانگے۔ محض زبان سے توبہ توبہ کر لینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

تفسیر احسن البیان ص ۱۶۰۰

مومنوں کا شیوہ یہ ہے کہ جب ان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے، تو اس کی توبہ کے لئے بڑھاپے یا موت کا انتظار نہیں کرتے رہتے، بلکہ فوراً توبہ و استغفار کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا...... (آل عمران ۱۳۵)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔''

فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ (النساء ۱۷)

''اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں، پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں۔تو اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔''

ان کی کوئی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں ...... یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے ......تو کہہ دے کہ اب میں نے توبہ کی ...... تو ان کی توبہ بھی قبول نہیں۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گناہوں پر ندامت کا انعام

۵۲......عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ وربما قال احبت فاغفر لی فقال رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِی اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِی ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ اَوْ اَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِی اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِی ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ اَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ اَصَبْتُ اَوْ قَالَ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِی فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِی اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِی ثَلاَثًا فَلْيَعْمَلْ مَاشَاءَ.

(تخریج : بخاری کتاب التوحید :باب یریدون ان یبدلوا کلام اللہ ۷۵۰۷)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

بے شک ایک بندہ گناہ کو پہنچتا ہے اور بسا اوقات کہا گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے، میرے رب! میں نے گناہ کیا اور بسا اوقات کہا میں گناہ کو پہنچا، پس مجھے معاف کر دے۔

اس کا رب کہتا ہے:۔

”کیا میرے بندے نے جان لیا کہ بے شک اس کا ایک رب ہے، جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کا مواخذہ لیتا ہے؟ پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔“

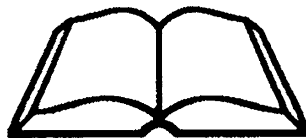
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ نے چاہا ٹھہرا رہا، پھر گناہ کو پہنچا، یا کہا کہ گناہ کیا اور کہتا ہے: میرے رب میں نے ایک اور گناہ کیا یا گناہ کو پہنچا پس تو مجھے معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

کیا میرے بندے نے پہچان لیا کہ بے شک اس کا رب ہے، جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا

پھر جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، ٹھہرا رہتا ہے۔ پھر گناہ کرتا ہے، بسا اوقات کہا گناہ کو پہنچتا ہے اور کہتا ہے میرے رب! میں گناہ کو پہنچا، یا کہا میں نے ایک اور گناہ کیا۔ پس تو مجھے معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"کیا میرے بندے نے پہچان لیا کہ بے شک اس کا رب ہے، جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تین دفعہ کہا پس جو چاہے عمل کرے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ کی محبت کس سے ہے؟

۵۳...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِی ﷺ اَنَّ رَجُلاً زَارَ اَخًا لَهُ فِی قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰی مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِی فِی هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّی اَحْبَبْتُهُ فِی اللّٰهِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهُ فِیْهِ.

(تخریج ایضا ۶۷۵۶ الادب المفرد للبخاری ۳۵۰ ابن حبان ۵۷۲ شرح السنته للبغوی ۳۴۶۵ احمد ۷۹۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

بے شک ایک آدمی دوسری بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات وزیارت کے لیے گیا۔ اللہ نے اس کے راستے پر ایک فرشتہ انتظار میں بٹھا دیا۔

فرشتے نے پوچھا : کہاں کا ارادہ ہے؟

اس آدمی نے کہا : اس بستی میں میرا بھائی ہے اس کی ملاقات کے لئے جا رہا ہوں۔

فرشتے نے پوچھا : کیا اس پر تیرا کوئی احسان ہے جس کی اصلاح میں جا رہے ہو؟

اس آدمی نے کہا : نہیں! صرف یہ ہے کہ میں اللہ کی اطاعت میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

فرشتے نے کہا : میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیری طرف قاصد بنا کر بھیجا گیا ہوں، کہ بے شک اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتے ہیں، جیسے تو اس بھائی سے محبت کرتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آدمی نے اپنا ہاتھ چاقو سے کاٹ دیا پس وہ مر گیا

۵۴...... حَدَّثَنِي مُحَمَّد قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاج حَدَّثَنَا جَرِير عَنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنُدَبُ بُنُ عَبُدِ اللّٰهِ فِي هٰذَا الْمَسُجِدِ وَمَا نَسِينَا مُنُذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخُشَى اَنُ يَكُونَ جُنُدُب كَذَبَ عَلَى رَسُول اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيمَنُ كَانَ قَبُلَكُمُ رَجُل بِهِ جُرُح فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَا الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى بَادَرَنِي عَبُدِى بِنَفُسِهِ حَرَّمُتُ عَلَيُهِ الُجَنَّةَ .

(تخریج : بخاری کتاب احادیث انبیاء باب ما ذکر عب نبی اسرائیل ۳۴۶۳)

جندب بن عبداللہ نے اس مسجد میں حدیث بیان کی اور جب سے اس نے ہمیں بیان کی ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ ڈر ہے کہ جندب نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہوگا، کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

"تم سے پہلے کے لوگوں میں سے ایک آدمی کو زخم لگے۔ پس گھبرایا اور چاقو پکڑا اور اس کے ساتھ اپنا ہاتھ کاٹ دیا۔ خون نہ بند ہوا، حتی کے آدمی مر گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"میرے بندے نے، اپنی جان پر مجھ سے جلدی کی، میں نے اس پر جنت حرام کردی"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فوائد

پتہ چلا کہ خودکشی کرنا حرام ہے ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: -

......من قتل نفسه بشی عذب به فی نار جهنم ......

"جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا، اسے جھنم کی آگ میں اس کو اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔"

(بخاری کتاب الادب باب من کفر اخیہ بغیر تاویل)

خودکشی کرنے والے کے جنازے کے متعلق اختلاف ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خودکشی کرنے والے کے متعلق فرمایا تھا:

﴿اما انا فلا اصلی﴾

میں تو اس کا جنازہ نہیں پڑھاؤں گا۔

(نسائی کتاب الجنائز باب ترک الصلاۃ علی من قتل نفسته)

اس مسئلے میں رائج بات یہ ہے کہ کسی بڑے عالم اور شیخ کو ایسے شخص کا جنازہ نہیں پڑھانا چاہیے البتہ عام لوگ اس کا جنازہ پڑھا سکتے ہیں۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہاڑوں جتنے اعمال! مگر جہنم کا فیصلہ

۵۵......عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تفرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدَّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

سلیمان بن یسار نے بیان کیا کہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جدا ہو گئے تو اہل شام سے ایک سردار ناتل نے عرض کی:۔

اے شیخ! مجھے ایسی حدیث بیان کیجئے جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔

فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حتّٰى استشهدت قال كذبت وليكنك قاتلت لِاَنْ يُقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ

''بے شک قیامت کے روز سب سے پہلے جن لوگوں کے خلاف فیصلہ ہوگا وہ یہ ہیں ایک آدمی جو شہید کیا گیا۔''

اسے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنے احسانات اسے یاد کروائیں گے...... وہ اقرار کرے گا...... اللہ تعالیٰ پوچھیں گے...... اس میں تو نے کیا عمل کیا......؟

کہے گا تیری راہ میں لڑائی کی حتی کے شہید کر دیا گیا...... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو جھوٹ بولتا ہے...... بلکہ تو نے تو اس لئے لڑائی کی تا کہ کہا جائے...... کہ یہ تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑا بہادر اور جری ہے...... پس وہ کر دیا گیا...... پھر اس کے متعلق حکم ہو گا اور اس کو چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا...... حتی کے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ

''ایک آدمی جس نے علم سیکھا اور اسے سیکھایا اور قرآن پڑھا۔''

اسے لایا جائے گا...... اسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں یاد کروائیں گے...... یہ اقرار کرے گا...... پوچھیں گے اس میں تو نے کیا عمل کیا......؟

کہے گا: میں نے علم سیکھا اور اسے سیکھایا...... اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا فرمائیں گے...... تو جھوٹ بولتا ہے......؟ بلکہ تو نے علم سیکھا تھا...... تا کہ کہا جائے کہ یہ عالم ہے...... اور قرآن پڑھا...... تا کہ کہا جائے یہ وہ قاری ہے......

پس وہ کہہ دیا گیا پھر اس کے متعلق حکم ہو گا۔ اور اس کو چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا، حتی کے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ

''ایک آدمی جس پر اللہ نے وسعت اور کشادگی کی اور اسے ہر قسم کا مال عطا کیا''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے لایا جائے گا...... اسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں یاد کروائیں گے...... وہ تسلیم کرے گا...... پوچھیں گے اس پر کیا عمل کیا......؟

کہے گا: میں نے کوئی ایسی جگہ...... جس میں تو خرچ کرنے کو پسند فرماتا ہے...... نہیں چھوڑی...... بلکہ تیری رضا کے لئے اس میں خرچ کیا......

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ بولتا ہے......؟ بلکہ تو نے اس لئے کیا تاکہ کہا جائے کہ وہ بڑا سخی ہے...... پس وہ کہہ دیا گیا۔

ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّار.

پھر اس کے متعلق حکم ہوگا اور اس چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا، پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(تخریج: مسلم کتاب الامارۃ باب من قاتل للریاء والسمعۃ ۱۹۰۵ نسائی ۳۱۳۷ وفی السنن الکبری ۴۳۴۵۳ حاکم ۳۶۴۱ بیہقی ۱۶۸۹ احمد ۸۴۸۴ ترمذی ۲۳۸۲ ابن حبان ۴۰۸ بغوی ۴۱۴۳)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ریا کاری کا انجام دیکھ کر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہو گئی

۵۶...... عقبہ بن مسلم، شفی اصبحی سے بیان کرتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ آئے، وہاں ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے گردونواح میں لوگوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔

وہ لوگوں کو احادیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے اور لوگ چلے گئے تو میں نے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود اللہ کے رسول ﷺ سے سنی ہو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بیان کی۔ یہ کہنا تھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غشی آئی۔ کافی دیر کے بعد ان کو افاقہ ہوا، تو فرمانے لگے کہ میں تمہیں وہ حدیث بیان کرتا ہوں، جو مجھے اس گھر میں اللہ کے رسول ﷺ نے بیان کی تھی۔ اس وقت میرے علاوہ آپ کے پاس کوئی نہ تھا۔ یہ کہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو لمبی دیر تک غشی آئی۔

دیر گئے جب افاقہ ہوا تو اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ میں تمہیں اللہ کے رسول کی وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو آپ نے مجھے اس گھر میں بیان کی اور اس وقت میرے سوا اور کوئی نہ تھا۔

پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو شدید غشی آئی اور چہرے کے بل زمین پر گر گئے۔ کافی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیر تک میں نے آپ کو سہارا دیئے رکھا۔ پھر طبیعت ٹھیک ہوئی تو کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:۔

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کا فیصلہ کرنے کے لئے تشریف لائیں گے تمام لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ عالم، شہید اور سخی کو بلائیں گے۔

عالم کو لایا جائے گا

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : عالم و قاری! تو کیا عمل کرتا رہا؟

وہ کہے گا : اے میرے رب! میں دن رات قرآن کی تلاوت کرتا رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : تو جھوٹ بولتا ہے، تو چاہتا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں اور یہ کہا گیا۔

پھر سخی کو بلایا جائے گا

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : کیا میں نے تجھے اتنا مال نہ دے رکھا تھا جس کے ساتھ تجھے کسی کی محتاجی نہ تھی۔

وہ عرض کرے گا : ہاں میرے رب!

تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : بتا میرے دیئے ہوئے مال کے ساتھ کیا کرتا رہا؟

وہ عرض کرے گا : میں صلہ رحمی اور صدقہ کرتا رہا ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : تو جھوٹ بولتا ہے۔ اور فرشتے کہیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہید ہونے والے کولایا جائے گا

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا کرتا رہا ہے؟

وہ کہے گا: اے میرے رب! تو جہاد کا حکم دیا تھا تو میں تیرے راستہ میں لڑتا رہا۔حتیٰ کہ شہید ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے،تو تو چاہتا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں سو وہ کہا گیا

پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں پر ہاتھ مارا،اور کہا کہ اے ابو ہریرہ! یہ اللہ کی مخلوق میں سے وہ پہلے لوگ ہوں گے جن کے ساتھ جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الریاء والسمعة:۲۳۸۹، موارد الظمآن:(۲۵۰۲)۶۱۸.۶۲۵)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ ﷺ کی ہنسی

۵۷.........عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَضَحِکَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُونَ مِمَّ اَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُولُہُ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَۃِ الْعَبْدِ رَبَّہُ یَقُولُ یَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِی مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُولُ بَلٰی قَالَ فَیَقُولُ فَاِنِّی لَا اُجِیزُ عَلٰی نَفْسِی اِلَّا شَھِدًا مِنِّی قَالَ فَیَقُولُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ شَھِیْدًا وَبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ شُھُودًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیہِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِہِ انْطِقِی قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِہِ قَالَ ثُمَّ یُخَلِّی بَیْنَہُ وَبَیْنَ الْکَلَامِ قَالَ فَیَقُولُ بُعْدًا لَکُنَّ وَسُحقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ ۔

(تخریج : ایضا ۲۹۶۹ ابو یعلی ۳۹۷۵ ابن حبان ۷۳۵۸ تحفتہ الاشراف ۹۳۸)

حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ پس آپ ہنسنے لگے۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کس لئے ہنس رہا ہوں؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: بندے کی گفتگو سے جو وہ اللہ عزوجل سے کرے گا۔

بندہ کہے گا : میرے رب کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟

اللہ فرمائے گا : ضرور!

بندہ کہے گا : پس بے شک میں اپنے اوپر صرف اپنے نفس سے گواہ کی گوہی قبول کروں گا۔

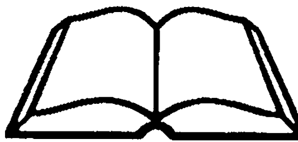
اللہ فرمائے گا : آج تیرا نفس بطور گواہ کافی ہے اور...... کراماً کاتبین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گواہ ہونگے۔اس کے منہ پر مہر ثبت کردی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا بولو، وہ اس کے عملوں کے بارے میں بتائیں گے۔

فرمایا: پھر اسے ان ارکان سے کلام کرنے کی آزادی ملے گی۔

یہ کہے گا: تمھارے لئے دوری ہو یا بغض ہو، میں تو تمھارا دفاع کرتا تھا اور تمھاری وجہ سے سب کچھ جھگڑے فساد کرتا تھا۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابراہیم علیہ السلام کی بروز قیامت والد سے ملاقات

ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن آزر سے ملاقات کریں گے۔

۵۸...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَلْقٰی اِبْرَاهِیْمُ اَبَاهُ آزَرَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلٰی وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَیَقُوْلُ لَهُ اِبْرَاهِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَکَ لَا تَعْصِنِی فَیَقُوْلُ اَبُوْهُ فَالْیَوْمَ لَا اَعْصِیکَ فَیَقُولُ اِبْرَاهِیمُ یَارَبِّ اِنَّکَ وَعَدْتَنِی لَا تُخْزِینِی یَوْمَ یُبْعَثُونَ فَاَیِّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّی حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَااِبْرَاهِیقِمُ مَاتَحْتَ رِجْلَیْکَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیخٍ مُلْتَطِخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ.

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء ،باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا ۳۳۵۰)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے ملیں گے اور آزر کے چہرے پر سیاہی اور غبار چڑھی ہوگی۔ ابراہیم علیہ السلام اس سے کہیں گے: کیا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کر؟ ان کا باپ کہے گا آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے:۔

اے میرے رب! بے شک تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن رسوا نہیں کرے گا اور اس سے بڑی رسوائی کیا ہوگی کہ میرا باپ اللہ کی رحمت سے دور ہو۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:۔

بے شک میں نے جنت کو کافروں کے لئے حرام کردیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر کہا جائے گا اے ابراہیم تیرے پاؤں کے نیچے کیا ہے؟ دیکھے گا تو اچانک گھنے بالوں والا بجو خون میں لت پت پڑا ہوگا۔ پس اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

فوائد: ۔معلوم ہوا کہ روز قیامت ہر ایک کا اپنا ایمان اور اپنے اعمال ہی نجات دلائیں گے۔کوئی کسی کے کام نہیں آسکے گا۔خواہ وہ کسی نبی کا باپ ہی کیوں نہ ہو۔اس کی واضح مثال مندرجہ بالا حدیث میں موجود ہے۔

اسی طرح قرآن میں حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے ان کی بیوی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کا ذکر ہے کہ وہ اللہ پر ایمان نہیں لائے۔اس لئے عذاب سے نہ بچ سکے۔نوح علیہ السلام کے بیٹے کا ذکر سورہ ھود میں ہے اور ان کی بیوی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کا ذکر سورہ تحریم میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَأَةَ نُوْحٍ وَّامْرَأَةَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِ نَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَا هُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ (التحریم ۱۰)

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے نوح اور لوط علیہ السلام کی بیوی کی مثال بیان کی۔ یہ ہمارے بندوں میں سے نیک بندوں کے گھر میں سے تھیں پھر ان کی انہوں نے خیانت کی۔پس وہ دونوں ان سے اللہ کے عذاب کو نہ روک سکے اور حکم دے دیا اے عورتو! دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔

حضور نبی کریم ﷺ اپنے چچا ابو طالب کو جہنم سے نہیں بچا سکیں گے، کیونکہ وہ ایمان نہیں لائے۔اس نے ساری عمر آپ ﷺ کا ساتھ دیا اور ہر ممکن تعاون کیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ ﷺ نے اپنے خاندان میں یہ اعلان کر دیا تھا کہ میں تمھارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے:-

عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قام رسول الله ﷺ حين انزل الله وانذر عشيرتك الاقربين قال: يامعشر قريش او كلمة نحوها ،اشتروا انفسكم لاأغني عنكم من الله شيئا يابنى عبد مناف لااغني عنكم من الله شيئا ياعباس بن عبد المطلب لااغني عنك من الله شيئا وياصفية عمة رسول الله ﷺ لااغنى عنك من الله شيئا ويافاطمه بنت محمد ﷺ سليني ماشئت من مالي لااغنى عنك من الله شيئا.

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ جب آیت:-

''اور اپنے خاندان کے قرابت داروں کو ڈرا''

نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر آواز دی کہ اے جماعت قریش! یا اسی طرح کا کوئی کلمہ آپ نے فرمایا:-

اللہ کی اطاعت کے ذریعے...... اپنی جانوں کو اس کے عذاب سے بچا لو...... اگر تم شرک یا کفر سے باز نہ آئے...... تو اللہ کے ہاں میں تمھارے کسی کام نہیں آؤں گا...... اے نبی عبد المناف! اللہ کے ہاں میں تمھارے لئے...... بالکل کچھ نہیں کر سکوں گا...... صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! میں اللہ کے ہاں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکوں گا...... اے فاطمہ محمد ﷺ کی بیٹی! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے لے لو...... لیکن اللہ کی بارگاہ میں میں تمھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکوں گا۔

بخاری کتاب تفسیر القرآن باب قوله وانذر عشيرتك الاقربين مسلم كتاب الايمان

پتہ چلا کہ نبی ﷺ بھی کسی کے کام نہیں آسکیں گے۔اگر وہ کفر وشرک پر ہی مصر رہا لہٰذا ان لوگوں کو دنیا میں سبق حاصل کر لینا چاہیے، جو پیروں فقیروں کے پاس جاتے ہیں کیا وہ روز قیامت انہیں جہنم سے بچا لے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جبرائیل علیہ السلام جنت میں

جنت دشوار امور کے ساتھ اور جہنم شہوات کے ساتھ گھیری گئی ہے۔

۵۹...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلیَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةِ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِیْلَ اِلَی الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلَی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَجَاءَ هَا وَنَظَرَ اِلَیْهَا وَاِلَی مَااَعَدَّ اللّٰهُ لِاَ هْلِهَا فِیهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَانْظُرْ اِلَی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا یَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَی النَّار فَنْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلَی مَا اَعْدَدْتُ لِاَ هْلِهَا فِیْهَا فَاِذَا هِیَ یَرْکَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْ خُلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَا یَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا.

(ترمذی: کتاب صفة الجنة، باب ماجاء حفت الجنة بالمکره وحفت النار بالشهوات ۲۵۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور حکم دیا اسے دیکھو اور اس میں رہنے والوں کے لئے جو میں نے اس میں تیار کیا ہے انہیں دیکھو۔

جبرائیل علیہ السلام جنت کے پاس آئے اور اسے دیکھا اور اس میں رہنے والوں کیلئے جو اللہ نے تیار کیا ہے اسے دیکھا۔ واپس اللہ کے پاس آئے اور کہا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''تیری عزت کی قسم! جو بھی اس کا سنے گا اس میں داخل ہوگا۔''

اللہ نے جنت کے متعلق حکم دیا۔ پس اسے دشوار کاموں کے ساتھ گھیر دیا گیا، اور فرمایا اس کے پاس دوبارہ جاؤ اور جو میں نے اس میں رہنے والوں کے لئے تیار کیا ہے اسے دیکھو۔ جبرائیل علیہ السلام واپس آئے۔ جنت تو دشوار کاموں سے محیط تھی۔ واپس اللہ کے پاس گئے اور کہا:۔

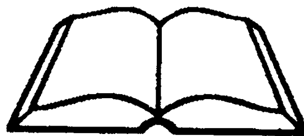
''تیری عزت کی قسم! مجھے خوف ہے کہ اس میں ایک بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔''

اللہ نے فرمایا: جہنم کی طرف جاؤ اور اسے غور سے دیکھو اور جو میں نے اس میں رہنے والوں کے لئے تیار کیا ہے، اسے دیکھو۔ پس دیکھا تو اس کا بعض اجزا کا دوسرے اجزا پر چڑھا ہوا اور سوار پایا۔ واپس گئے اور کہا:

''تیری عزت کی قسم! اس کا جو سنے گا اس میں داخل نہیں ہوگا۔''

اللہ نے جہنم کے متعلق حکم کیا اور اسے شہوات کے ساتھ گھیر دیا گیا۔ پھر فرمایا: اس کی طرف دوبارہ جاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام دوبارہ جہنم کی طرف آئے اور کہا:

تیری عزت کی قسم! تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اس سے کوئی بھی
نجات نہ پا سکے گا مگر اس میں داخل ہوگا۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہنا آسان! کرنا مشکل

۶۰ ...... یہ کہہ لینا تو بہت آسان ہے کہ ہم جنت میں جائیں گے، لیکن جنت میں جانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو مشکلات اور آزمائشیں رکھی ہیں، انہیں بخوشی قبول کرنا اور ان پر صبر کرنا بہت مشکل ہے۔

صرف یہ سمجھنا کہ ہم میٹھا میٹھا اور من پسند اسلام لے کر جنت میں پہنچ جائیں گے، محض شیطانی واہمہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے۔ حالانکہ اب تک تم پر وہ حالات نہیں آئے، جو تم سے اگلے لوگوں پر آئے تھے۔ انہیں بیماریاں اور مصیبتیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجھوڑے گئے کہ رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھ کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔ (البقرہ ۲۱۴)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے؟ حالانکہ اب تک اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں؟'' (آل عمران ۱۴۲)

پتہ چلا کہ مشکلات اور آزمائشوں کا راستہ جہاد وقتال کا راستہ ہے اور بغیر جنگ وقتال کی آزمائش کے جنت میں داخلہ ممکن نہیں۔ بلکہ جنت میں داخلہ صرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انہی کونصیب ہوگا جوآزمائشوں پر پورے اتریں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پرارشادفرمایا ہے:۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا آمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ...... (العنکبوت ۲)

کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ انہیں صرف یہ کہنے پر چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لائے اوران کی آزمائش نہ ہوگی؟

اسی طرح انسان اپنی خواہشات کی تکمیل میں یہ نہیں دیکھتا کہ کیا یہ مجھے جہنم میں لے جانے کا سبب تونہیں بنے گی۔ ہر جائز وناجائز خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔لیکن جب اسے کہا جاتا ہے کہ یہ عمل تو جہنم میں لے جانے والا ہےتو کہتا ہے کہ دیکھا جائے گا۔

حالانکہ جب وہ وقت آئے گا تو سب سے ہلکا عذاب بھی برداشت نہیں کر پائے گااور پھر یہ خواہش ظاہر کرے گا کہ ساری دنیا کے برابر بھی سونا دے کر جہنم سے بچ سکتا ہے،تو بچے۔لیکن پھر یہ ممکن نہیں ہوگا۔یادرکھو کہ نفسانی خواہشات کوکچل کر ہی جہنم سے بچا جاسکتا ہے اس کے بغیر نہیں۔اس لئے ہمیں چاہیے کہ اپنی شہوات ولذات پرجہنم سے بچاؤ کوترجیح دیں۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہنمیوں پر بھوک کا عذاب

۱۶۱......عَنْ اَبِی الدَّرْدَاء قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُلْقٰی عَلٰی اَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَیَعْدِلُ مَاهُمْ فِیهِ مِنَ الْعَذَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِیعٍ لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِی مِنْ جُوعٍ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

آگ والوں پر بھوک ڈالی جائے گی اور جس عذابِ نار میں ہوں گے یہ اس کے برابر ہوگی۔ یہ فریاد کریں گے، تو ان کی فریاد رسی تھور کے کھانے سے کی جائے گی۔ جو نہ موٹا کرے اور بھوک سے کفایت کرے گا۔

فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِی غُصَّةٍ فَیَذْکُرُوْنَ اَنَّهُمْ کَانُوا یُجِیزُوْنَ الْغَصَصَ فِی الدُّنْیَا بِالشَّرَابِ

پس یہ کھانے کی فریاد کریں گے، تو ان کے حلق میں اٹک جانے والے کھانے سے فریاد رسی کی جائے گی۔ یاد کریں گے کہ وہ دنیا میں حلق میں اٹکنے والے لقمے کو پانی کے ذریعے گزارا کرتے تھے۔

فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُرْفَعُ اِلَیْهِمُ الْحَمِیمُ بِکَلَالِیبِ الْحَدِیدِ

پس پانی کی فریاد کریں گے...... تو ان کی طرف لوہے کی سلاخوں کے ساتھ...... گرم پانی اٹھا کر پیش کیا جائے گا۔

فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَعَتْ مَافِی بُطُونِهِمْ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پس جب وہ ان کے چہروں کے قریب ہوگا...... تو ان کے چہروں کو بھون دے گا...... اور جب ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا...... تو پیٹوں میں موجود ہر چیز کو کاٹ دے گا۔

فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ اَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ اِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُونَ

وہ کہیں گے : جہنم کے داروغوں کو بلاؤ۔

فرشتے کہیں گے : کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزات اور واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟

کہیں گے : ضرور آئے تھے۔

فرشتے کہیں گے : "پکارو! دعا کرو۔"

اور کافروں کی پکار بے سود بے فائدہ ہوگی۔ فرمایا: کہیں گے مالک کو بلاؤ اور پکاریں گے اے مالک! اپنے رب سے کہو کہ ہمارا کام تمام کردے اور ماردے۔ وہ انہیں جواب دے گا:

"بے شک! تم ہمیشہ زندہ رہنے والے ٹھیرنے والے ہو۔"

قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَ بَيْنَ اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ

امام اعمش راوی حدیث نے کہا:۔

مجھے خبر دی گئی ہے کہ ان کی پکار اور مالک فرشتے کے جواب کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مابین ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ فرمایا کہیں گے اپنے رب کو پکارو۔
پس تمھارے رب سے بہتر کوئی نہیں۔

فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُوْن

کہیں گے:

اے ہمارے رب! ہماری بدبختی و بدنصیبی ہم پر غالب آ گئی اور ہم گمراہ قوم تھے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال لو۔ پس اگر دوبارہ لوٹے تو یقیناً ہم ظالم ہونگے۔

قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ.

فرمایا اللہ تعالیٰ انھیں جواب دیں گے:۔

ناکام اور ذلیل لوٹ جاؤ...... خاموش رہو...... اور مجھ سے کلام نہ کرو...... پس اس وقت سے رونا...... اور حسرت وویل کی پکار شروع کردیں گے۔

(ترمذی، کتاب صفة جهنم: باب ما جآء فی صفة طعام اهل النار (٢٥٨٦)

یہ روایت ضعیف ہے۔ شیخ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے۔ (ضعیف ترمذی، ۴۸۲) اس روایت کی سند میں شہر بن حوشب راوی ہے، جسے حافظ ابن حجر نے "صدوق کثیر الارسال والاوھام" کہا ہے اور امام ابن عدی نے "ضعیف جدا" کہا ہے۔ (الکامل لابن عدی (۴۔۳۶)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موسیٰ علیہ السلام کے اللہ سے 6 سوال

۶۲..........سَالَ مُوْسٰی رَبَّهٗ عَنْ سِتِّ خِصَالٍ کَانَ یَظُنُّ اَنَّهَا لَهٗ خَاصَّةً وَالسَّابِعَةُ لَمْ تَکُنْ لِمُوْسٰی یُحِبُّهَا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے چھ خبروں کے بارے میں سوال کیا۔ گویا کہ وہ ان کے لئے خاص ہیں اور ساتویں چیز ایسی نہیں تھی کہ موسیٰ علیہ السلام اس کو پسند کرتے۔

قَالَ : یَا رَبِّ اَیُّ عِبَادِکَ اَتْقٰی؟

قَالَ : اَلَّذِیْ یَذْکُرُ اللّٰهَ وَلَا یَنْسٰی

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے رب! تیرے بندوں میں سے کونسا بندہ زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے؟

ارشاد فرمایا : وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور اس کو فراموش نہ کرے

قَالَ : فَاَیُّ عِبَادِکَ اَهْدٰی ؟ اَلَّذِیْ یَتَّبِعُ الْهُدٰی

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے رب! تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ راہ یافتہ شخص کون ہے؟

ارشاد فرمایا : جو ھدایت کی پیروی کرے۔

قَالَ : فَاَیُّ عِبَادِکَ اَعْلَمُ

قَالَ : عَالِمٌ" لَا یَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ یَجْمَعُ عِلْمَ النَّاسِ اِلٰی عِلْمِهٖ

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے اللہ! تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ عالم کون ہے؟

ارشاد فرمایا : عالم وہ ہے، جس کا پیٹ علم سے نہیں بھرتا اور جو لوگوں کا علم اپنے علم کے ساتھ جمع کرنا چاہتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے رب! تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا کون ہے؟

ارشاد فرمایا : وہ شخص جو لوگوں کو وہی حکم دیتا ہے، جو اپنے نفس کو دیتا ہے

قَالَ : فَاَیُّ عِبَادِکَ اَعَزُّ ؟ قَالَ : اَلَّذِیْ اِذَا قَدَرَ عَفَا ،

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے رب: تیرے تمام بندوں میں سے عزیز تر بندہ کونسا ہے؟

ارشاد فرمایا : جو انتقام لینے پر قادر ہونے کے باوجود معاف کردے

قَالَ : فَاَیُّ عِبَادُکَ اَغْنیٰ؟ اَلَّذِیْ یَرْضٰی بِمَا اُوْتِیَ ،

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: تیرے بندوں میں سے کونسا بندہ زیادہ غنی ہے؟

ارشاد فرمایا : جو کچھ دیا جائے اس پر راضی رہے۔

قَال : فَاَیُّ عِبَادِکَ اَفْقَرُ ؟ قَالَ : صَاحِبُ سَفَرٍ ،

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: آپ کے بندوں میں سب سے زیادہ فقیر کون ہے؟

ارشاد فرمایا : جو مسافر ہو۔

فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ فِیْ الْحَدِیْثِ : لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ ظَهْرِ مَالٍ اِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ ، فَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا جَعَلَ غِنَاهُ فِیْ نَفْسِهٖ وَ تُقَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا جَعَلَ فَقْرَهُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ .

(اخرجه الرویانی و ابوبکر بن المقری فی فوائده و ابن لال و ابن عساکر عن ابی هریره رضی الله عنه و روی البیهقی فی شعب الایمان بعنهه)

حضرت محمد ﷺ نے اس حدیث میں فرمایا:-

غنی، ظاہری مال سے نہیں بلکہ غنی تو نفس سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے نفس کو غنی کردیتے ہیں اور اس کے دل کو متقی کردیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے فقر کو اس کے سامنے کردیتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غریب کی مدد کا انعام

۶۳............آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص گناہ گار تھا اور جب وہ کھانا کھانے سے فارغ ہوتا، تو اپنا دستر خوان کوڑے پر جھاڑ دیا کرتا تھا۔ اور اس کوڑے پر ایک عابد پڑا رہتا تھا۔ وہ اگر کوئی ٹکڑا یا دانہ دیکھتا تو اس کو کھالیا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا۔ حتی کہ کچھ عرصے کے بعد اس گناہگار کی وفات ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل کر دیا۔

پھر یہ عابد جنگل میں چلا گیا اور وہیں پر گھاس پتے سے گزارا کرتا تھا۔ پھر ایک عرصہ بعد اس عابد کا بھی انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عابد سے دریافت کیا

کیا تیرے ساتھ کسی نے کوئی بھلائی کی تھی؟

اس نے کہا : نہیں یارب۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : تیری معاش کہاں سے تھی؟ حالانکہ خدا تعالیٰ کو سب کچھ معلوم تھا۔

اس عابد نے کہا : میں اس کوڑی پر جاتا تھا اور روٹی کا ٹکڑا یا کوئی دانہ یا کوئی ہڈی مل جاتی۔ تو اس کو کھالیا کرتا تھا۔ پس جب آپ نے اس بستی کے رئیس کو موت دے دی، تو میں جنگل میں نکل گیا۔ اور جنگل کے پتے اور پانی سے گزارا کرنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس گناہ گار رئیس کو آگ سے نکال کر لے آؤ۔ پس اس عابد نے اس کو نکال کر عرض کیا، یارب یہ وہی شخص ہے کہ جس کے دستر خوان کی ہڈیاں اور ٹکڑے میں کھایا کرتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دو۔ یہ اس بھلائی کی وجہ سے جو تیرے ساتھ کرتا تھا۔ اگر یہ جانتے ہوئے تیرے ساتھ یہ سلوک کرتا تو میں اس کو آگ میں داخل ہی نہ کرتا۔

اللہ کی بخشش

۶۴.......... كَانَ رَجُل" يُصَلِّيْ فَلَمَّا سَجَدَ اَتَا هُ رَجُل" فَوَ طِئَى عَلٰى رَ قَبَتِهٖ فَقَا لَ الَّذِىْ تَحْتَهٗ وَ اللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا فَقَا لَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ تَاَ لّٰى عَلَى عَبْدِىْ اَنِّىْ لَا اَغْفِرُ لِعَبْدِىْ فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ

(اخر جه الطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه)

ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا پس جب وہ سجدہ میں گیا تو ایک آدمی نے آ کر اس کے گھٹنوں کو روندا، تو جو آدمی نیچے سجدہ میں تھا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! تجھے کبھی اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''میرا بندہ مجھ پر اس بات کی قسم کھاتا ہے کہ میں اپنے بندے کی بخشش نہ کروں پس بے شک میں نے اس کی بخشش کر دی۔''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صدقہ! پریشانیوں کا حل

۶۵ .... كَانَ فِيمَنَ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُل "يَأتِيُ وَكُرَ طَائِرٍ اِذَا اَفْرَخَ فَيَأْخُذُ فَرْخَيهِ فَشَكَا ذَالِكَ الطَّيْرُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا يَصْنَعُ ذَالِكَ الرَّجُلُ فَاَوْحَى اللّٰهَ اِلَيْهِ اِنْ هُوَ عَادَ فَاُهْلِكُهُ فَلَمَّا فَرَخَ :خَرَجَ ذَالِكَ الرَّجُلُ كَمَا كَانَ يَخْرُجُ وَ اَسْنَدَ سُلَّمًا

تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا، جو ایک پرندے کے گھونسلے میں سے اس کے بچے نکال لیا کرتا تھا۔ اس پرندے نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر آئندہ ایسا کرے گا تو اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ چنانچہ وہ شخص سیڑھی لے کر اس طائر کے بچے کو نکالنے جا رہا تھا، جیسا کہ پہلے جاتا تھا۔

فَلَمَّا كَانَ فِي طَرْفِ الْقَرْيَةِ لَقِيَهُ سَائِلٌ" فَاَعْطَاهُ رَغِيفًا مِنْ زَادِهٖ وَ مَضَى حَتّٰى اَتٰى ذَالِكَ الْوَكْرَ فَوَضَعَ سُلَّمَهُ ثُمَّ صَعِدَ فَاَخَذَ الْفِرْخَيْنِ وَاَبَوَاهُمَا يَنْظُرَانِ فَقَالَا : يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنَا اَنْ تُهْلِكَهُ

جب یہ بستی کے کنارے پر پہنچا تو اس کو ایک سائل ملا، تو اس شخص نے اپنے کھانے میں سے ایک روٹی اس کو دے دی اور چلا۔ حتیٰ کہ جب اس درخت کے گھونسلے کے پاس پہنچا تو پھر سیڑھی لگا کر چڑھ گیا اور بچے نکال لئے اور بچوں کے ماں باپ اس کو دیکھتے رہے۔

فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِمَا اَوَ لَمْ تَعْلَمَا اَنِّي لَا اُهْلِكُ اَحَدًا تُصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ ذَالِكَ بِمَيْتَةٍ سُوْءٍ.

(اخرجه ابن عساكر عن ابی ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر انہوں نے عرض کیا:-

اے رب! آپ نے وعدہ کیا تھا...... کہ اگر وہ دوبارہ آئے گا ...... تو اس کو ہلاک کر دیا جائے گا ...... حالانکہ وہ دوبارہ آیا اور بچے نکال کر لے گیا...... اور ہلاک نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پرندوں کو وحی بھیجی:-

کیا تم کو خبر نہیں ہے کہ میں اس آدمی کو جو صدقہ دیتا ہے...... اس دن جس دن اس نے صدقہ دیا ہو...... اس کو بری موت کے ساتھ ہلاک نہیں کرتا۔

تشریح:-

مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنے کے دن اس کو عذاب سے ہلاک نہیں کیا جائے گا۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنتی دنیاوی تکالیف کو بھول جائے گا

۶۶.........یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُصْبَغُ فِیْ جَھَنَّمَ صِبْغَۃً ثُمَّ یُقَالُ لَہٗ یَا ابْنَ آدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ؟ ھَلْ مَرَّ بِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ: وَ یُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیُصْبَغُ فِی الْجَنَّۃِ صِبْغَۃً فَیُقَالُ لَہٗ یَا ابْنَ آدَمَ: ھَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ ھَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّۃٌ قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ: لَا وَاللّٰہِ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ: وَلَا رَاَیْتُ شِدَّۃً قَطُّ

(اخرجہ احمد و عبد بن حمید و مسلم النسائی و ابن ماجہ و ابو یعلی عن انسؓ)

قیامت کے دن جنت والوں میں سے اس آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا والوں میں سے زیادہ نعمتوں میں تھا۔ اس کو جہنم میں رنگا جائے گا۔

اس سے کہا جائے گا : اے ابن آدم: تو نے کبھی کوئی خیر اور بھلائی دیکھی ہے اور تجھ پر کوئی نعمت گزری ہے؟

وہ عرض کرے گا : اللہ کی قسم! اے رب! نہیں۔

جنت والوں میں سے ایک آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف اور مصیبتوں میں ہوتا تھا۔ پھر اس کو جنت میں رنگا جائے گا۔

اس سے پوچھا جائے گا : تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟ یا تجھ پر کوئی سختی کوئی محتاجی گزری؟ وہ عرض کرے گا۔

وہ کہے گا : ”نہیں اللہ کی قسم! مجھ پر کبھی کوئی تکلیف نہیں گزری اور نہ میں نے کوئی سختی دیکھی ہے۔“

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بروز قیامت ابن آدم کی حسرت

۶۷ ...... یُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَاَنَّهٗ بَذَجٌ" فَیُوْ قَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ

قیامت کے دن ابن آدم کو اس طرح لایا جائے گا، گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے۔ پس خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

فَیَقُوْلُ اللّٰهُ : اَعْطَیْتُکَ وَ خَوَّلْتُکَ وَ اَنْعَمْتُ عَلَیْکَ فَمَا ذَا صَنَعْتَ؟

اللہ اس سے کہے گا : میں نے تجھ کو زندگی عطا کی، دولت اور عزت عطا کی اور تجھ پر انعام کیا۔ سو تو نے اس کے مقابلے میں کیا کیا؟

فَیَقُوْلُ : جَمَعْتُهٗ وَ ثَمَّرْتُهٗ وَ تَرَکْتُهٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ

ابن آدم کہے گا : اے ربّ! میں نے مال جمع کیا اور اس کو بڑھایا اور میرے پاس جس قدر مال تھا، اس کا اکثر حصہ چھوڑ آیا ہوں۔ لہٰذا آپ مجھے دنیا میں پھر بھیج دیں تاکہ میں وہ تمام مال آپ کے پاس لے آؤں۔

فَیَقُوْلُ : اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ

اللہ تعالیٰ کہے گا : تم مجھے وہ دکھاؤ جو تم نے دنیا کی زندگی میں اپنے لئے آگے بھیجا تھا۔

فَیَقُوْلُ : رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَ ثَمَّرْتُهٗ وَ تَرَکْتُهٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ آتِکَ بِهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا یُمْضٰی بِهٖ اِلَی النَّارِ

(اخرجہ الترمذی وضعفہ عن انسؓ)

ابن آدم کہے گا : اے رب! میں نے مال جمع کیا اور اس کو بڑھایا اور جس قدر میرے پاس مال تھا، اس کا اکثر حصہ دنیا ہی میں چھوڑ آیا ہوں۔ مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیج دیں تاکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں وہ تمام مال آپ کے پاس لے آؤں۔ پس جب یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ بندے نے کوئی بھلائی پہلے سے نہیں بھیجی ہے تو اس کو دوزخ میں پھینکنے کا حکم دیا جائے گا

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن بندے سے احسانات اور انعامات کے بارے میں سوال ہوگا۔ جو دنیا کی زندگی میں اس پر کئے گئے تھے۔ حدیث پاک میں بذج سے بھیڑیئے کے بچے کے ساتھ تشبیہہ دینے سے مراد تحقیر و تذلیل ہے۔ دنیا میں چھوڑ آیا اگر اللہ کے راستے میں خرچ کرتا، تو وہاں پاتا۔

گنہگار بندے کی اللہ سے گفتگو

۶۸...... یَخرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ فَیَقُولُ لَهُ رَبُّهُ تَعَالٰی مَا تُعطِنِی اِنْ اَخرَجتُکَ مِنَ النَّارِ فَیَقُولُ یَا رَبِّ اُعطِیکَ مَا تَسئَلُنِی فَیَقُولُ لَهُ کَذَبتَ وَ عِزَّتِی فَقَدْ سَئَالُتُکَ مَا هُوَ اَهوَنُ مِنْ ذٰلِکَ فَلَمْ تُعطِینِی سَئَالُتُکَ اَنْ تَسئَالُنِی فَاُعطِیکَ وَ تَدْعُونِی فَاَستَجِیبُ لَکَ وَ تَستَغفِرُنِی فَاَغفِرُ لَکَ (اخرجه الدیلمی عن انسؓ)

ایک شخص دوزخ سے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے:۔

"اے بندے! اگر میں تجھے دوزخ سے نکالوں تو مجھے اس کے بدلے میں کیا دے گا"

عرض کرے گا:۔ اے ربّ! جو چیز مانگو گے، دوں گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوگا:

جھوٹ بولتا ہے۔ مجھے میری عزت کی قسم! تحقیق میں نے تجھ سے اس سے کم درجہ اور ادنیٰ چیز مانگی تھی، لیکن تو نے مجھے نہیں دی۔ میں نے تجھ سے کہا کہ تو مجھ سے سوال کر کے مانگا کر کہ میں تجھے دیا کروں اور تو مجھ سے دعا کر میں قبول کروں گا تو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگ، میں معاف کروں گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اے موسیٰ علیہ السلام آپ کا رب سوتا ہے؟

۶۹............

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالُوْا : یٰمُوْسٰی ،هَلْ یَنَامُ رَبُّکَ ؟ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ یٰمُوْسٰی : سَأَلُوْکَ هَلْ یَنَامُ رَبُّکَ ؟ فَخُذْ زُجَاجَتَیْنِ فِیْ یَدَیْکَ فَقُمِ الَّیْلَ ، فَفَعَلَ مُوْسٰی ،فَلَمَّا ذَهَبَ مِنَ اللَّیْلِ الثُّلُثُ نَعَسَ فَوَقَعَ لِرُکْبَتَیْهِ، ثُمَّ انْتَعَسَ فَضَبَطَهُمَا حَتّٰی اِذَا کَانَ آخِرَ اللَّیْلِ نَعَسَ فَسَقَطَتِ الزُّجَاجَتَانِ فَانْکَسَرَتَا فَقَالَ یٰمُوْسٰی اَوْ کُنْتُ اَنَامُ لَسَقَطَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ فَتَهْلِکُنَّ کَمَا هَلَکَتِ الزُّجَاجَتَانِ فِیْ یَدَیْکَ وَاَنْزَلَ عَلٰی نَبِیِّهٖ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ (خرجه ابن ابی حاتم وابو الشیخ فی العظمةوابن مردویه والضیاء فی المخارة عن ابن عباسؓ کذا فی در المنثور)

بے شک ایک دفعہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! کیا آپ کا ربّ سوتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ خدا سے ڈرو۔ یعنی اللہ ربّ العزت کے متعلق اس قسم کے سوال نہ کیا کرو)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ! (علیہ السلام) انہوں نے تجھ سے سوال کیا کہ کیا تمھارا رب سوتا ہے؟ پس دو شیشیاں دونوں ہاتھوں میں لے کر رات کو کھڑے رہو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔

جب رات کا تیسرا حصہ گزرا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آ گئی۔ یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام اپنے گھٹنوں کے بل جھک گئے۔ پھر بیدار ہو گئے اور دونوں شیشیوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہے۔ یہاں تک کہ جب نصف رات گزر گئی، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اتنی زور سے اونگھ آ گئی کہ دونوں شیشیاں ان کے ہاتھ سے گر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

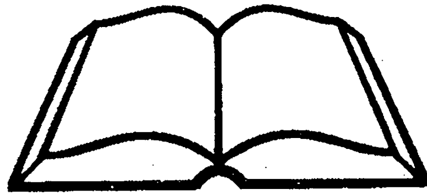
گئیں اور ٹوٹ گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

اے موسیٰ! (علیہ السلام) اگر میں سویا کرتا ......تو آسمان اور زمیں
دونوں ٹکرا کر اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ......جس طرح یہ
دونوں شیشیاں ٹوٹ گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ پر آیت الکرسی نازل فرمائی ......یعنی آیت الکرسی میں وہی اوصاف بیان فرمائے ...... جو نیند اور اونگھ اللہ تعالیٰ کی پاکی ظاہر کرتے ہیں۔

(لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ)





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک زمین سے دوسری زمین کے درمیان کی مسافت کا فاصلہ

۷۰..........آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

اِنّ الْاَرْضِیْنَ بَیْنَ کُلِّ اَرْضٍ اِلَی الَّتِیْ تَلِیْھَا مَسِیْرَۃُ خَمْس مِا ئَۃ سَنَۃٍ فَالْعُلْیَا مِنْھَا عَلٰی ظَھْرِ حُوْتٍ قَدْ اِلْتَقٰی طَرَفَاہُ فِی السَّمَآءِ وَالْحُوْتِ عَلٰی صَخْرَۃٍ وَالصَّخْرَۃُ بَیَدِ الْمَلَکِ

بیشک ہر وہ زمین جو دوسری زمین سے ملی ہوگی، اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ پس ان میں سے جو سب سے اوپر ہے وہ ایک مچھلی کی پیٹھ پر ہے۔ جس کے دونوں اطراف آسمان سے ملے ہوئے ہیں اور وہ مچھلی ایک چٹان کے اوپر ہے اور وہ چٹان ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے۔

وَالثَّانِیَۃُ مُسْجَنُ الرِّیْحِ فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یُھْلِکَ عَادًا اَمَرَ خَازِنَ الرِّیْحِ اَنْ یُرْسِلَ عَلَیْھِمْ رِیْحًا تُھْلِکُ عَادًا فَقَالَ یَا رَبِّ اُرْسِلُ عَلَیْھِمْ مِنَ الرِّیْحِ قَدْرَ مَنْخَرِ الثَّوْرِ؟ فَقَالَ لَہُ الْجَبَّارُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِذَنْ تَکْفِی الْاَرْضَ، وَمَنْ عَلَیْھَا وَلٰکِنْ اَرْسَلَ عَلَیْھِمْ بِقَدْرِ خَاتَمٍ، فَھِیَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِہٖ (مَا تَذَرُ مِنْ شَیْئٍ اَتَتْ عَلَیْہِ اِلَّا جَعَلَتْہُ کَالرَّمِیْمِ

دوسری زمین میں ہوا مسخر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عادیوں کو ہلاک کرنا چاہا تو ہوا کے داروغے کو حکم دیا کہ ان کی تباہی کیلئے ہوائیں چلا دو۔ فرشتے نے عرض کیا کہ ہواؤں کے خزانوں میں اتنا وزن کردوں، جتنا کہ بیل کا نتھنا ہوتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:-

اگر اتنا وزن کردیا تو زمین اور اس کی کل کائنات کو الٹ دے گی، بلکہ اتنا وزن کردو، جتنا انگوٹھی کا حلقہ ہوتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پس یہ اللہ تعالیٰ کا وہ قول ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں فرمایا:-

''وہ جس چیز پر گزرتی تھی اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح چورا چورا کر دیتی تھی''

وَ الثَّا لِثَۃُ فِیْھَا حِجَا رَ ۃُ جَھَنَّمَ

تیسری زمین، اس میں جہنم کی پتھر ہیں

وَ الرَّ ا بِعَۃُ فِیْھَا کِبْرِ یْتُ جَھَنَّمَ قَا لُوْا : یَا رَسُوْ ل اللّٰہِ اَلِلنَّا رِ کِبْرِیْتٌ ؟ قَا لَ نَعَمْ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِیْھَا لَاَوْدِیَۃً مِنْ کِبْرِیْتٍ لَوْ اُرْسِلَ فِیْھَا الْجِبَا لُ الرَّوَاسِیْ لَمَا عَتْ

اور چوتھی زمین اس میں جہنم کی گندھک (کبریت) ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آگ کے لئے بھی کبریت ہے؟ ارشاد فرمایا:-

ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ان میں کبریت کی ایسی وادیاں ہیں کہ اگر اس میں بڑے بڑے پہاڑ بھی ڈالے جائیں تو البتہ وہ پگھل کر بہہ جائیں گے۔

وَالْخَا مِسَۃُ فِیْھَا حَیَّا تُ جَھَنَّمَ ، اِنَّ اَفْوَا ھُمَا کَا لْاَوْدِیَۃِ تَلْسَعُ الْکَا فِرَ اللَّسْعَۃَ فَلَا فَلَا یَبْقِیَ مِنْہُ لَھُمٌ عَلٰی وَضَمٍ

پانچویں زمین اس میں جہنم کے سانپ ہیں۔ بے شک ان سانپوں کے منہ وادیوں کی طرح ہیں۔ جو کافر کو ڈسے گا، پس دستر خوان پر اس میں سے کوئی گوشت نہیں بچے گا۔

والسَّا دِسَۃُ فِیْھَا عَقَارِبُ جَھَنَّمَ اِنَّ اَدْنٰی عَقْرَبَۃَ مِنْھَا کَالْبِغَا لِ الْمو کفۃ تُضْرِبُ الْکَا فِرَ ضَرْ بَۃَ یَنْسہ ضَرْ بھا حَرَّ جَھَنَّمَ

چھٹی زمین، اس میں جہنم کے بچھو ہیں اور ان بچھوؤں میں سے ادنٰے بچھو لدے ہوئے خچر کے برابر ہوگا۔ جو ایک دفعہ کافر کو مارے گا تو وہ جہنم کی ساری گرمی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھلا دے گا۔

وَالسَّابِعَةُ سَقَرُ وَفِيهَا اِبْلِيْسُ مُصَفَّدٌ بِالْحَدِيْدِ يَدٌ اَمَامَهُ وَيَدٌ خَلْفَهُ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُطْلِقَهُ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ اَطْلَقَهٗ۔

(اخرجه الحاکم و صححهٗ و تعقب عن ابن عمرؓ)

ساتویں زمین دوزخ ہے اور اس میں شیطان ہیں، جو لوہے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ ایک ہاتھ اس کا آگے اور ایک ہاتھ اس کا پیچھے ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کسی کو چھوڑنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایٹم بم سے زیادہ خطرناک گناہ! غیبت

۱۷............ اِنَّ الْعَبْدَ لَیُعْطٰی کِتَابُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْشُوْرًا فَیَرٰی فِیْهِ حَسَنَاتٍ لَمْ یَعْمَلْهَا فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ لَمْ اَعْمَلْ هٰذِهِ الْحَسَنَاتِ فَیَقُوْلُ اَنَا کَتَبْتُهٗ بِاغْتِیَابِ النَّاسِ اِیَّاکَ وَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیُعْطٰی کِتَابُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْشُوْرًا، فَیَقُوْلُ رَبِّ اَلَمْ اَعْمَلْ حَسَنَةً یَوْمَ کَذَاوَ کَذَافَیُقَالُ لَهٗ مُحِیَتْ عَنْکَ بِاغْتِیَابِکَ النَّاسَ.

(اخرجه الخرائطی عن ابی امامه و فیه الحسن بن دینار عن حصیب ابن جحدر)

بے شک بندے کو قیامت کے دن اپنی کتاب (نامۂ اعمال) کھلا ہوا دیا جائے گا پس اس نامۂ اعمال میں وہ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوں گی۔

وہ عرض کرے گا : اے رب! یہ نیکیاں تو میں نے نہیں کیں۔

اللہ ارشاد فرمائے گا : لوگوں کی غیبت کی وجہ سے جو وہ تیری غیبت کرتے تھے

بے شک ایک بندے کو اس کا نامۂ اعمال قیامت کے دن کھلا ہوا دیا جائے گا۔

وہ عرض کرے گا : اے رب! کیا میں نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں نیکیاں نہیں کیں تھیں؟

تو ارشاد ہوگا : چونکہ تو نے لوگوں کی غیبت کی تھی اس وجہ سے تیری وہ نیکیاں مٹا دی گئیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت کا مثالی درخت

۷۲............ اِنّ فِی الْجَنّةِ لَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ اَعْلَا ھَا الْحُلَل وَمِنْ اَسْفَلِھَا خَیْلُ یَلْقَ مِنْ ذَھَبٍ مُسْرَجَةٌ مُلَجّمَةٌ بِا الدُّرِ وَالْیَا قُوْتِ وَلَا تروثُ وَلَا تَبُوْلُ ذَوَاتَ اَجْنِحَةٍ فَیَجْلِسُ عَلَیْھَا ؟اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ فَیَطِیْرُ بِھِمْ حَیْثُ شَا ءُوْا فَیَقُوْلُ الّذِیْنَ اَسْفَلَ مِنْھُمْ یَا اَھْلَ الْجَنّةِ نَا صِفُوْنَایَا رَبّ مَا بَلَغ بِھٰؤُ لَا ءِ ھٰذِہِ الْکِرَامَة؟ فَقَا لَ اللّٰہُ اِنّھُمْ کَا نُوْ یَصُوْمُوْنَ وَکُنْتُمْ تَفْطُرُوْنَ یَقُوْمُوْنَ اللّیْلَ وَکُنْتُمْ تَنَا مُوْنَ وَکَا نُوْا یُنْفِقُوْنَ وَکُنْتُمْ تَبْخَلُوْنَ وَکَانُوْ یُجَا ھِدُوْنَ اَلْعَدُوّ وَکُنْتُمْ تَجْبُنُوْنَ .

(اخرجه ابو الشیخ فی العظمة والخطیب عن علیؓ)

بے شک جنت میں ایک درخت ہے، جس میں سے جوڑے اور زیورات نکلیں گے۔ اور اس درخت کے نیچے سے ایسے گھوڑے نکلیں گے، جو سجائے ہوئے ہیں۔ سونے کی اس کی زین اور لگام موتیوں اور زبرجد کے ہوں گے اور وہ گھوڑے نہ پیشاب کریں گے اور نہ لید کریں گے۔ ان گھوڑوں کے پر ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کے دوست، ان گھوڑوں پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے، ان کو لے جائیں گے۔ جب یہ اولیاء اللہ ان گھوڑوں پر اڑ رہے ہوں گے، تو بعض اہل جنت جو کم درجے کے ہوں گے، ان کو دیکھ کر کہیں گے کہ اے اہل جنت! ہمارے ساتھ انصاف کرو۔ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ الٰہی یہ اس مرتبے پر کس طرح پہنچے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

یہ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم افطار کرتے تھے۔

یہ راتوں کو عبادت کرتے تھے اور تم سویا کرتے تھے۔

یہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے۔

یہ دشمن سے جہاد کرتے تھے اور تم بزدلی دکھایا کرتے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں اس بندہ پر کئی مرتبہ نگاہ ڈالتا ہوں

۷۳.......... اِنَّ مُوْسٰی بنِ عِمْرَانَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَضْطَرِبُ، فَقَالَ يَدْعُوْ اللّٰهَ (لَهُ) اَنْ يُعَافِيْهِ فَقِيْلَ لَهُ، يَا مُوْسٰى لَيْسَ الَّذِىْ يُصِيْبُهُ حَظٌّ مِنْ اِبْلِيْسَ وَلٰكِنَّهُ جَوَّعَ نَفْسَهُ لِيْ فَهُوَ الَّذِىْ تَرىٰ اِنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّاتٌ اَتَعْجَبُ مِنْ طَاعَتِهِ لِيْ فَمُرْهُ فَلْيَدْعُ لَكَ فَاِنَّ لَهُ عِنْدِىْ كُلَّ يَوْمٍ دَعْوَاتٌ.

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے، جو کسی تکلیف سے پریشان تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی صحت اور عافیت کے لئے دعا فرمانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

اس کا اضطراب کسی شیطانی اثر کا نتیجہ نہیں ...... بلکہ اس کا اضطراب اس کے نفس کی بھوک کی وجہ سے ہے...... جو میرے لئے اختیار کی...... اور یہ جس حالت میں تم دیکھ رہے ہو...... میں اس پر دن میں کئی مرتبہ نگاہ ڈالتا ہوں۔

اے موسیٰ! (علیہ السلام) کیا تم اس کی فرمانبرداری پر تعجب کرتے ہو؟ تم اس کو حکم دو، تاکہ وہ تمھارے لئے دعا کرے۔ میرے نزدیک ہر دن میں اس کی دعائیں مخصوص اثر رکھتی ہیں۔

تشریح:۔

مطلب یہ ہے کہ اس کی بے چینی میری محبت میں ہے اور یہ خاص بندہ ہے اس کی دعائیں مقبول ہیں اللہ تعالیٰ کے بعض نیک بندے ہمیشہ چپکے سے رہتے ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت میں کھیتی باڑی کرنے والا

۴۷............ اِذَ دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّةِ ، اَلْجَنَّةُ مَرَّ رَجُل" فَقَالَ يَا رَبِّ : اِئْذَنْ لِیْ فِیْ الزَّرْعِ فَقَا لَ اللّٰهُ لَهٗ هٰذِهِ الْجَنَّةُ كُلْ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتَ فَقَا لَ يَا رَبِّ اِئْذِنْ لِیْ فِیْ الزَّرْعِ فَاَذِنَ لَهٗ فَيَبْذُ رُحبَةً وَلَايَلْتَفِتُ حتّٰى يَعُوْدُ كُلُّ سَنْبُلَةٍ طُوْ لُهَا اِثْنَتَا عَشَرَ ةَ ذِرَاعًا ثُمَّ لَا يَبْرَحُ مَكَا نَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُ رَكَا م" اَمْثَا لَ الْجِبَا ل

(اخرجه ابو الشيخ فی العظمة عن ابی ھریرہ رضی الله تعالیٰ عنه)

جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو، ایک آدمی گزرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا:-

اے رب مجھے کھیتی کرنے کی اجازت دے دے۔

تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے:-

یہ جنت ہے اس میں سب کچھ ہے جو چاہو۔

پھر وہ عرض کرے گا: اے رب مجھے کھیتی کرنے کی اجازت دیدے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اجازت دے دیں گے۔ پس وہ بیج ڈالے گا اور وہ ادھر ادھر دیکھنے نہیں پائے گا کہ ہر ایک بالی اُگ آئے گی، جس کی لمبائی دس گز کی ہوگی تو وہ اپنی جگہ سے ملنے نہیں پائے گا کہ پہاڑوں کی مانند اس کی ڈھیر لگ جائے گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرشتے قرآن سننے اتر گئے

۷۵............عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ بَیْنَمَا ھُوَ لَیْلَۃً یَقْرَاءُ فِیْ مِرْبَدِہٖ اِذْ جَالَتْ فَرَسُہٗ فَقَرَاءَ ثُمَّ جَالَتْ اُخْرٰی فَقَرَاءَ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا قَالَ اُسَیْرٌ فَخَشِیْتُ اَنْ تَطَا یَحْیٰی فَقُمْتُ اِلَیْھَا فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فَوْقَ رَاْسِیْ فِیْھَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاھَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! بَیْنَمَا اَنَا الْبَارِحَۃَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ اَقْرَاُ فِیْ مِرْبَدِیْ اِذْ جَالَتْ فَرَسِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِقْرَاءِ ابْنَ حُضَیْرٍ! قَالَ: فَقَرَاْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا فَقَالَ. رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِقْرَا ابْنِ حُضَیْرٍ! قَالَ فَقَرَاْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِقْرَاءِ بْنِ حُضَیْرٍ! قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، وَکَانَ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِنْھَا، خَشِیْتُ اَنْ تَطَاہُ فَرَاَیْتُ مِثْلَ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تِلْکَ الْمَلَائِکَۃُ کَانَتْ تَسْتَمِعُ لَکَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَرَاھَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْھُمْ. (رواہ مسلم، باب نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ اچانک ان کی گھوڑی اچھلنے لگی۔ انہوں نے اور پڑھا، وہ گھوڑی اور اچھلنے لگی۔ وہ پڑھتے رہے، گھوڑی اچھلتی رہی۔

حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں (میرے بچے) یحییٰ کو (جو وہیں قریب تھا) کچل نہ ڈالے۔ اس لئے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے۔ جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں۔ پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں اٹھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

میں صبح کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:-

اے اللہ کے رسول! میں گزشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن شریف پڑھ رہا تھا، اچانک میری گھوڑی اچھلنے لگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا	:	ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔
انہوں نے عرض کیا	:	میں پڑھتا رہا، وہ گھوڑی پھر اچھلی۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا	:	ابن حضیر پڑھتے رہتے۔
انہوں نے عرض کیا	:	میں پڑھتا رہا، وہ بھی اچھلتی رہی۔
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا	:	ابن حضیر پڑھتے رہتے۔
انہوں نے عرض کیا	:	پھر میں اٹھ کر چل دیا، کیونکہ میرا لڑکا یحیٰ گھوڑی کے قریب ہی تھا۔ مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں یحیٰ کو کچل نہ ڈالے، تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے، جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں۔ پھر وہ چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

وہ فرشتے تھے، تمہارا قرآن سننے آئے تھے۔ اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو اور لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے۔ وہ فرشتے ان سے چھپے نہ رہتے۔ (مسلم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قیامت کے دن کے پانچ سوالات

۷۶.......... حضرت عدی ابن حاتم سے ایک حدیث شریف مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر شخص سے براہ راست بات کرے گا...... درمیان میں کوئی ترجمان اور واسطہ نہ ہوگا...... اس وقت جب اپنی دائیں طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے گا...... تو نیکیوں کو دیکھے گا...... جن کو اس نے دنیا میں کیا ہے...... اور جب بائیں طرف مڑ کر دیکھے گا...... تو ان گناہوں کو دیکھے گا...... جو اس نے دنیا میں کیئے...... اور سامنے کی طرف جب نگاہ اٹھا کر دیکھے گا...... تو جہنم کی آگ نظر آئے گی......

ایسی کشمکش کی حالت میں جب تک...... پانچ سوالات کے جوابات نہ دے گا...... اس وقت تک...... اللہ کی دربار میں اپنے قدموں کو ہلا نہیں سکے گا...... یہ سوالات بھی نہایت سنگین ہوں گے...... جن کو حدیث پاک میں رسول ﷺ نے ترتیب وار بیان فرمایا ہے...... ان پانچ چیزوں میں سے:۔

☆ 1 ☆.......... ایک عمر کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ تم نے اپنی عمر کس طرح سے گزاری ہے؟ پوری زندگی عمر کا کتنا حصہ نیکیوں میں گزارا ہے اور کتنا معصیت میں گنوایا ہے؟

اس لئے کہ انسان کی [illegible] پاک کی طرف سے امتحان کے واسطے ایک متعین وقت ہے۔ جیسا کہ [illegible] سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں امتحان کو سوالات کے جوابات لکھنے کے لئے تین چار گھنٹے کا وقت دیا جاتا ہے۔ اگر اس وقت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو کام میں لا کر تمام سوالات کے جوابات بہترین انداز سے لکھ دے گا، تو اس کو اعلیٰ درجے کی کامیابی ہوگی۔

اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم کو بھی کچھ سوالات کے جوابات لکھنے کے لئے عمر عزیز کا وقت دیا ہے۔ کسی کو پچاس سال، کسی کو ساٹھ سال اور کسی کو ستر سال۔ یہ اللہ کے یہاں سے کئے گئے، سوالات کے جوابات کی تیاری کے لئے وقت دیا گیا ہے۔ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سے جتنے بھی احکام ہمارے اوپر لازم کئے ہیں، گویا کہ وہ سب کے سب سوالات ہیں اور ان تمام احکام کو عملی جامہ پہنانا سوالات کے جوابات ہیں۔

جس طرح ایک طالب علم امتحان اہ میں سوالات کے جوابات لکھنے کا اہتمام کرتا ہے، وقت ضائع نہیں کرتا، اسی طرح تمام انسانوں کو اپنی عمر میں سے کوئی وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اور ایک ایک گھڑی کو قیمتی سمجھ کر خدا کے احکام پر عمل کا اہتمام کرنا لازم ہے۔ اس لئے اللہ پاک سب سے پہلا سوال یہ کرے گا کہ اپنی عمر عزیز کو تم نے کہاں گنوایا۔

☆2☆.......... دوسرا سوال جوانی کے متعلق ہوگا کہ تم نے اپنی جوانی کو کہاں صرف کیا؟

جوانی سے متعلق خاص طور پر اس لئے سوال کیا جائے گا کہ انسان جوانی کی حالت میں ہر کام صحیح طریقے سے کرسکتا ہے۔ اس لئے کہ جوانی، تندرستی اور قوت کا زمانہ ہوتا ہے اور قوت اور تندرستی دونوں چیزیں، اس دنیا کے اندر ایسی نعمت ہیں، جن کا کوئی بدل نہیں ہے۔ بڑے بڑے ہسپتالوں میں جا کر دیکھ لیا جائے، تو اندازہ ہوگا کہ دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی چیز تندرستی ہی نظر آئے گی۔

آدمی صحت وتندرستی کے لئے اپنی حسب گنجائش دور دراز شہروں اور ملکوں کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سفر کرتا ہے۔ ہزاروں لاکھوں روپیہ خرچ کر ڈالتا ہے، صرف ایک چیز یعنی تندرستی اور صحت کو حاصل کرنے کے لئے۔

اسی طرح جوانی کی قوت کتنی بڑی قیمتی چیز ہے۔ ہر بوڑھے اور کمزور کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی قیمتی نعمت عطا فرمائی تھی۔ اس زمانے میں ہر طریقے سے عبادت کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جوانی کی قیمتی نعمت کے بارے میں سوال کرے گا کہ تم نے اس کو کہاں صرف کیا؟

☆3☆ .... تیسرا یہ کہ مال کے بارے میں سوال ہوگا، کہاں سے حاصل کیا؟

ہم نے جو رسول اللہ ﷺ کے ذریعے حلال کا راستہ بتلا دیا تھا اس سے یہ مال حاصل کیا ہے یا حرام کے راستے سے حاصل کیا ہے؟

☆4☆ ...... چوتھے یہ کہ جو مال و دولت ہم نے تم کو دی تھی، تم نے اس کو کہاں خرچ کیا ہے؟ جائز چیزوں میں خرچ کیا ہے یا ناجائز امور میں خرچ کیا ہے؟ اور اپنی دولت میں سے آخرت کے لئے کیا جمع کیا ہے؟

تم نے اخلاص کے ساتھ اپنے گھر اپنے مال میں سے ایک کھجور بھی خرچ کی ہے، ہم نے اس کو بڑھا کر پہاڑ کے برابر کر دیا ہے اور یہ بھی سوال ہوگا کہ تم نے اس مال کو ناجائز چیزوں میں کیوں خرچ کیا؟ فضول خرچی کیوں کی؟ اسطرح ہر انداز سے سوال ہوگا۔

☆5☆ .... پانچواں سوال یہ ہوگا کہ ہر مسلمان پر علم دین کا حاصل کرنا فرض ہے۔ لہٰذا ہم نے جو علم تم کو عطا کیا ہے، اسکے مطابق تم نے کتنا عمل کیا تھا؟

(طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ)

ہر مسلمان مرد و عورت پر ضرورت کے مطابق علم سیکھنا فرض ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ وہ پانچ سوالات ہیں، جب تک ان تمام سوالات کے جوابات نہ دیگا، اپنی جگہ سے ملنے کی بھی اجازت نہیں ہوگی۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کے ساتھ بغیر سوال وجواب کے چشم پوشی کا معاملہ فرمائے۔

ہمارے اعمال تو ایسے نہیں جو دربار عالی میں پیش ہونے کے لائق ہوں۔ اگر چشم پوچشی کا معاملہ نہ ہوا، تو خیر نہیں۔بس اس کی بے پناہ رحمت سے یہی امید ہے کہ ہم سب کو بغیر حساب وکتاب کے جنت نصیب فرمائے۔حدیث شریف کی عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّمَ قَالَ لَا تَزَالُ قدما ابن اٰدَمَ یوم القیامۃِ مِنْ عِنْدِ رَبّہٖ حتیٰ یُسْاَلَ عن خمسٍ عن عُمرہٖ فِیْمَا اَفْنَا ہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا ابْلَا ہُ و عَنْ مَا لہ مِنْ اَیْنَ اکتَسَبہٗ و فِیْمَا انفقہٗ وَ مَا ذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ (الحدیث)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:-

قیامت کے دن اللہ کی دربار میں بنی آدم کے قدم اس وقت تک
اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے، جب تک پانچ چیزوں سے متعلق
سوال نہ کرلیا جائے۔

(1)............اس کی عمر سے متعلق کہ اپنی عمر کو کہاں فنا کیا ہے؟
(2)............اس کی جوانی سے متعلق کہ اس کو کس چیز میں گنوایا ہے؟
(3)............اور اس کے مال سے متعلق کہ کہاں سے کمایا؟
(4)............اپنا مال کہاں خرچ کیا ہے؟
(5)............جو علم اس کو حاصل ہوا تھا اسکے مطابق کہاں تک عمل کیا ہے؟

حضرت ابو برزہ اسلمیؓ کی روایت میں...... عَنْ شَبَابِہٖ ......کی جگہ پر...... عن جسمہٖ ...... کا لفظ آیا ہے جو صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابراہیم علیہ السلام آگ کے سمندر میں

۷۷..........اہل بابل بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہی سے بت پرستی کے بارے میں مناظرہ کیا تھا اور مجسموں کو توڑ پھوڑ کر اور ان کی تحقیر وتذلیل کر کے ان کا باطل ہونا واضح فرمایا تھا۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَّ مَاْوٰكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ.

اور ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: تم جو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو لے بیٹھے ہو، تو دنیا کی زندگی میں باہم دوستی کے لئے۔ (مگر) پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے (کی دوستی) سے انکار کردو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور تمھارا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور کوئی تمھارا مددگار نہ ہوگا۔ (العنکبوت: ۲۵...۲۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستوں کو دعوت غور وفکر دینے کے لئے ایک زبردست تدبیر کی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ انبیاء میں فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ . قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ .قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ . قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مِنَ الشّٰھِدِیْنَ. وَ تَا للّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ. فَجَعَلَھُمْ جُذٰذًا اِلَّا کَبِیْرًا لَّھُمْ لَعَلَّھُمْ اِلَیْہِ یَرْجِعُوْنَ.

انہیں تسلیم کر لینا چاہیئے کہ یہ محض عام پتھروں جیسے پتھر ہیں اور کچھ نہیں۔ انہوں نے اپنے دل میں غور کیا تو آپس میں کہنے لگے:

......اِنَّکُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ...... ''بے شک تم ہی بے انصاف ہو''

یعنی وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے اور انہوں نے کہا: تم نے خود ہی یہ غلطی کی کہ ان کے پاس کوئی چوکیدار یا محافظ نہ چھوڑا۔

......ثُمَّ نُکِسُوْا عَلٰی رُءُ سِھِمْ...... ''تب انہوں نے سر جھکا لئے''

قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یعنی وہ حیرت زدہ رہ گئے (کہ کیا جواب دیں) اور انہوں نے (شرم سے) سر جھکا لئے اور بولے۔

......لَقَدْ عَلِمْتَ مَا ھٰٓؤُلَآءِ یَنْطِقُوْنَ......

''تم جانتے ہو یہ بولتے نہیں''

(یعنی) ابراہیم (علیہ السلام)! آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ مجسمے باتیں نہیں کرتے، پھر آپ ہمیں کیوں کہتے ہیں کہ ان سے پوچھ لو۔ تب حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے فرمایا:

اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ شَیْئًا وَّ لَا یَضُرُّکُمْ. اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ.

''پھر تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو تمہیں نہ کچھ فائدہ دے سکیں اور نہ نقصان پہنچا سکیں؟ تُف ہے تم پر! اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو اُن پر بھی! کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

......فَاَقْبَلُوْٓا اِلَیْہِ یَزِفُّوْنَ......

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''تو وہ لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے''

مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا:۔یعنی وہ تیزی سے آپ کی طرف گر پڑے۔آپ نے فرمایا:۔

...... اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْن......

''کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو''

یعنی تم ان بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہو جنہیں تم خود لکڑی اور پتھر سے تراش کر اپنی مرضی کے مطابق ان کی شکل بناتے ہو؟

......وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْن......

''حالانکہ تم کو اور جو تم بناتے ہو اس کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں ......مــــا......کو مصدریہ قرار دے کر اس طرح بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔

''اللہ نے تمھیں اور تمھارے اعمال کو پیدا کیا ہے۔''

اور ......ما......کو ......الذی......کے معنوں میں اسم موصول قرار دے کر اس طرح بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔

''اللہ نے تمھیں بھی پیدا کیا ہے اور جو کچھ تم بناتے ہو (یعنی اصنام) انہیں بھی (پیدا کیا ہے)''

دونوں صورتوں میں یہی مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ تم بھی مخلوق ہو اور یہ بت بھی مخلوق ہیں۔ پھر ایک مخلوق دوسری مخلوق کی عبادت کیوں کرے؟ اگر تمھارا انہیں پوجنا درست ہے، تو یہ بھی درست ہونا چاہیئے کہ وہ تمھیں پوجیں۔ (کیونکہ مخلوق ہونے کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں) لہٰذا یہ دنوں باتیں برابر غلط ہیں۔

''عبادت صرف اسی خالق کی واجب ہے جس کا کئی شریک نہیں۔''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم نے لاجواب ہونے پر وہی رویہ اپنایا جو ہر سرکش اور متکبر، شکست کھانے کے بعد اپناتا ہے۔ لہٰذا مشرک قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نشانِ عبرت بنانے کا پروگرام بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بری چال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

قَالُوا ابْنُوْ ا لَهٗ بُنْيَا نًا فَاَلْقُوْ هُ فِى الْجَحِيْمِ. فَاَرَادُوْ ابِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ

''وہ کہنے لگے کہ اس کے لئے ایک عمارت بناؤ، پھر اس کو آگ کے ڈھیر میں ڈال دو۔ غرض انہوں نے اس کے ساتھ ایک چال چلنی چاہی اور ہم نے انہیں ہی زیر کردیا۔'' (الصفات)

جب وہ لوگ بحث و مناظرہ کے میدان میں شکست کھا گئے اور ان کے پاس کوئی دلیل باقی رہی، نہ شبہ، جسے دلیل کا رنگ دے کر پیش کیا جا سکے، تو انہوں نے حماقت اور سرکشی پر مبنی اپنے مذہب کی تائید کے لئے قوت اور اقتدار کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص تدبیر سے دینِ حق کو غالب کر کے اپنی برہان کو پختہ ثابت کردیا۔

جیسے کہ ارشاد ہے:۔

قَالُوْ حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ. قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ. وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ

(تب) وہ کہنے لگے کہ اگر تمھیں (اس سے اپنے معبود کا انتقام لینا اور) کچھ کرنا ہے تو اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ ہم نے حکم دیا: اے آگ! سرد ہو جا اور ابراہیم پر (موجب) سلامتی (بن جا) ان لوگوں نے تو ان (ابراہیم) کا برا چاہا تھا، مگر ہم نے انہی کو نقصان میں ڈال دیا۔

واقعہ یوں ہوا کہ انہوں نے ہر ممکن جگہ سے ایندھن جمع کرنا شروع کیا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک مدت تک اکٹھا کرتے رہے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اگر کوئی عورت بیمار ہوتی، تو یہی نذر مانتی کہ اگر مجھے شفاء ہوگئی، تو ابراہیم کو نذر آتش کرنے کے لئے اتنا ایندھن دوں گی۔ پھر انہوں نے ایک وسیع وہموار جگہ میں وہ تمام ایندھن رکھ کر اسے آگ لگا دی۔ آگ روشن ہوئی، بھڑکی اور اس کے شعلے بلند ہو گئے۔ اس سے اتنی بڑی بڑی چنگاریاں اڑنے لگیں، جو اس سے پہلے کبھی کسی نے نہیں دیکھی تھیں۔

تب انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو ایک منجنیق میں رکھا، جو "ہیزن" نام کے ایک "کردی" آدمی نے بنائی تھی۔ یہ آلہ سب سے پہلے اسی شخص نے بنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔ وہ قیامت تک دھنستا چلا جائے گا۔ پھر لوگوں نے آپ کو پکڑ کر باندھ دیا اور مشکیں کس دیں۔ اس وقت آپ یہ فرما رہے تھے

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الْمُلْکُ، لَا شَرِیْکَ لَکَ

(اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے جہانوں کے مالک! تیری ہی تعریف ہے، تیری ہی بادشاہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر منجنیق میں رکھا گیا اور اس کے ذریعے سے آگ میں پھینکا گیا، تو آپ فرما رہے تھے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

"ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے"

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا:-

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ...... یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت فرمائی تھی، جب انہیں آگ میں پھینکا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور حضرت محمد ﷺ نے اس وقت فرمائی جب آپ کو بتایا گیا۔

اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ"

کفار نے تمھارے (مقابلے کے) لئے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے سو ان سے ڈرو۔ تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے کہ ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ پھر وہ اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل کے ساتھ (خوش وخرم) واپس آئے۔ ان کو کسی طرح کا ضرر نہ پہنچا۔

بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام ہوا میں تھے، تو جبرائیل علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا: ابراہیم! (علیہ السلام) آپ کی کوئی حاجت؟ انہوں نے کہا:

"آپ سے تو کوئی کام نہیں"

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ بارش کا فرشتہ کہنے لگا "مجھے کب حکم دیا جائے گا کہ میں بارش برسادوں؟" لیکن اللہ کا حکم اس سے بھی پہلے پورا ہو گیا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

(قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ)

"ہم نے حکم دیا کہ اے آگ! سرد ہو جا اور ابرہیم پر (موجب) سلامتی (بن جا")

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے (سَلٰمًا) کا مطلب ہے کہ آپ کو تکلیف نہ پہنچائے۔

حضرت ابن عباسؓ اور ابو العالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:۔

اگر اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتا (سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ) ابراہیم پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلامتی والی ہو جا! تو آگ اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ آپ کو اس کی ٹھنڈک سے تکلیف محسوس ہوتی۔

۱ . صحیح البخاری التفسیر باب قولہ تعالیٰ (الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم) حدیث 4563

۲ تفسیر الطبری 58/10 تفسیر سورۃ الانبیاء آیت:69

حضرت کعب احبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس دن پوری زمین کے باشندے آگ سے فائدہ نہ اٹھا سکے اور آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صرف وہ رسیاں جلائیں جن سے وہ باندھے گئے تھے۔

منہال بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

میری زندگی میں کوئی دن اور رات وہاں گزرے ہوئے ایام سے زیادہ خوش گوار نہیں گزری۔

کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فتح پانا چاہی، لیکن انہیں شکست ہوئی۔ انہوں نے بلند ہونا چاہا، لیکن پستی نصیب ہوئی۔ انہوں نے غالب آنا چاہا، لیکن مغلوب ہوئے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ. (الانبیاء: 70/21)

''اور ان لوگوں نے تو ابرہیم کا برا چاہا تھا مگر ہم نے انہیں کو نقصان میں ڈال دیا۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ (الصافات: 98)

''انہوں نے ابرہیم کے ساتھ چال چلنا چاہی مگر ہم نے انہی کو زیر کر دیا۔''

انہیں دنیا میں خسارہ اور پستی نصیب ہوئی۔ آخرت میں انہیں جہنم کی آگ نصیب ہوگی۔ جس میں کوئی ٹھنڈک اور سلامتی نہیں۔ انہیں وہاں سلام بھی نہیں کہا جائے گا، بلکہ اس کی وہ کیفیت ہے، جو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی:

(اِنَّهَا مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا) الفرقان: 66

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اور دوزخ ٹھیرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے۔''

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

''چھپکلی کو قتل کر دیا کرو''، وہ ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں (اسے تیز کرنے کے لئے) پھونکیں مارتی تھی۔''

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں مار دیا کرتی تھیں۔

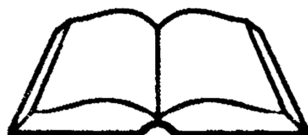
حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک عورت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ دیکھا کہ ایک نیزہ موجود ہے۔ اس نے کہا: یہ نیزہ کس لئے ہے: فرمایا: ''ہم اس کے ساتھ چھپکلیوں کو مارا کرتے ہیں۔'' پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنایا:۔

''جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا، تو تمام جانور آگ بجھانے کی کوشش کرنے لگے، سوائے چھپکلی کے۔ جو پھونکیں مار کر آگ سلگانے لگی تھی۔''

(۱) تفسیر الطبری' 58\10 تفسیر سورة الانبیاء' آیت : 69

(۲) صحیح البخاری 'احادیث الانبیاء' باب قول الله تعالیٰ (وتخذالله ابراهیم خلیلا) حدیث: 3359 وصحیح مسلمٔ السلامٔ باب استجاب قتل الوزغ، حدیث 2237

(۳) مسند احمد: 200\6 (۴) مسند احمد: 217\6





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عورتوں کی کہانی آپ ﷺ کی زبانی

۷۸............ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے گیارہ عورتیں بیٹھیں اور انہوں نے باہم یہ عہد و پیمان کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات پوشیدہ نہ رکھیں گی۔

پہلی نے کہا:۔

میرا خاوند تو ایسا ہے...... جیسے دبلے اونٹ کا گوشت...... کسی دلدل والے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو...... اور اس کی نرم زمین نہ ہو...... کہ کوئی اس پر چڑھ سکے...... نہ ایسا فربہ گوشت ہے کہ کھسک آئے۔ مراد یہ ہے کہ وہ بخیل اور بدخلق ہے۔

دوسری نے کہا:۔

میں اپنے خاوند کی باتیں شائع نہیں کرتی ...... مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے چھوڑ نہ دے...... میں بیان کرنے آؤں گی ...... ذرہ ذرہ بیان کر کے رکھ دوں گی۔ مراد یہ ہے کہ اس میں بکثرت عیب ہیں۔

تیسری نے کہا:۔

میرا خاوند دراز قد ہے...... اگر میں اسکے بارے میں بولوں...... تو مجھے طلاق مل جائے...... اور اگر چپ رہوں...... تو مجھے بیچ ادھر میں ڈال رکھے...... یعنی ایسا جیسے کہ کوئی بے خاوند والی ہو۔

چوتھی نے کہا:۔

میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح ہے...... اس میں نہ گرمی ہے...... اور نہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سردی نہ خوف ہے..... نہ اس سے جی اکتاتا ہے..... غرض یہ ہے کہ خوبیوں سے آراستہ ہے..... اس سے جی نہیں گھبراتا..... کیونکہ اس میں کوئی ناگوار بات نہیں۔

پانچویں نے کہا:-

میرا خاوند اگر آتا ہے..... تو چیتا ہے..... یعنی نرم خوئی کرتا ہے..... اور اگر جاتا ہے تو شیر ہو جاتا ہے..... یعنی اس کی ہیبت طاری ہو جاتی ہے..... جو گھر میں رکھ دیتا ہے..... پھر کبھی اس کو نہیں پوچھتا ہے..... غرض یہ ہے کہ وہ کریم ہے..... اور سوتا بہت ہے..... کیونکہ چیتا زیادہ سونے کے ساتھ موصوف ہے..... اور شیر کے سے کام کرتا ہے..... اور وہ ایک درندہ جانور ہے..... کیونکہ گوشت مقوی بدن ہے اور عقل اور فہم کو نہایت تیز کرتا ہے..... اور وہ امام مالک کے نزدیک حلال ہے۔

چھٹی نے کہا:-

اگر میرا خاوند کھانے پر آتا ہے..... تو بہت سا کھا جاتا ہے..... اور پینے پر آتا ہے..... تو سب پی جاتا ہے..... اور اگر کروٹ سے لیٹتا ہے..... تو لپٹ جاتا ہے..... اور اپنا ہاتھ اپنے کپڑے کے نیچے داخل نہیں کرتا ہے..... کہ اس کے بدن کا عیب معلوم ہو..... یہ اس کے حسن صحبت کی تعریف کرتی ہے..... اور بعض نے کہا اس کی مذمت کرتی ہے..... کہ گھر کے حالات کی خبر نہیں لیتا۔

ساتویں نے کہا:-

میرا خاوند نامرد ہے..... یعنی عنین ہے..... جس کی زوجہ کے لئے علماء نے اختیار ثابت کیا ہے..... اور احمق ہے..... اور احمق اسے کہتے ہیں..... جو باوجود قباحت سے واقف ہونے کے..... بے موقعہ کام کرے..... بعض نے کہا ہے کہ باوجود علم کے ضرررساں کام کرے..... اور بعض نے کچھ اور معنے بیان کئے ہیں۔

کہتے ہیں اس کو نووی نے روضہ میں بیان کیا ہے ہر بیماری اس کا علاج ہے، یعنی تمام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوگوں کے عیب اس میں جمع ہیں۔ اسے کچھ دریغ نہیں کہ سر پھاڑ ڈالے یا ہڈیاں چور کر دے یا کھوپڑی توڑ دے۔

آٹھویں نے کہا:۔

میرے خاوند کا بدن ٹٹولنے میں خرگوش کی طرح نرم معلوم ہوتا ہے اور اس سے زرنب کی خوشبو آتی ہے۔

نویں نے کہا:۔

میرا خاوند بلند ستون والا ...... یعنی اس کا مکان عالیشان ہے...... اسکی تلوار کا پرتلہ لمبا ہے...... یعنی دراز قد ہے...... راکھ کا اس کے یہاں ڈھیر رہتا ہے...... یعنی لوگوں کی ضیافت میں بہت کچھ پکوایا کرتا ہے...... اور مکان ضیافت سے اس کی جائے بودوباش قریب ہے...... حدیث شریف میں ہے کہ ہر شئے کی ایک زکوٰۃ ہے اور مکان کی زکوٰۃ خانۂ ضیافت ہے۔

دسویں نے کہا:۔

میرا خاوند مالک ہے...... کیسا مالک ہے کہ اس سے بہتر متصور نہیں...... اس کے بکثرت اونٹ ہیں...... جو چرنے کم جاتے ہیں...... اور جب باجے کی آواز سنتے ہیں...... تو انہیں یقین ہو جاتا ہے...... کہ اب مارے جائیں گے...... یعنی مہمانوں کے لئے ہم ذبح ہوں گے۔

گیارھویں نے کہا:۔

میرا خاوند ابوذرع ہے...... ابوذرع کا کیا کہنا ہے...... اس نے تو زیوروں سے میرے کان لاد کر جھلملا دیئے...... اور میرے بازوؤں میں فربہی سے نری چربی ہی چربی بھر دیا...... اور مجھے ایسا خوش کیا کہ میں اپنے جی میں پھولی نہیں سمائی۔ تھوڑی سی بکریوں والے غریب کنبے سے مجھے لایا تھا...... اور اپنے یہاں لاکر مجھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایسے گھر کا بنا دیا...... کہ جن کے یہاں گھوڑے اونٹ، گائے اور کھیت سبھی کچھ ہے۔ اس کے پاس مجھے کوئی برا نہیں کہتا...... اور سونے پر آتی ہوں ...... تو شام سے صبح کر دیتی ہوں ...... اور پینے پر آتی ہوں تو خوب جی بھر کر پی لیتی ہوں۔

جہاں اس عورت کا مکان تھا...... وہاں پانی کم ملتا تھا...... ابو زرع کی ماں کیسی اچھی ماں ہے...... اس کے بدن میں موٹی موٹی بنیں پڑی ہیں...... اس کا گھر کشادہ ہے...... ابو زرع کا بیٹا کیا خوب بیٹا ہے...... کھجور کی نرم نرم شاخوں کی بنی ہوئی...... اس کی خوابگاہ ہے...... بکری کے بچے کے دست سے شکم سیر ہو جاتا ہے...... یعنی بہت تھوڑا کھاتا ہے...... ابو زرع کی بیٹی بھی کیسی اچھی بیٹی ہے...... اپنے ماں باپ کی فرمانبردار ہے...... اور موٹی تازی ہے۔

(شافعی کا قول ہے کہ میں نے کوئی موٹا عقلمند نہیں دیکھا) اور اپنے پڑوس کو غصہ دلاتی ہے...... یعنی ایسی حسین ہے کہ اس کی صورت دیکھ کر جلتی ہے......

ابو زرع کی لونڈی بھی کیا خوب لونڈی ہے۔ ہماری باتیں مشہور نہیں ہونے دیتی...... یعنی گھر کی بات دوسروں سے نہیں کہتی پھرتی...... اور نہ کھانے پینے کی چیزوں میں خیانت کرتی ہے...... اور ہمارے گھر کو خراب نہیں رکھتی...... یعنی کھانا خراب نہیں ہونے دیتی...... بلکہ عمدگی سے پکاتی ہے...... اور کھانے خوب خوب کھلاتی ہے......

بعض نے کہا ہے مطلب یہ کہ گھر میں کوڑا نہیں رہنے دیتی اور بعض نے کہا ہے کہ اس کے بچے نہیں ہیں اور محبّ طبری نے کہا ہے کہ کھانے کی چیزیں کونے کھدرے میں چھپائے نہیں پھرتی۔

پھر اس نے بیان کیا کہ ایک روز ابو زرع کا کہیں جانا ہوا...... اور دودھ کی مشکیں چھلکتی جاتی تھیں...... اسے ایک عورت ملی...... جسکے چیتے کی طرح دو بچے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے۔تب اس نے مجھے طلاق دے دی......اور اس سے نکاح کرلیا۔

میں نے اس کے بعد ایک سردار سے نکاح کرلیا...... جو سبک سیر گھوڑے پر سوار ہوتا تھا......اور نیزہ لے کر چلتا تھا......شام کو میرے پاس بکثرت اونٹ لایا اور مجھے ہر قسم کی چیزوں کی......ایک ایک جوڑی دی......اور بولا:-

اے ام زرع! کھا اور اپنے کنبہ والوں کو کھلا۔

پھر اس نے کہا کہ اگر میں وہ تمام چیزیں جو اس نے مجھے دی تھیں......جمع کروں۔ جب بھی ابو زرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو نہیں پہنچ سکتیں......رافعی نے کہا ہے کہ سرزمین یمن کے ایک قریہ میں ایام جاہلیت میں یہ لوگ رہتے تھے۔

(صحیح بخاری)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شوہر کی اطاعت کی وجہ سے مغفرت

۷۹...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا خَرَجَ وَامَرَ امْرَاَتَہٗ اَنْ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَیْتِھَا وَکَانَ اَبُوْھَا فِیْ اَسْفَلِ الدَّارِ وَ کَانَتْ فِیْ اَعْلَاھَا فَمَرِضَ اَبُوْھَا فَاَرْسَلَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذَالِکَ لَہٗ فَقَالَ اَطِیْعِیْ زَوْجَکِ فَمَاتَ اَبُوْھَا فَاَرْسَلَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطِیْعِیْ زَوْجَکِ فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لِاَبِیْھَا لِطَاعَتِھَا لِزَوْجِھَا " (مجمع ج ۴ ص ۳۱۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص گھر سے باہر جاتے ہوئے اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ گھر سے نہ نکلنا۔ اس کے والد گھر کے نچلے حصہ میں رہتے تھے اور وہ گھر کے اوپر رہا کرتی تھی۔ والد بیمار ہوئے تو اس نے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں بھیج کر عرض کیا اور معلوم کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا.............. اپنے شوہر کی بات مانو۔

چنانچہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس نے نبی پاک ﷺ کے پاس آدمی بھیج کر معلوم کیا، آپ نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو۔ پھر نبی پاک ﷺ نے اس کے پاس یہ پیغام بھیجا:-

"اللہ پاک نے تمھارے شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تمھارے والد کی مغفرت کر دی۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بنی اسرائیل کی دو عورتوں کا قصہ

۸۰............ابن جوزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل میں عجیب وغریب واقعات پیش آئے ہیں۔ان کے واقعات بیان کیا کرو جن سے کوئی نہ کوئی عبرت حاصل ہوگی۔دیکھو میں تمھیں دو بوڑھی عورتوں کا واقعہ سناتا ہوں۔

بنی اسرائیل میں ایک شخص اپنی بیوی کو بہت محبوب رکھتا تھا......اس کی والدہ نہایت نیک بخت بوڑھی عورت تھی......ادھر اس کی بیوی کی والدہ بھی بوڑھی تھی......مگر تھی بڑی چنچل...... اتفاق سے ان دونوں میاں بیوی کی مائیں......دونوں بوڑھی عورتیں نابینا تھیں......اس کی بیوی کی ماں اپنی عادت کے مطابق اپنی بیٹی......یعنی اس شخص کی بیوی کو بہکاتی......اور اکساتی رہتی تھی......جس سے آئے دن ساس بہو میں سخت جھگڑا رہتا تھا۔

آخر یہ شخص تنگ آکر......اپنی ضعیف وناتواں والدہ کو ہمراہ لے کر نکل کھڑا ہوا......اور ایک لق ودق بے آب وگیاہ جنگل میں اس کو چھوڑ آیا......جس سے اس کا مقصد یہ تھا......کہ وہ بے آب ودانہ...... یہاں پڑی رہ کر مر جائے گی......اور اس جنگل کے درندے اس کو پھاڑ ڈالیں گے۔

چنانچہ جب وہ شخص......اپنی اس صابرہ اور ضعیف ماں کو......اس کسمپرسی کی حالت میں چھوڑ کر چلا......اور اس کو جنگل کے درندوں نے آگھیرا......تو اللہ کی جانب سے ایک فرشتے نے اس کے پاس آکر دریافت کیا:۔

بڑی بی! یہ جو آوازیں آرہی ہیں کیسی ہیں؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ضعیفہ نے کہا بہت اچھی آوازیں ہیں...... اونٹ گائے بکریاں بول رہی ہیں ...... یہ سن کر فرشتے نے کہا...... بہتر ہے انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا ...... یہ کہہ کر وہ فرشتہ تو چلا گیا۔

اب صبح ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ تمام جنگل اونٹ' گائے' بکریوں سے بھرا ہوا ہے۔ اگلے روز اس کے بیٹے کو خیال آیا کہ چل کر دیکھوں تو سہی آخر بوڑھی ماں پر کیا گزری۔

غرض جب بیٹے نے جا کر دیکھا تو ماں کے قریب تمام جنگل اونٹ، گائے اور بکریوں سے بھرا ہوا ہے۔ جس کو دیکھ کر اس نے حیران ہو کر اپنی والدہ سے معلوم کیا کہ اماں آخر میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟ بتاؤ تو ماجرا کیا ہے؟

ماں نے کہا:۔

> بیٹے تو نے میری نافرمانی کی ...... اور اپنی بیوی کی اطاعت کی ...... اللہ نے مجھے میرے صبر کا پھل دیا ہے۔

اپنی والدہ کی یہ گفتگو سن کر وہ شخص بہت نادم و شرمندہ ہوا ...... اور اپنی والدہ کو اس عطائے خداوندی کے ساتھ گھر لے آیا ...... اب کیا تھا...... اس کی بیوی کو ساس کی یہ نعمتیں دیکھ کر کیسے برداشت ہوتا......؟

اپنے شوہر سے ضد کرنے لگی ...... کہ میں اسوقت تک ہرگز تجھ سے خوش نہ ہونگی ...... جب تک تو میری بوڑھی نابینا ماں کو بھی ...... اسی جنگل میں نہ چھوڑ آئے ...... جہاں اپنی ماں کو چھوڑ کر آیا تھا ...... مجبوراً وہ شخص اپنی بیوی کی ماں کو بھی وہیں لے جا کر چھوڑ آیا۔

اب جب شام ہوئی ...... اور اس بڑھیا کو درندوں نے آ کر گھیر لیا...... تو پھر خدا کے حکم سے ...... اسی فرشتے نے آ کر...... اس بوڑھی عورت سے معلوم کیا...... کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ کیسی آوازیں ہیں...... جو تو سن رہی ہے؟

بڑھیا نابینا تو تھی ہی...... کہنے لگی یہ تو درندوں کی آوازیں ہیں...... جو مجھے پھاڑنے کے لئے آئے ہیں...... یہ سن کر فرشتے نے کہا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

یہ کہہ کر فرشتہ تو چلا گیا اور اور درندوں نے چیر پھاڑ کر بڑھیا کو تکا بوٹی کر دیا جب صبح ہوئی، تو اس شخص کی بیوی نے پھر اپنے شوہر پر تقاضا شروع کیا کہ جا کر دیکھ تو میری ماں پر کیا گزری اور اس نے کیا کچھ جمع کیا۔

(کیونکہ اس عورت کا خیال تھا کہ شوہر کی ماں کی طرح میری ماں نے بھی اسی طرح مویشی جمع کر رکھے ہوں گے)

مگر جب اس شخص نے وہاں جا کر دیکھا تو کیسے مویشی؟ بڑھیا سے جنگل تو کیا...... جہاں بھی خالی ہو چکا تھا...... اس کا کہیں نشان بھی نہ پایا...... کیونکہ اس کا تو رات ہی کو کام تمام ہو چکا تھا...... جہاں تہاں ٹوٹی پھوٹی ہڈیوں کے سوا کچھ بھی نہ پایا جو جمع کر کے اس نے اپنی بیوی کے سامنے لا کر رکھ دیا...... اور بیوی ان کو دیکھ کر اپنے خیال کی غلط تعبیر سے حیران رہ گئی...... آخر اسی غم میں گھل گھل کر وہ خود بھی مر گئی...... حسد و بغض کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ (خیر المو انس)





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زنا کرنا نیکیوں کو کھا گیا! واقعہ

۸۱...... وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: (تَعَبَّدَ عَابِد" مِنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ فِی صَوْمَعَتِہٖ سِتِّیْنَ عَامًا وَاُمْطِرَتِ الْاَرْضُ فَاخْضَرَّتْ [و اشرف] الرَّاھِبُ مِنْ صَوْمَعَتِہٖ فَقَالَ لَوْ نَزَلْتُ فَذَکَرْتُ فَازْدَدْتُ خَیْرًا فَنَزَلَ وَ مَعَہٗ رَغِیْفٌ اَوْ رَغِیْفَانِ فَبَیْنَمَا ھُوَ فِی الْاَرْضِ لَقِیَتْہُ امْرَاَۃٌ فَلَمْ" یَزَلْ یُکَلِّمُھَا وَ تُکَلِّمُہٗ حَتّٰی غَشِیَھَا ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْہِ فَنَزَلَ الْغَدِیْرَ یَسْتَحِمُّ فَجَاءَ سَائِل" [فَاَوْمَا] اِلَیْہِ اَنْ یَاْخُذَ الرَّغِیْفَیْنِ ثُمَّ مَاتَ فَوُزِنَتْ عِبَادَۃُ سِتِّیْنَ سَنَۃً بِتِلْکَ الزَّنْیَۃِ فَرَجَحَتِ الزَّنْیَۃُ بِحَسَنَاتِہٖ ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِیْفُ اَوِالرَّغِیْفَانِ مَعَ حَسَنَاتِہٖ فَرَجَحَتْ حَسَنَاتُہٗ فَغُفِرَ لَہٗ (رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

"بنی اسرائیل میں سے ایک عبادت گزار نے اپنے گرجے میں ساٹھ سال تک عبادت کی۔ بارش ہوئی اور زمین ہری بھری ہوگئی۔ راہب نے اپنے گرجے سے جھانکا اور کہنے لگا:-

"اگر میں اتر کر ذکر کروں تو میری نیکی بڑھ جائے گی۔"

وہ نیچے اترا...... اس کے پاس ایک یا دو روٹیاں تھیں...... وہ زمین پر ہی تھا کہ سامنے سے ایک عورت آگئی...... وہ آپس میں باتیں کرتے رہے...... یہاں تک کہ اس نے اس سے جماع کرلیا...... پھر اس پر غشی طاری ہوگئی...... وہ تالاب میں نہانے لگ گیا...... اتنے میں ایک سائل آگیا...... اس نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا...... کہ دونوں روٹیاں لے لو...... پھر اسے موت آگئی۔

جب اس کی ساٹھ سالہ عبادت کو اس کے زنا کے ساتھ تولا گیا تو زنا نیکیوں سے بھاری ہوگیا...... پھر ایک یا دو روٹیاں اس کی نیکیوں کے ساتھ شامل کی گئیں...... تو اس کی نیکیاں بھاری ہوگئیں اور اسے معاف کردیا گیا۔ (ابن حبان)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معراج میں آپ ﷺ کی آدم سے ملاقات

۸۲............ صحیحین کی جس حدیث میں سفر معراج کا ذکر ہے اس میں بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے آسمان میں آدم علیہ السلام سے ملے تو انہوں نے فرمایا

"نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید۔"

آدم علیہ السلام کے دائیں طرف بھی بہت سے افراد تھے......اور بائیں طرف بھی بہت سے افراد تھے......آپ جب دائیں طرف دیکھتے......تو (خوش ہوکر) ہنس پڑتے اور بائیں طرف نظر اٹھاتے تو رو پڑتے...... (نبی ﷺ نے فرمایا) میں نے کہا: جبریل! (علیہ السلام) یہ کیا معاملہ ہے؟" انہوں نے فرمایا:

"یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ جب وہ دائیں طرف جنتی روحوں کو دیکھتے ہیں تو مسکرا دیتے ہیں اور بائیں طرف جہنمی روحوں کو دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔"

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں یوسف علیہ السلام کے پاس سے گزرا......تو میں نے دیکھا کہ انہیں آدھا حسن و جمال عطا ہوا ہے۔

اس کی وضاحت بعض علماء نے اس طرح کی ہے کہ انہیں آدم علیہ السلام سے آدھا حسن ملا تھا...... یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے...... کیونکہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے دست مبارک سے تخلیق فرمایا......اور ان میں روح ڈالی ......اللہ تعالیٰ اس اہتمام کے ساتھ جسے پیدا کرے......وہ بہترین اور خوبصورت ہی ہوسکتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

البدایہ والنہایہ میں امام ابن کثیر ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت پیدا فرمائی......تو فرشتوں نے کہا:-

''اے ہمارے مالک! یہ ہمارے لئے خاص کردے ...... کیونکہ تو نے بنی آدم کے لئے دنیا پیدا کی ہے......وہ اس میں کھاتے پیتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

''میری عزت وجلال قسم! یہ نہیں ہوسکتا ......کہ جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ...... اس کی نیک اولاد کو...... ان (فرشتوں) کے برابر کردوں......جنہیں میں نے ...... کُن ...... کہا اور وہ وجود میں آ گئے۔''





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موت کا فرشتہ

۸۳......صحیح بخاری شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ آتا ہے:-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُرْسِلَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی فَلَمَّا جَاءَهٗ صَکَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ: اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ! قَالَ: اِرْجِعْ اِلَیْهِ فَقُلْ لَهٗ یَضَعُ یَدَهٗ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِمَا غَطَّتْ یَدَهٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ سَنَۃ" قَالَ: اِیْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ! قَالَ: فَالْاٰنَ! قَالَ: فَسَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُّدْنِیَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ رَمْیَۃً بِحَجَرٍ......الخ" (صحیح بخاری ج: ۱ ص: ۴۸۴)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے گئے۔ جب ملک الموت ان کے پاس آئے، تو انہوں نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو تھپڑ رسید کر دیا۔ انہوں نے جا کر شکایت کی:

یا اللہ! آپ نے ایک ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے...... جو دنیا میں رہنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

تم نے پہلے اجازت نہیں لی...... آنکھ تو تمھاری بنا دیتے ہیں...... دوبارہ جاؤ...... جا کر ان سے پہلے پوچھو اور ان سے کہو...... اگر دنیا میں رہنا چاہتے ہیں...... تو ایک بیل کی پشت پر ہاتھ رکھ دیں...... جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں گے...... اتنے سال ان کی عمر مزید بڑھا دیں گے۔

اب حضرت عزرائیل علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے...... سلام عرض کیا اور حق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تعالیٰ شانہٗ کا پیغام دیا......

کہ وقت تو آپ کا آچکا ہے......لیکن اگر آپ یہاں رہنا چاہتے ہیں......تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... کہ ایک بیل کی پشت پر ہاتھ رکھیں ...... اس کے نیچے جتنے بال آئیں گے...... اتنے سال آپ کی عمر بڑھا دی جائے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغام ملا تو ارشاد فرمانے لگے:

اس کے بعد کیا ہوگا؟

کہنے لگے کہ پھر چلیں گے! فرمایا: پھر ابھی کیوں نہ چلیں! چنانچہ فرمانے لگے کہ: مجھے ذرا وہاں تک پہنچا دو، (رمیة بحجر) بیت المقدس کے قریب وہاں پہنچے تو روح قبض ہوگئی۔''



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ کون ہے؟

۸۴......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

"جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، تو آپ کی پشت پر ہاتھ پھیرا۔ تب قیامت تک پیدا ہونے والی ہر جان آپ کی پشت سے ظاہر ہوگئی اللہ نے ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان نور کی ایک چمک رکھ دی۔ پھر انہیں آدم علیہ السلام کو دکھایا۔

آدم علیہ السلام نے کہا : یارب! یہ کون ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیری اولاد ہے۔

آپ کو ان میں ایک آدمی نظر آیا، جس کی پیشانی کی چمک آپ کو بہت اچھی لگی۔

آدم علیہ السلام نے فرمایا: یارب! یہ کون ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : یہ تیری اولاد میں آخری زمانے کی قوموں میں سے ایک آدمی ہے، جس کا نام داؤد ہوگا۔

آدم علیہ السلام نے فرمایا: یارب تو نے اس کی عمر کتنی مقرر کی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : "ساٹھ سال"

آدم علیہ السلام نے فرمایا: یارب! اسے میری عمر میں سے چالیس سال عطا کر دے

جب آدم علیہ السلام کی عمر مکمل ہوئی، تو موت کا فرشتہ آ گیا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میری عمر میں سے چالیس سال باقی نہیں؟ اس نے کہا: کیا وہ آپ نے اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو نہیں دے دیئے۔ آپ علیہ السلام نے انکار کیا، تو آپ کی اولاد میں بھی انکار کی عادت رہی۔ آدم علیہ السلام بھول گئے، آپ کی اولاد بھی بھولنے والی ہوئی۔ آدم علیہ السلام سے غلطی ہوئی آپکی اولاد بھی غلطیاں کرنے والی ہوئی۔" (ترمذی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خضر علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات

۸۵...... قرآن مجید سے اور صحیحین کی صریح حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہی تھے، جو خضر علیہ السلام کے پاس گئے تھے۔ صحیح بخاری میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: نوف بکالی کا خیال ہے کہ خضر علیہ السلام کے ساتھی موسیٰ وہ نہیں تھے، جو بنی اسرئیل کے نبی تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

اللہ کا دشمن غلط کہتا ہے ہمیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام بنی اسرئیل میں کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے۔ آپ سے پوچھا گیا: سب سے بڑا عالم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ......''میں''......اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنبیہہ فرمائی۔

کیونکہ آپ نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں فرمائی تھی۔ (یعنی یوں نہیں فرمایا تھا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔) اللہ نے آپ کی طرف وحی کی:۔

''دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ میرا ایک بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔''

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی : ''یا رب میں اس سے کیسے مل سکتا ہوں؟''

رب تعالیٰ نے فرمایا : ''ٹوکری میں ایک مچھلی رکھ لے، جہاں وہ گم ہو جائے گی، وہاں وہ ملے گا''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت موسٰی علیہ السلام نے ایک مچھلی لے کر ٹوکری میں رکھ لی اور (سفر پر) روانہ ہو گئے۔آپ کے ساتھ آپ کے خادم حضرت یوشع بن نون علیہ السلام بھی روانہ ہوئے چلتے چلتے وہ ایک چٹان تک پہنچے، وہاں وہ رخت سفر رکھ کر سو گئے۔

(اس دوران میں) ٹوکری میں مچھلی تڑپی اور ٹوکری سے نکل کر سمندر میں جا گری۔سمندر میں اس کا راستہ ایک سرنگ کی طرح بن گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مچھلی (کی گزرگاہ) سے پانی کی روانی روک دی اور ایک طاق سا بن گیا۔

جب حضرت موسٰی علیہ السلام بیدار ہوئے تو یوشع بن نون انہیں مچھلی کے بارے میں بتانا بھول گئے۔چنانچہ وہ دن کا باقی حصہ بھی چلتے رہے اور پھر رات بھر بھی چلتے رہے۔اگلے دن موسٰی علیہ السلام نے اپنے خادم سے فرمایا:-

(اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِ نَا هٰذَا نَصَبًا)

"لا ہمارا ناشتہ دے۔ہمیں تو اس سفر سے سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-

"حضرت موسٰی علیہ السلام کو پہلے تھکاوٹ محسوس نہیں ہوئی، حتی کہ اس جگہ سے آگے چل پڑے جہاں پہنچنے کا انہیں اللہ نے حکم دیا تھا۔" تب آپ کے خادم نے آپ سے عرض کی:

اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَ مَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَه‘ وَ اتَّخَذَ سَبِيْلَه‘ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا

کیا آپ نے دیکھا بھی؟ جبکہ ہم پتھر سے ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے۔وہیں میں مچھلی بھول گیا تھا۔دراصل شیطان ہی نے مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں۔اس مچھلی نے انوکھے طور پر دریا میں اپنا رستہ بنالیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرمایا: مچھلی کے لئے سرنگ بن گئی اور یہ چیز موسیٰ اور آپ کے خادم کے لئے تعجب کا باعث ہوگئی۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبۡغِ فَارۡتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِ ھِمَا قَصَصًا

یہی تھا جس کی تلاش میں ہم تھے ۔ چنانچہ وہیں سے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے لوٹے۔

وہ دونوں اپنے نشانات قدم دیکھتے دیکھتے چٹان تک جا پہنچے۔ دیکھا کہ ایک آدمی کپڑا اوڑھے موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کہا۔

خضر علیہ السلام نے کہا : ''اس سرزمین میں سلام کہاں سے آگیا؟''

آپ نے فرمایا : میں موسیٰ ہوں۔

انہوں نے کہا : ''بنی اسرائیل کے موسیٰ؟''

آپ نے فرمایا : جی ہاں! میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کو جو علم عطا ہوا ہے، مجھے سکھا دیں۔

انہوں نے کہا : اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا...... ''آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔''

اے موسیٰ! میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک علم ہے جو اس نے مجھے سکھایا ہے، وہ آپ کو حاصل نہیں اور آپ کو اللہ کی طرف سے ایک علم ملا ہے جو اس نے آپ کو سکھایا ہے مجھے حاصل نہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:۔

سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ صَابِرًا وَّ لَاۤ اَعۡصِیۡ لَکَ اَمۡرًا

انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا:

فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰٓی اُحْدِثَ لَکَ مِنْهُ ذِکْرًا

اگر آپ میرے ساتھ ہی چلنے پر اصرار کرتے ہیں، تو (یاد رہے) کسی چیز کی نسبت مجھ سے نہ پوچھنا، جب تک میں خود اس کی نسبت کوئی تذکرہ نہ کروں۔

پھر وہ دونوں چلے، ساحل پر پیدل چل رہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک کشتی گزری۔ انہوں نے کشتی والوں سے بات کی کہ وہ انہیں سوار کرلیں۔ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر کرائے کے سوار کرلیا۔ جب وہ کشتی میں سوار تھے، آپؑ نے اچانک دیکھا کہ خضر علیہ السلام نے بسولے کے ساتھ کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا:۔

ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرائے کے سوار کیا، آپ نے ان کی کشتی توڑ دی کہ کشتی والوں کو ڈبو دیں۔ یہ تو آپ نے بڑی (خطرناک) بات کردی۔

خضر علیہ السلام نے جواب دیا:

اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا

''میں نے تو پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکے گا''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا:

لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا

''میری بھول پر مجھے نہ پکڑیئے اور مجھے میرے معاملے میں تنگی میں نہ ڈالئے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ پہلا سوال موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوا۔ اس دوران میں ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آکر بیٹھ گئی اور سمندر سے چونچ بھرلی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا:-

"میرا اور تیرا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں ایسا ہی (معمولی اور قلیل) ہے جیسے سمندر کے مقابلے چڑیا کی چونچ میں جانے والا پانی۔"

پھر (دریائی سفر مکمل ہونے پر) وہ کشتی سے نکلے۔ جب وہ کنارے پر چلے جا رہے تھے، اچانک خضر علیہ السلام کو ایک لڑکا نظر آیا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور ہاتھ کے ساتھ اس کا سر جسم سے جدا کر دیا۔ اس طرح اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ط لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا

کیا آپ نے ایک بے گناہ شخص کو ناحق بغیر قصاص کے مار ڈالا؟ بے شک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔"

وہ کہنے لگے: ......اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا" ......

کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکتے"

یہ واقعہ پہلے سے زیادہ سخت تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا:

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ)

"اگر اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو بے شک آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔ یقیناً آپ میری طرف سے حد عذر کو پہنچ چکے۔"

پھر دونوں چلے، ایک گاؤں والوں کے پاس آ کر ان سے کھانا طلب کیا۔ انہوں نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان کی مہمانداری سے صاف انکار کر دیا۔ دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی تھی۔ یعنی جھکی ہوئی تھی۔ خضر علیہ السلام نے اسے اپنے ہاتھ سے ٹھیک اور درست کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا:۔

ہم نے ان لوگوں سے کھانا مانگا تھا، انہوں نے ہمیں کھانا نہیں دیا...... لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ......اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے۔

خضر علیہ السلام نے کہا:۔

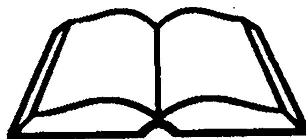
(هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِىْ وَ بَيْنِكَ سَاُ نَبِّئُكَ ذٰلِكَ تَاْ وِيْلُ مَالَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا)

''بس! یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان اب میں تجھے ان باتوں کی اصلیت بتاؤں گا، جس پر تجھ سے صبر نہ ہوسکا۔''

اس کے بعد پورا واقعہ بیان فرمایا (جو سورۂ کہف کی آیت ۸۲ تک ذکر ہوا ہے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جی چاہتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا، تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی اور باتیں بھی بیان فرماتا۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موسیٰ علیہ السلام اور دوڑنے والا پتھر

۸۶............

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مُوسٰی کَانَ رَجُلاً حَیِیًّا سِتِّیْرًا لاَ یُرٰی مِنْ جِلْدِهٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً فَاٰذَاه مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالُوْا مَاتَسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْاُدْرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّئَهٗ فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَهٗ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے حیادار اور جسم کو پوری طرح ڈھانپنے والے شخص تھے۔ان کی شرم وحیا کے سبب کوئی ان کا بدن نہیں دیکھ سکتا تھا۔انہیں ایذا پہنچانے کے لئے بنی اسرئیل کے کچھ افراد نے کہا آپ اپنے بدن کا اس قدر پردہ کسی عیب یا جلدی بیماری مثلاً برص یا فتق کی وجہ سے کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کا بے عیب ہونا ظاہر ہو جائے تو ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تنہائی میں جا کر اپنے کپڑے اتارے اور ایک پتھر پر رکھ دیئے، پھر نہانے لگے۔

لِیَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَعَ مُوْسٰی فِیْ اَثَرِهٖ

فارغ ہو کر اپنے کپڑے لینے کے لئے آگے بڑھے تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ اٹھا۔موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا لیکر پتھر کے پیچھے دوڑے اور فرمانے لگے:-

یَقُوْلُ ثَوْبِیْ یَاحَجَرُ ثَوْبِیْ یَاحَجَرُ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل فَرَاَوْهُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ

اے پتھر! میرے کپڑے دے دے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اے پتھر! میرے کپڑے دے دے۔

حتیٰ کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ تک جا پہنچے۔ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کا بے لباس جسم انتہائی خوبصورت اور بے عیب دیکھا۔

وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَابِمُوْسیٰ مِنْ بَاسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ

اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے لگائے ہوئے الزام سے بری فرما دیا۔ اس وقت پتھر ٹھہر گیا۔

وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا (متفق علیه)

آپ نے اپنے کپڑے پہنے اور پتھر کو اپنے عصا سے مارنے لگے۔ قسم ہے اللہ کی! موسیٰ علیہ السلام کے مارنے سے پتھر پر تین یا چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔

حضور ﷺ نے اس واقعہ کو سنانے کے بعد فرمایا:-

اللہ کی قسم! پتھر پر ان کی اس ضرب کے نشانات ہیں، تین یا چار یا پانچ۔

اور اسی واقعہ کی جانب قرآن کریم کی آیت مبارکہ میں اشارہ فرمایا گیا ہے:-

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَكُوْنُوا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا (الاحزاب)

اے ایمان والو! نہ ہو جاؤ تم ان لوگوں کی طرح جنہوں نے موسیٰ ں کو ایضاء پہنچائی، پھر اللہ نے ان کی برأت ظاہر فرمائی اس بات سے جو انہوں نے (بنی اسرائیل نے) کہی، اور وہ (موسیٰ) اللہ کے نزدیک بہت صاحبِ وجاہت وحسن تھے۔

(حوالہ بخاری ومسلم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خیانت جہاد جیسے عمل کو بھی ضائع کر دیتی ہے

۸۷......حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ایک نبی جہاد کے لئے جانے لگے، تو اپنی قوم سے فرمایا:

☆☆............ وہ آدمی میرے ساتھ نہ آئے، جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہے اور اس سے خلوت کرنا چاہتا ہے لیکن ابھی خلوت نہیں کی۔

☆☆............ وہ آدمی بھی نہ آئے، جس نے کوئی عمارت بنائی ہے لیکن ابھی چھت نہیں ڈالی۔

☆☆............ وہ بھی نہ آئے جس نے بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہیں اور اسے ان کے بچے ہونے کا انتظار ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

اس نبی علیہ السلام نے جنگ کی اور شہر کے قریب اس وقت پہنچے، جب آپ نے عصر کی نماز پڑھ لی تھی یا اس کے قریب (عصر کے بعد) کا وقت تھا۔ تب آپ نے سورج سے کہا:۔

تو بھی حکم کا پابند ہے اور میں بھی حکم کا پابند ہوں...... یا اللہ! اسے کچھ دیر کے لئے روک دے۔

چنانچہ سورج رکا رہا حتی کہ فتح حاصل ہوگئی۔ تب انہوں نے غنیمت کا مال جمع کیا۔ آگ اسے جلانے آئی، لیکن اسے جلائے بغیر پلٹ گئی۔ تب انہوں نے فرمایا:

تم لوگوں نے خیانت کی ہے۔ کچھ مال غنیمت چھپا لیا ہے۔ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے تمھارا جہاد قبول نہیں ہو رہا۔

لہٰذا ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے۔ انہوں نے بیعت کی تو ایک (قبیلہ کے نمائندہ) آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ آپ نے فرمایا:۔

خیانت تمھارے ہی اندر ہے تیرا پورا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے۔

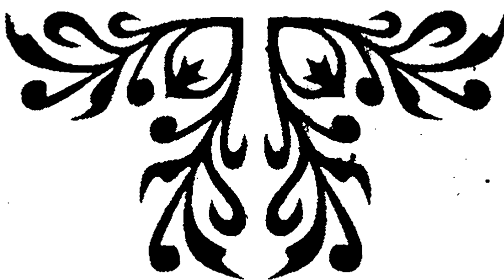
اس قبیلے (کے تمام افراد) نے بیعت کی تو دو تین آدمیوں کے ہاتھ چپک گئے۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا: خیانت کا مال تمھارے پاس ہے، تم نے ہی خیانت کی ہے اس پر انہوں نے گائے کے سر جتنا سونے کا ڈلا نکالا اور اسے میدان میں دوسرے مال غنیمت کے ساتھ رکھ دیا، تب آگ آئی اسے جلا گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ہم سے پہلے لوگوں کے لئے غنیمت کا مال حلال نہیں تھا۔ اللہ نے ہماری کمزوری دیکھ کر اسے ہمارے لئے حلال کر دیا۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۱۸ و صحیح مسلم ۱۷۴۷)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پتھر سے اونٹنی کی پیدائش

۸۸..........

وَعَنْ عَبْدِاللّٰہ بْن زَمْعَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّکَ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

یَخْطُبُ وَ ذَکَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِی عَقَرَ ھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذْ انْبَعَثَ اَشْقٰھَا انْبَعَثَ لَھَا رَجلٌ "عَزِیز" عَارِمٌ مَنِیعٌ فِی رَھْطِہٖ ثُمّ ذَکَرَ النّسَاءَ فَوَعَظَ فِیھِنّ فَقَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُم فَیَجْلِدُ امْرَأَتَہُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلّہٗ یُضَاجِعُھَا مِنْ آخِرِ یَوْمِہٖ ثُمّ وَعَظَھُمْ فِی ضَحِکِھِمْ مِنَ الضّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ؟ (متفق علیه)

آپ نے (صالح علیہ السلام) کی اونٹنی کا اور اس آدمی کا ذکر فرمایا، جس نے اس کی کوچیں کاٹ دی تھیں۔ (اور پھر اسے ذبح کر دیا تھا) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاھَا...... یعنی یہ آیت تلاوت فرمائی اور پھر اس کے معنی بیان فرمائے۔

اونٹنی کو ہلاک کرنے کے لئے ایک شریر آدمی اٹھا، جسے اپنے خاندان کی حمایت حاصل تھی۔ پھر آپ ﷺ نے عورتوں کا ذکر فرمایا اور ان کے بارے میں نصیحت فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں سے ایک آدمی اٹھتا ہے اور اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے (اس نادان کو یہ پتہ نہیں ہوتا) کہ شاید اپنے دن کے آخر
میں (یعنی رات) کو اس کے ساتھ وہ ہم بستری کرے۔

مطلب یہ تھا کہ جب مرد اپنی بیوی سے اس طرح فائدہ اٹھانے اور اس کے ساتھ جنسی تسکین حاصل کرنے پر مجبور ہے تو پھر اسے بے رحمانہ انداز سے مارنے پیٹنے کا کیا جواز ہے؟ اسے تو عفو درگزر سے کام لینا چاہئے۔

پھر آپ نے لوگوں کو گوز مارنے (آواز سے ہوا خارج کرنے) پر ہنسنے (سے روکا) اور اس پر انہیں وعظ فرمایا تم سے ایک شخص ایسے کام پر کیوں ہنستا ہے جسے وہ خود بھی کرتا ہے؟ (بخاری و صحیح مسلم)

فوائد:- اسلام نے اگرچہ ناگزیر حالات میں عورت کو سرزنش کرنے کی اجازت دی ہے۔ لیکن اس کے لئے قرآن سے ایک حکیمانہ ترتیب یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ پہلے انہیں وعظ و نصیحت کریں۔

اس سے وہ نہ سمجھے تو رات کو اس کے ساتھ سونا ترک کردیں۔ جو ایک سمجھدار عورت کے لئے بہت بڑی تنبیہہ ہے۔ اس سے بھی نہ سمجھے تو پھر چہرہ اور سر چھوڑ کر اس کی تھوڑی سی گوشمالی کریں۔ بشرطیکہ ایسا کرنے سے اس کے سدھرنے کی امید ہو ورنہ اس سے بھی گریز ہی بہتر ہے۔ تاہم حسب ضرورت و اقتضاء تینوں کام بیک وقت بھی کئے جا سکتے ہیں۔

لیکن وعظ و نصیحت کو بالکلیہ نظر انداز کر کے مارنا پیٹنا اور وہ بھی نہایت بے رحمانہ طریقے سے، جسکی اسلام نے قطعاً اجازت نہیں دی صحیح نہیں۔

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے اسی پہلو کو واضح فرمایا ہے کہ جب مرد کے لئے عورت کا وجود ناگزیر ہے اور اس کے بغیر اس کے لئے رات گزارنا مشکل ہے تو پھر اس کو لونڈی غلام کی طرح کیوں مارتا ہے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس کے بھی جذبات ہیں اور زندگی گزارنے کے لئے وہ بھی گاڑی کا ایک پہیہ ہے اگر اس کی گوشمالی کی ضرورت پیش آ ہی جائے تو اس کی اس واقعی حیثیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہی مار پیٹ والا معاملہ کرے نہ کہ اس کی اس اہمیت کو فراموش کر دے۔

اسی طرح کسی کے گوز مارنے پر (جسے ریح بھی کہتے ہیں) ہنسنا بداخلاقی ہے۔ آخر اس ہنسنے کا بھی کوئی جواز نہیں ہے، کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا ارتکاب ہر انسان سے ہوتا ہے۔ اس لئے ہنس کر اسے مجلس میں شرمندہ نہ کیا جائے





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

5 باتوں کا اہتمام کرو

۹۸ ....

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ پانچ باتوں پر عمل کریں اور بنی اسرائیل سے بھی ان پر عمل کرنے کو کہیں۔"

آپ سے کچھ دیر ہو گئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ سے فرمایا:۔

آپ کو پانچ احکامات دیئے گئے تھے...... کہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیں...... یا تو آپ انہیں حکامات پہنچا دیں...... ورنہ میں پہنچا دوں گا۔

انہوں نے فرمایا:۔

"بھائی جان مجھے ڈر لگتا ہے...... کہ اگر آپ نے مجھ سے پہلے یہ احکام انہیں سنائے...... تو اللہ تعالیٰ مجھے سزا دے گا...... یا زمین میں دھنسا دے گا۔

چنانچہ یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مسجد اقصیٰ میں جمع کیا، حتیٰ کہ مسجد بھر گئی۔ پھر آپ اونچی جگہ پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم لوگوں کو ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔

☆1☆ ...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ اسکی مثال ایسے ہے جیسے کسی شخص نے خالص اپنی ملکیت کے سونے یا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چاندی کے عوض ایک غلام خریدا۔ وہ غلام کام کرتا تھا اور کمائی کی رقم اپنے آقا کے سوا کسی اور کو دے دیتا تھا۔ تم میں سے کس کو یہ پسند ہے کہ اسکا غلام اس طرح کا ہو؟ اللہ نے تمھیں پیدا کیا اور تمھیں رزق دیا لہٰذا تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔

☆2☆...... میں تمھیں نماز کا حکم دیتا ہوں۔ جب نیک بندہ ادھر ادھر توجہ نہ کرے، اللہ تعالیٰ بھی اس (نمازی) کی طرف متوجہ رہتا ہے اس لئے نماز پڑھتے وقت ادھر ادھر نہ دیکھو۔

☆3☆...... میں تمھیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس عمل کی مثال ایسے ہے جیسے لوگوں کے مجمع میں ایک شخص کے پاس تھیلی میں کستوری ہو اور ہر کسی کو اس کی خوشبو آ رہی ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بو کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

☆4☆...... میں تمھیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی کو دشمنوں نے پکڑ کر اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ باندھ دیئے ہوں اور اسے قتل کرنے کے لئے (مقتل کی طرف) لے جا رہے ہوں۔ وہ ان سے کہتا ہے: کیا میں تمھیں اپنی جان کا فدیہ نہ دوں؟ وہ اپنی ہر تھوڑی زیادہ چیز فدیہ میں دے کر ان سے جان چھڑا لیتا ہے اور وہ اسے رہا کر دیتے ہیں۔

☆5☆...... میں تمھیں اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی کے دشمن تیزی سے اس کا تعاقب کر رہے ہوں، اچانک اسے مضبوط قلعہ نظر آ جائے اور وہ اس میں داخل ہو کر محفوظ ہو جائے۔ بندہ بھی شیطان سے سب سے زیادہ محفوظ اس وقت ہوتا ہے،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جب وہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میں بھی تمھیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں، جن کا حکم مجھے اللہ نے دیا ہے:

☆1☆............اجتماعیت کے ساتھ رہنا

☆2☆............(شرعی امیر کا) حکم توجہ سے سننا۔

☆3☆............حکم کی تعمیل کرنا۔

☆4☆............ہجرت۔

☆5☆............اور جہاد فی سبیل اللہ۔

جو شخص اجتماعیت سے بالشت بھر باہر نکلتا ہے، وہ اپنی گردن سے اسلام کا قلاوہ اتار پھینکتا ہے۔الاّ یہ کہ دوبارہ (اجتماعیت کے دائرے) آجائے اور جو جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔

صحابی نے عرض کیا : اللہ کے رسول ﷺ! خواہ وہ نماز روزے کا پابند ہو اور خود کو مسلمان سمجھتا ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چہ وہ نماز روزے کا پابند ہو اور خود کو مسلمان سمجھتا ہو

مسلمانوں کو انہیں ناموں سے پکارو جو اللہ نے رکھے ہیں، یعنی مسلمین مومنین، اللہ عزوجل کے بندے۔''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انشاء اللہ نہ کہنے کا نتیجہ

۹۰ .... وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سُلَيْمٰنُ لَا طُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ كُلُّهُنَّ تَاتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمُلْكُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ (متفق علیہ)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:-

" حضرت سلیمان بن داوٗد علیہ السلام نے فرمایا میں آج ستر خوتین کے پاس جاؤں گا۔ ہر ایک سے ایک شہسوار پیدا ہوگا، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ آپ کے ساتھی نے کہا ان شاء اللہ کہیے۔ آپ نے نہ کہا۔

چنانچہ ان میں سے صرف ایک خاتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اس کا بھی جسم آدھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " اگر آپ انشاء اللہ کہہ دیتے تو (آپکی خواہش پوری ہوتی اور بچے پیدا ہو کر جوان ہوتے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

" سلیمان بن داوٗد علیہ السلام نے فرمایا " آج رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا " آپ کو انشاء اللہ کہنا یاد نہ رہا۔ آپ ان سب کے پاس گئے۔ ان مین سے کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا۔ صرف ایک خاتون سے آدھا بچہ پیدا ہوا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر آپ انشاء اللہ کہہ دیتے تو آپ کی خواہش پوری ہو جاتی''

حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک عظیم سلطنت ملی تھی۔ آپ کا حکم صرف انسانوں پر نہیں بلکہ جنوں، جانوروں اور پرندوں پر بھی چلتا تھا۔ آپ کو ہر چیز حاصل تھی اس لئے آپ نے فرمایا تھا۔(وَاُوْتِیْنَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ) ہمیں سب کچھ دیا گیا ہے۔اور فرمایا:۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ

اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما۔ جو میرے سوا کسی کے لائق نہ ہو۔

چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اجازت دی کہ جسے چاہیں جتنا چاہیں عطا فرمائیں، آپ کا اس بارے میں کوئی محاسبہ نہیں ہوگا۔ یہ ایک بادشاہ نبی کی شان ہے۔ ایک عبودیت کی شان رکھنے والا نبی کسی کو وہی کچھ دے گا، جس کی اسے اجازت دی جائے گی۔

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ آپ چاہیں تو شاہانہ شان و شوکت والے نبی بن جائیں اور چاہیں تو ...... عبد...... کی شان رکھنے والے نبی بن جائیں۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مشورہ طلب کیا تو انہوں نے اشارہ فرمایا کہ تواضع اختیار فرمایئے۔ تو آپ نے بندگی کا مقام رکھنے والا نبی بننا پسند فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت میں قیامت تک کے لئے خلافت اور حکومت مقرر فرمادی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دنیا میں تمام نعمتیں عطا فرمائیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے علاوہ آپ کو آخرت میں بھی عظیم ثواب، بلند ترین مقام اور عزت و شرف سے سرفراز فرمایا۔ جیسے کہ ارشاد ہے:

وَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ (ص: ۴۰،۳۸)

''انکے لئے ہمارے پاس بڑا تقرب ہے اور بہت اچھا ٹھکانہ ہے''

تشریح:- اس سے کسی بھی کام کے عزم وارادہ کے وقت ''انشاءاللہ'' کہنے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے کہ جب بھی کوئی عزم وارادہ کیا جائے تو اس کو انشاءاللہ کہہ کر مضبوط بنالینا چاہیے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ، میں یہ کام کروں گا اور اگر خدا نے چاہا تو یہ کام ہوگا۔

یہ کہنا ضروری اس لئے ہوتا ہے کہ خدا کے چاہے بغیر کوئی بھی چیز وجود میں نہیں آتی۔ اور بندے کی وہی خواہش بارآور ہوتی ہے جس میں مشیت الٰہی بھی شامل ہو۔ لہٰذا اس فرشتے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو گویا یاد دلایا کہ آپ نے جو عزم وارادہ کیا ہے، اس کو خدا کی مشیت سے وابستہ نہیں۔ جس کی وجہ سے اس عزم وارادہ کی بارآوری غیر یقینی ہوگئی ہے۔ آپ اب بھی انشاءاللہ کہہ لیجئے تاکہ آپ کا یہ عزم وارادہ اب سے بارآور ہونے کا مستحق ہو جائے۔

لیکن جیسا کہ شیخ عبدالحق نے اپنی شرح میں حدیث کے مذکورہ جملے کے تحت لکھا ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے نہ صرف یہ کہ بھول جانے کی وجہ سے اس وقت انشاءاللہ نہیں کہا، جب فرشتہ نے انہیں یاد دلایا تھا بلکہ بعد میں بھی نہیں کہا۔

ملا علی قاری نے اس موقع پر یہ لکھا کہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرشتہ کے کہنے کے باوجود انشاءاللہ اس لئے نہیں کہا کہ وہ یہ سمجھے کہ جب دل میں انشاءاللہ کی نیت کر لی ہے، تو زبان سے انشاءاللہ کہنا ضروری نہیں ہے۔

اس اعتبار سے...... نسی ......کا لفظ علم کے معنی میں ہوگا۔ نیز ایک روایت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں...... نسی ......کا لفظ ''ن'' کے پیش اور ''س'' کی تشدید کے ساتھ نقل ہوا ہے۔ اور یہی زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اس صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ ان کے ذہن سے یہ بات فراموش کردی گئی کہ انشاء اللہ کہنے میں قلب اور زبان دونوں کا جمع ہونا ارباب جمع اور اہل عرفان کے نزدیک اصل درجہ رکھتا ہے۔

حدیث کے آخری الفاظ سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا انشاء اللہ نہ کہنا، ان کی لغزش قرار پایا اور یہ حق تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے ایک ابتلاء تھا۔ اس لئے انہوں نے بعد میں حق تعالیٰ کے حضور اپنی اس لغزش کا اعتراف واقرار اور توبہ واستغفار کیا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

بہر حال حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کسی بھی کام کے ارادہ وعزم کے اظہار کے وقت یہ کہنا مستحب ہے کہ میں فلاں کام کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تاکہ اس کام میں حق تعالیٰ کی طرف مدد وبرکت حسن تکمیل اور آسانی وسہولت میسر ہو، چنانچہ قرآن کریم میں یہی حکم دیا گیا ہے۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّی فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ

اور آپ کسی کام کی نسبت یوں نہ کہا کیجئے کہ میں اس کو کل کروں گا مگر خدا کے چاہنے کو ملا دیا کیجئے۔

یعنی اس طرح کی بات کہتے وقت انشاء اللہ ضرور کہا کیجئے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام میں قوت مردمی اور جنسی طاقت کمال درجہ کی تھی اور اس طاقت کا زیادہ ہونا مردوں کے لئے خوبی اور فضیلت کی بات ہے، جب کہ اس طاقت کا کم ہونا کمی اور نقصان میں شمار کیا جاتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ کے لئے محبت

91..........

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-

ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کے لئے گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو اس کے راستہ میں بٹھا دیا۔ جب وہ شخص وہاں سے گزرا تو فرشتے نے اسے روک کر

پوچھا : "اَیْنَ تُرِیْدُ؟" کہاں جا رہے ہو؟

اس نے جواب دیا : اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ. میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کے لئے جا رہا ہوں۔

فرشتے نے پوچھا : هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا. کیا تمھارا اس کے اوپر کوئی احسان ہے؟ جس کو پروان چڑھانے اور برقرار رکھنے کے لئے جا رہے ہو؟

اس نے جواب دیا : نہیں! صرف اتنی بات ہے کہ میں اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔

فرشتے نے کہا : فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکَ، بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ

میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تاکہ تمھیں اطلاع دے دوں کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے ویسے ہی محبت کرتے ہیں جیسے تم اس بھائی سے اللہ کے لئے محبت کرتے ہو۔"

(مسلم، مسند احمد)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذوالکفل اور شیطان کی ملاقات

۹۲...... قرآن مجید میں انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ تعریفی کلمات کے ساتھ آپ کا ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالکفل نبی تھے اور یہی مشہور ہے بعض علما کا کہنا ہے کہ آپ نبی نہیں تھے بلکہ ایک نیک آدمی اور انصاف پسند حاکم تھے علامہ ابن جریر رحمہ اللہ نے اس مسئلہ میں توقف فرمایا ہے اور کسی پہلو کو ترجیح نہیں دی، حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:۔

آپ نبی نہیں تھے، بلکہ نیک آدمی تھے آپ نے اپنی قوم کی رہنمائی کی اور ان میں انصاف کرنے کی ذمہ داری اٹھائی تھی، اسی لئے ذوالکفل (ذمہ داری اٹھانے والے) کے نام سے مشہور ہوئے۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت یسع علیہ السلام بوڑھے ہو گئے تو آپ نے فرمایا:۔

''کتنا اچھا ہو کہ میں اپنا ایک نائب مقرر کر دوں، جو میری زندگی میں ان پر حکومت کرے۔ تاکہ میں دیکھ لوں کہ وہ کیسے کام کرتا ہے (اگر مناسب معلوم ہو تو اسے اپنی وفات کے بعد کے لئے اپنا نائب مقرر کر دوں۔)

آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا ''جو شخص میری طرف سے عائد کردہ تین ذمہ داریاں قبول کرے گا، میں اسے اپنا خلیفہ مقرر کروں گا۔ وہ کام یہ ہیں:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆1☆ ....دن کوروزہ رکھے۔

☆2☆ ....رات کوقیام کرے۔

☆3☆ ....غصہ نہ کرے۔

ایک آدمی جودیکھنے میں بالکل معمولی سالگتا تھا، اٹھااور بولا :-

''میں ذمہ داریاں قبول کرتا ہوں''

حضرت یسع علیہ السلام فرمایا: تو دن کوروزہ رکھے گا، رات کوقیام کرے گا اور غصے میں نہیں آئے گا؟ اس نے کہا'' جی ہاں''! اس دن آپ نے اس کوواپس کردیا۔ (اوراپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا)

دوسرے دن پھر آپ نے یہی اعلان فرمایا۔سب لوگ خاموش رہے۔ اسی آدمی نے اٹھ کرکہا'' میں'' آپ نے اسے اپنا خلیفہ مقرر کردیا۔

ابلیس شیطانوں سے کہتا تھا'' اس شخص کوقابو کرو'' لیکن سب شیطان اسے گمراہ کرنے میں اور سے وعدہ کے برعکس کوئی کام کروانے میں ناکام رہے۔ابلیس نے کہا:-

'' مجھے اس سے(ذوالکفل) نبٹنے دو''

وہ ایک انتہائی بوڑھا فقیر بن کر آپ کے پاس اس وقت آیا، جب آپ دوپہر کے وقت آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے تھے۔آپ دن رات میں صرف ایک باراس وقت سویا کرتے تھے۔اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔آپ نے فرمایا'' کون ہے؟'' اس نے کہا'' ایک مظلوم بوڑھا ہوں۔''

آپ نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا اور وہ اپنی کہانی سنانے لگا اس نے کہا '' میرا اپنی قوم کے لوگوں سے جھگڑا چل رہا ہے۔انہوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور یہ کیا...... اور یہ کیا ......' وہ طول دیتا چلا گیا...... حتی کہ قیلولے کا وقت گزر گیا اور عدالت میں جانے کا وقت ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ نے (بوڑھے سے) فرمایا'' جب میں عدالت میں بیٹھوں گا تو تجھے تیرا حق دلوادوں گا۔'' آپ عدالت میں آکر اپنے مقام بیٹھ گئے۔آپ نے ادھر ادھر دیکھا، مگر بوڑھا کہیں نظر نہ آیا۔اگلے دن بھی آپ لوگوں کے مقدمات سنتے اور فیصلے کرتے رہے اوراس بوڑھے کا انتظار کرتے لیکن وہ نظر آیا۔

جب آپ واپس آکر بستر پر قیلو لے کے لئے لیٹے ،تو آکر دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔

آپ نے فرمایا : ''کون ہے؟''

اس نے کہا : وہی مظلوم بوڑھا ہوں۔

آپ نے کہا : ''میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ جب میں عدالت میں بیٹھوں گا،تو میرے پاس آنا؟''

اس نے کہا : ''وہ بڑے خبیث لوگ ہیں،انہیں جب پتہ چلا کہ آپ عدالت میں تشریف لے گئے ہیں تو مجھے کہنے لگے ہم تجھے تیرا حق دے دیں گے۔جب آپ نے عدالت برخاست کی،وہ مکر گئے۔''

آپ نے فرمایا : اب چلا جا! جب میں عدالت میں جاؤں گا،تب آجانا۔

اس طرح آپ اس دن بھی قیلولہ نہ کر سکے۔آپ عدالت میں گئے اوراس کا انتظار کرتے رہے،لیکن وہ نظر نہ آیا۔آپ کے لئے نیند پر قابو پانا مشکل ہو گیا تو آپ نے گھر والوں سے کہا:-

''مجھے سخت نیند آرہی ہے......تم کسی کو دروازے کے قریب نہ آنے دینا......میں ذرا سولوں''

اس وقت وہ بوڑھا آگیا،دروازے پر موجود آدمی نے کہا'' پیچھے رہو پیچھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہو' اس نے کہا:۔

''میں کل بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اپنا مسئلہ پیش کیا تھا۔''

آدمی نے کہا: ہرگز نہیں، قسم ہے اللہ کی! آپ کا حکم ہے کہ ہم کسی کو قریب نہ آنے دیں،'' جب اس نے دیکھا کہ اس طرح آپ تک پہنچنا مشکل ہے، تو ادھر ادھر دیکھا اسے کمرے میں ایک روشن دان نظر آیا۔ وہ اوپر چڑھ کر اس میں سے کمرے میں داخل ہو گیا اور اندر سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا، آپ کی آنکھ کھل گئی۔

(دربان کو) آواز دی ''اے فلاں! کیا میں نے تجھے حکم نہیں دیا تھا (کہ اسے کچھ عرصہ کے لئے روک لینا۔'') اس نے کہا'' یہ شخص میری طرف سے نہیں آیا، آپ ہی دیکھیں کہ کدھر سے آیا ہے؟''

آپ نے اٹھ کر دروازہ دیکھا تو وہ اندر کی طرف سے اسی طرح بند تھا، جس طرح آپ نے بند کیا تھا۔ اس کے باوجود بوڑھا کمرے میں موجود تھا۔

تب آپ نے پہچان لیا اور فرمایا'' کیا تو اللہ کا دشمن (شیطان) ہے؟'' اس نے کہا ہاں'' آپ نے میری ہر کوشش ناکام بنا دی تھی، اس لئے میں نے آپ کو غصہ دلانے کے لئے یہ سب کچھ کیا۔'' اسی وجہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ذوالکفل رکھا کیونکہ آپ نے ایک ذمہ داری اٹھائی اور اسے نبھا کر دکھایا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر یہ ارشاد فرمایا'' ذوالکفل نبی نہیں تھے، لیکن ایک نیک آدمی تھے۔ جو روزانہ سو نمازیں پڑھا کرتے تھے۔'' ذوالکفل نے اس (یسع) سے وعدہ کیا کہ اس کی وفات کے بعد وہ یہ سلسلہ جاری رکھیں گے چنانچہ آپ روزانہ سو نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اسی لئے آپ کا نام ''ذوالکفل'' (ذمہ داری اٹھانے اور نبھانے والے) مشہور ہو گیا۔ (تفسیر طبری)

(یہ واقعہ تفاسیر میں تو لکھا ہے، حدیث میں مختصر الفاظ میں ہے۔)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چرواہے کی بھیڑیئے سے گفتگو

۹۳............

حرہ میں ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا ایک بکری پر لپکا، پس چرواہا بکری اور بھیڑیئے کے درمیان حائل ہو گیا۔ پس بھیڑیا اپنی سرین پر بیٹھا اور کہا : اللہ کے بندے! تو میرے اور اس رزق کے درمیان حائل ہو گیا جو اللہ نے میری طرف بھیجا تھا۔

اس آدمی نے کہا : عجیب بات ہے کہ مجھ سے بھیڑیا تکلم کر رہا ہے۔

بھیڑیئے نے کہا : میں تجھ کو اس سے بھی عجیب بات نہ بتاؤں کہ رسول اللہ ﷺ حرتین (دو گرم علاقوں) کے درمیان گزشتہ واقعات کی خبریں سنا رہے ہیں۔

اس چرواہے نے اپنی بکریوں کو مدینے میں جمع کیا۔ پھر نبی پاک کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس معاملہ کی اطلاع دی۔ نبی کریم ﷺ باہر نکلے اور ارشاد فرمایا:-

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے...... اس چرواہے نے سچ کہا ہے۔

فائدہ:- ابن عبد البر وغیرہ کا بیان ہے کہ صحابہ رضوان اللہ اجمعین میں سے تین حضرات سے بھیڑیئے نے کلام کیا ہے، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

☆1☆ ....رافع بن عمیر رضی اللہ عنہ

☆2☆ ....سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

☆3☆ ....اہبان رضی اللہ عنہ بن اوس الاسلمی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خبر دی ہم کوشعیب نے روایت کرتے ہوئے زہری سے اور انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرمار ہے تھے:-

وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ : هَذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَاهُمَا ثَمَّ

ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا، اچانک بھیڑیا اس پر ٹوٹا پس ان میں سے ایک بکری کو لے گیا۔ چرواہے نے اس سے اس بکری کا مطالبہ کیا۔ پس بھیڑیا اس کی جانب متوجہ ہوا اور کہا یوم سبع میں کون اس کا محافظ ہوگا؟ جب میرے سوا کوئی ان کا محافظ نہیں ہوگا۔

ایک شخص ایک بیل پر بوجھ لاد کر لے جارہا تھا پس وہ بیل اس کی جانب متوجہ ہوا اور کہ میں اس کے لئے پیدا نہیں کیا گیا البتہ میں کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ پس لوگوں نے کہا کہ سبحان اللہ! بھیڑیا اور بیل بھی گفتگو کرتے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ابوبکر اور عمر اس پر ایمان لائے۔

ابن الاعرابی نے فرمایا کہ سبع اس جگہ کا نام ہے جہاں قیامت میں حشر ہوگا اور من لها یوم السبع ...... کا مطلب یہ ہے کہ...... من لها یو م القیامة ...... (قیامت کے دن کون محافظ ہوگا)

لیکن بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ تفسیر اگلے والے جملہ سے فاسد ہوجاتی ہے۔ کیونکہ قیامت میں بھیڑیا اس کا محافظ نہیں ہوگا۔ بعض حضرات کا خیال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے کہ...... یوم السبع ...... سے مراد...... یوم الفتن...... ہے۔ جبکہ لوگ مویشیوں کو چھوڑ دیں گے اور کوئی ان کا محافظ نہیں ہوگا۔ پس درندے ان کے لئے راعی ہو جائیں گے۔

اگر یہ مطلب لیا جائے تو اب...... سبع" باء ...... کے ضمہ کے ساتھ گویا مقصود کلام آنے والے شرور فتن سے ڈرانا ہے کہ ان فتنوں میں لوگ اپنے جانوروں کو یونہی چھوڑ دیں گے یہاں تک کہ درندے بلا روک ٹوک ان پر قابض ہو نگے۔

ابن مشفی ابوعبیدہ معمر کی رائے یہ ہے کہ یوم السبع ایام جاہلیت کی عید ہے۔ اس دن کفار کھیل کود اور خورد ونوش میں مصروف رہتے تھے۔

پس بھیڑیا آ کر ان کی بکری لے جایا کرتا تھا۔ اس صورت میں لفظ سبع سے درندہ مراد نہیں ہوگا۔ حافظ ابو عامر العبدی نے اس لفظ کو باء کے ضمہ کے ساتھ لکھایا ہے۔ ابو عامر قابل وثوق اور لائق اعتماد شخصیت ہے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لڑکے کے دو ٹکڑے

۹۴ ...... وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ اِئْتُوْنِىْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَاتَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى (متفق علیہ)

صحیحین میں حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

دو عورتیں تھیں اور دونوں کے ہمراہ ان کے لڑکے تھے۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک لڑکا اٹھا کر لے گیا۔ جس عورت کا لڑکا چلا گیا وہ اپنی ساتھی عورت سے بولی کہ بھیڑیا تیرا لڑکا لے گیا۔

دوسری نے جواب دیا کہ میرا نہیں تیرا ہی لڑکا گیا ہے۔ دونوں فیصلے کے لئے حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔

آپ علیہ السلام نے بڑی کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا (یعنی جس کا بچہ بھیڑیا لے گیا تھا) اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے قصہ بیان کیا۔ آپ علیہ السلام نے ان کے بیانات سننے کے بعد فرمایا:۔

مجھ کو چھری دو...... تاکہ میں اس لڑکے کے دو ٹکڑے کر کے......

آدھا آدھا تم دونوں میں بانٹ دوں۔

یہ سن کر چھوٹی عورت، جس کا وہ بچہ تھا، بولی:۔

خدا آپ پر رحمت نازل کرے ایسا نہ کیجئے۔ یہ بچہ میرا نہیں اسی کا ہے۔

لڑکے کی ماں کا یہ بیان سن کر آپ نے اس عورت کے حق میں فیصلہ فرما دیا''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیرت ناک جانور

۹۵ .... ابن جریج نے ابوزبیر سے روایت کیا ہے کہ بروز قیامت ایک جانور نکلے گا۔انہوں نے اس جانور (دابہ) کے یہ وصف بیان کئے ہیں۔

اس کا سر بیل کا، آنکھیں خنزیر کی اور کان ہاتھی کے کانوں جیسے ہوں گے...... اس کے سینگ بھی ہوں گے...... جو بارہ سنگھے کے مشابہ ہوں گے...... اور اس کا سینہ شیر کی طرح...... رنگ چیتے جیسا...... اور کوکھ بلی جیسی ہوگی...... اور اس کی دم مینڈھے جیسی ہوگی...... اور پاؤں اونٹ جیسے ہوں گے...... اور ہر جوڑ کے درمیان کا فاصلہ بارہ ہاتھ کا ہوگا۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

دابہ اس مسجد سے قریب نکلے گا، جس کا رتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسجد کا طواف کر رہے ہوں گے اور مسلمان آپ کے ساتھ ہوں گے، تو زمین ان کے نیچے سے متحرک ہوگی اور سعی کے قریب سے صفا پہاڑ شق ہو کر دابہ اس میں سے نکلے گا۔ سب سے پہلے جو چیز اس کی ظاہر ہوگی وہ اس کا ''اون و پر والا'' چمکتا ہوا سر ہوگا۔ نہ تو کوئی تلاش کرنے والا اس کو پا سکے گا اور نہ ہی کوئی اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھاگنے والا محفوظ رہ سکے گا۔ لوگوں پر مومن و کافر ہونے کی علامت لگائے گا۔ مومن کے چہرہ کو ایسا کر دے گا جیسا کہ چمکتا ہوا ستارہ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان مومن لکھ دے گا کافر کے چہرہ پر ایک کالا نکتہ لگا کر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھ دے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

دابہ ابو قبیس کی گھاٹی سے نکلے گا...... اس کا سر بادل میں ہوگا......اور اس کے پیر زمین پر ہوں گے۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ شعب اجیاد (گھاٹی) بہت بری ہے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ ایسا کیوں؟ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

"کیونکہ اس سے ایک جانور نکلے گا اور وہ تین مرتبہ ایسی چیخ مارے گا کہ اس کو پورب و پچھم میں ہر شخص سنے گا۔"

بعض حضرات نے اس کی صورت اور ہیئت کے بارے میں کہا ہے کہ اس کا چہرہ آدمی جیسا ہوگا اور باقی تمام جسم پرندے کی مانند ہوگا۔ جو شخص بھی اس کو دیکھے گا یہ اس کو کہے گا:-

"مکہ والے محمد ﷺ پر اور قرآن پر یقین نہیں رکھتے تھے۔"

مسئلہ:-

اگر کسی آدمی کے دابہ کی وصیت کی گئی تو وصیت کرنے والے کا یہ قول گھوڑے، گدھے اور خچر پر محمول ہوگا۔ کیونکہ دابہ لغت میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں، جو زمین پر چلتی ہو۔ لیکن عرف عام میں یہ لفظ صرف چوپایوں کے لئے بولا جانے لگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس لئے اس وصیت پر عمل عرف کے اعتبار سے ہوگا اور جب ایک شہر میں عرف ثابت ہو گیا تو یہی عرف تمام شہروں میں مانا جائے گا۔ جیسا کہ کسی نے قسم کھائی کہ وہ دابہ پر سوار نہیں ہوگا، لیکن اگر وہ کسی کافر پر سوار ہو گیا تو وہ حانث نہیں ہوگا۔ حالانکہ حق تعالیٰ نے کافر کو بھی اپنے کلام میں دابہ کہا ہے۔

اس کے برعکس اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ روٹی نہیں کھائے گا لیکن اس نے چاول کی روٹی کھالی تو وہ حانث ہو جائے گا۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں

۹۶............ بزاز نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوھریرہ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا:-

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں قید کرنے کا ارادہ فرمایا تو مچھلی کو حکم دیا کہ ان کے گوشت کو نہ کھائے اور ان کی ہڈی نہ توڑے۔

چنانچہ مچھلی نے یونس علیہ السلام کو نگل لیا، پھر سمندر میں اپنے مسکن کی طرف روانہ ہوئی۔ جب سمندر کی تہہ میں پہنچ گئی، تو یونس علیہ السلام نے کچھ آہٹ سنی۔ دل میں سوچا کی یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام ملا (جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ کے اندر تھے)

"یہ سمندر کی مخلوقات کی تسبیح ہے۔"

یہ سن کر حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی۔ فرشتوں نے یونس کی تسبیح سنی، تو انہوں نے کہا:-

اے پروردگار! ہم دور دراز سرزمین میں ...... ایک نہایت پست آواز سن رہے ہیں ...... یہ کیا ہے؟

اللہ عزوجل نے فرمایا:-

وہ میرا بندہ یونس ہے ...... میں نے اسے مچھلی کے پیٹ میں سمندر کے اندر قید کر دیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرشتوں نے کہا کہ وہ تو نیک بندہ ہے۔ روزانہ آپ کی خدمت میں اس کی طرف سے عمل صالح آتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: بے شک۔ اسی وقت فرشتوں نے یونس کے سفارش کی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا تو اس نے یونس علیہ السلام کو ساحل پر ڈال دیا۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

''ہم نے یونس کو ایک کھلے میدان میں بیمار کے خال میں ڈال دیا''

اور روایت کہ مچھلی ان کو پورے سمندر میں لئے پھرتی رہی۔ یہاں تک کہ لا کر موصل کے کنارے نصیبین میں ان کو ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو عراء میں، یعنی ایسے بے آب و گیاہ اور چٹیل میدان میں ڈال دیا، جو درختوں پہاڑوں وغیرہ سے خالی تھا۔ اور وہ ایسے ہی بیمار کی طرح تھے جیسے گوشت کے لوتھڑے میں جان پڑنے کے بعد بچہ ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے اعضاء اچھی طرح واضح نہ ہوں۔

حضرت یونس علیہ السلام کے اعضاء میں سے کسی عضو کا نقصان نہیں ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کدو کی بیل کا سایہ پہنچا دیا اور ایک پہاڑی بکری صبح شام آ کر دودھ پلا جایا کرتی تھی۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ نہیں بلکہ اس کدو کی بیل سے ان کو غذا ملتی تھی۔ یعنی اسی سے رنگ برنگ کے کھانے اور قسم قسم کی من پسند چیزیں ان کو ملا کرتی تھیں۔

وہاں یونس علیہ السلام کے اوپر کدو کی بیل اگانے میں مصلحت یہ تھی کہ اس کی خاصیت یہ ہے کہ مکھیاں اس کے پاس نہیں جاتیں۔ جس طرح اس کے پتوں کا عرق اگر کسی جگہ چھڑک دیا جائے تو وہاں بھی مکھیاں نہیں جاتیں۔

چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام اس کدو کی بیل کے نیچے تا صحت قیام پذیر رہے اور آپ کا بدن درست ہو گیا۔ کیونکہ اس بیل کے پتے اس شخص کے لئے بہت مفید ہیں، جس کے بدن سے یونس علیہ السلام کی طرح کھال نکل کر گوشت ظاہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو جائے۔

روایت ہے کہ اس موقعہ پر ایک دن حضرت یونس علیہ السلام سوئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیل کو خشک کر دیا، یا بعض کے قول کے مطابق دیمک کو بھیج دیا، جس نے بیل کی جڑیں کاٹ دیں۔ یونس بیدار ہوئے تو سورج کی گرمی محسوس ہوئی اور اس کی تاب نہ لا سکے لہٰذا گھبرا کر رنج و غم کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی:

"اے یونس! ایک بیل کے سوکھنے پر تم اظہار غم کرتے ہو اور لاکھوں انسانوں کی موت پر اظہار غم نہیں کرتے، جنہوں نے توبہ کی تھی اور ان کی توبہ قبول بھی ہو گئی تھی۔"

(از حیاۃ الحیوان)





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بوڑھا جن

۹۷............ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ہمراہ مکہ کے جنگلات میں، اچانک ایک معمر شخص نمودار ہوئے۔ جو اپنی لاٹھی کے سہارے چل رہے تھے۔ اسے دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بڑے میاں چال اور آواز سے جن معلوم ہوتے ہیں۔

وہ فوراً بولا : جی ہاں!

اس کا جواب سماعت فرما کر آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا تم کون سے جن ہو؟

اس نے کہا : میرا نام ہامہ ابن ہیم ابن قیس ابن ابلیس ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے اور شیطان کے درمیان تو صرف دو پشتوں کا فاصلہ ہے۔ اس نے جواب دیا جی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تمھاری عمر کتنی ہے؟

جواب دیا : دنیا کا اکثر زمانہ میں نے دیکھ لیا ہے۔ جس رات ہابیل نے قابیل کو قتل کیا میری عمر چند سال کی تھی۔ میں ٹیلے سے چھلانگ لگا رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا اور لوگوں کو بھڑکا رہا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو بہت برا عمل تھا۔

اس نے کہا : اے اللہ کے پیارے نبی تجھ پر درود و سلام نازل ہو، غصہ نہ کیجئے، کیونکہ میں ان لوگوں میں سے ہوں، جو حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے بھی ان کے دست مبارک پر اللہ سے توبہ کر لی تھی اور میں نے ان کو دعوت کے کام میں تعاون دیا تھا اور انہیں راضی کر لیا تھا۔ پھر وہ اتنا رویا کہ اس کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے۔ وہ جن آپ ﷺ سے کہنے لگا:۔

واللہ میں بہت شرمندہ ہوں اور اس بات سے کہ میں کافر رہوں، اللہ کی امان طلب کرتا ہوں۔ میں نے حضرت ھود علیہ السلام سے ملاقات کر کے ان کے ہاتھ پر ایمان لایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی میری ملاقات ہوئی۔ اور جس وقت آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔ میں آپ کے ساتھ تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا گیا تھا، میں آپ کے ساتھ تھا اور ان سے پہلے اس کنویں میں پہنچ گیا تھا۔

حضرت شعیب علیہ السلام سے بھی میری ملاقات ہوئی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام سے بھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جب تو حضرت محمد ﷺ سے ملاقات کرے تو آپ کی خدمت بابرکات میں میرا اسلام عرض کر دینا۔ لہٰذا میں ان کا پیغام آپ کو پہنچاتا ہوں اور آپ کے دست مبارک پر اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتا ہوں۔

آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

اللہ تجھ پر بھی اور عیسیٰ علیہ اسلام پر سلامتی نازل کرے۔ تو کیا چاہتا ہے؟

اس نے عرض کیا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے تورات سکھائی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل اور آپ مجھے قرآن کریم سکھا دیجئے۔ آپ نے اسے قرآن کریم سکھایا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو قرآن کریم کی صرف دس سورتیں سکھائی تھیں۔ آپ ﷺ نے دنیا سے تشریف لے جاتے وقت تک بھی ہمیں اس کی موت کی اطلاع نہیں دی۔ نہ ہم نے ان کو دیکھا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ زندہ ہے یا انتقال کر گیا۔ (از حیاۃ الحیوان)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ ﷺ کی امت محمدیہ کی شفاعت

۹۸ .... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ بِمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُولُ رَبِّيَ غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُورًا مَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ.

تخریج: بخاری، کتاب احادیث الانبیاء: باب قول اللہ عزوجل ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ (۳۳۴۰)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دعوت میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کو بازو کا گوشت (دستی کا گوشت) پیش کیا گیا جو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ کو پسند تھی۔آپ نے دانتوں سے اسے کھایا اور فرمایا:-

میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔کیا تم جانتے ہو کیسے؟ پھر (خود فرمایا) : اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں سب امتوں کو ایک میدان میں جمع فرمائیں گے، دیکھنے والے کی نگاہ انہیں دیکھ سکے گی اور پکارنے والا انہیں اپنی پکار سنا سکے گا اور سورج قریب ہو جائے گا۔بعض لوگ کہیں گے:-

کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم کس حالت میں ہو......؟ تمہیں کتنی ہولنا کی پہنچی ہوئی ہے......؟ کیا تم دیکھتے نہیں (تلاش کرو) جو تمھارے رب کے پاس تمھاری سفارش و شفاعت کرے؟

کچھ لوگ کہیں گے......تمھارا باپ آدم یہ کام کرسکتا ہے......لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے......اور کہیں گے:-

اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور تیرے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اور تجھے جنت میں رہائش دی کیا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت اور سفارش نہیں کریں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصائب پہنچے ہیں۔

آدم علیہ السلام کہیں گے:

میرا رب اتنا غضب ناک ہے......جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا......اور کبھی اس کے بعد نہ ہوگا......اور اللہ نے مجھے ایک درخت سے......(اس کے کھانے سے) روکا تھا......میں نے اس کی نافرمانی کی تھی......مجھے اپنی فکر ہے......مجھے اپنی جان کی پڑی ہے......میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ......نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

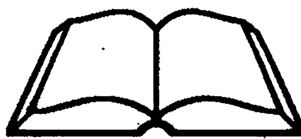
لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے:-

اے نوح! آپ زمین والوں کی طرف پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے......اور اللہ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ (عبداً شکوراً) رکھا......کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حالت میں ہیں......؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہمیں کیا مصائب پہنچے ہیں......؟ کیا آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کریں گے......؟

نوح علیہ السلام کہیں گے:-

آج میرا رب اتنا غصے میں ہے...... اس سے قبل کبھی نہیں ہوا ......اور نہ بعد میں کبھی ایسا ہوگا...... مجھے اپنی پڑی ہے...... مجھے اپنی جان کی فکر ہے......تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ......لوگ میرے پاس آئیں گے......پس میں عرش کے نیچے سجدے میں پڑ جاؤں گا......کہا جائے گا:

''یا محمد! (ﷺ) اپنا سر اٹھایئے......اور شفاعت کیجئے......قبول کی جائے گی......اور سوال کیجئے......دیئے جاؤ گے۔''





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مالدار چوہا

۹۹............

ابوداؤد ابن ماجہ وغیرہ نے حضرت ضاعۃ بنت زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں:-

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کسی ضرورت کے پیش نظر مقام بقیع جو مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ ہے، تشریف لے جا رہے تھے۔

جب ان کا گزر ایک ویرانہ سے ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جرذ (چوہا) سوراخ سے ایک ایک دینار نکال رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے سترہ دینار نکالے۔ پھر اس چوہے نے سوراخ میں سے ایک سبز رنگ کے کپڑے کا کنارہ نکالا۔ حضرت ضاعۃ بنت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضرت مقداد ان دنانیر کو لے کر بارگاہ رسالت میں پہنچے اور آپ ﷺ سے تمام واقعہ بیان فرما کر عرض کیا:--

یا رسول اللہ! میں ان کو آپ کی خدمت بابرکت میں بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت مقداد سے سوال کیا کہ تم نے سوراخ سے تو نہیں نکالے؟ حضرت مقداد نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، میں نے اپنے ہاتھ سے نہیں نکالے۔

اس کے بعد آقائے نامدار سرور کائنات جناب حضور اکرم ﷺ نے حضرت مقداد سے فرمایا: ان کو آپ ہی استعمال کرو حق تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے گا۔

ایک روایت میں آپ ﷺ کے یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت مقداد سے یہ فرمایا کہ یہ رزق ہے جس کو حق تعالیٰ نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صحیح مسلم میں سعید ابن عروبہ نے حضرت سعید خدری سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی عبد قیس کے کچھ لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے (اپنی گفتگو کا آغاز اس طرح کیا) عرض کیا: (سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی گفتگو نقل کی)

یارسول اللہ ﷺ! ہم قبیلہ ربیعہ کے لوگ ہیں۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا:۔

یارسول اللہ! ہم کس برتن میں پانی پیا کریں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ چمڑے کے پیالوں میں۔ تو ان لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہماری بستی میں چوہوں کی بہت کثرت ہے جس کی بنا پر چمڑے کے پیالے محفوظ نہیں رہ سکتے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

تم لوگ انہیں کو استعمال کرو چاہے وہ ان کو کھا ہی کیوں نہ لیں۔
اگر چہ چوہے ان کو کھالیں۔ یہ ارشاد مبارک آپ نے مکرر فرمایا



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت کی چابی! ماں کی رضا!!!

۱۰۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا۔ جب توریت پڑھتا تو خوش آوازی کی وجہ سے مرد اور عورتیں سب ہی نکل پڑتے ۔ یہ جوان شراب بھی پیا کرتا تھا۔ ایک روز اس کی ماں اس سے کہنے لگی :-

اگر بنی اسرائیل کے لوگوں کو پتا چل گیا کہ تو شراب پیتا ہے تو اپنے پڑوس سے نکال دیں گے۔

ایک دفعہ ایک شب وہ شراب کے نشہ میں گھر آیا اور توریت شریف پڑھنے لگا۔ لوگ جمع ہو گئے اس کی ماں نے اس سے کہا:-

اٹھ وضو کر! نشے کی حالت میں اس نے ماں کے چہرہ پر مارا، جس سے اس کی ایک آنکھ نکل گئی اور ایک دانت ٹوٹ گیا۔ وہ کہنے لگی:-

خدا تجھ سے کبھی راضی نہ ہو۔

جب صبح ہوئی اس نے اپنی ماں کو دیکھا تو کہنے لگا اے ماں! تجھے سلام کرتا ہوں اور اب سے قیامت تک تجھے کبھی نہ دیکھوں گا۔ اس کی ماں نے جواب دیا خدا تجھ سے راضی نہ ہو، چاہے جہاں مرضی جا۔

وہ پہاڑ پر جا کر خدا کی عبادت میں مشغول ہو گیا اور چالیس برس تک عبادت کرتا رہا یہاں تک کہ بہت ضعیف اور کمزور ہو گیا۔ پھر اس نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی کہ اے مولا کریم! اگر تو نے مجھے بخش دیا ہے تو مجھے بتلا؟ ہاتف غیبی سے آواز آئی :-

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''تیری ماں کی رضامندی میں ہماری رضا ہے۔''

یہ سن کر وہ واپس چلا گیا۔ اور اس نے پکار کر کہا:۔

''اے جنت کی چابی'' اگر تو زندہ ہے تو نہایت خوشی ہے اور اگر تو فوت ہو چکی ہے، تو میرے لئے مصیبت ہے۔

اس کی والدہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں تیرا فلاں بیٹا ہوں۔ ماں نے کہا کہ خدا تجھ سے راضی نہ ہو۔

اس نے آگے بڑھ کر ماں سے کہا:۔

اے ماں! یہی وہ ہاتھ ہے، جس نے تجھے مارا تیری آنکھ نکالی اور دانت توڑا تھا یہ کہہ کر اس نے اپنے اس ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: میرے لئے لکڑیاں جمع کرو اور آگ جلاؤ۔

انہوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی، وہ اس میں کود پڑا اور اپنے بدن سے مخاطب ہو کر کہنے لگا:

''دوزخ کی آگ سے پہلے دنیا کی آگ کا مزا چکھ لے''

یہ خبر لوگوں نے اس کی ماں کو دی۔ اس نے آواز دی، میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: ''آگ کے اندر۔''

تب وہ کہنے لگی: اے بیٹا خدا تجھ سے راضی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا انہوں نے اپنا ایک پر اس کی ماں کی آنکھ اور دانت پر مل دیا۔ اس کی آنکھ اور دانت دونوں جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے۔ پھر اس لڑکے کے جسم پر بھی مل دیا وہ بھی خدا کے حکم سے جیسا تھا ویسا ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بت پرستی کرنے والوں سے سوال

۱۰۱............آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

جب قیامت کا دن ہوگا تو زمانہ جاہلیت کے کچھ لوگ اپنے بتوں کو اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے حاضر ہوں گے۔ان سے ان کا رب سوال کرے گا۔

وہ عرض کریں گے:-

نہ تو ہمارے پاس تو نے کوئی رسول بھیجا اور نہ تیرا کوئی امر ہم تک پہنچا۔اگر تیرا رسول ہمارے پاس آتا تو ہم تیرے بہت ہی فرمانبردار بندوں میں سے ہوتے۔

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے:-

اچھا بتاؤ کہ اگر تمہیں میں حکم دوں تو اس کی تعمیل کرو گے؟

وہ عرض کریں گے: ہاں!

ارشاد ہوگا:-

جہنم میں چلے جاؤ اور اس میں داخل ہو جاؤ!

تو یہ جائیں گے جب قریب ہوں گے تو دوزخ کا غصہ اور اس کی ہیبت ناک آوازیں سنیں گے تو یہ پھر اپنے رب کی طرف واپس آئیں گے اور کہیں گے:-

''اے رب! ہم کو اس بچائیے''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے نہیں کہا تھا کہ ہمیں جو حکم ملے گا تعمیل کریں گے۔پھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ ان سے عہد و پیمان لے کر دوبارہ حکم دیں گے کہ جاؤ جہنم میں چلے جاؤ!

چنانچہ یہ لوگ پھر بڑھیں گے حتیٰ کہ جب اس کو دیکھ لیں گے تو متفرق ہو جائیں گے اور لوٹ کر عرض کریں گے:۔

اے رب! ہم اس سے جدا اور بھاگ کر متفرق ہو گئے ہیں۔ ہم جہنم میں جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ذلت کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:۔

اگر یہ لوگ پہلی مرتبہ داخل ہو جاتے......تو دوزخ ان پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جاتی۔ (احادیث قدسیہ)

تشریح:۔

مطلب یہ ہے کہ غالباً یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے پاس خداوند تعالیٰ کی توحید کا پیغام نہیں پہنچا ہو گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ لوگ نافرمان ہوں گے۔ اس لئے قیامت میں ان کی نافرمانی کا اظہار کرا دیا جائے گا۔ اور پھر ان کو دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور وہ ذلت کے ساتھ دوزخ میں رہیں گے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ ﷺ کا سفر معراج

۱۰۲............آپ ﷺ نے فرمایا:-

جب میں معراج پر گیا تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ "سدرۃ المنتہیٰ" ہے۔ آپ کی امت میں سے ہر ایک یہاں تک پہنچتا ہے، جو تیرے راستے پر چلے۔

یہ سدرۃ المنتہیٰ اس کے جڑ سے یعنی نیچے سے...... ایسے پانی کی نہریں نکلتی ہیں...... جو بدبو کرنے والا نہیں ہے...... اور دودھ کی ایسی نہریں ہیں...... جن کا مزہ نہیں بدلتا...... اور شراب کی ایسی نہریں ہیں...... جن میں پینے والوں کو بڑی لذت ہے...... اور شہد کی ایسا نہریں ہیں...... جو بہت صاف ہیں...... اور وہ ایک ایسا درخت ہے...... جس کے سایہ کے نیچے...... ستر سال تک ایک شاہ سوار دوڑتا رہے اور اس درخت کے پتے...... لوگوں کی سایہ بسنے کی جگہ ہوگی...... اور نور نے اور فرشتوں نے ان کو ڈھانک رکھا ہے...... (یعنی نورِ خُدا اس پر جگمگا رہا ہے اور فرشتے اس میں بکثرت ہیں)

فرمایا کہ یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے (جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپیٹ رہی تھی جو چیزیں لپیٹ رہیں تھیں) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو۔

تو انہوں نے عرض کیا:-

الٰہی آپ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ اور آپ نے اس کو ملک عظیم عطا کیا اور آپ نے موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے نوازا۔ اور آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہت بڑی سلطنت عطاء فرمائی اور لوہا ان کے لئے نرم کیا۔ اور پہاڑ ان کے لئے مسخر کر دیئے۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو بہت بڑا ملک عطاً کیا۔ اور ان کے لئے جن ، انسان، شیطان، اور ہوا کو مسخر کر دیا۔ اور ان کو ایسا ملک عطاء کیا، جو ان کے بعد کسی کو نہیں دیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ نے توراۃ ، انجیل کا علم دیا۔ اور آپ نے اس کے ہاتھ اندھوں اور کوڑیوں کو شفاً دی۔ ان کو اور ان کی ماں کو شیطان الرجیم سے پناہ دی۔ اور شیطان کو ان پر کوئی راہ نہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

میں نے آپ کو حبیب بنایا...... توراۃ میں آپ کو حبیب الرحمٰن کے لقب سے یاد کیا...... آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا...... اور آپ کی امت کے لئے ہر خطبے میں شرط لگائی ...... کوئی خطبہ جائز نہیں ہوگا ...... جب تک کہ اس خطبہ میں شہادت نہ دی جائے...... کہ آپ میرے بندے اور رسول ہیں ...... اور میں نے آپ کو پیدائش کے اعتبار سے...... اول اور بعثت کے اعتبار سے آخر کیا...... اور میں نے آپ کو " سبع مثانی " یعنی سورۂ فاتحہ عطاً کی...... جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی...... اور آپ کو عرش کے خزانوں میں سے سورۃ بقرہ کی آخری تین آیتیں عطاء کی گئیں...... جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں...... اور میں نے ء آپ کو نبوت کی ابتدأ کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔ (الشفاء قاضی عیاض)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہنم کی آگ میں چھلانگ لگانے والے

۱۰۴ ...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ اَخْرِجُوْهُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ اِنَّ رَحْمَتِیْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَكُمَا حَیْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیَنْطَلِقَانِ فَیُلْقِیْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَیَجْعَلُهَا عَلَیْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَهُ فَیَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰی صَاحِبُكَ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تُعِیْدَنِیْ فِیْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ فَیَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ فَیَدْخُلَانِ جَمِیْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ . (ترمذی: کتاب صفة جهنم ،باب منة قصة آخر اهل النار)

یہ روایت ضعیف ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

بے شک آگ میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی ان کی چیخ بلند ہوگی۔ پروردگار عزوجل فرمائیں گے: ان دونوں کو نکالو!

جب انہیں نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیں گے:-

کس وجہ سے تمہاری چیخ بلند ہوئی؟

وہ کہیں گے:-

یہ ہم نے اس لئے کیا تا کہ آپ ہم پر رحم فرمائیں۔

اللہ فرمائے گا:-

میری تم پر یہ رحمت ہے کہ تم دونوں جاؤ اور آگ میں جہاں تھے،

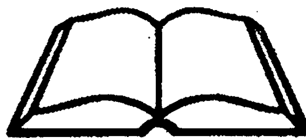
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہاں اپنے آپ کو ڈال دو!

وہ دونوں چل پڑیں گے......ان میں سے ایک بھاگے گا...... اور جا کر چھلانگ لگا دے گا......اور دوسرا چلے گا......اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھے گا......اللہ اس کو بھی نکال لے گا......اور اسے بھی بلا لے گا۔

اور پوچھے گا	:	تو نے کیوں آگ میں چھلانگ لگائی؟
اس نے کہا	:	میں نے سوچا یہ ایک حکم مان لوں شاید اسی پر میرا کام بن جائے۔
دوسرے سے پوچھے گا	:	ارے تو مڑ مڑ کر کیوں دیکھتا تھا؟
وہ کہے گا	:	یا اللہ! جب ایک دفعہ تو نے جہنم سے نکال لیا تھا، تیری سخاوت کی کہانیاں تو زمین آسمان میں مشہور ہیں، میں انتظار میں تھا کہ کب تیری سخاوت متوجہ ہو اور میری بخشش کا فیصلہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا چل تو بھی جنت میں چلا جا اور تو بھی جنت میں چلا جا۔

(ترمذی)





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت میں اللہ کا دیدار

۱۰۵............آپ ﷺ نے فرمایا:-

بے شک جنت والے......جس وقت جنت میں داخل ہوں گے تو اپنے اپنے اعمال کے مطابق داخل ہوں گے......پھر ان کو دنیا کے ایک جمعہ کی مقدار اجازت دی جائے گی......تا کہ وہ اپنے رب کی زیارت کریں......ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا عرش ظاہر ہوگا......اللہ تعالیٰ جنت کے باغوں میں سے......ایک باغ میں ان کے لئے ظاہر ہوں گے۔

پھر ان کے لئے نور اور یاقوت اور موتی اور زبرجد اور سونے اور چاندی کے ممبر رکھے جائیں گے......ان میں ادنیٰ درجے کا آدمی......کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا......اور ان میں ادنیٰ کوئی بھی نہ ہوگا......اور ان کو یہ گمان نہیں ہوگا کہ کرسیوں والے نشست گاہ کے لحاظ سے ان سے ہیں......پوچھا گیا:-

اے اللہ کے رسول ﷺ ہم اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کو دیکھ سکیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:-

ہاں! کیا تم سورج کو دیکھنے میں اور چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں شک اور کوئی ضرر محسوس کرتے ہو؟

انہوں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا:-

اسی طرح اپنے پروردگار کے دیکھنے میں کچھ شک اور ضرر محسوس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں کرو گے۔ اور اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ بلاواسطہ کلام نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کہے گا کہ فلاں ابن فلاں کیا تجھے یاد ہے کہ تو نے فلاں دن ایسا ایسا کہا تھا۔ اس کو بعض عہد شکنی یاد کرائے گا، جو اس نے دنیا میں کی ہوگی۔ وہ کہے گا کہ اے پروردگار! کیا تو نے مجھے معاف نہیں فرمایا؟

اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں......؟ میری وسعتِ مغفرت کے ساتھ ہی اپنے اس مرتبے کو پہنچ سکا ہے......وہ اس طرح گفتگو میں مصروف ہوں گے...... کہ ان پر ایک ایسا ابر چھا جائے گا......اور ان پر ایسی خوشبو برسائے گا...... کہ کبھی انہوں نے ایسی خوشبو نہ دیکھی ہوگی......اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا......

جو بزرگی میں نے تمہارے لئے تیار کی ہے......اس کی طرف اٹھ کھڑے ہو جاؤ! جو چاہتے ہو لے لو!

پس ہم بازار آئیں گے......فرشتوں نے ان کو گھیر رکھا ہوگا......آنکھوں نے کبھی ایسی چیزیں دیکھی نہیں......اور کانوں نے کبھی سنی نہیں......اور دلوں پر کبھی اس کا خیال نہیں گزرا......ہم جو چاہیں گے......ہمیں اٹھوا دے دیا جائے گا......

اس میں خرید وفروخت نہ ہوگی...... اور اس بازار میں جنتی...... ایک دوسرے کو ملیں گے......اور بلند مرتبے والا جنتی......اپنے سے کم درجے والے جنتی کو ملے گا......جبکہ ان میں کوئی بھی کم درجے کا نہیں ہوگا۔

وہ کم درجے والا جنتی اعلیٰ درجے والے جنتی کے لباس کو تعجب کی نظر سے دیکھے گا......لیکن ان کی باتیں ختم نہ ہوں گی...... کہ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے...... اس کا لباس اس اعلیٰ درجے والے جنتی سے عمدہ ہو جائے گا......اور یہ صرف اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے ہوگا کہ جنت میں کوئی رنجیدہ نہ ہو۔

پھر ہم اپنے اپنے گھروں میں واپس آئیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور خوش آمدید کہیں گی اور کہیں گی:

"تم ایسے حالت میں آئے ہو کہ تم حسن و جمال میں اس سے بڑھ کر ہو جو تم ہمارے پاس سے گئے تھے۔"

ہم کہیں گے:

"آج ہم نے اپنے پروردگار کے ساتھ ہم نشینی کی ہے اس لئے لائق ہے کہ ہم اس کی مثل پھریں۔" (احادیث قدسیہ)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہنم کی چٹان میں دبے ہوئے شخص کی پکار

۱۰۶ .... اِنَّ عَبْدًا فِیْ جَهَنَّمَ یُنَادِیْ اَلْفَ سَنَةٍ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِجِبْرِیْلَ اِذْهَبْ اِئْتِنِیْ بِعَبْدِیْ هٰذَا فَیَنْطَلِقُ جِبْرِیْلُ فَیَجِدُ اَهْلَ النَّارِ مُکِبِّیْنَ یَبْکُوْنَ فَیَرْجِعُ اِلٰی رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ فَیُخْبِرُهٗ فَیَقُوْلُ: اِئْتِنِیْ بِهٖ فَاِنَّهٗ فِیْ مَکَانِ کَذَا وَکَذَا فَیَجِیْءُ بِهٖ فَیُوْقِفُهٗ عَلٰی رَبِّهٖ فَیَقُوْلُ لَهٗ یَا عَبْدِیْ کَیْفَ وَجَدْتَّ مَکَانَکَ وَمَقِیْلَکَ؟ فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ شَرُّمَکَانٍ وَشَرُّمَقِیْلٍ فَیَقُوْلُ: رُدُّوْا عَبْدِیْ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ مَاکُنْتُ اَرْجُوْا اِذَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْهَا اَنْ تُعِیْدَنِیْ فِیْهَا فَیَقُوْلُ دَعُوْا عَبْدِیْ.

(اخرجه احمد وابن خزیمة والبیهقی فی شعب الایمان عن انسؓ)

بے شک ایک بندہ، جہنم میں پڑا ہوا ہزار سال سے ......یا حنان، یامنان...... کی صدائیں لگا رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ارشاد فرمائیں گے کہ میرے اس بندے کو میرے پاس لاؤ۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام جائیں گے اور اہل نار کو اس حال میں پائیں گے کہ پیشانی کے بل اوندھے پڑے ہوں گے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اپنے رب کے پاس واپس آئیں گے اور ساری خبر سنائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے:۔

اس کو میرے پاس لاؤ، بے شک وہ فلاں فلاں جگہ میں پڑا ہوا ہے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کو اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لاکر کھڑا کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو مخاطب کرکے فرمائیں گے:

اے میرے بندے! تو نے اپنا ٹھکانا......اور اپنے قیلولہ کی جگہ کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کس طرح پایا؟

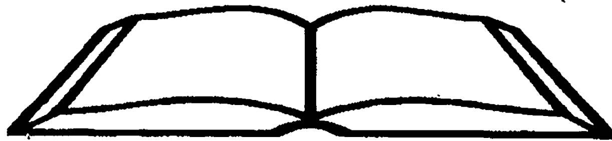
وہ عرض کرے گا:-

اے رب بہت برا ٹھکانا ہے اور بہت بری قیلولہ کی جگہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میرے بندے کو دوبارہ لوٹا دو۔ تو یہ بندہ عرض کرے گا:

"اے اللہ! جب تو نے مجھے نکالا تھا تو مجھے یہ امید نہیں تھی کہ آپ مجھے دوبارہ اس میں لوٹائیں گے۔"

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ اس کو چھوڑ دو۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سب سے آخر میں دوزخ سے نکلنے والا

۱۰۷ ......اِنِّی لَاَعْلَمُ اَوَّلَ رَجُلٍ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ آخِرَ رَجُلٍ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ یُؤْتیٰ بِرَجُلٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُقَالُ اَعْرِضُوْ عَلَیْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَتَخْبَاءُ عَنْهُ کِبَارَهَا فَیُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَ کَذَا ، کَذَا وَ کَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ" لَایُنْکِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ" مِنْ کِبَارِهَا، فَیَقُوْلُ اُعْطُوْهُ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً، فَیَقُوْلُ: اِنَّ لِیْ ذُنُوْبًا اَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عنه فَلَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ (اخرجه الترمذی فی الشمائل عن ابی ذرؓ)

بے شک میں اس شخص کو جانتا ہوں، جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا اور جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا۔

ایک شخص کو قیامت میں لایا جائے گا پھر ارشاد ہوگا کہ اس کے روبرو اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے کبیرہ گناہ اس کے سامنے پیش نہ کرو۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں دن یہ کام کیا، ایسا کیا۔ وہ بندہ اقرار کرے گا۔ انکار کرنے کی اس میں طاقت نہ ہوگی۔

وہ بندہ اپنے گناہ کبیرہ سے ڈر رہا ہوگا کہ وہ پیش نہ کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ اچھا اس بندہ کے ہر گناہ کے بدلے میں ایک ایک نیکی دو۔ وہ بندہ اس خوشخبری کو دیکھ کر عرض کرے گا:-

اے رب! میں نے بعض اعمال اور بھی کئے ہیں، جن کو میں یہاں پر نہیں دیکھ رہا ہوں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو ذکر کرتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ کچلیاں نظر آ گئیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نماز کیسے فرض ہوئی؟

۱۰۸............ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا یہ ایک سواری کا جانور ہے۔ رنگ سفید، قد لمبا، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے۔ اپنی حد نگاہ تک قدم بھرتا ہے اور کھر رکھتا ہے۔

فرمایا میں اس پر سوار ہوا، حتیٰ کہ بیت المقدس پہنچا۔ فرمایا میں نے اسے اس کڑے سے باندھ دیا، جس سے اسے انبیاء باندھتے تھے۔ فرمایا پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعتیں نماز پڑھی۔ پھر باہر نکلا اور جبریل علیہ السلام ایک برتن شراب (خمر) کا اور ایک دودھ کا برتن لائے۔ میں نے دودھ منتخب کیا۔ پس جبریل علیہ السلام نے فرمایا:

"آپ نے فطرت کو پسند کیا ہے"

پھر ہمیں اوپر آسمان کی طرف لے گئے، جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کو کہا۔

پوچھا گیا : تو کون ہے؟

انہوں نے کہا : جبرئیل علیہ السلام ہوں۔

پھر پوچھا گیا : آپ کے ساتھ کون ہے؟

انہوں کہا : محمد ﷺ

پوچھا گیا : کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا ہے؟

انہوں نے کہا : تحقیق ان کی طرف پیغام بھیجا گیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پس دربان نے دروازہ کھولا اچانک میں آدم علیہ السلام کے پاس تھا۔انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر دی ۔پھر حضرت جبریل علیہ السلام ہمیں دوسرے آسمان کی طرف اوپر کو لے گئے جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کو کہا۔

پوچھا گیا: تو کون ہے؟ انہوں نے کہا: جبرئیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا ہے؟انہوں نے کہا: تحقیق ان کی طرف پیغام بھیجا گیا ہے۔

اس نے ہمارے لئے دروازہ کھولا تو اچانک میں خالہ زاد بھائی عیسٰی بن مریم علیہ السلام اور یحیٰی بن زکریا علیہ السلام کے پاس تھا۔انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور خیر کی دعا دی۔پھر تیسرے آسمان کی طرف لے گئے۔

جبرئیل نے دروازہ کھولنے کو کہا۔کہا گیا: تو کون ہے؟ کہا: جبرئیل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ۔کہا گیا: کیا ان کو پیغام بھیجا گیا ہے؟ کہا: تحقیق ان کو پیغام بھیجا گیا ہے۔

اس نے دروازہ کھولا تو اچانک میں یوسف علیہ السلام کے پاس تھا۔ان کو حسن کا ایک حصہ عطا کیا گیا تھا۔(یا آدھا حسن دیا گیا) فرمایا: انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر دی۔پھر ہمیں چوتھے آسمان کی طرف اوپر کو لے گیا۔

جبرئیل نے دروازہ کھولنے کو کہا ۔ کہا گیا: کون ہیں ؟ کہا: جبرائیل علیہ السلام ہوں ۔کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا محمد ﷺ۔ کہا گیا: کیا ان کو پیغام بھیجا گیا ہے؟ کہا تحقیق ان کو پیغام بھیجا گیا ہے۔

اس نے دروازہ کھولا تو اچانک میں ادریس علیہ السلام کے پاس تھا۔انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر دی۔اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا:

''اور ہم نے انہیں بلند مقام پر بلند کیا۔''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر ہمیں پانچویں آسمان کی طرف اوپر لے گئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کو کہا۔ کہا گیا: تو کون ہے؟ کہا: جبرئیل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا محمد ﷺ۔

کہا گیا: کیا ان کو پیغام بھیجا گیا ہے؟ کہا: تحقیق ان کو پیغام بھیجا گیا ہے۔ اس نے دروازہ کھولا تو میں اچانک ہارون علیہ السلام کے پاس تھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر دی۔ پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف اوپر لے چلے۔

جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کو کہا۔ کہا گیا: تو کون ہے؟ کہا: جبرئیل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ۔ کہا گیا: کیا ان کو پیغام بھیجا گیا ہے؟ کہا: تحقیق ان کو پیغام بھیجا گیا ہے۔

اس نے دروازہ کھولا تو میں اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر دی۔ پھر ہمیں ساتویں آسمان کی طرف اوپر کو لے چلے۔

جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کو کہا تو کہا گیا تو کون ہے؟ کہا: جبرئیل ہوں کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ۔ کہا گیا: ان کو پیغام بھیجا گیا ہے؟ کہا تحقیق ان کو پیغام بھیجا گیا ہے۔

اس نے دروازہ کھولا تو اچانک میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس تھا۔ وہ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اس بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور یہ فرشتے واپس نہیں آئیں گے۔ (قیامت کے دن تک ان کی دوبارہ باری نہیں آئے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کی تعداد گنتی سے ماوراء ہے)

پھر سدرۃ المنتہیٰ کی طرف گئے۔ اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کی طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں اور اس کے پھل مٹکوں جیسے ہیں۔ پس جب اللہ کے امر سے ڈھانک لیا جس نے بھی ڈھانکا وہ تبدیل ہوئی۔ اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے حسن کی خوبی بیان نہیں کرسکتا۔

پس اللہ نے جو میری طرف وحی کرنا چاہتے تھے، وحی کی اور میرے اوپر روزانہ دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کیں ۔ میں موسیٰ علیہ السلام تک اترا۔

انہوں نے پوچھا : آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟

میں نے کہا : پچاس نمازیں۔

انہوں نے کہا : اپنے رب کے پاس واپس جاؤ، تخفیف کا سوال کرو؟ بے شک آپ کی امت ان کی طاقت نہیں رکھتی۔ بے شک میں بنی اسرائیل کو آزمایا اور ان کا مشاہدہ کیا ہے

آپ نے فرمایا : میں اپنے رب کے پاس واپس گیا۔ میں نے عرض کی میرے پروردگار! میری امت پر تخفیف کیجئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں حذف کر دیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس لوٹا اور میں نے کہا اللہ نے مجھ سے پانچ نمازیں حذف کر دی ہیں۔ کہا:

"بے شک آپ کی امت ان کی طاقت نہیں رکھتی پس اپنے رب کے پاس واپس جاؤ اور تخفیف کا سوال کرو!"

پس میں اپنے پروردگار اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین لوٹتا رہا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ روزانہ رات اور دن میں یہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ (بالفعل) اور ہر نماز کا ثواب دس گنا ہے۔ پس یہ پچاس نمازیں ہیں۔ (بلحاظ ثواب)

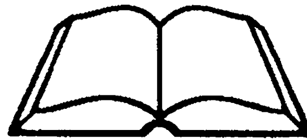
اور جس نے اچھائی کا ارادہ کیا اور عملاً نہ کی، میں اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہوں اور اگر اچھائی کر لے تو دس گنا لکھتا ہوں اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو برائی کا ارادہ کرتا ہے اور عملاً نہیں کرتا، کچھ بھی نہیں لکھا جاتا۔
اب اگر برائی کر لے تو ایک بدی لکھی جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا : میں اترا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں خبر دی۔
وہ کہنے لگے : اپنے رب کے پاس واپس جاؤ اور تخفیف کا سوال کرو
آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا میں اپنے رب کی لوٹتا رہا حتیٰ کہ اب مجھے حیا آتی ہے۔

(مسلم ،کتاب الایمان : باب الاسراء برسول اللہ الی السمٰوات وفرض الصلوٰت)







Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ جن کے لئے سورج رک گیا! وقت تھم گیا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں یہ واقعہ سنایا:-

غَزَا نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ

انبیاء میں ایک نبی نے اپنی قوم سے کہا میرا جہاد پر جانے کا ارادہ ہے۔

لَا یَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ مَلَکَ بُضْعَ امْرَأَۃٍ وَھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَبْنِیَ بِھَا وَلَمَّا یَبْنِ بِھَا

وہ شخص میرے ساتھ نہ چلے جس کا حال میں نکاح ہوا ہو، اور وہ سہاگ رات منانا چاہتا ہو۔

وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُیُوْتًا ، وَلَمْ یَرْفَعْ سُقُوْفَھَا،

اسی طرح وہ بھی نہ چلے جس نے گھر بنانا شروع کیا ہو اور ابھی چھتیں نہ اٹھی ہوں۔

وَلَا آخَرُ اشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَھُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَھَا

وہ بھی میرے ساتھ نہ چلے جس نے مویشی اور اونٹنیاں خریدی ہوں اور ان کے بچہ کا وقت قریب ہو۔ (اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ چلے جو یکسوئی کے ساتھ جہاد کر سکے۔)

فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْیَۃِ صَلَاۃَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِیْبًا مِنْ ذٰلِکَ

دوران جنگ عصر کی نماز کے نکلنے کا نبی کو خطرہ ہوا تو انہوں نے سورج سے کہا

فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّکِ مَأْمُوْرَۃٌ وَاَنَا مَأْمُوْرٌ

تو اللہ کے حکم کا غلام ہے اور میں بھی اس کا بندہ ہوں۔

اَللّٰھُمَّ احْبِسْھَا عَلَیْنَا

پھر دعا کی اے اللہ سورج کو اپنے حکم سے روک دیجئے۔

فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پس سورج رک گیا یہاں تک کہ انہیں کامیابی مل گئی۔

فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَ تْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا

فتح کے بعد نبی نے مال غنیمت جمع کیا اور چاہا کہ اسے آگ میں ڈال دیں۔(اسوقت یہ اصول تھا کہ جو شخص صدقہ کرنا چاہتا وہ مال کو ایک جگہ رکھتا اور دل میں صدقہ کی نیت کرتا تو غیب سے آگ آتی اور اس مال کو کھا جاتی۔اس کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ مال قبول ہوگیا ہے۔مگر حیرت کی بات یہ کہ جب اس مال کو آگ کے پاس رکھا تو آگ نے اس کو جلایا نہیں۔

فَقَالَ: اِنَّ فِيكُمْ غُلُولا

نبی نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی خیانت کرنے والا ہے۔جس کی وجہ سے صدقہ قبول نہیں ہورہا ہے۔

فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءُ وا بِرَأْسٍ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ

پھر نبی نے حکم دیا کہ تم میں سے ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے جس قبیلہ میں خیانت کرنے والا موجود ہوگا اس کا ہاتھ میرے ہاتھ سے چپک جائے گا۔چنانچہ جب لوگوں نے بیعت کی یعنی ہاتھ ملایا تو ایک قبیلہ کے آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔

نبی نے فرمایا کہ تمہارے قبیلہ کے اندر ہی کوئی خائن ہے،لہٰذا تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے۔قبیلہ والوں نے ہاتھ ملانا شروع کیا تو نبی کو یقین ہوگیا کہ ان میں سے کوئی خیانت کرنے والا ہے۔جب نبی نے ان سے سختی سے خیانت کا پوچھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو وہ لوگ گائے کے سر کے برابر سونا لے کر آئے جو انہوں نے چھپا رکھا تھا۔ اسے زمین پر رکھا۔

فَوَضَعُوهَا فَجَاءَ تِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ ، رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا (بخاری ومسلم)

اچانک آسمان سے آگ نازل ہوئی اس نے تمام مال کھالیا۔ حضور ﷺ نے یہ واقعہ سنانے کے بعد صحابہ سے فرمایا مال غنیمت میں سے کچھ لینا ان کے لئے حرام تھا مگر اللہ نے میری امت کے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دے دیا ہے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قبر سے نکلنے والے مردے سے سوالات

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے ہمیں یہ واقعہ سنایا:-

خَرَجَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ حَتَّى اَتَوا مَقْبَرَةً لَهُم مِنْ مَقَابِرِ فَقَالوا: لَوْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَدَعَوْنَا اللّٰه عَزَّوَجَل

بنی اسرائیل کے چند نیک لوگ سفر پر نکلے راستہ میں قبرستان آ گیا تو انہوں نے ۲ رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کی:-

اَنْ يُخْرِجَ لَنَا رَجُلاً مِمَّنْ قَدْمَاتَ نَسْأَلَهُ عَنْ الْمَوْتِ قَالَ: فَفَعَلُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ

اے اللہ! اپنی رحمت سے کسی مردہ کو قبر سے نکال تا کہ ہم اس سے موت کی تکلیف کا معاملہ پوچھیں۔ تو اللہ نے ان کی دعا قبول کی اچانک انہوں نے کیا دیکھا

اِذْ اَطْلَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ مِنْ قَبْرٍ مِنْ تِلْكَ الْمَقَابِرُ خِلاسِيٌّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اَثَرُ السُّجُود

ایک قبر سے سر نکلنا شروع ہوا اس کی رنگت گندمی تھی اس کی پیشانی پر سجدہ کا نمایاں نشان تھا۔

فَقَالَ: يَا هٰؤُلاءِ مَا اَرَدْتُمْ اِلَيَّ؟ فَقَدْ مِتُّ مُنْذُمَائَةِ سَنَةٍ فَمَا سَكَنَتْ عَنِّي حَرَارَةُ الْمَوْتِ حَتّٰى كَانَ الآنَ فَادْعُوا اللّٰه عَزَّوَجَلَّ لِي يُعِيدُنِي كَمَا كُنْتُ

اس نے کہا اے لوگوں تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں 100 سال پہلے مرا تھا، مگر موت کی سختی کو ابھی تک نہیں بھول پایا ہوں، بس تم اللہ سے دعا کرو کہ میں دوبارہ قبر میں چلا جاؤں۔ (کتاب الزہد)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سونے کا بچھڑا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:-

لَمَا تَعَجَّلَ مُوسىَ اِلَى رَبَّه عَمِدَ السَّامِرِیُّ فَجَمَعَ مَا قَدِرَ عَلَيْهِ مِنَ الحُلِيّ حُلِی بَنِى اِسْرَائِيلَ

جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اللہ سے ہم کلامی کے لئے تشریف لے گئے تو سامری نامی جادوگر نے بنی اسرائیل کے سونے کے زیورات کو جمع کر کے ایک بچھڑا بنایا۔

فَضَربَهٗ عِجلاً، ثم اَلقَى القَبْضَةَ فِي جَوفِهِ فَاِذا هُو عِجلٌ لَهٗ خِوَار، فَقَالَ لَهُمُ السّامِرِیُّ

پھر اس کے پیٹ میں ایک مٹھی مٹی کو ٹھونس دیا تو وہ آواز کے ساتھ بجنے والا بچھڑا بن گیا، پھر سامری نے بنی اسرائیل سے کہا:-

هَذَا اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوسىَ...... یہ تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہے۔

(تو کچھ بنی اسرائیل اس بچھڑے کو پوجنے لگے)

فَقَالَ لَهُم هَارُونُ : يَاقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْداً حَسَنًا؟

جب یہ بات ہارون علیہ السلام کو معلوم ہوئی تو ہارون علیہ السلام نے فرمایا:

اے قوم کے لوگو! تمہارے رب نے تم پر اتنے احسانات کئے ہیں تم اس کا یہ بدلہ دے رہے ہو کہ ہاتھ سے بنائے ہوئے بچھڑے کو پوجتے ہو؟

فَلَمَا اَنْ رَجَعَ مُوسَى اِلَى بَنِى اِسْرائِيلَ ،مُوسَى اِلَى بَنِى اِسْرائِيلَ وَقَدْ اَضَلَّهُمُ السّامِرِیُّ اَخَذَ بِرَأْسِ اَخِيهِ فَقَالَ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لَهُ هَارُونُ مَاقَالَ:

جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے لوٹے تو قوم کی گمراہی کو دیکھ کر غم اور غصہ میں ہارون کے سر کے بال پکڑ لئے تو ہارون علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو ساری بات سمجھائی۔

فَقَالَ مُوسَى لِلسَّامِرِي: مَاخَطْبُكَ؟ قَالَ السَّامِرِيُّ: قَبَضْتُ مِنْ اَثَرِ الرَّسولِ فَنَبَذْتُها وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي

موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا: اے سامری! یہ کیا گناہ کر دیا تو نے؟ اس نے کہا: (فرعون کے غرق ہونے کے وقت) میں نے جبرائیل (علیہ السلام) کو دیکھ لیا تھا، تو میں نے ان کے پاؤں کے نیچے کی مٹی اٹھا کر بچھڑے کے دل میں ڈال دی۔ (جس کی وجہ سے وہ باتیں کرنے لگا تھا)

قَالَ: فَعَمَدَ مُوسَى اِلَى الْعِجْلِ فَوَضَعَ عَلَيْهِ الْمَبَارِدَ فَبَرَدَهُ بِهَا وَهُوَ عَلَى شَفِي نَهْرٍ فَمَا شَرِبَ اَحَدٌ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُ ذٰلِكَ الْعِجْلَ اِلَّا اصْفَرَّ وَجْهُهُ مِثْلَ الذَّهَبِ

پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس بچھڑے کے ٹکڑے کر دیئے۔ جس کی وجہ سے اس کے ٹکڑے پانی میں ہی چلے گئے۔ کیونکہ یہ واقعہ نہر کے کنارے ہوا تھا تو پھر جس نے بھی وہ پانی پیا اس کا چہرہ...... مِثْلَ الذهب ...... یعنی سونے کی طرح پیلا ہو گیا۔

فَقَالُوا لِمُوسَى	:	**مَاتَوْبَتُنَا؟**
اب موسیٰ کی قوم نے کہا	:	ہم توبہ کرتے ہیں۔

قَالَ: يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَاَخَذُوا السَّكَاكِيْنَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ اَبَاهُ وَاَخَاهُ وَلَا يُبَالِي مَنْ قَتَلَ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موسیٰ علیہ السلام نے کہا (تمہاری سزا یہ ہے) تم آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو، چنانچہ انہوں نے آپس میں قتل و غارت شروع کر دی، حتیٰ کہ باپ نے بیٹے کو بیٹے نے باپ کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ......**قتل منهم سبعون الفاء**...... 70 ہزار لوگ قتل ہو گئے۔

فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوسَى مُرْهُمْ فَلْيَرْفَعُوا اَيْدِيَهُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لِمَنْ قُتِلَ وَتُبْتُ عَلٰى مَنْ بَقِيَ

پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی:۔

اے موسیٰ! انہیں کہیں کہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں۔ پس جو لوگ قتل ہو گئے ان کی مغفرت کر دی، اور جو باقی رہ گئے ان کی توبہ قبول کر لی گئی۔ (حوالہ رواہ الحاکم و مستدرک ۲/۲)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضور ﷺ ایک موقع پر دیہاتی کے یہاں مہمان ہوئے، خوش ہو کر آپ نے اس سے کہا:

(یَااَعْرَابِی سَلْ حَاجَتَّکَ) قَالَ: یَارَسُوْلُ اللّٰہ نَاقَة بِرَحْلِھَا وَاَعْنُزٌ اَھْلِی قَالَھَا مَرَتَیْنُ

اے اعرابی مانگ کیا مانگتا ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! ایک اونٹنی کجاوہ کے ساتھ اور کچھ بھیڑ بکریاں دے دیجئے۔

فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ اَعَجَزْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِی اِسْرَائِیْلَ

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:۔

تجھ سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ بنی اسرائیل کی بڑھیا ہی کی طرح کچھ مانگ لیتا؟

فَقَا اَصْحَابُہ: یَارَسُوْلُ اللّٰہ وَمَا عَجُوْزُ بَنِی اِسْرَائِیْلَ؟

صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اس بڑھیا کا کیا قصہ ہے؟

قَالَ: اَنَّ مُوسَی اَرَادَ اَنْ یَسِیْرَ بَنِیِ اِسْرَائِیْلَ فَاضَلَّ عَنْ الطَّرِیْقَ فَقَالَ لَہٗ عُلَمَاءُ بَنِی اِسْرَائِیْلَ نَحْنُ نُحَدِّثُکَ اَنَّ یُوسُفَ اَخَذَ عَلَیْنَا مَوَاثِیْقَ اللّٰہ اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰی نَنْقُلَ عِظَامَہٗ مَعَنَا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر چلے تو راستہ بھول گئے تو بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو راستہ کے بارے میں راہ نمائی کی اور کہا اے اللہ کے نبی ہمیں ہمارے پرانے بزرگوں نے یہ بتایا تھا، اور ہم سب سے عہد لیا تھا کہ جب بھی مصر سے نکلیں تو یوسف علیہ السلام کی قبر سے ان کی ہڈیاں بھی ساتھ لے جائیں،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مگر ہم نے ان کی ہڈیوں کو ساتھ نہیں لیا شاید اس وجہ سے ہم راستہ بھول گئے ہیں۔

قَالَ وَ اَيُّكُمْ يَدْرِى اَيْنَ قَبْرَ يُوسُفَ؟

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تم میں سے کون یوسف کی قبر کو جانتا ہے؟

قَالُوا مَاتَدْرِى اَيْنَ قَبْرَ يُوسُفَ اِلا عَجُوزُ بَنِى اِسْرَائِيلُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَالَ دَلِّينِى عَلَىَ قَبْرَ يُوسُفَ

وہ کہنے لگے ہم تو نہیں جانتے، البتہ ایک بہت بزرگ بڑھیا ہے اس کو ان کی قبر کا پتہ معلوم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بلایا اور کہا کہ ہمیں یوسف کی قبر پر لے چلو۔

فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰه لا اَفْعَلُ حَتّٰى اَكُونَ مَعَكَ فِى الْجَنَّةِ

وہ بڑھیا کہنے لگی اللہ کی قسم میں آپ کو یوسف کی قبر پر اس وقت تک نہ لے جاؤں گی جب تک آپ مجھ سے جنت کا وعدہ نہ کریں۔

قَالَ: وَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ مَاقَالَتْ فَقِيلَ لَهُ: اَعْطِهَا حُكْمَهَا فَاَعْطَاهَا حُكْمَهَا

موسیٰ علیہ السلام کو یہ بات پسند نہ آئی مگر حکم ربی پر آپ نے اس سے جنت کا وعدہ کر لیا۔

فَاَتَتْ بُحَيْرَة فَقَالَتْ: اَنْضُبُوا هٰذَا الْمَاءَ فَلَمَّا نَضَبُوهُ قَالَتْ: اَحْفِرُوا هٰهُنَا، فَلَمَّا حَفَرُوا اِذَا عِظَامُ يُوسُفَ فَلَمَّا اَقَلُّوهَا مِنَ الارْضِ فَاِذَا الطَّرِيقَ مِثْلَ ضَوْءِ النَّهَار

پھر وہ بڑھیا موسیٰ علیہ السلام کو ایک تالاب کے پاس لائی اور وہاں سے پانی نکلوایا پھر اس جگہ کو کھودا تو وہاں سے یوسف کی ہڈیاں نکلیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام ان ہڈیوں کو اٹھا کر چلے تو اللہ نے ان پر راستہ کو واضح کر دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موسیٰ علیہ السلام کا آدم علیہ السلام سے عجیب سوال

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ نے فرمایا کہ

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلام عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

کہ آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی جب ملاقات ہوئی تو دونوں نے اللہ کے سامنے مباحثہ کیا تو آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہو گئے۔

قَالَ مُوسىٰ...... موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے سوال کیا:

اَنْتَ آدَمُ الَّذِی خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیکَ مِنْ رُوحِہٖ وَاَسْجَدَ لَکَ مَلائِکَتَہٗ وَاَسْکَنَکَ فِی جَنَّتِہٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِیئَتِکَ اِلَی الاَرْضِ؟

آپ آدم (علیہ السلام) ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایا، آپ کے اندر روح پھونکی، فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا، جنت میں آپ کو رہائش کا انعام دیا، ان تمام اعزازات کے باوجود آپ نے اپنے رب کی خطا کی، جس کی وجہ سے آپ کی اولاد کو زمین پر آنا پڑا۔

فَقَالَ آدَمُ اَنْتَ مُوسَى الَّذِی اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِرِسَالَتِہٖ وَبِکَلامِہٖ، وَاَعْطَاکَ الاَلْوَاحَ فِیهَا بِبَیَانُ کُلِّ شَیْءٍ وَقَرَّبَکَ نَجِیًّافَبِکَمْ وَجَدْتَ اللّٰہَ کَتَبَ التَّوْرَاۃَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟

آدم علیہ السلام نے جواب دیا: آپ ہی وہ موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ نے اپنے سے کلام کا تحفہ دیا، آپ کو تورات کا تحفہ بھی دیا گیا۔ آپ یہ بتائیے کہ آپ نے میری تخلیق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے کتنا عرصہ قبل تورات کو لکھا ہوا پایا؟

قَالَ مُوسیٰ بِاَرْبَعِیْنَ عَامًا

موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا 40 سال قبل تورات کو لکھا گیا۔

قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيْهَا

آدم علیہ السلام نے فرمایا تو کیا آپ نے تورات میں یہ لکھا ہوا پایا؟

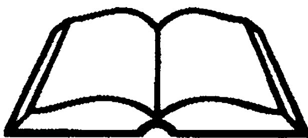
وَعَصٰی آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی (طه: ۱۲۱)

کہ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی؟

قَالَ نَعَمْ...... موسیٰ نے فرمایا: ہاں!

قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰی.

آدم علیہ السلام نے کہا اے موسیٰ (علیہ السلام)! آپ مجھے اس عمل پر کیوں ملامت کرتے ہو جو میری تخلیق سے 40 سال قبل ہی لکھ دیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس استدلال پر آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قوم لوط علیہ السلام کی بستی جبرائیل علیہ السلام کے پروں پر

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ واقعہ ہمیں سنایا کہ

لَمَّا جَاءَتْ رُسُلُ اللّٰہِ لُوطًا ظَنَّ اَنَّھُمْ ضِیفَانٌ لَقُوۃ فَاَدْنَاھُمْ حَتّٰی اَقْعَدَھُمْ قَرِیبًا وَجَاءَ بِبَنَاتِہٖ وَھُنَّ ثَلَاثٌ فَاَقْعَدَھُنَّ بَیْنَ ضِیفَانِہٖ وَبَیْنَ قَوْمِہٖ فَجَاءَ قَوْمُہٗ یُھْرَعُونَ اِلَیْہِ فَلَمَّا رَآھُمْ قَالَ

کہ جب حضرت لوط علیہ السلام کے پاس فرشتہ انسانی شکل میں حاضر ہوئے تو حضرت لوط علیہ السلام نے فرشتوں کے بارے میں گمان کیا کہ شاید یہ مہمان ہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو قریب بٹھایا اس وقت حضرت لوط علیہ السلام کی 3 بیٹیوں نے خوبصورت مہمانوں کو حضرت لوط علیہ السلام کے پاس بیٹھا دیکھ لیا تو وہ قوم کے لوگوں کے پاس گئیں اور ان کو مہمانوں کی خبر دی۔ تو یہ سن کر لوطی لوگ بھاگ بھاگ کر حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کی طرف پہنچے۔ تو حضرت لوط علیہ السلام نے ان سے کہا:

ھٰـؤُلَاءِ بَنَاتِی ھُنَّ اَطْھَرُ لَکُمْ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَلَا تُخْزُونِ فِی ضَیْفِی (ھود:۷۸)

یہ تو میرے مہمان ہیں، تمہارے لئے میری بیٹیاں ہیں۔ یہ تمہارے لئے مہمانوں سے زیادہ پاک ہیں، اگر تم ان سے نکاح کرلو۔

قَالُوا: مَالَنَا فِی بَنَاتِکَ، مِنْ حَقٍّ وَاِنَّکَ لَتَعْلَمُ مَانُرِیدُ (ھود:۷۹)

ہمیں آپ کی بیٹیاں نہیں چاہیے جو ہم چاہتے ہیں وہ آپ جانتے ہیں۔

قَالَ: لَوْ اَنَّ لِی بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِی اِلٰی رُکْنٍ شَدِیدٍ (ھود:۸۰)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوط علیہ السلام نے ان سے کہا کاش مجھے تم سے مقابلہ کی قوت ہوتی یا مضبوط پناہ ہوتی۔

فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ جِبْرِيلُ عليه السلام فَقَالَ:

یہ سب گفتگو اس وقت جبرئیل مہمان کی صورت میں سن رہے تھے، وہ کہنے لگے

اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَن يَصِلُوا اِلَيْکَ (هود: ۸۱)

اے لوط (علیہ السلام) غم نہ کر ہم تو آپ کے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں، یہ آپ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

قَالَ فَطَمَسَ اَعْيُنَهُمْ فَرَجعُوا وَرَاءَ هَمْ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتَّى خَرَجُوا اِلَى الَّذِيْنَ بِالْبَابِ فَقَالُوا: جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْدَ اَسْحَرِ النَّاسِ قَدْ طَمَسَ اَبْصَارَنَا فَانْطَلَقُوا يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى دَخلوا القَرْيَةِ

چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ وہ سب پلٹ گئے۔ یہاں تک کہ گھر سے باہر نکل آئے اور دروازہ پر کھڑے لوگوں سے کہا: ہم اس وقت بہت بڑے جادوگر کے پاس سے آرہے ہیں۔ اس نے ہمیں اندھا کر دیا تھا، جس کی وجہ سے ہم آپس میں الجھ کر آگئے۔ پھر اس قوم پر رات کو اللہ کا عذاب نازل ہوا۔

فَرُفِعَتْ فِى بَعْضِ اللَّيلِ حَتَّى كانت بين السَّماءِ والاَرض حَتَّى اِنهم لَيَسْمَعُونَ اَصْوَاتَ الطَّيْرِ فِى جَوّ السَّمَاءِ ثُمَّ قُلِبَتْ فَخَرَجَتْ الاٰفِكَةُ عَلَيْهِمْ فَمِنْ اَدْرَكَتْهُ الاٰفِكَةُ قَتَلْته وَمَن خَرَجَ اتبَعَتْهُ حَيثُ كَانَ حَجَرًا فَقَتَلَته

(حاکم ومستدرک)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جبرائیل علیہ السلام نے پوری بستی کو اٹھایا اور آسمان کی طرف چلے، پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان وزمین کے درمیان معلق ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ آسمان کے پرندوں کی آوازیں سن رہے تھے۔

پھر جبرائیل علیہ السلام نے پوری بستی کو زمین پر الٹ دیا۔ پھر ایک خوفناک طوفان ہوا ان پر مسلط کی گئی۔ پھر اس کے بعد ان پر پتھروں کی بارش کی گئی۔ (اس طرح یہ قوم لوط 3 عذابات کا شکار ہو کر جہنم کا ایندھن بن گئے۔)

مسلمان کو تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنے پر مغفرت

ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں یہ واقعہ سنایا:۔

بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِی طِطَرِیقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ عَلَی الطَّرِیقِ، فَاَخرَہُ، فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہُ فَغفَرَلَہُ (بخاری)

ایک مسافر ایک جگہ سے گزر رہا تھا تو اچانک اس نے راستہ میں ایک ٹہنی دیکھی جو کانٹوں سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے سوچا کہ اس سے میرے بھائی کو تکلیف نہ پہنچ جائے، یہ سوچ کر اس نے اس ٹہنی کو راستہ سے ہٹا دیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ آپ نے فرمایا:۔

فَغفَرَلَہُ.......... اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

ایک دوسرے موقع پر آپ نے فرمایا:۔

لَقَد رَاَیْتُ رَجُلاً یَتَقَلَّبُ فِی الجَنَّۃ

میں نے اس شخص کو جنت کی نہروں میں غوطہ لگاتا ہوا دیکھا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور موت کا فرشتہ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ مَلَکُ الْمُوْتِ اِلیٰ مُوْسیٰ بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّکَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسیٰ عَیْنَ مَلَکِ الْمُوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَکُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ فَقَالَ اِنَّکَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلیٰ عَبْدٍ لَکَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ عَیْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلیٰ عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوةَ تُرِیْدُ فَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیٰوةَ فَضَعْ یَدَکَ عَلیٰ مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تُوَارَتْ یَدُکَ مِنْ شَعْرِهٖ فَاِنَّکَ تَعِیْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمیةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّیْ عِنْدَهٗ لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَهٗ اِلیٰ جَنْبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ (متفق علیه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

(جب) موسیٰ ابن عمران علیہ السلام کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس موت کا فرشتہ عزرائیل آیا اور کہا کہ اپنے پروردگار کی طرف سے پیغام اجل کو قبول فرمایئے۔ (یعنی آپ کی روح قبض ہونے کا وقت آ پہنچا ہے۔ واصل الی اللہ ہونے کے لئے تیار ہو جایئے۔)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ سن کر فرشتہ موت کے طمانچہ رسید کر دیا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

موت کا فرشتہ دربار الٰہی میں واپس گیا اور عرض کیا کہ پروردگار! تو نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے روح قبض کرنے کے لئے اپنے ایک ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت نہیں چاہتا اور یہ کہ اس نے طمانچہ رسید کر کے میری آنکھ بھی پھوڑ دی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرشتہ موت کی یہ شکایت سن کر اس کی آنکھ درست کر دی اور حکم دیا کہ میرے بندہ (موسیٰ) کے پاس دوبارہ جاؤ اور ان کو میرا یہ پیغام پہنچاؤ:۔

کیا تم طویل زندگی چاہتے ہو؟ اگر تم طویل زندگی چاہتے ہو تو کسی بیل کی کمر پر اپنا ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھ رکھ دو، تمہارے اس ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کے نیچے جتنے بال آ جائیں گے، ان میں سے ہر ایک بال کے عوض تمہاری زندگی میں ایک سال کا اضافہ ہو جائے گا۔

(فرشتہ نے دوبارہ حاضر ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام سنایا تو انہوں نے کہا:۔

اس (طویل زندگی کا بھی آخری نتیجہ موت ہی ہے) تو پھر وہ آج ہی کیوں نہ آ جائے۔ (میں اسی وقت موت کی آغوش میں جانے کے لئے تیار ہوں، لیکن میری یہ دعا ضرور ہے) رب کریم! تدفین کے لئے مجھے ارض مقدس (یعنی بیت المقدس) سے قریب کر دے، اگر ایک پھینکے ہوئے پتھر کے بقدر ہو۔

اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر میں بیت المقدس کے قریب ہوتا تو تمہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کا نشان دکھا دیتا جو ایک راستہ کے کنارے پر سرخ ٹیلے کے قریب ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قرض دار کو مہلت دینے کا انعام

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب ﷺ نے فرمایا کہ

اِنَّ رَجُلا کَانَ فِیمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوحَہُ فَقِیلَ لَہُ

تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کی روح قبض کرنے ملک الموت آیا۔ اور اس شخص سے کہا:

ھَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ؟............ کیا تجھے اپنی کسی نیکی کا علم ہے؟

مَااَعْلَمُ قِیلَ لَہُ: انْظُرْ قَالَ: مَاعْلَمُ شَیْئًا

وہ شخص کہنے لگا: میں نے تو کبھی نیک کام کیا ہی نہیں ساری زندگی گناہوں میں گزار دی ہے۔

اَنِّی کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیھِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ

البتہ ایک اچھا کام میں نے ضرور کیا ہے، وہ یہ کہ جب مال کسی کو بیچتا تو قرض کی وصولی میں نرمی کرتا تھا، سختی سے بچتا تھا۔

فَاَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ

حضور ﷺ نے فرمایا: اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس گنہگار کو جنت میں داخل کر دیا۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ شخص اپنے نوکروں سے کہتا تھا:۔

تَجَاوَزُوا عَنْہُ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہُ

اس کو قرض معاف کر دے یہ غریب دے نہیں سکتا شاید اللہ بھی ہمیں معاف کر دے تو اس عمل پر اللہ نے اسے بخش دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرعون کے منہ میں سمندر کی مٹی

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:-

لمّا اغرق اللّٰہ فرعون قال:

فرعون جب غرق ہونے لگا تو کہنے لگا:

اٰمنتُ انّه لا اِلٰه اِلّا الذی اٰمنتْ بِهٖ بنو اسرائیل (یونس: ۹۰)

میں ایمان لاتا ہوں اس اللہ پر جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

فقال جبریل یامحمد! فلو رأیتنی وانا اٰخذ من حال البحر فادسّه فی فیهمخافة ان تدرکه الرحمة قال ابو عیسی هذا حدیث حسن.

وفی روایة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ان جبریل جعل یدسّ فی فی فرعون الطین خشیة ان یقول: لا اِلٰه اِلا اللّٰه فیرحمهُ اللّٰه اَو خشیة ان یرحمه اللّٰه (ترمذی شریف)

حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ اے محمد (ﷺ)!

اگر آپ دیکھتے کہ میں اس وقت فرعون کے منہ میں سمندر کی تہہ کی مٹی اس ڈر سے ٹھونس رہا تھا کہ کہیں وہ کلمہ پڑھ کر اللہ کی رحمت کے سایہ میں نہ آ جائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آگ میں جلنے والے بچے

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے صحابہ!

لَـمَّا کَانَتِ اللَّیْلَۃُ الَّتِی اُسْرِیَ بِی فِیھَا اَتَتْ عَلَیَّ رَائِحَۃٌ طَیِّبَـۃٌ فَـقُـلْتُ: یَا جِبْرِیلُ مَاھٰذِہِ الرَّائِحَۃُ الطَّیِّبَۃُ؟ فَقَالَ: ھٰـذِہِ رَائِحَۃُ مَاشِطَۃِ ابْنَۃِ فِرْعَوْنَ وَاَوْلَادِھَا. قَالَ: قُلْتُ: وَمَـا شَأْنُھَا؟ قَالَ: بَیْنَا ھِیَ تُمَشِّطُ ابْنَۃَ فِرْعَوْنَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ سَقَطَتِ الْمِدْرٰی مِنْ یَدَیْھَا، فَقَالَتْ: بِسْمِ اللّٰہ

معراج کی رات مجھے (ساتوں) آسمانوں کے پار لے جایا جا رہا تھا کہ اچانک مجھے فرحت بخش خوشبو محسوس ہوئی، میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا: اے جبرائیل علیہ السلام یہ خوشبو کہاں سے آ رہی ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ خوشبو فرعون کی بیٹی کو کنگھا کرنے والی عورت کی قبر سے آ رہی ہے۔

حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا: اس کا کیا سبب ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: فرعون کی بیٹی کو یہ عورت کنگھی کر رہی تھی کہ اچانک اس کا کنگھا گر گیا تو ماشتہ نے اس کنگھے کو اٹھاتے ہوئے کہا...... بسم اللّٰہ......

فَقَالَتْ لَھَا ابْنَۃَ فِرْعَوْنَ: اَبِی؟

فرعون کی بیٹی نے پوچھا کہ اللہ سے مراد میرا باپ ہے؟

وَلٰکِنْ رَبِّی وَرَبُّ اَبِیکِ اللّٰہ

ماشتہ (کنگھی کرنے والی) نے کہا:۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

......بســم اللّٰه ...... سے تمھارا باپ مراد نہیں ہے۔ بلکہ بسم اللہ سے مراد صرف اللہ ہے جو کہ میرا اور تمہارا ہم دونوں کا رب ہے۔

قَالَتْ: اُخْبِرُهُ بِذٰلِکَ؟

فرعون کی بیٹی کہنے لگی میں اپنے باپ کو یہ بات بتاؤں گی۔

قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخْبَرَتْهُ فَدَعَاهَا، فَقَالَ: يَافُلانَةُ وَاِنَّ لَکِ رَبًّا غَيْرِى؟

فرعون نے ماشتہ کو بلایا اس سے پوچھا کیا تم میرے علاوہ کسی اور کو رب مانتی ہو؟

قَالَتْ: نَعَمْ! رَبِّى وَرَبُّکَ اللّٰه

ماشتہ کہنے لگی: رَبِّى اللّٰه...... میرا رب صرف اللہ ہے۔

فَاَمَرَ بِبَقَرَةٍ مِنْ نُحَاسٍ فَاُحْمِيَتْ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا اَنْ تُلْقَى هِيَ وَاَوْلادُهَا فِيهَا

یہ سن کر فرعون نے پیتل کی گائے کو آگ میں سرخ کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ آگ بھڑک اٹھی تو فرعون نے اس عورت اور اس کے معصوم بچوں کو اس میں ڈالنے کا حکم دیا۔

قَالَتْ لَهُ: اِنَّ لِى اِلَيْکَ حَاجَةً، قَالَ: وَمَا حَاجَتُکِ؟

فرعون کی باندی ماشتہ نے کہا: اے فرعون میری ایک درخواست ہے، فرعون نے کہا تیری کیا حاجت ہے؟

قَالَتْ: اُحِبُّ اَنْ تَجْمَعَ عِظَامِى وَعِظَامَ وَلَدِى فِى ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَتَدْفِنَنَا

ماشتہ نے کہا میں یہ چاہتی ہوں کہ میرے جلنے کے بعد میری ہڈیوں اور کپڑوں کو ایک جگہ جمع کر کے دفن کر دیا جائے۔

قَالَ: ذٰلِکَ لَکِ عَلَيْنَا مِنَ الْحَقِّ

فرعون یہ سن کر کہنے لگا ہاں! تیری یہ درخواست میں ضرور پوری کروں گا۔

قَالَ: فَاَمَرَ بِاَوْلادِهَا فَاُلْقُوا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاحِدًا وَاحِدًا اِلَى اَنِ انْتَهَى ذٰلِکَ اِلَى صَبِيٍّ لَهَا مُرْضَعٍ وَكَاَنَّهَا تَقَاعَسَتْ مِنْ اَجْلِهِ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر فرعون نے ماشتہ کے بچوں کو پہلے آگ میں ڈالنے کا حکم دیا۔ ایک ایک کر کے ماشتہ کے بچے آگ میں بھنتے گئے...... جلتے گئے اور اللہ پر ایمان لانے والی ماں اللہ کی محبت میں اس غم کو برداشت کرتی رہی۔

یہاں تک فرعون کے ظالم کارندوں نے ماشتہ کے پھول سے دودھ پیتے بچے کو آگ میں ڈالنا چاہا تو ماں کا دل پسیج گیا، اس کے آنسو بہہ پڑے، گویا کہ اس کے دل کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے۔ تو اللہ کی رحمت کو جوش آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ! اللہ نے اس ماں کو تسلی دینے کے لئے اس بچہ کو گویائی عطاء فرمائی وہ بچہ کہنے لگا:

قَالَ: يَا أُمَّهُ، اقْتَحِمِي فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الآخِرَةِ فَاقْتَحَمَتْ

اے ماں! (صبر کر غم نہ کر...... یہ آگ نہیں یہ تو جنت کا باغ ہے) تو کود جا اس میں! کیونکہ دنیا کا آخرت کے عذاب میں ہلکا ہے۔ یہ سننا تھا...... فاقتحمت...... ماشتہ آگ میں کود گئی۔

قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَكَلَّمَ أَرْبَعَةٌ صِغَارٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَشَاهِدُ يُوسُفَ، وَابْنُ مَاشِطَةِ ابْنَةِ فِرْعَوْنَ (مسند امام احمد بن حنبل)

ابن عباس فرماتے ہیں، 4 بچوں نے گود میں کلام کیا ہے۔

۱...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۲...... جریج عابد کو تہمت سے بچانے والا بچہ

۳...... یوسف علیہ السلام کا گواہ بچہ ۴...... ماشتہ کا بچہ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھپ کر صدقہ دینے والے کا واقعہ

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہم سے یہ واقعہ بیان فرمایا:-

قَالَ رَجُلٌ لَاتَصَدَّقَنَّ، بِصَدَقَةٍ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ

فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ

ایک آدمی نے سوچا کہ میں آج رات کو ضرور صدقہ کروں گا۔ پھر وہ شخص صدقہ کی نیت سے نکلا اور وہ رقم ایک چور کے حوالے کر کے لوٹ آیا۔ صبح ہوئی تو اس نے دیکھا کہ لوگ کہہ رہے تھے کہ دیکھو پتہ نہیں کون تھا جو چور کو صدقہ دے گیا۔ جب اس مالدار کو یہ معلوم ہوا تو اس نے دل میں کہا:

فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَاتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ

اے اللہ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، آج رات میں ضرور کسی کو صدقہ دوں گا۔

فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ

چنانچہ وہ رات کو نکلا اور غلطی سے زانی کو صدقہ دے کر آ گیا۔

فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ

صبح کو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ پتہ نہیں کون ہے، جو زانی کو صدقہ دے گیا۔

فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَاتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ

جب اسے یہ معلوم ہوا تو کہنے لگا اے اللہ تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں، آج رات میں ضرور صدقہ کروں گا۔

فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور غلطی سے مالدار کو صدقہ دے کر آ گیا۔

فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ
لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِق، وَعَلَى غَنِيٍّ!!!

صبح جب اسے معلوم ہوا کہ میں نے تو تیسری مرتبہ غلط جگہ صدقہ دے دیا۔ چور، زانیہ اور مالدار کو صدقہ دینا صحیح نہیں اور اتفاقاً یہی میرے حصہ میں آئے۔

فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِق فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ

پھر اس شخص کو ایک غیبی آواز آئی یا اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اس سے کہہ رہا تھا چور کو ہم نے صدقہ اس لئے دلوایا کہ شاید وہ چوری سے توبہ کر لے۔

وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا

اور زانیہ کو صدقہ اس لئے دلوایا کہ وہ زنا سے توبہ کر لے کہ جب بغیر گناہ کے رزق میرا رب دے سکتا ہے تو پھر میں کیوں زنا سے رزق کماؤں؟

وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ، فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰه (بخاری)

اور مالدار کو صدقہ اس لئے دلوایا شاید وہ بھی صدقہ کرنے لگ جائے۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انسانوں کی طرح باتیں کرنے والی گائے

ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں یہ واقعہ صبح کی نماز کے بعد سنایا:۔

فَقَالَ: بَیْنَا رَجُلٌ بَقَرَةٌ اِذْ رَکِبَهَا فَضَرَبَهَا

ایک آدمی گائے کو لے جارہا تھا اور اس پر سوار بھی تھا۔ گائے کے آہستہ چلنے کی وجہ سے اس شخص نے گائے کو مارا تو اللہ تعالیٰ نے گائے کو بولنے کی قوت دی۔ وہ گائے مالک سے کہنے لگی:

فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ

او ظالم! ہمیں تیرے رب نے سواری کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ مجھے اللہ نے کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا ہے۔

فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَکَلَّمُ

یہ سن کر وہ کہنے لگا: سبحان اللہ...... اب تو گائے بھی باتیں کرنے لگی ہے۔ عجیب بات ہے کہ یہ جانور ہو کر انسانوں کی طرح انسانوں ہی زبان میں باتیں کررہی ہے۔

فَقَالَ: فَاِنِّی اُومِنُ بِهٰذَا اَنَ وَاَبُو بَکْرٍ وعُمَرٌ وَمَا هُمَا ثَمَّ

حضور ﷺ کو یہ واقعہ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا تھا۔ تو آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا:

بلا شبہ میں ابو بکر اور عمر اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ (بخاری)

اللہ چاہے تو گائے بھی انسانوں کی زبان میں باتیں کرسکتی ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے ایک اور موقع پر فرمایا کہ دجال کے زمانے میں اس کی چھڑی اور اس کا جوتا تک لوگوں سے باتیں کرے گا۔ اس کو دیکھ کر کمزور لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نصف مال سمندر کے پیٹ میں

قدرت انسان کی ہوس اور لالچی طبیعت کو سبق سکھانے کے لئے بعض اوقات بے زبان جانوروں سے بھی عجیب کام لیتی ہے، ایک ایسے ہی ہوسِ زر میں مبتلا انسان کا قصہ جس کو اللہ نے ایک بندر کے ذریعہ سبق سکھایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

عن ابی هريرة عن رسول الله قال: اِنَّ رَجُلاً كَانَ يَبِيعُ الخَمْرَفِي سَفِينَةٍ وَكَانَ يَشُوبُ الخَمْرَ بِالمَاءِ وَمَعَهُ قِرْدٌ، فَاَخذَالْكِيسَ فَصَعِدَ الدَّقَلَ فَجَعَلَ يُلْقِي دِينَارًا فِي الْبَحْرِ وَدِينَارًا فِي السَّفِينَةِ حَتّٰى جعلهٗ نِصْفَينِ

(رواه الحربی فی الغريب عن ابی هريره مرفوعاً ۱۵۵/۵/۲، البيهقی فی شعب الايمان ۳۳۲/۴، احمد فی مسنده ۳۰۶/۲)

ایک شخص کشتی کے اندر شراب فروخت کیا کرتا تھا، اور چونکہ ہوسِ زر میں مبتلا تھا اس لئے حرام کمائی کے باوجود مزید حرام کا ارتکاب کرتا اور شراب میں پانی ملایا کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ایک بندر بھی تھا، اس بندر نے اس کے دینار کی تھیلی اٹھائی اور بادبان کے ڈنڈے پر جا چڑھا اور تھیلی میں سے ایک دینار نکالتا اور اسے سمندر میں ڈال دیتا اور دوسرا دینار نکالتا اور اسے کشتی میں ڈال دیتا، اس طرح اس نے سارے دیناروں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

(اور آدھا سمندر کی نذر کر دیا تاکہ جو ملاوٹ کے عوض مال کمایا ہے وہ ضائع ہو جائے کہ وہ شخص ان دیناروں کا حق دار نہیں تھا۔)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسند امام احمد میں ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں، حضرت داؤد علیہ السلام بہت ہی غیرت والے تھے۔ جب آپ گھر سے باہر جاتے تو دروازے بند کر جاتے، پھر کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ تھی۔

ایک مرتبہ آپ اسی طرح باہر تشریف لے گئے۔تھوڑی دیر بعد ایک بیوی صاحبہ کی نظر اٹھی تو دیکھتی ہیں کہ گھر کے بیچوں بیچ ایک صاحب کھڑے ہیں۔ حیران ہوگئیں اور دوسروں کو دکھایا۔ آپس میں سب کہنے لگیں: یہ کہاں سے آ گئے؟ دروازے بند ہیں، یہ داخل کیسے ہوئے؟

اس نے جواب دیا: وہ جسے کوئی دروازہ روک نہ سکے۔وہ جو کسی بڑے سے بڑے کی مطلق پرواہ نہ کرے۔ حضرت داؤد علیہ السلام سمجھ گئے اور فرمانے لگے، مرحبا ہو مرحبا ہو۔آپ ملک الموت ہیں۔

اسی وقت ملک الموت نے آپ کی روح قبض کی، سورج نکل آیا اور آپ پر دھوپ آ گئی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت داؤد پر سایہ کریں۔انہوں نے اپنے پر کھول کر ایسی گہری چھاؤں کر دی کہ زمین پر اندھیرا سا چھا گیا، پھر حکم دیا کہ ایک ایک کر کے اپنے سب پروں کو سمیٹ لو۔ حضرت ابو ہریرہ نے پوچھا یا رسول اللہ! (ﷺ) پرندوں نے پھر پر کیسے سمیٹے؟

آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ سمیٹ کر بتلایا کہ اس طرح۔اس پر اس دن سرخ رنگ گدھ غالب آ گئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو لشکر جمع ہوا، جس میں انسان جن پرند سب تھے۔آپ سے قرب انسان تھے۔پھر جن تھے، پرند آپ کے سروں پر رہتے تھے۔گرمیوں میں سایہ کر لیتے تھے۔سب اپنے اپنے مرتبے پر قائم تھے۔ جس کی جو جگہ مقرر تھی وہیں وہ رہتا۔ (مسند احمد/حوالہ ابن کثیر)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک نبی کسی درخت کے نیچے ٹھہرے۔ انہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ آپ نے ان چیونٹیوں کو نکلوا کر آگ سے جلوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی: کیوں نہ ایک ہی چیونٹی کو سزا دی؟

(صحیح البخاری، بدء الخلق ، باب اذا سقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ...... حدیث ۳۳۱۹ ، وصحیح مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے۔ (واللہ اعلم)





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غور کر عنقریب تجھے بخوبی علم ہو جائے گا

فحاشی کے مسئلے پر غور وفکر کرنا ضروری امر ٹھہر گیا ہے۔ اس لئے کہ

☆ ......شیطان کی کتابت جسموں پر گودنا

☆ ......اور اس کی پڑھائی شعر ہیں۔

☆ ......اور اس کے ایلچی کاہن ہیں۔ (اٹکل پچو لگا کر آئندہ کی خبریں بتانے والے)

☆ ......اور اس کا کھانا ہر وہ چیز ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

☆ ......اور اس کا مشروب ہر نشہ آور چیز ہے۔

☆ ......اور اس کا گھر باتھ روم ہے۔

☆ ......اور اس کے پھندے اور جال عورتیں ہیں۔

☆ ......اور اس کی شیطانی آواز کو بلند کرنے کے آلات، بینڈ، باجے، بانسریاں اور گانے ہیں۔

☆ ......اس کی مسجد بازار ہے۔

اور یہ ساری کی ساری چیزیں ایک بہت بڑا فتنہ کھڑا کرنے کے اندر ایک دوسرے کی مدد ومعاون بن جاتی ہیں۔

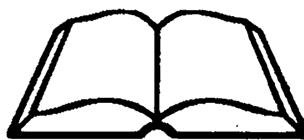
زنا...... گناہوں اور فحاشیوں میں سے سب سے بڑی چیز ہے اور اس کی بعض صورتیں تو بہت ہی شدید ہیں۔ مثلاً اپنی ماں، بیٹی، بہن وغیرہ یعنی کسی محرم اور حقیقی رشتہ دار سے زنا کرنا اور اسی طرح بہت بڑا زنا یہ بھی کہ آدمی کسی اور آدمی کی بیوی سے منہ کالا کرتا پھرے۔ یعنی ایک شادی شدہ عورت سے ایسا معاملہ کرے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس کی وجہ سے حسب ونسب کی تبدیلی کا بھی غالب امکان ہے۔ اور اسی طرح ایک بہت بڑی فحاشی یہ بھی ہے کہ آدمی جس سے زنا کررہا ہے وہ اسکی ہمسائی ہے۔ یہ اس لئے بھی بہت بڑا گناہ ہے کہ آدمی کے لئے دس عورتوں سے زنا کرنا اس بات سے آسان ہے کہ وہ اپنی ہمسائی سے زنا کرے۔

نبی کریم ﷺ ''زانی مردوں اور عورتوں کو جہنم میں داخل ہونے سے پہلے برزخ میں جو سزا ملنی ہے'' اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان کو آگ کے تنوروں میں سے ایک گڑھا نما تنور میں پھینک دیا جائے گا تو اچانک ان کے نیچے سے ایک بہت بڑا آگ کا شعلہ بھڑکے گا، جس کی وجہ سے وہ اوپر کو اٹھ آئیں گے اور چیخیں گے اور جب وہ شعلہ ٹھنڈا ہو جائیگا تو وہ نیچے گر جائیں گے۔

اسی طرح پھر وہ شعلہ اٹھے گا تو وہ اتنے بلند ہو جائیں گے کہ اس گڑھے سے باہر گرنے کے قریب پہنچ جائیں گے۔ ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ تو اے اللہ کے بندو! برزخ میں زانی مردوں اور عورتوں کو یہ سزا دی جائے گی۔ اللہ ہمیں اس سزا اور ایسے معاملات سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سیدنا ابراہیم کی ملک الموت سے ملاقات

حضرت عبید بن عمیرؒ سے روایت ہے:۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک دن اپنے گھر میں تشریف فرما تھے تو اچانک گھر کے اندر ایک حسین وجمیل نوجوان داخل ہوا۔ آپ نے پوچھا اے اللہ کے بندے! تجھ کو اس گھر کے اندر کس نے داخل ہونے کی اجازت دی ہے؟

اس نے کہا گھر والے نے۔ (اس سے مراد تھی کہ اللہ نے، کیونکہ تمام کائنات کا وہی مالک ہے) آپ نے فرمایا بے شک گھر والے کو اس کا اختیار ہے لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ملک الموت ہوں۔

آپ نے فرمایا تمہارے بارے میں تو کچھ نشانیاں بتائی گئیں ہیں لیکن تم میں ایک بھی علامت موجود نہیں۔ ملک الموت نے پیٹھ پھیر لی۔ اب آپ نے جو دیکھا تو ان کے جسم پر آنکھیں ہی آنکھیں نظر آنے لگیں اور جسم کا ہر بال نوک دار تیر کی طرح کھڑا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فوراً تعوذ پڑھا۔ (یعنی اللہ کے عذاب سے پناہ مانگی اور ہولناک فرشتہ سے) آپ نے فرمایا: اپنی پہلی شکل پر تشریف لے آیئے۔ ملک الموت نے عرض کیا:

اے اللہ کے خلیل! جب اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو موت عطا کرتا ہے جو اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے تو ملک الموت کو حسین وجمیل شکل میں بھیجتا ہے، جیسا کہ پہلے آپ نے دیکھا اور دوسری روایت میں آتا ہے اور برے شخص کی روح قبض کرنے کے لئے اس طرح خوفناک شکل میں بھیجتا ہے جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے۔ (شرح الصدور ،ابن ابی االدنیا)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام کا واقعہ

امام بیہقی اور ابو یعلی رحمہما اللہ نے سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے:-

ان فرعون وتدلامراته اربعة اوتاد فی یدیها و رجلیها،
فکانوا اذا تفرقوا عنها اظلتها لملائکة علیهم السلام،
فقالت: رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ
......فکشف لها عن بیتها فی الجنة

(درمنثور از سیوطی ۶: ۲۴۵)

فرعون کی اپنی بیوی (حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کو سزا دینے کی غرض سے) چار جگہ یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں میخیں گاڑ رکھی تھیں۔ جب وہ میخیں لگا کر علیحدہ ہوتے تو رحمت کے فرشتے (گرمی کی وجہ سے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا پر) سایہ کر دیتے تو وہ اسی حالت میں دعا مانگتی ہوئی کہتیں کہ

اے میرے رب! اپنے پاس ہی میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے، بس پھر اسی حالت میں ان کو جنت میں ان کا گھر دکھا دیا جاتا۔

تفسیر قرطبی جز نمبر ۱۸ صفحہ نمبر ۱۲۲ میں حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ فرعون کو جب حضرت آسیہ کے موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی خبر ملی تو وہ اپنے وزرا کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ تم آسیہ بنت مزاحم (یعنی میری بیوی) کے متعلق کیا جانتے ہو؟ سب نے ان کی بہت تعریف کی تو فرعون نے کہا کہ وہ تو میرے علاوہ کسی دوسرے رب کی عبادت کرتی ہے۔ تو اس پر وزرا نے کہا: پھر آپ اس کو قتل ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر دیجئے تو اس پر فرعون نے اس کے ہاتھ اور پاؤں میں میخیں ٹھونک دیں تو اسی حالت میں حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے آسمان والے رب کو پکارتے ہوئے کہا:

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ (التحریم: ۱۱)

"اے میرے پروردگار! اپنے پاس ہی میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیجئے۔"

اس وقت فرعون بھی حاضر تھا اور یہ منظر دیکھ رہا تھا کہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے جنت میں اپنا گھر اسی حالت میں دیکھا اور پھر ہنسنے لگیں تو اس پر فرعون کہنے لگا کہ کیا تم اس عورت کے پاگل پن پر تعجب نہیں کرتے کہ ہم اس کو عذاب دے رہے ہیں اور وہ اس کے باوجود ہنس رہی ہے۔ بس ہنستے ہوئے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کی روح پرواز کر گئی۔

حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے اس قصہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مظلوم بیوی اگر ظلم ڈھائے جانے کی حالت میں کوئی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو خوب سنتے ہیں اور فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ جیسے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے فرعون کے ظلم سے نجات اور جنت میں اپنے لئے ایک گھر بنانے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسی حالت میں اور اسی وقت جنت میں بنا ہوا اس کو گھر دکھا دیا۔

اس لئے ظلم ڈھانے والے شوہر اس بات کو یاد رکھیں کہ حالت ظلم میں اگر بیوی کی زبان سے کوئی بد دعا ان کے حق میں نکل گئی تو عین ممکن ہے کہ کسی وقت قبول ہو جائے اور اس کا ستیاناس ہو جائے۔

اس قصہ میں ایک قابل غور اور عجیب بات یہ بھی ہے کہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ظالم خاوند کی سزا کے تمام جتن برداشت تو کر لئے مگر اس کے حق میں بد دعا کا کلمہ زبان سے نہیں نکالا۔ بلکہ یوں کہا کہ اے اللہ! تو مجھے ہی ان ظالموں سے نجات دے دے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے حضور ﷺ پر اہل طائف نے خوب ظلم ڈھائے۔ اس کے باوجود جناب نبی کریم ﷺ نے ان کے حق میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باوجود فرشتوں کی فرمائش کے بددعا نہ فرمائی بلکہ یوں کہا کہ اگر یہ میری بات نہیں مانتے تو شاید ان کی نسل ہی میری بات کو مان لے۔

اور شاید حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیوی ہونے کا حق ادا کیا اور اپنے بعد میں آنے والی عورتوں کو بتادیا کہ صابرہ بیویوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاوند یا کسی ظالم کے لئے بددعا نہیں کیا کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کو بھی اس صابرہ عورت کی یہ بات کیسی پسند آئی کہ سات آسمانوں کے اوپر سے اس کی اس صفت کا تذکرہ فرمادیا۔ جو ضرب المثل کے طور پر قیامت تک آنے والی قوموں کے لئے ایک سبق کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے قصے سے یہاں سبق ملتا ہے کہ ظلم اور شدائد کے باوجود دین کو مضبوطی سے تھامے رکھو، وہاں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اے مسلمانوں اور مومنو! تم ظلم اور شدائد پر صبر کرنے میں کم از کم ایک عورت (حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا) سے تو ضعیف نہ بنو کہ اس نے عورت ہونے کے باوجود ایک ظالم بادشاہ کی سزا کے تمام جتن برداشت کرتے ہوئے جان تو دے دی مگر دین حق کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

شاید اسی سبق کا صلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آسیہ کو یہ دیا کہ وہ جنت میں نبی کریم ﷺ کی بیوی ہوں گی اور اسی لئے جنت کی چار افضل ترین عورتوں میں سے ان کو شمار فرمایا جن میں حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہن ہیں۔

جیسے امام احمد طبرانی اور حاکم نے ابن عباس سے اس سلسلہ میں ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی افضل ترین عورتوں میں سے حضرت مریم بنت عمران اور حضرت آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہن فرعون کی بیوی ہیں۔ (درمنثور ۶/۲۵۴)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت عزیر علیہ السلام کی موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا واقعہ

تفسیر روح المعانی میں بروایت حاکم حضرت علی اور حضرت ابن عباس وحضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ وضاحت بیان کی گئی کہ ایک دفعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا گزر ایک ایسی بستی پر ہوا جو اپنی چھتوں پر اوندھی گری پڑی تھی اور سب انسان مرے پڑے تھے۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنے دل میں کہا کہ یہ آبادی جو ہلاک ہو چکی ہے، اسے اللہ تعالیٰ کس طرح دوبارہ زندگی بخشے گا؟

اس سوال کے یہ معنی نہ تھے کہ حضرت عذیر علیہ السلام حیات بعد الموت کے منکر تھے یا انہیں اسمیں شک وشبہ تھا بلکہ وہ حقیت کا عین مشاہدہ چاہتے تھے، جیسا کہ انبیاء کرام کو کروایا جاتا ہے۔ حضرت عزیر علیہ السلام کے اس خیال پر اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کر لی اور وہ پورے سو برس تک مردہ پڑے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ زندگی بخشی اور ان سے پوچھا بتاؤ کتنی مدت پڑے رہے ہو؟

حضرت عزیر علیہ السلام نے فرمایا ایک دن یا اس سے بھی کچھ کم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم پر سو برس اسی حالت میں گزر گئے ہیں۔ اب تم ذرا اپنے کھانے پانی کو دیکھو، (جو اس سفر میں ان کے ساتھ تھا) اس میں ذرہ برابر بھی تغیر نہیں آیا جوں کا توں تازہ رکھا ہوا ہے۔ دوسری جانب ذرا اپنے سواری کے خچر کو دیکھو (اس کی ہڈیاں تک بوسیدہ ہوگئی ہیں)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام سے فرمایا یہ ہم نے اس لئے کیا ہے کہ ہم آپ کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دینا چاہتے ہیں۔(یعنی ایک ایسے شخص کا زندہ پلٹ آنا جسے دنیا سو برس پہلے مردہ سمجھ چکی تھی، خود اس کو اپنے ہمعصروں میں ایک جیتی جاگتی نشانی بنا دینے کے لئے کافی تھا۔

پھر فرمایا اے عزیر! تم دیکھو اپنے خچر کے اس بوسیدہ ہڈیوں کو ہم کس طرح اٹھا کر گوشت پوست اس پر چڑھا دیتے ہیں۔ چنانچہ آناً فاناً خچر زندہ ہو کر سامنے آ گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت عزیر علیہ السلام نے کہا میں کامل یقین رکھتا ہوں، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (بقرہ:۲۵۹)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت موسیٰ علیہ السلام واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

حدیث الفتون کے نام سے طویل حدیث سنن نسائی کتاب التفسیر میں بروایت ابن عباس نقل کی ہے اور ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں بھی اس کو پورا نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ حضرت ابن عباس نے اس روایت کو مرفوع یعنی نبی کریم ﷺ کا بیان قرار دیا ہے اور ابن کثیر نے بھی حدیث کے مرفوع ہونے کی توثیق کے لئے فرمایا ہے کہ...... وَصَدَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ...... یعنی اس حدیث کا مرفوع ہونا میرے نزدیک درست ہے۔ پھر اس کے لئے ایک دلیل بھی بیان فرمائی۔

لیکن اس کے بعد یہ بھی نقل فرمایا ہے کہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے بھی اپنی تفسیروں میں یہ روایت نقل کی ہے مگر وہ موقوف یعنی ابن عباس کا اپنا کلام ہے۔ مرفوع حدیث کے جملے اس میں کہیں کہیں آئے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابن عباس نے یہ روایت کعب احبار سے لی ہے، جیسا کہ بہت سے مواقع میں ایسا ہوا ہے۔ مگر ابن کثیر جیسے ناقدِ حدیث اور نسائی جیسے امام حدیث اس کو مرفوع مانتے ہیں اور جنہوں نے مرفوع تسلیم نہیں کیا وہ بھی اس کے مضمون پر کوئی نکیر نہیں کرتے اور اکثر حصہ اس کا تو خود قرآن کریم کی آیات میں ہوا ہے۔ اس لئے پوری حدیث کا ترجمہ لکھا جاتا ہے، جسمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تفصیلی قصے کے ضمن میں بہت سے علمی اور عملی فوائد بھی ہیں۔

حدیث الفتون بسند امام نسائیؒ، قاسم ابن ابی ایوب فرماتے ہیں کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے اس آیت کی تفسیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دریافت کی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آئی ہے یعنی...... وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا...... میں نے دریافت کیا کہ اس میں فتون سے کیا مراد ہے؟

ابن عباس نے فرمایا کہ سنو (ایک روز) فرعون اور اس کے ہمنشینوں میں اس بات کا ذکر آیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کی ذریت میں انبیاء اور بادشاہ پیدا فرمائیں گے۔

بعض شرکاء مجلس نے کہا کہ ہاں بنی اسرائیل تو اس کے منتظر ہیں۔ جس میں ان کو ذرا شک نہیں کہ ان کے اندر کوئی نبی و رسول پیدا ہوگا اور پہلے ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ نبی یوسف بن یعقوب علیہ السلام ہیں۔ جب ان کی وفات ہوگئی تو کہنے لگے کہ ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ کیا گیا تھا یہ اس کے مصداق نہیں۔ (کوئی اور نبی و رسول پیدا ہوگا جو اس وعدہ کو پورا کرے گا)

فرعون نے یہ سنا تو اس کو فکر لاحق ہوگئی کہ اگر بنی اسرائیل میں جن کو اس نے غلام بنا رکھا تھا کوئی نبی و رسول پیدا ہوگیا تو وہ ان کو مجھ سے آزاد کرائے گا۔ اس لئے حاضرین مجلس سے دریافت کیا کہ اس آفت سے بچنے کا کیا راستہ ہے؟ یہ لوگ آپس میں مشورے کرتے رہے اور انجام کار سب کی رائے اس پر متفق ہوگئی کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اس کو ذبح کر دیا جائے۔ اس کے لئے ایسے سپاہی مقرر کر دیئے گئے جن کے ہاتھوں میں چھریاں تھیں اور وہ بنی اسرائیل کے ایک ایک گھر میں جا کر دیکھتے تھے جہاں کوئی لڑکا نظر آیا اس کو ذبح کر دیا۔

کچھ عرصہ یہ سلسلہ جاری رہنے کے بعد ان کو یہ ہوش آیا کہ ہماری سب خدمتیں اور محنت مشقت کے کام تو بنی اسرائیل ہی انجام دیتے ہیں اگر یہ سلسلہ قتل کا جاری رہا تو ان کے بوڑھے تو اپنے موت مر جائیں گے اور بچے ذبح ہوتے رہے تو آئندہ بنی اسرائیل میں کوئی مرد نہ رہے گا جو ہماری خدمتیں انجام دے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ سارے مشقت کے کام ہمیں خود ہی کرنا پڑیں گے۔ اس لئے اب یہ رائے ہوئی کہ ایک سال میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو چھوڑ دیا جائے، دوسرے سال میں پیدا ہونے والوں کو ذبح کر دیا جائے۔

اس طرح بنی اسرائیل میں کچھ جوان بھی رہیں گے جو اپنے بوڑھوں کی جگہ لے سکیں اور ان کی تعداد اتنی زیادہ بھی نہیں ہوگی جس سے فرعونی حکومت کو خطرہ ہو سکے۔ یہ بات سب کو پسند آئی اور یہی قانون نافذ کر دیا گیا۔

اب حق تعالیٰ کی قدرت وحکمت کا ظہور اس طرح ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو ایک حمل اس وقت ہوا جب کہ بچوں کو زندہ چھوڑ دینے کا سال تھا۔ اس میں حضرت ہارون علیہ السلام پیدا ہوئے۔ فرعونی قانون کی رو سے ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ اگلے سال جو لڑکوں کے قتل کا سال تھا، اس میں حضرت موسیٰ حمل میں آئے تو ان کی والدہ پر رنج وغم طاری تھا کہ اب یہ بچہ پیدا ہوگا تو قتل کر دیا جائیگا۔

ابن عباس نے قصہ کو یہاں تک پہنچا کر فرمایا کہ اے ابن جبیر فتون یعنی آزمائش کا یہ پہلا موقع ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ابھی دنیا میں پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ ان کے قتل کا منصوبہ تیار تھا۔

اس وقت حق تعالیٰ نے ان کی والدہ کو بذریعہ وحی الہام یہ تسلی دے دی کہ ......لَاتَخَفِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْہُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ...... یعنی تم کوئی خوف وغم نہ کرو۔ ہم اس کی حفاظت کریں گے اور کچھ دن جدا رہنے کے بعد ہم ان کو تمہارے پاس واپس کر دیں گے۔ پھر ان کو اپنے رسولوں میں داخل کر لیں گے۔

جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہو گئے تو ان کی والدہ کو حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کو ایک تابوت میں رکھ کر دریا (نیل) میں ڈال دو۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس حکم کی تعمیل کر دی۔ جب وہ تابوت کو دریا کے حوالہ کر چکیں تو شیطان نے ان کے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ یہ تو نے کیا کام کیا؟ اگر بچہ تیرے پاس رہ کر ذبح بھی کر دیا جاتا تو اپنے ہاتھوں سے کفن دفن کر کے کچھ تو تسلی ہوتی۔ اب تو اس کو دریا کے جانور کھائیں گے۔

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اسی رنج وغم میں مبتلا تھیں کہ دریا کی موجوں نے تابوت کو ایک ایسی چٹان پر ڈال دیا جہاں فرعون کی باندیاں لونڈیاں نہانے دھونے کے لئے جایا کرتی تھیں۔ انہوں نے یہ تابوت دیکھا تو اٹھالیا اور کھولنے کا ارادہ کیا تو ان میں سے کسی نے کہا اگر اس میں کچھ مال ہوا اور ہم نے کھول لیا تو فرعون کی بیوی کو یہ گمان ہوگا کہ ہم نے اس میں سے کچھ الگ رکھ لیا ہے۔ ہم کچھ بھی کہیں اس کو یقین نہیں آئے گا۔ اس لئے سب کی رائے یہ ہوگئی کہ اس تابوت کو اسی طرح بند اٹھا کر فرعون کی بیوی کے سامنے پیش کر دیا جائے۔

فرعون کی بیوی نے تابوت کھولا تو اس میں ایک ایسا لڑکا دیکھا جس کو دیکھتے ہی اس کے دل میں اس سے اتنی محبت ہوگئی جو اس سے پہلے کسی بچے سے نہیں ہوئی تھی۔ جو درحقیقت حق تعالیٰ کے اس ارشاد کا ظہور تھا...... وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ...... دوسری طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ بوسوسہ شیطانی اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو بھول گئیں اور حالت یہ ہوگئی...... وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ...... یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل ہر خوشی اور ہر خیال سے خالی ہوگیا۔ (صرف موسیٰ علیہ السلام کی فکر غالب آگئی) ادھر جب لڑکوں کے قتل پر مامور پولیس والوں کو فرعون کے گھر میں ایک لڑکا آجانے کی خبر ملی تو وہ چھریاں لے کر فرعون کی بیوی کے پاس پہنچ گئے کہ یہ لڑکا ہمیں دو تاکہ ذبح کر دیں۔

ابن عباس نے یہاں پہنچ کر پھر ابن جبیرؒ کو مخاطب کیا کہ اے ابن جبیر!

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فتون یعنی آزمائش کا دوسرا واقعہ یہ ہے۔

فرعون کی بیوی نے ان لشکری لوگوں کو جواب دیا کہ ابھی ٹھہرو کہ صرف اس ایک لڑکے سے تو بنی اسرائیل کی قوت نہیں بڑھ جائے گی۔ میں فرعون کے پاس جاتی ہوں اور اس بچے کی جاں بخشی کراتی ہوں۔

اگر فرعون نے اس کو بخش دیا تو یہ بہتر ہوگا ورنہ تمہارے معاملے میں دخل نہ دوں گی۔ یہ بچہ تمہارے حوالہ ہوگا۔ یہ کہہ کر وہ فرعون کے پاس گئی اور کہا کہ یہ بچہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ فرعون نے کہا کہ ہاں تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہونا تو معلوم ہے مگر مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاسکتی ہے، اگر فرعون اس وقت بیوی کی طرح اپنے لئے بھی موسیٰ علیہ السلام کے قرۃ العین آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کا اقرار کر لیتا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی ہدایت کر دیتا، جیسا کہ اس کی بیوی کو ہدایت ایمان عطا فرمائی۔

بہر حال بیوی کے کہنے سے فرعون نے اس لڑکے کو قتل سے آزاد کر دیا۔

اب فرعون کی بیوی نے اس کو دودھ پلانے کے لئے اپنے آس پاس کی عورتوں کو بلایا۔ سب نے چاہا کہ موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے کی خدمت انجام دیں۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کسی کی چھاتی نہ لگتی...... وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ ...... اب فرعون کی بیوی کو یہ فکر ہوگئی کہ جب کسی کا دودھ نہیں لیتے تو زندہ یہ کیسے رہیں گے؟ اس لئے اپنی کنیزوں کے سپرد کیا کہ اس کو بازار اور لوگوں کے مجمع میں لیجائیں شاید کسی عورت کا دودھ یہ قبول کر لیں۔

اس طرف موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے بے چین ہو کر اپنی بیٹی کو کہا کہ ذرا باہر جا کر تلاش کرو اور لوگوں سے دریافت کرو کہ اس تابوت اور بچہ کا کیا انجام ہوا؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ زندہ ہے یا دریائی جانوروں کی خوراک بن چکا ہے۔

اس وقت تک ان کو اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ یاد نہیں آیا تھا جو حالت حمل میں ان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حفاظت اور چند روزہ مفارقت کے بعد واپسی کا کیا گیا تھا۔ حضرت موسیٰ کی بہن باہر نکلیں تو قدرتِ حق کا یہ کرشمہ دیکھا کہ فرعون کی کنیزیں اس بچے کو لئے ہوئے دودھ پلانے والی عورت کی تلاش میں ہیں۔

جب انہوں نے یہ ماجرا دیکھا کہ یہ بچہ کسی عورت کا دودھ نہیں لیتا اور یہ کنیزیں پریشان ہیں تو ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسے گھرانے کا پتہ دیتی ہوں، جہاں مجھے امید ہے کہ یہ ان کا دودھ بھی لیں گے اور وہ اس کو خیر خواہی و محبت کے ساتھ پالیں گے۔ یہ سن کر کنیزوں نے ان کو اس شبہ میں پکڑ لیا کہ یہ عورت شاید اس بچے کی ماں یا کوئی عزیز خاص ہے، جو وثوق کے ساتھ یہ کہہ رہی ہے کہ وہ گھر والے اس کے خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔ (اس وقت یہ بہن بھی پریشان ہوگئی)

ابن عباس نے اس جگہ پہنچ کر پھر ابن جبیر کو خطاب کیا کہ یہ تیسرا واقعہ فتون یعنی آزمائش کا ہے۔ اس وقت موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے بات بنائی اور کہا کہ میری مراد اس گھر والوں کے ہمدرد و خیر خواہ ہونے سے یہی تھی کہ فرعونی دربار تک ان کی رسائی ہوگی۔ اس سے ان کو منافع پہنچنے کی امید ہوگی۔ اس لئے وہ اس بچے کی ہمدردی میں کسر نہ کریں گے۔ یہ سن کر کنیزوں نے ان کو چھوڑ دیا۔

یہ واپس اپنے گھر پہنچی اور موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو واقعہ کی خبر دی، وہ ان کے ساتھ اس جگہ پہنچیں جہاں یہ کنیزیں جمع تھیں۔ کنیزوں کے کہنے سے انہوں نے بھی بچے کو گود میں لے لیا۔ موسیٰ علیہ السلام فوراً ان کی چھاتیوں سے لگ کر دودھ پینے لگے یہاں تک کہ پیٹ بھر گیا۔ یہ خوشخبری فرعون کی بیوی کو پہنچی کہ اس بچے کے لئے دودھ پلانے والی مل گئی۔ فرعون کی بیوی نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو بلوایا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انہوں نے آ کر حالات دیکھے اور یہ محسوس کیا کہ فرعون کی بیوی میری حاجت وضرورت محسوس کررہی ہے تو ذرا خودداری سے کام لیا۔

اہلیہ فرعون نے کہا کہ آپ یہاں رہ کر اس بچے کو دودھ پلائیں کیونکہ مجھے اس بچے سے اتنی محبت ہے کہ میں اس کو اپنی نظروں سے غائب نہیں رکھ سکتی۔

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے کہا کہ میں تو اپنے گھر کو چھوڑ کر یہاں نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ میری گود میں خود ایک بچہ ہے، جس کو دودھ پلاتی ہوں۔ میں اس کو کیسے چھوڑ دوں۔ ہاں اگر آپ اس پر راضی ہوں کہ بچے میرے سپرد کریں میں اپنے گھر رکھ کر اس کو دودھ پلاؤں اور یہ وعدہ کرتی ہوں کہ اس بچے کی خبر گیری اور حفاظت میں ذرا کوتاہی نہ کروں گی۔

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اس وقت اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ بھی یاد آ گیا جس میں فرمایا کہ چند روز کی جدائی کے بعد ہم ان کو تمہارے پاس دے دیں گے۔ اس لئے وہ اور اپنی بات پر جم گئیں۔ اہلیہ فرعون نے مجبور ہو کر ان کی بات مان لی اور یہ اسی روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لے کر اپنے گھر آ گئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا نشو ونما خاص طریقے پر فرمائی۔

جب موسیٰ علیہ السلام ذرا قوی ہو گئے تو اہلیہ فرعون نے ان کی والدہ سے کہا کہ یہ بچہ مجھے لا کر دکھلا جاؤ کہ میں اس کے دیکھنے کے لئے بے چین ہوں۔ اور اہلیہ فرعون نے اپنے سب درباریوں کو حکم دیا کہ یہ بچہ آج ہمارے گھر میں آ رہا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہ رہے جو اس کا اکرام نہ کرے اور کوئی ہدیہ اس کو پیش نہ کرے اور میں خود اس کی نگرانی کروں گی کہ تم لوگ اس معاملہ میں کیا کرتے ہو؟

اس کا اثر یہ ہوا کہ جس وقت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے ساتھ گھر سے نکلے اسی وقت سے ان پر تحفوں اور ہدایا کی بارش ہونے لگی۔ یہاں تک کہ اہلیہ فرعون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے پاس سے خاص تحفے اور ہدیئے الگ پیش کئے۔ اہلیہ فرعون ان کو دیکھ کر بے حد مسرور ہوئی اور یہ سب تحفے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو دے دیئے۔

اس کے بعد اہلیہ فرعون نے کہا کہ اب میں ان کو فرعون کے پاس لے جاتی ہوں وہ ان کو انعامات اور تحفے دیں گے۔ جب ان کو لے کر فرعون کے پاس پہنچی تو فرعون نے ان کو اپنی گود میں لے لیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی ڈاڑھی پکڑ کر زمین کی طرف جھکا دیا۔ اس وقت دربار کے لوگوں نے فرعون سے کہا:۔

آپ نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ کیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی پیدا ہوگا جو آپ کے ملک و مال کا وارث ہوگا، آپ پر غالب آئیگا اور آپ کو پچھاڑ دے گا، یہ وعدہ کس طرح پورا ہو رہا ہے؟

فرعون متنبہ ہوا اور اسی وقت لڑکوں کو قتل کرنے والے سپاہیوں کو بلایا تا کہ اس کو ذبح کر دیں۔ ابن عباس نے یہاں پہنچ کر پھر ابن جبیر کو خطاب کیا کہ یہ چوتھا واقعہ فتون یعنی آزمائش کا ہے کہ پھر موت سر پر منڈلانے لگی۔

اہلیہ فرعون نے یہ دیکھا تو کہا کہ آپ تو یہ بچہ مجھے دے چکے ہیں پھر اب یہ کیا معاملہ ہو رہا ہے؟ فرعون نے کہا کہ تم یہ نہیں دیکھتیں کہ یہ لڑکا اپنے عمل سے گویا یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ مجھ کو زمین پر پچھاڑ کر مجھ پر غالب آ جائیگا۔

اہلیہ فرعون نے کہا آپ ایک بات کو اپنے اور میرے معاملہ کے فیصلہ کے لئے مان لیں جس سے حق بات ظاہر ہو جائے گی کہ بچے نے یہ معاملہ بچپن کی بے خبری میں کیا ہے یا دیدہ و دانستہ کسی شوخی سے۔ آپ دو انگارے آگ کے اور دو موتی منگوا لیجئے اور دونوں کو ان کے سامنے کر دیجئے۔ اگر یہ موتیوں کی طرف ہاتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑھائیں اور آگ کے انگاروں سے بچیں تو آپ سمجھ لیں کہ اس کے افعال عقل وشعور سے دیدہ ودانستہ ہیں اور اگر اس نے موتیوں کے بجائے انگارے ہاتھ میں اٹھا لئے تو یہ یقین ہو جائے گا کہ یہ کام کسی عقل وشعور سے نہیں کیا گیا۔ کیونکہ کوئی عقل والا انسان آگ کو ہاتھ میں نہیں اٹھا سکتا۔ فرعون نے اس آزمائش کو مان لیا۔

دو انگارے اور دو موتی موسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش کئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انگارے اٹھا لئے۔ بعض دوسری روایات میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام موتیوں کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہتے تھے کہ جبرائیل امین نے ان کا ہاتھ انگاروں کی طرف پھیر دیا۔

فرعون نے یہ ماجرا دیکھا تو فوراً ان کے ہاتھ سے انگارے چھین لیئے کہ ان کا ہاتھ نہ جل جائے۔ اب تو اہلیہ فرعون کی بات بن گئی۔ اس نے کہا آپ نے واقعہ کی حقیقت کو دیکھ لیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے پھر یہ موت موسیٰ علیہ السلام سے ٹلا دی۔ کیونکہ قدرتِ خداوندی کو ان سے آگے کام لینا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی طرح فرعون کے شاہانہ اعزاز واکرام اور شاہانہ خرچ پر اپنی والدہ کی نگرانی میں پرورش پاتے رہے۔ یہاں تک کہ جوان ہو گئے۔

ان کے شاہی اکرام واعزاز کو دیکھ کر فرعون کے لوگوں کو بنی اسرائیل پر وہ ظلم وجور اور تذلیل وتوہین کرنے کی ہمت نہ رہی جو اس سے پہلے آل فرعون کی طرف سے ہمیشہ بنی اسرائیل پر ہوتا رہتا تھا۔

ایک روز موسیٰ علیہ السلام شہر کے کسی گوشہ میں چل رہے تھے تو دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں، جن میں سے ایک فرعونی اور دوسرا اسرائیلی تھا۔ اسرائیلی نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر امداد کے لئے پکارا۔ موسیٰ علیہ السلام کو فرعونی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آدمی کی جسارت پر بہت غصہ آ گیا کہ اس نے شاہی دربار میں موسیٰ علیہ السلام کے اعزاز واکرام کو جانتے ہوئے اسرائیلی کو ان کے سامنے پکڑ رکھا ہے۔

جب کہ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اسرائیلیوں کی حفاظت کرتے ہیں اور لوگوں کو تو صرف یہی معلوم تھا کہ ان کا تعلق اسرائیلی لوگوں سے صرف رضاعت اور دودھ پینے کی وجہ سے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ یا کسی اور ذریعہ سے یہ معلوم کرا دیا ہو کہ یہ اپنی دودھ پلانے والی عورت ہی کے بطن سے پیدا ہوئے اور اسرائیلی ہیں۔

غرض موسیٰ علیہ السلام نے غصہ میں آ کر اس فرعونی کے ایک مکا رسید کیا جس کو وہ برداشت نہ کر سکا اور وہیں مر گیا۔ مگر اتفاق سے وہاں کوئی اور آدمی موسیٰ اور ان دونوں لڑنے والوں کے سوا موجود نہیں تھا۔ فرعونی تو قتل ہو گیا، اسرائیلی اپنا آدمی تھا اس سے اسکا اندیشہ نہ تھا کہ یہ مخبری کر دے گا۔

جب یہ فرعونی موسیٰ کے ہاتھ سے مارا گیا تو موسیٰ نے کہا...... هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ...... یعنی یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ہے وہ کھلا دشمن گمراہ کرنے والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی...... رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَغَفَرَلَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ...... یعنی اے میرے پروردگار میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا، کہ یہ خطا قتل فرعونی کی مجھ سے سرزد ہو گئی۔ مجھے معاف فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا کیونکہ وہ ہی بہت معاف کرنے والا اور بہت رحمت کرنے والا ہے۔

موسیٰ اس واقعہ کے بعد خوف وہراس کے عالم میں یہ خبریں دریافت کرتے رہے کہ اس کے قتل پر آل فرعون کا رد عمل کیا ہوا اور دربار فرعون تک یہ معاملہ پہنچا یا نہیں؟ معلوم ہوا کہ معاملہ فرعون تک اس عنوان سے پہنچا کہ کسی اسرائیلی نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آل فرعون کے ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ اس لئے اسرائیلیوں سے اس کا انتقام لیا جائے۔ اس معاملے میں ان کے ساتھ کوئی ڈھیل کا معاملہ نہ کیا جائے۔ فرعون نے جواب دیا کہ اس کے قاتل کو متعین کر کے مع شہادت کے پیش کرو۔

کیونکہ بادشاہ اگرچہ تمہارا ہی ہے مگر اس کے لئے یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ بغیر شہادت وثبوت کے کسی سے قصاص لے لے۔ تم اس کے قاتل کو تلاش کرو اور ثبوت مہیا کرو، میں ضرور تمہارا انتقام بصورت قصاص اس سے لوں گا۔ آل فرعون کے لوگ یہ سن کر گلی کوچوں اور بازاروں میں گھومنے لگے کہ کہیں اس کے قتل کرنے والے کا سراغ مل جائے۔ مگر ان کو کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔

اچانک یہ واقعہ پیش آیا کہ اگلے روز موسیٰ علیہ السلام گھر سے نکلے تو اسی اسرائیلی کو دیکھا کہ کسی دوسرے فرعونی شخص سے مقاتلہ کرنے میں لگا ہوا ہے اور پھر اس اسرائیلی نے موسیٰ علیہ السلام کو مدد کے لئے پکارا مگر موسیٰ علیہ السلام کل کے واقعہ پر ہی نادم ہو رہے تھے اور اس وقت اسی اسرائیلی کو پھر لڑتے ہوئے دیکھ کر اس پر ناراض ہوئے کہ خطا اسی کی معلوم ہوتی ہے، یہ جھگڑالو آدمی ہے اور لڑتا ہی رہتا ہے۔

مگر اس کے باوجود موسیٰ علیہ السلام نے ارادہ کیا کہ فرعونی شخص کو اس پر حملہ کرنے سے روکیں لیکن اسرائیلی کو بھی بطور تنبیہ کے کہنے لگے تو نے کل بھی جھگڑا کیا تھا آج پھر لڑ رہا ہے۔ تو ہی ظالم ہے۔

اسرائیلی نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ آج بھی اسی طرح غصے میں ہیں جیسے کل تھے تو اس کو موسیٰ علیہ السلام کے ان الفاظ سے یہ شبہ ہو گیا کہ یہ آج مجھے ہی قتل کر دیں گے تو فوراً بول اٹھا کہ اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے قتل کر ڈالو جیسے کل تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ یہ باتیں ہونے کے بعد یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے مگر فرعونی شخص نے آل فرعون کے ان لوگوں کو جو کل کے قاتل کی تلاش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں تھے جا کر یہ خبر پہنچا دی کہ خود اسرائیلی نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا ہے کہ تم نے کل ایک آدمی قتل کر دیا ہے۔ یہ خبر دربار فرعون تک فوراً پہنچائی گئی۔

فرعون نے اپنے سپاہی موسیٰ کو قتل کرنے کے لئے بھیج دیئے۔ یہ سپاہی جانتے تھے کہ وہ ہم سے بچ کر کہاں جائیں گے؟ اطمینان کے ساتھ شہر کی بڑی سڑک سے موسیٰ کی تلاش میں نکلے۔ اس طرف ایک شخص کو موسیٰ علیہ السلام کے متبعین میں سے جو شہر کے کسی بعید حصہ میں رہتا تھا اس کو خبر لگ گئی کہ فرعونی سپاہی موسیٰ علیہ السلام کی تلاش میں بغرض قتل نکل چکے ہیں۔ اس نے کسی گلی کوچے کے چھوٹے راستہ سے آگے پہنچ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی۔

یہاں پہنچ کر پھر ابن عباس نے ابن جبیرؒ کو خطاب کی کہ اے ابن جبیر یہ پانچواں واقعہ فتون یعنی آزمائش کا ہے کہ موت سر پر آ چکی تھی اللہ نے اس سے نجات کا سامان کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ خبر سن کر فوراً شہر سے نکل گئے اور مدین کی طرف رخ پھر گیا۔ یہ آج تک شاہی ناز و نعمت میں پلے تھے۔ کبھی محنت و مشقت کا نام نہ لیا تھا۔ مصر سے نکل کھڑے ہوئے مگر راستہ بھی کہیں کا نہ جانتے تھے۔ مگر اپنے رب پر بھروسہ تھا کہ...... عَسٰی رَبِّیٓ اَنۡ یَّهۡدِیَنِیۡ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ...... یعنی امید ہے کہ میرا رب مجھے راستہ دکھا دے گا۔

جب شہر مدین کے قریب پہنچے تو شہر سے باہر ایک کنویں پر لوگوں کا اجتماع دیکھا جو اس پر اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ اور دیکھا کہ دو عورتیں اپنی بکریوں کو سمیٹے ہوئے الگ کھڑی ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے ان عورتوں سے پوچھا کہ تم الگ کیوں کھڑی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہم ان سب لوگوں سے مزاحمت اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مقابلہ کریں۔اس لئے ہم اس انتظار میں ہیں کہ جب یہ سب لوگ فارغ ہو جائیں تو جو کچھ بچا ہوا پانی مل جائے گا اس سے ہم اپنا کام نکالیں گے۔

موسیٰ علیہ السلام نے ان کی شرافت دیکھ کر خود ان کے لئے کنویں سے پانی نکالنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قوت و طاقت بخشی تھی۔ بڑی جلدی ان کی بکریوں کو سیراب کر دیا۔ یہ عورتیں اپنی بکریاں لے کر اپنے گھر گئیں اور موسیٰ علیہ السلام ایک درخت کے سایہ میں چلے گئے۔اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ...... رَبِّ اِنِّی لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ...... یعنی اے میرے پروردگار میں محتاج ہوں، اس نعمت کا جو آپ میری طرف بھیجیں۔

مطلب یہ تھا کہ کھانے کا اور ٹھکانے کا کوئی انتظام ہو جائے۔ یہ لڑکیاں جب روزانہ کے وقت سے پہلے بکریوں کو سیراب کر کے گھر پہنچیں تو ان کے والد کو تعجب ہوا اور فرمایا آج تو کوئی نئی بات ہے۔لڑکیوں نے موسیٰ علیہ السلام کے پانی کھینچنے اور پلانے کا قصہ والد کو سنا دیا۔

والد نے ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ جس شخص نے یہ احسان کیا ہے اس کو یہاں بلالاؤ۔ وہ بلالائی۔ والد نے موسیٰ علیہ السلام سے ان کے حالات دریافت کئے اور فرمایا...... لَاتَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ...... یعنی اب آپ خوف وہراس اپنے دل سے نکال دیجئے۔آپ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پا چکے ہیں۔ ہم نہ فرعون کی سلطنت میں ہیں نہ اس کا ہم پر کچھ حکم چل سکتا ہے۔

اب ان دو لڑکیوں میں سے ایک نے اپنے والد سے کہا...... یٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ...... یعنی ابا جان ان کو آپ ملازم رکھ لیجئے۔ کیونکہ ملازمت کے لئے بہترین آدمی وہ ہے جو قوی بھی ہو اور امانت دار بھی۔

والد کو اپنی لڑکی سے یہ بات سن کر غیرت سی آئی کہ میری لڑکی کو یہ کیسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معلوم ہوا کہ یہ قوی بھی ہیں اور امین بھی۔ اس لئے اس سے سوال کیا کہ تمہیں ان کی قوت کا اندازہ کیسے ہوا اور ان کی امانتداری کس بات سے معلوم کی؟

لڑکی نے عرض کیا کہ ان کی قوت کا مشاہدہ تو ان کے کنویں سے پانی کھینچنے کے وقت ہوا کہ سب چرواہوں سے پہلے انہوں نے اپنا کام کرلیا دوسرا کوئی ان کے برابر نہیں آسکا۔ اور امانت کا حال اس طرح معلوم ہوا کہ جب میں ان کو بلانے کے لئے گئی اور اول نظر میں جب انہوں نے دیکھا کہ میں ایک عورت ہوں تو فوراً اپنا سر نیچا کرلیا اور اسوقت تک سر نہیں اٹھایا جب تک کہ میں نے ان کو آپ کا پیغام نہیں پہنچا دیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم میرے پیچھے پیچھے چلو مگر مجھے اپنے گھر کا راستہ پیچھے سے بتلاتی رہو اور یہ بات صرف وہی مرد کرسکتا ہے جو امانتدار ہو۔

والد کو لڑکی کی اس دانشمندانہ بات سے مسرت ہوئی اور اس کی تصدیق فرمائی اور خود بھی ان کے بارے میں قوت وامانت کا یقین ہوگیا۔ اس وقت لڑکیوں کے والد نے (جو اللہ کے رسول حضرت شعیب علیہ السلام تھے)

موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ کو یہ منظور ہے کہ میں ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کا نکاح آپ سے کردوں جس کی شرط یہ ہوگی کہ آپ آٹھ سال تک ہمارے یہاں مزدوری کریں۔ اور اگر آپ دس سال پورے کردیں تو اپنے اختیار سے کردیں، بہتر ہوگا مگر ہم یہ پابندی آپ پر عائد نہیں کرتے تاکہ آپ پر زیادہ مشقت نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو منظور فرمالیا۔ جس کی رو سے موسیٰ علیہ السلام پر صرف آٹھ سال کی خدمت بطور معاہدہ کے لازم ہوگئی، باقی دو سال کا وعدہ اختیاری رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر موسیٰ سے وہ وعدہ بھی پورا کرکر دس سال پورے کرادیئے۔

شعیب بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک نصرانی عالم مجھے ملا، اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوال کیا کہ تم جانتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے دونوں میعادوں میں سے کون سی میعاد پوری فرمائی؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کیونکہ اس وقت تک ابن عباس کی یہ حدیث مجھے معلوم نہ تھی۔

اس کے بعد ابن عباس سے ملا ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آٹھ سال کی میعاد پورا کرنا تو موسیٰ علیہ السلام پر واجب تھا۔ اس میں کچھ کمی کرنے کا تو احتمال ہی نہیں اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے رسول کا اختیاری وعدہ بھی پورا ہی کرنا منظور تھا۔ اس لئے دس سال کی میعاد پوری کی۔

اس کے بعد میں اس نصرانی عالم سے ملا اور اس کو یہ خبر دی تو اس نے کہا کہ تم نے جس شخص سے یہ بات دریافت کی ہے کیا وہ تم سے زیادہ علم والے ہیں؟ میں نے کہا بے شک وہ بہت بڑے عالم اور ہم سب سے افضل ہیں۔

دس سال کی میعاد خدمت پوری کرنے کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی اہلیہ محترمہ کو ساتھ لے کر شعیب علیہ السلام کے وطن مدین سے رخصت ہوئے راستہ میں سخت سردی، اندھیری رات، راستہ نامعلوم، بے کسی اور بے بسی کے عالم میں اچانک کوہ طور پر آگ دیکھنے پھر وہاں جانے اور حیرت انگیز مناظر کے بعد معجزہ عصا دید بیضاء اور اس کے ساتھ منصب نبوت و رسالت عطاء ہونے کے بعد (جس کا قصہ قرآن میں گزر چکا ہے)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ فکر ہوئی کہ میں فرعونی دربار کا ایک مفرور ملزم قرار دیا گیا ہوں۔ مجھ سے قبطی کا قصاص لینے کا حکم وہاں سے ہو چکا ہے۔ اب اس کے پاس دعوت رسالت لے کر جانے کا حکم ہوا ہے۔ نیز اپنی زبان میں لکنت کا عذر بھی سامنے آیا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض معروض پیش کی۔ حق تعالیٰ نے ان کی فرمائش کے مطابق ان کے بھائی حضرت ہارون کو شریک رسالت بنا کر ان کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاس وحی بھیجدی اور یہ حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شہر مصر سے باہر استقبال کریں۔اس کے مطابق موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچے۔

ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔دونوں بھائی (حسب الحکم) فرعون کو دعوت حق دینے کے لئے اس کے دربار میں پہنچے۔کچھ وقت تک تو ان کو دربار میں حاضری کا موقع نہیں دیا گیا۔یہ دونوں دروازے پر ٹھہرے رہے۔پھر بہت سے پردوں میں گزر کر حاضری کی اجازت ملی اور دونوں نے فرعون سے کہا......اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّکَ......یعنی ہم دونوں تیرے رب کی طرف سے قاصد اور پیغامبر ہیں۔فرعون نے پوچھا......فَمَنْ رَّبُّکُمَا......تو بتلاؤ تمہارا رب کون ہے؟

موسیٰ وہارون علیہما السلام نے وہ بات کہی جس کا قرآن نے خود ذکر کر دیا......رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی......اس پر فرعون نے پوچھا کہ پھر تم دونوں کیا چاہتے ہو؟ اور ساتھ ہی قبطی مقتول کا واقعہ ذکر کر کے حضرت موسیٰ کو مجرم ٹھہرایا۔اور اپنے گھر میں ان کی پرورش پانے کا احسان جتلایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونوں باتوں کا وہ جواب دیا جو قرآن میں مذکور ہے۔یعنی مقتول کے معاملہ میں تو اپنی خطا اور غلطی کا اعتراف کر کے ناواقفیت کا عذر ظاہر کیا اور گھر میں پرورش پر احسان جتلانے کا جواب یہ دیا کہ تم نے سارے بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا ہے، ان پر طرح طرح کے ظلم کر رہے ہو، اسی کے نتیجہ میں یہ نیرنگ تقدیر مجھے تمہارے گھر میں پہنچا دیا گیا اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا وہ ہو گیا۔اس میں تمہارا کوئی احسان نہیں۔

پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو خطاب کر کے پوچھا کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ اللہ پر ایمان لے آؤ اور بنی اسرائیل کو غلامی سے آزاد کر دو۔فرعون نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اگر تمہارے پاس رسول رب ہونے کی کوئی علامت ہے تو دکھلاؤ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا تو وہ عظیم الشان اژدھا کی شکل میں منہ کھولے ہوئے فرعون کی طرف لپکا۔ فرعون خوفزدہ ہو کر اپنے تخت کے نیچے چھپ گیا اور موسیٰ سے پناہ مانگی کہ اس کو روک لیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پکڑ لیا۔ پھر اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر نکالا تو وہ چمکنے لگا۔ یہ دوسرا معجزہ فرعون کے سامنے آیا۔ پھر دوبارہ گریبان میں ہاتھ ڈالا تو وہ اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ فرعون نے ہیبت زدہ ہو کر اپنے درباریوں سے مشورہ کیا کہ تم دیکھ رہے ہو یہ کیا ماجرا ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

درباریوں نے متفقہ طور پر کہا کہ کچھ فکر کی بات نہیں، یہ دونوں جادوگر ہیں۔ اپنے جادو کے ذریعہ تم کو تمہارے ملک سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اور تمہارے بہترین دین و مذہب کو جو انکی نظر میں فرعون کی پرستش کرنا تھا یہ مٹانا چاہتے ہیں۔ آپ ان کی کوئی بات نہ مانیں اور کوئی فکر نہ کریں۔ کیونکہ آپ کے ملک میں بڑے بڑے جادوگر ہیں، آپ ان کو بلا لیجئے۔ وہ اپنے جادو سے ان کے جادو پر غالب آ جائیں گے۔

فرعون نے اپنی مملکت کے سب شہروں میں حکم دے دیا کہ جتنے آدمی جادوگری میں ماہر ہوں وہ سب دربار میں حاضر کر دیئے جائیں۔ ملک بھر کے جادوگر جمع ہو گئے تو انہوں نے فرعون سے پوچھا کہ جس جادوگر سے آپ ہمارا مقابلہ کرانا چاہتے ہیں وہ کیا عمل کرتا ہے؟

اس نے بتلایا کہ وہ اپنی لاٹھی کو سانپ بنا دیتا ہے۔ جادوگروں نے بڑی بے فکری سے کہا کہ یہ تو کوئی چیز نہیں، لاٹھیوں اور رسیوں کو سانپ بنا دینے کے جادو کا تو جو کمال ہمیں حاصل ہے اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مگر یہ طے کر دیجئے کہ اگر ہم اس پر غالب آ گئے تو ہمیں کیا ملے گا؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرعون نے کہا کہ تم غالب آ گئے تو تم میرے خاندان کا جز اور مقربین خاص میں داخل ہو جاؤ گے اور تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم چاہو گے۔

اب جادوگروں نے مقابلہ کا وقت اور جگہ موسیٰ علیہ السلام سے طے کر کے اپنی عید کے دن چاشت کا وقت مقرر کر دیا۔ ابن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباس نے مجھ سے بیان فرمایا کہ ان کا یوم الزینہ (یعنی عید کا دن) جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو فرعون اور اس کے جادوگروں پر فتح عطاء فرمائی وہ عاشورا یعنی محرم کی دسویں تاریخ تھی۔ جب سب لوگ ایک وسیع میدان میں مقابلہ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تو فرعون کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کو کہنے لگے...... لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ...... یعنی ہمیں یہاں ضرور رہنا چاہیے تاکہ یہ ساحر یعنی موسیٰ وہارون اگر غالب آ جائیں تو ہم بھی ان پر ایمان لے آئیں۔

ان کی یہ گفتگو ان حضرات کے ساتھ استہزاء و مذاق کے طور پر تھی۔ ان کا یقین تھا کہ یہ ہمارے جادوگروں پر غالب نہیں آسکیں گے۔ میدان مقابلہ مکمل آراستہ ہو گیا تو جادوگروں نے موسیٰ علیہ السلام کو خطاب کیا کہ پہلے آپ کچھ ڈالیں یعنی اپنا سحر دکھلائیں یا ہم پہلے ڈال کر ابتدا کریں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا تم ہی پہل کرو۔ اپنا جادو دکھلاؤ۔ ان لوگوں نے اپنی لاٹھیاں اور کچھ رسیاں زمین پر یہ کہتے ہوئے ڈال دیں...... بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ...... یعنی بطفیل فرعون ہم ہی غالب آئیں گے۔ یہ لاٹھیاں اور رسیاں دیکھنے میں سانپ بن کر چلنے لگیں۔ یہ دیکھ کر موسیٰ پر ایک خوف طاری ہوا...... فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى......

یہ خوف طبعی بھی ہو سکتا ہے جو مقتضائے بشریت ہے، انبیاء بھی اس سے مستثنیٰ نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خوف اس بات کا ہو کہ اب اسلام کی دعوت جس کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں لے کر آیا ہوں اس میں رکاوٹ پیدا ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اپنا عصا ڈالدو۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدھا بن گیا، جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اس اژدھے نے ان تمام سانپوں کو نگل لیا جو جادوگروں نے لاٹھیوں اور رسیوں کے بنائے تھے۔

فرعونی جادوگر جادو کے فن کے ماہر تھے۔ یہ ماجرا دیکھ کر ان کو یقین ہو گیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا کا یہ اژدھا جادو سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اس لئے جادوگروں نے اسی وقت اعلان کر دیا کہ ہم اللہ پر اور موسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے دین پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پچھلے خیالات وعقائد سے توبہ کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کی کمر توڑ دی اور انہوں نے جو جال پھیلایا تھا وہ سب باطل ہو گیا۔

فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ..... فرعون اور اس کے ساتھی مغلوب ہو گئے اور ذلت ورسوائی کے ساتھ اس میدان سے پسپا ہوئے۔ جس وقت یہ مقابلہ ہو رہا تھا، فرعون کی بیوی آسیہ پھٹے پرانے کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ سے موسیٰ کی مدد کے لئے دعا مانگ رہی تھی اور آل فرعون کے لوگ یہ سمجھتے رہے کہ یہ فرعون کی وجہ سے پریشان حال ہیں۔ اس کے لئے دعا مانگ رہی ہیں۔ حالانکہ ان کا غم وفکر سارا موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھا۔ اور انہیں کے غالب آنے کی دعا مانگ رہی تھیں۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوئی معجزہ دکھاتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر حجت تمام ہو جاتی تو اسی وقت وعدہ کر لیتا تھا کہ اب میں بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دوں گا۔ مگر جب موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے وہ عذاب کا خطرہ ٹل جاتا تو اپنے وعدہ سے پھر جاتا تھا۔ اور یہ کہہ دیتا تھا کہ کیا آپ کا رب کوئی اور بھی نشانی دکھا سکتا ہے؟ یہ سلسلہ چلتا رہا بالآخر اللہ تعالیٰ نے قوم فرعون پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طوفانِ اور ٹڈی، دل اور کپڑوں میں جوئیں اور برتنوں اور کھانے میں مینڈکوں اور خون وغیرہ کے عذاب مسلط کر دیئے۔ جن کو قرآن میں آیات مفصلات کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے۔

اور فرعون کا حال یہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی عذاب آتا اور اس سے عاجز ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کرتا کہ کسی طرح یہ عذاب ہٹا دیجئے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو آزاد کر دیں گے۔ پھر جب عذاب ٹل جاتا تو پھر بدعہدی کرتا۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم دے دیا کہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے نکل جائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ان سب کو لے کر رات کے وقت شہر سے نکل گئے۔ فرعون نے جب صبح کو دیکھا کہ یہ سب چلے گئے تو اپنی فوج تمام اطراف سے جمع کر کے ان کے تعاقب میں چھوڑ دی۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے اس دریا کو جو موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے راستہ میں تھا یہ حکم دے دیا کہ جب موسیٰ علیہ السلام تجھ پر لاٹھی ماریں تو دریا میں بارہ راستے بن جانے چاہئیں۔ جن سے بنی اسرائیل کے بارہ قبائل الگ الگ گزر سکیں۔ اور جب یہ گزر جائیں تو ان کے تعاقب میں آنے والوں پر یہ دریا کے بارہ حصہ پھر مل جائیں۔

حضرت موسیٰ جب دریا کے قریب پہنچے تو یہ یاد نہ رہا کہ لاٹھی مارنے سے دریا میں راستے پیدا ہوں گے اور ان کی قوم نے ان سے فریاد کی...... اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ...... یعنی ہم تو پکڑ لئے گئے۔ کیونکہ پیچھے سے فرعونی فوجوں کو آتا دیکھ رہے تھے اور آگے یہ دریا حائل تھا۔

اس وقت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ یاد آیا کہ دریا پر لاٹھی مارنے سے اس میں رستے پیدا ہو جائیں گے اور فوراً دریا پر اپنی لاٹھی ماری۔ یہ وہ وقت تھا کہ بنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسرائیل کے پچھلے حصوں سے فرعونی افواج کے اگلے حصے تقریباً مل چکے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے دریا کے الگ الگ ٹکڑے ہو کر وعدہ ربانی کے مطابق بارہ راستے بن گئے اور موسیٰ اور تمام بنی اسرائیل ان راستوں سے گزر گئے۔

فرعونی افواج جوان کے تعاقب میں تھی انہوں نے دریا میں راستے دیکھ کر ان کے تعاقب میں اپنے گھوڑے اور پیادے ڈال دیئے۔ تو دریا کے یہ مختلف ٹکڑے بامر ربانی پھر آپس میں مل گئے۔ جب موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل دوسرے کنارے پر پہنچ گئے تو ان کے اصحاب نے کہا کہ ہمیں یہ خطرہ ہے کہ فرعون ان کے ساتھ غرق نہ ہوا ہو، اور اس نے اپنے آپ کو بچالیا ہو؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ فرعون کی ہلاکت ہم پر ظاہر کر دے۔ قدرت حق نے فرعون کی مردہ لاش کو دریا سے باہر پھینک دیا اور سب نے اس کی ہلاکت کا آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا۔

اس کے بعد یہ بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آگے چلے تو راستہ میں ان کا گزر ایک قوم پر ہوا جو اپنے بنائے ہوئے بتوں کی عبادت اور پرستش کر رہے تھے۔ تو یہ بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے......

يٰمُوسَى اجْعَل لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ

اے موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے لئے بھی کوئی ایسا ہی معبود بنا دیجئے جیسے انہوں نے بہت سے معبود بنا رکھے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم عجیب قوم ہو کہ ایسی جہالت کی باتیں کرتے ہو، یہ لوگ جو بتوں کی عبادت میں مشغول ہیں ان کی عبادت برباد ہونے والی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے پروردگار کے اتنے معجزات اور اپنے اوپر انعامات دیکھ چکے ہو، پھر بھی تمہارے یہ جاہلانہ خیالات نہیں بدلے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ کہہ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام مع اپنے ان ساتھیوں کے یہاں سے آگے بڑھے۔ اور ایک مقام پر جا کر ان کو ٹھہرا دیا اور فرمایا تم سب یہاں ٹھہرو، میں اپنے رب کے پاس جاتا ہوں۔ تیس دن کے بعد واپس آجاؤں گا۔ اور میرے پیچھے ہارون میرے نائب و خلیفہ رہیں گے، ہر کام میں ان کی اطاعت کرنا۔

موسیٰ علیہ السلام ان سے رخصت ہو کر کوہِ طور پر تشریف لے گئے اور اشارہ ربانی سے تیس دن رات کا مسلسل روزہ رکھا تا کہ اس کے بعد کلام ربانی سے مستفید ہو سکیں۔ مگر تیس دن رات کے مسلسل روزہ سے جو ایک قسم کی بو روزہ دار کے منہ میں ہو جاتی ہے یہ فکر ہوئی کہ اس بو کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی نامناسب ہے۔ تو پہاڑی گھاس کے ذریعہ مسواک کر کے منہ صاف کر لیا۔

جب بارگاہ حق میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ تم نے افطار کیوں کر لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کچھ کھایا پیا نہیں بلکہ صرف منہ صاف کر لینے کو پیغمبرانہ امتیاز کی بنا پر افطار کرنے سے تعبیر فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس حقیقت کو سمجھ کر عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ سے ہمکلام ہونے کے لئے منہ کی بو دور کر کے صاف کر لوں۔

حکم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کیا تمہیں خبر نہیں کہ روزہ دار کے منہ کی بو ہمارے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اب آپ لوٹ جایئے اور دس دن مزید روزے رکھئے پھر ہمارے پاس آیئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے حکم کی تعمیل کی۔

ادھر جب موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل نے دیکھا کہ مقررہ مدت تیس روز گزر گئے اور موسیٰ علیہ السلام واپس نہیں آئے تو ان کو یہ بات ناگوار ہوئی۔ ادھر حضرت ہارون علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کے رخصت ہونے کے بعد اپنی قوم میں ایک خطبہ دیا کہ قوم فرعون کے لوگوں کی بہت سی چیزیں جو تم نے عاریۃً مانگ رکھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی یا انہوں نے تمہارے پاس ودیعت (امانت) رکھوار کھی تھی وہ سب تم اپنے ساتھ لے آئے ہو، اگر چہ تمہاری بھی بہت سی چیزیں قوم فرعون کے پاس عاریت اور ودیعت کی تھیں، اور آپ لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کی یہ چیزیں ہماری چیزوں کے معاوضہ میں ہم نے رکھ لی ہیں مگر میں اس کو حلال نہیں سمجھتا کہ ان کی عاریت اور ودیعت کا سامان تم اپنے استعمال میں لاؤ اور ہم اس کو واپس بھی نہیں کر سکتے، اس لئے ایک گڑھا کھدوا کر سب کو حکم دیا کہ یہ چیزیں خواہ زیورات ہوں یا دوسری استعمال کی اشیاء سب اس گڑھے میں ڈالدو۔

(ان لوگوں نے اس کی تعمیل کی) ہارون علیہ السلام نے اس سارے سامان کے اوپر آگ جلوادی، جس سے یہ سب سامان جل گیا اور فرمایا کہ اب یہ نہ ہمارا رہا نہ ان کا۔

ان کے ساتھ ایک شخص سامری ایک ایسی قوم کا فرد تھا جو گائے کی پرستش کیا کرتے تھے۔ یہ بنی اسرائیل میں سے نہ تھا، مگر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو یہ بھی ان کے ساتھ ہولیا، اس کو یہ عجیب اتفاق پیش آیا کہ اس نے جبرائیل علیہ السلام کا ایک اثر دیکھا، یعنی جہاں ان کا قدم پڑتا ہے اس میں زندگی اور نمو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس نے اس جگہ سے ایک مٹھی مٹی کو اٹھالیا۔

اس کو ہاتھ میں لئے ہوئے آرہا تھا کہ ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ہارون علیہ السلام نے خیال کیا کہ اس کی مٹھی میں کوئی فرعونی زیور وغیرہ ہے، اس سے کہا کہ جس طرح سب نے اس گڑھے میں ڈالا ہے تم بھی ڈالدو، اس نے کہا یہ تو اس رسول جبرائیل کے نشان قدم کی مٹی ہے، جس نے تمہیں دریا سے پار کرایا ہے اور میں اس کو کسی طرح نہ ڈالوں گا، بجز اس کے کہ آپ یہ دعا کریں کہ میں جس مقصد کے لئے ڈالوں وہ مقصد پورا ہو جائے۔

ہارون علیہ السلام نے دعا کا وعدہ کرلیا۔ اس نے وہ مٹھی مٹی اس گڑھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں ڈالدی اور حسب وعدہ ہارون علیہ السلام نے دعا کی کہ یا اللہ جو کچھ سامری چاہتا ہے وہ پورا کر دیجئے۔ جب وہ دعا کر چکے تو سامری نے کہا کہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ یہ سونا، چاندی، لوہا، پیتل جو کچھ اس گڑھے میں ڈالا گیا ہے ایک گائے کا بچھڑا بن جائے۔

ہارون علیہ السلام دعا کر چکے تھے اور وہ قبول ہو چکی تھی، جو کچھ زیورات اور تانبا پیتل لوہا اس میں ڈالا گیا تھا، سب کا ایک بچھڑا بن گیا، جس میں کوئی روح تو نہ تھی مگر گائے کی طرح آواز نکالتا تھا۔ حضرت ابن عباس نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ واللہ وہ زندہ آواز نہیں تھی بلکہ ہوا اس کے پچھلے حصہ سے داخل ہو کر منہ سے نکلتی تھی، اس سے یہ آواز پیدا ہوتی تھی۔

یہ عجیب وغریب قصہ دیکھ کر بنی اسرائیل کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک فرقہ نے سامری سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہی تمہارا خدا ہے، لیکن موسیٰ راستہ بھول کر دوسری طرف چلے گئے۔ ایک فرقہ نے یہ کہا کہ ہم سامری کی اس بات کی اس وقت تک تکذیب نہیں کر سکتے جب تک موسیٰ حقیقت حال بتلائیں۔ اگر واقعہ میں یہی ہمارا خدا ہے تو ہم اس کی مخالفت کر کے گنہگار نہیں ہوں گے اور یہ خدا نہیں تو ہم موسیٰ کے قول کی پیروی کریں گے۔

ایک اور فرقہ نے کہا کہ یہ سب شیطانی دھوکہ ہے، یہ ہمارا رب نہیں ہو سکتا، نہ ہم اس پر ایمان لا سکتے ہیں نہ اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ایک اور فرقہ کے دل میں سامری کی بات اٹک گئی اور اس نے سامری کی تصدیق کر کے اس کو اپنا خدا مان لیا۔ ہارون علیہ السلام نے یہ فساد عظیم دیکھا تو فرمایا:۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ

اے میری قوم تم فتنہ میں پڑ گئے ہو بلاشبہ تمہارا رب اور خدا تو رحمٰن ہے، تم میرا اتباع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرو اور میرا حکم مانو۔ انہوں نے کہا کہ یہ بتلایئے کہ موسیٰ کو کیا ہوا کہ ہم سے تیس دن کا وعدہ کر کے گئے تھے اور وعدہ خلافی کی یہاں تک کہ اب چالیس دن پورے ہو رہے ہیں۔ ان کے کچھ بے وقوفوں نے کہا کہ موسیٰ اپنے رب کو بھول گئے، اس کی تلاش میں پھرتے ہوں گے۔

اس طرف جب چالیس روزے پورے کرنے کے بعد موسیٰ کو شرف ہمکلامی نصیب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس فتنہ کی خبر دی جس میں ان کی قوم مبتلا ہوگئی تھی:۔

فَرَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا

موسیٰ علیہ السلام وہاں سے بڑے غصے میں اور افسوس کی حالت میں واپس آئے اور آ کر وہ باتیں فرمائیں جو قرآن میں تم نے پڑھی ہیں۔

وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗ اِلَیْهِ

یعنی موسیٰ علیہ السلام نے اس غصے میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچے اور...... اَلْوَاحِ تورات ...... جو کہ کوہ طور سے ساتھ لائے تھے، ہاتھ میں سے رکھ دیں، پھر غصہ فرو ہونے کے بعد بھائی کا عذر صحیح معلوم کر کے اس کو قبول کیا اور ان کے لئے اللہ سے استغفار کیا، پھر سامری کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ تو نے یہ حرکت کیوں کی؟

اس نے جواب دیا...... قَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ ...... یعنی میں نے رسول (جبرائیل) کے نشان قدم کی مٹی اٹھالی تھی اور میں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ جس چیز پر ڈالی جائے گی اس میں حیات کے آثار پیدا ہو جائیں گے، مگر میں نے تم لوگوں سے اس بات کو چھپائے رکھا۔

فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ...... یعنی میں نے اس مٹی کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(زیورات وغیرہ کے ڈھیر پر ڈال دیا) میرے نفس نے میرے لئے یہ کام پسندیدہ شکل میں دکھلایا۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَکَ فِی الْحَیٰوۃِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَکَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓی اِلٰهِکَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاکِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا

یعنی موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو فرمایا کہ جا، اب تیری سزا یہ ہے کہ تو زندگی بھر یہ کہتا پھرے کہ مجھے کوئی مس نہ کرے، ورنہ وہ بھی عذاب میں گرفتار ہو جائیگا۔ اور تیرے لئے ایک میعاد مقرر ہے جس کے خلاف نہیں ہوگا کہ زندگی میں تو یہ عذاب چکھتا رہے۔ اور دیکھ اپنے اس معبود کو جس کی تو نے پرستش کی ہے، ہم اس کو آگ میں جلائینگے پھر اس کی راکھ کو دریا میں بہادیں گے، اگر یہ خدا ہوتا تو ہم کو اس عمل پر قدرت نہ ہوتی۔

اس وقت بنی اسرائیل کو یقین آ گیا کہ ہم فتنہ میں مبتلا ہو گئے تھے اور سب کو اس جماعت پر غبطہ اور رشک ہونے لگا، جس کی رائے حضرت ہارون کے مطابق تھی، یعنی یہ ہمارا خدا نہیں ہوسکتا۔ بنی اسرائیل کو اپنے اس گناہ عظیم پر تنبہ ہوا تو موسیٰ سے کہا کہ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے توبہ کا دروازہ کھولدے، جس سے ہمارے گناہ کا کفارہ ہو جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کام کے لئے بنی اسرائیل میں سے ستر ایسے صلحاء نیک لوگوں کا انتخاب کیا جو پوری قوم میں نیکی اور صلاح میں ممتاز تھے اور جو ان کے علم میں گوسالہ پرستی سے بھی دور رہے تھے۔ اس انتخاب میں بڑی چھان بین سے کام لیا۔ ان ستر منتخب صلحاء بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر کوہ طور کی طرف چلے تا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ سے ان کی توبہ قبول کرنے کے بارے میں عرض کریں۔ موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر پہنچے تو زمین پر زلزلہ آیا، جس سے موسیٰ علیہ السلام کو بڑی شرمندگی وفد کے سامنے ہوئی اور قوم کے سامنے بھی۔ اس لئے عرض کیا:۔

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا

اے میرے پروردگار! اگر آپ ان کو ہلاک ہی کرنا چاہتے تھے تو اس وفد میں آنے سے پہلے ہلاک کر دیتے اور مجھے بھی ان کے ساتھ ہلاک کر دیتے۔ کیا آپ ہم سب کو اس لئے ہلاک کرتے ہیں کہ ہم میں کچھ بیوقفوں نے گناہ کیا ہے؟

اور دراصل وجہ اس زلزلہ کی یہ تھی کہ اس وفد میں بھی حضرت موسیٰ کی تحقیق وتفتیش کے باوجود کچھ لوگ ان میں سے شامل ہو گئے تھے جو پہلے گوسالہ پرستی کر چکے تھے اور ان کے دلوں میں گوسالہ کی عظمت بیٹھی ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ کی اس دعا وفریاد کے جواب میں ارشاد ہوا:۔

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

میری رحمت تو سب کو شامل ہے، اور میں عنقریب لکھ دوں گا اپنی رحمت کا پروانہ ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اتباع کرتے ہیں اس رسول امی کا جس کا ذکر لکھا ہوا پاتے ہیں اپنے پاس تورات اور انجیل میں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ سن کر موسیٰ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار میں نے آپ سے اپنی قوم کی توبہ کے بارے میں عرض کیا تھا، آپ نے جواب میں رحمت کا عطا فرمانا میری قوم کے علاوہ دوسری قوم کے متعلق ارشاد فرمایا۔ تو پھر آپ نے میری پیدائش کو مؤخر کیوں نہ کر دیا کہ مجھے بھی اسی نبی امی کی امت مرحومہ کے اندر پیدا فرما دیتے۔

اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہونے کا ایک طریقہ ارشاد ہوا کہ ان کی توبہ قبول ہونے کی صورت یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص اپنے متعلقین میں سے باپ یا بیٹے جس سے ملے اس کو تلوار سے قتل کر دے اسی جگہ میں جہاں یہ گوسالہ پرستی کا گناہ کیا تھا۔

اس وقت موسیٰ علیہ السلام کے وہ ساتھی جن کا حال موسیٰ علیہ السلام کو معلوم نہ تھا اور ان کے بے قصور صالح سمجھ کر ساتھ لیا تھا مگر درحقیقت ان کے دل میں گوسالہ پرستی کا جذبہ اب تک تھا وہ بھی اپنے دل میں نادم ہو کر تائب ہو گئے اور انہوں نے اپنے اس شدیدی حکم پر عمل کیا جو ان کی توبہ قبول کرنے کے بطور کفارہ نافذ کیا تھا۔ یعنی اپنے عزیز واقارب کا قتل۔ اور جب انہوں نے یہ عمل کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے قاتل ومقتول دونوں کی خطا معاف فرما دی۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات کی الواح جن کو غصہ سے رکھ دیا تھا، اٹھا کر اپنی قوم کو لے کر ارض مقدسہ (شام) کی طرف چل دیئے۔ وہاں ایک ایسے شہر پر پہنچے جس پر جبارین کا قبضہ تھا۔ جن کی شکل وصورت اور قد وقامت بھی ہیبت ناک تھے۔ ان کے ظلم وجور اور قوت وشوکت کے عجیب وغریب قصے ان سے کہے گئے۔

موسیٰ علیہ السلام اس شہر میں داخل ہونا چاہتے تھے، مگر بنی اسرائیل پر ان جبارین کے حالات سن کر رعب چھا گیا اور کہنے لگے اے موسیٰ! اس شہر میں تو بڑے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جبار ظالم لوگ ہیں جن کے مقابلے کی ہم میں طاقت نہیں اور ہم تو اس شہر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک یہ جبارین وہاں موجود ہیں۔ ہاں وہ یہاں سے نکل جائیں تو پھر ہم اس شہر میں داخل ہو سکتے ہیں۔

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ...... اس روایت کے راویوں میں جو یزید بن ہارون ہے، اس سے پوچھا گیا کہ کیا ابن عباس نے اس آیت کی قرأت اسی طرح کی ہے، یزید بن ہارون نے کہا کہ ہاں، ابن عباس کی قرأت یوں ہی ہے...... رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ ...... سے مراد قوم جبارین کے دو آدمی ہیں جو اس شہر سے آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے۔

انہوں نے بنی اسرائیل پر اپنی قوم کا رعب طاری دیکھ کر کہا کہ ہم اپنی قوم کے حالات سے خوب واقف ہیں تم ان کے ڈیل ڈول اور ان کی جسامت اور ان کی بڑی تعداد سے ڈر رہے ہو، حقیقت یہ ہے کہ ان میں دل کی قوت بالکل نہیں اور نہ مقابلہ کرنے کی ہمت ہے۔ تم ذرا شہر کے دروازے تک چلے چلو تو دیکھ لینا کہ وہ ہتھیار ڈال دیں گے اور تم ہی ان پر غالب آؤ گے۔

اور بعض لوگوں نے رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ ...... کی تفسیر یہ کی ہے کہ یہ دو شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کی قوم بنی اسرائیل کے تھے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ

یعنی بنی اسرائیل نے ان دونوں آدمیوں کی نصیحت سننے کے بعد بھی موسیٰ کو کورا جواب اس بے ہودگی کے ساتھ دیا:-

اے موسیٰ ہم تو اس شہر میں اس وقت تک ہرگز نہ جائیں گے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جب تک جبارین وہاں موجود ہیں۔ اگر آپ ان کا مقابلہ ہی
کرنا چاہتے ہیں تو آپ اور آپ کا رب جا کر ان سے لڑ بھڑ
لیجئے، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل پر حق تعالیٰ کے بے شمار انعامات کے ساتھ ہر قدم پر ان کی سرکشی اور بے ہودگی کا مشاہدہ کرتے آرہے تھے، مگر اس وقت تک صبر تحمل سے کام لیتے رہے۔ کبھی ان کے لئے بددعا نہیں کی۔ اس وقت ان کے اس بے ہودہ جواب سے وہ بہت دل شکستہ اور غمگین ہو گئے اور ان کے لئے بددعا کی۔

ان کے حق میں فاسقین کے الفاظ استعمال فرمائے۔ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اللہ تعالیٰ نے بھی فاسقین کا نام دے دیا اور اس زمین مقدس سے ان لوگوں کو چالیس سال کے لئے محروم کر دیا اور اس کھلے میدان میں ان کو ایسا قید کر دیا کہ صبح سے شام تک چلتے رہتے تھے کہیں قرار نہ تھا۔

مگر چونکہ اللہ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ان کے ساتھ تھے، ان کی برکت اور طفیل سے اس قوم فاسقین پر اس سزا کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتیں برستی رہیں کہ اس میدان تیہ میں یہ جس طرف چلتے تھے بادل ان کے سروں پر سایہ کر دیتا تھا۔ ان کے کھانے کے لئے من وسلویٰ نازل ہوتے تھے۔

ان کے کپڑے معجزانہ انداز سے نہ میلے ہوتے تھے نہ پھٹتے تھے۔ اور ان کو ایک مربع پتھر عطا فرما دیا تھا اور موسیٰ علیہ السلام کو حکم دے دیا تھا کہ جب ان کو پانی کی ضرورت ہو تو اس پتھر پر اپنی لاٹھی مارو تو اس میں سے بارہ چشمے جاری ہو جاتے تھے۔ پتھر کی ہر جانب سے تین چشمے بہنے لگتے تھے اور بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں یہ چشمے متعین کر کے تقسیم کر دیئے گئے تھے تا کہ باہم جھگڑا نہ پیدا ہو، اور جب بھی یہ لوگ کسی مقام سے سفر کرتے اور پھر کہیں جا کر منزل کرتے تو اس پتھر کو وہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجود پاتے تھے۔ (قرطبی)

حضرت ابن عباس نے اس حدیث کو مرفوع کر کے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد قرار دیا ہے اور میرے نزدیک یہ درست ہے کیونکہ حضرت معاویہ نے ابن عباس کو یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا تو اس بات کو منکر اور غلط قرار دیا جو اس حدیث میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ نے جس قبطی کو قتل کیا تھا اور اس کا سراغ قوم فرعون کو نہیں مل رہا تھا تو اس کی مخبری اس دوسرے فرعونی شخص نے کی جس سے دوسرے روز یہ اسرائیلی لڑ رہا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ اس فرعونی کو تو کل کے واقعہ قتل کا علم نہیں تھا، وہ اس کی مخبری کیسے کر سکتا تھا، اس کی خبر تو صرف اسی لڑنے والے اسرائیلی کو معلوم تھی۔

جب حضرت معاویہ نے ان کی حدیث کے اس واقعہ کا انکار کیا تو ابن عباس کو غصہ آیا اور حضرت معاویہ کا ہاتھ پکڑ کر سعد بن مالک زہری کے پاس لے گئے اور ان سے کہا کہ اے ابو اسحاق کیا تمہیں یاد ہے جب ہم سے رسول اللہ ﷺ نے قتیل موسیٰ کے بارے میں حدیث بیان فرمائی، اس راز کا افشاء کرنے والا اور فرعون کے پاس مخبری کرنے والا اسرائیلی تھا یا فرعونی؟

سعد بن مالک نے فرمایا کہ فرعونی تھا کیونکہ اس نے اسرائیلی سے یہ سن لیا تھا کہ کل کا واقعہ قتل موسیٰ کے ہاتھ سے ہوا تھا۔ اس نے اس کی شہادت فرعون کے پاس دے دی۔ امام نسائی نے یہ پوری طویل حدیث اپنی کتاب سنن کبریٰ کی کتاب التفسیر میں نقل فرمائی ہے۔

اور اس پوری حدیث کو ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اسی یزید بن ہارون کی سند سے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہیں، بلکہ ابن عباس کا اپنا کلام ہے۔ جس کو انہوں نے کعب بن احبار کی ان اسرائیلی روایات سے لیا ہے جن کے نقل کرنے اور بیان کرنے کو جائز رکھا گیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہاں کہیں کہیں اس کلام میں مرفوع حدیث کے جملے بھی شامل ہیں۔

امام ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس پوری حدیث اور اس پر مذکور الصدر تحقیق وتصدیق لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابوالحجاج مزی بھی ابن جریر اور ابن ابی حاتم کی طرح اس روایت کو موقوف، ابن عباس کا کلام قرار دیتے تھے۔

انتہیٰ (تفسیر ابن کثیر از ۱۴۸ تا ۱۵۳ جلد ۳)

یہ قصہ ہزاروں عبرتوں اور حکمتوں پر اور خداوند سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کاملہ کے عجیب مظاہر پر مشتمل ہے۔ جس سے انسان کا ایمان پختہ ہوتا ہے اور اس میں عملی اور اخلاقی ہدایتیں بھی بے شمار ہیں۔ چونکہ اس جگہ یہ قصہ پوری تفصیل کے ساتھ آ گیا ہے تو مناسب معلوم ہوا کہ اس کے ذیل میں آئی ہوئی عبرتوں، نصیحتوں اور ہدایتوں کا کچھ حصہ بھی لکھ دیا جائے۔

فرعون کی احمقانہ تدبیر اور اس پر قدرت حق کا حیرت انگیز ردعمل

فرعون کو جب یہ معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل میں کوئی لڑکا پیدا ہوگا جو فرعون کی سلطنت کے زوال کا سبب بنے گا تو اسرائیلی لڑکوں کی پیدائش بند کرنے کے لئے قتل عام کا حکم دے دیا۔ پھر اپنی ملکی اور ذاتی مصلحت سے ایک سال کے لڑکوں کو باقی رکھنے اور دوسرے سال کے لڑکوں کے قتل کرنے کا فیصلہ نافذ کردیا۔ اللہ تعالیٰ کو قدرت تھی کہ موسیٰ کو اس سال میں پیدا کردیتے جو سال بچوں کو باقی چھوڑنے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ مگر قدرت کو منظور یہ ہوا کہ اس احمق کی اس ظالمانہ تدبیر کو پوری طرح اس پر الٹ دیا جائے اور اس کو خوب بے وقوف بنایا جائے۔

اس لئے موسیٰ کو اس سال میں پیدا فرمایا جو لڑکوں کے قتل کا سال تھا اور اپنی حکمت بالغہ سے صورت ایسی پیدا کر دی کہ موسیٰ علیہ السلام خود اس جبار ظالم کے گھر میں پرورش پائیں۔ فرعون اور اس کی بیوی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شوق و رغبت سے اپنے گھر میں پالا۔ سارے شہر کے اسرائیلی لڑکے موسیٰ علیہ السلام کے شبہہ میں قتل ہو رہے تھے اور موسیٰ علیہ السلام خود فرعون کے گھر میں آرام و آسائش اور عزت و اکرم کے ساتھ ان کے خرچ پر پرورش پا رہے تھے۔

در بہ بند و دشمن اندر خانہ بود

حیلۂ فرعون زیں افسانہ بود

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر معجزانہ انعام

اور فرعونی تدبیر کا ایک اور انتقام

حضرت موسیٰ علیہ السلام اگر عام بچوں کی طرح کسی انا کا دودھ قبول کر لیتے تو ان کی پرورش اپنے دشمن فرعون کے گھر پھر بھی آرام کے ساتھ ہوتی، مگر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ان کی جدائی سے پریشان رہتیں اور موسیٰ علیہ السلام کو بھی کسی کافر عورت کا دودھ ملتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو کافر عورت کے دودھ سے بھی بچا لیا اور ان کی والدہ کو بھی جدائی کی پریشانی سے نجات دی اور نجات بھی اس طرح کہ فرعون کے گھر والے ان کے ممنون احسان ہوئے، ان پر ہدایا اور تحفوں کی بارش ہوئی اور اپنے ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محبوب بچے کو دودھ پلانے پر فرعونی دربار سے معاوضہ بھی ملا اور عام ملازموں کی طرح فرعون کے گھر میں بھی نہ رہنا پڑا۔

......فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ......

صنعت کاروں اور تاجروں وغیرہ کے لئے ایک بشارت

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو صنعت کار اپنی صنعت و حرفت میں نیت نیک ثواب کی رکھے اس کی مثال موسیٰ علیہ السلام کی والدہ جیسی ہو جاتی ہے کہ اپنے ہی بچے کو دودھ پلائے جائیں اور اس کا دوسروں سے معاوضہ لیں۔ (ابن کثیر)

مطلب یہ ہے کہ کوئی معمار مسجد، خانقاہ، مدرسہ یا کوئی رفاہ عام کا ادارہ تعمیر کرتا ہے اگر اس کی نیت صرف اپنی مزدوری کرنے اور پیسے کمانے کی ہے تو اس کو صرف وہی ملے گا اور اگر اس نے نیت یہ بھی کر لی کہ یہ تعمیرات نیک کاموں میں آئیں گی ان سے اہل دین کو نفع پہنچے گا، اس لئے دوسری قسم کی تعمیرات پر ان کو ترجیح دی تو اس کو ام موسیٰ کی طرح مزدوری بھی ملے گی اور اپنا دینی فائدہ بھی۔

فرعونی کافر شخص کا قتل جو موسیٰ کے ہاتھ ہو گیا، اس کو خطا کس بنا پر قرار دیا گیا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک اسرائیلی مسلمان سے ایک فرعونی کافر کو لڑتا ہوا دیکھ کر فرعونی کو مکا مارا جس سے وہ مر گیا۔ اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود بھی عمل شیطان فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے اس خطا کی معافی طلب کی، وہ معاف بھی کر دی گئی۔

مگر یہاں ایک فقہی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ فرعونی شخص ایک کافر حربی تھا، جس سے موسیٰ کا کوئی معاہدہ صلح بھی نہ تھا، نہ اس کو اہل ذمہ کافروں کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست میں داخل کیا جا سکتا ہے، جن کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت مسلمانوں پر واجب ہوتی ہے۔ یہ تو حربی کافر تھا، جس کا حکم اسلامی شریعت میں یہ ہے کہ وہ مباح الدم ہے۔ اس کا قتل کوئی گناہ نہیں۔ پھر یہاں اس کو عمل شیطان اور خطا کس بنا پر قرار دیا گیا؟

عام کتب تفسیر میں کسی نے اس سوال سے تعرض نہیں کیا۔ حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی نے اس سوال کا جواب یہ دیا تھا کہ اگرچہ اس فرعونی شخص سے براہ راست کوئی صریح معاہدہ صلح یا ذمہ کا نہیں تھا۔ مگر چونکہ اس وقت نہ حضرت موسیٰ کی حکومت تھی نہ اس فرعونی کی، بلکہ دونوں حکومت فرعون کے شہری تھے۔ اور ایک دوسرے کی طرف سے مطمئن تھے۔ یہ ایک قسم کا عملی معاہدہ تھا۔ فرعونی کے قتل میں اس عملی معاہدہ کی خلاف ورزی ہوئی اس لئے اس کو خطا قرار دیا گیا اور یہ خطا چونکہ قصداً نہیں بلکہ اتفاقاً ہوگئی اسلئے موسیٰ کی عصمت نبوت کے منافی نہیں۔

(۔۔۔سیر مظہری و ابن کثیر)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خود بخود چلنے والی چکی

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

وَاَصَابَ رَجُلاً حَاجَة فَخَرَجَ اِلَى الْبَرِيَّةِ فَقَالت امْرَاَتُه: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَا نَعْتَجِنَ وَمَا نَخْتَبِزُ، فَجَاءَ الرَّجُلُ وَالْجُفْنَة مَلَاى عَجِينًا وَفِي التَّنُّورُ الشِّوَاءِ والرَّحِى تَطْحَنُ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ هَذَا؟ قَالَتْ: مِنْ رِزْقِ اللّٰه فَكَنَسَ مَاحَوْلَ الرَّحِى (حوالہ بھیقی وطبرانی)

کسی زمانہ میں ایک میاں بیوی تھے جو فقر و فاقہ سے اپنی زندگی گزار رہے تھے، پاس کچھ بھی نہ تھا، ایک مرتبہ یہ شخص سفر سے آیا اور سخت بھوکا تھا، بھوک کے مارے بے تاب تھا، آتے ہی اپنی بیوی سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟

اس کی بیوی نے کہا ہاں آپ خوش ہو جایئے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی ہمارے ہاں آ پہنچی ہے، اس نے کہا پھر لاؤ، جو کچھ تمہارے پاس ہے دیتی کیوں نہیں؟ مجھے تو بھوک سے سخت تکلیف ہو رہی ہے۔

بیوی نے کہا اتنی جلدی کیوں کرتے ہو؟ اب تنور کھولتی ہوں، تھوڑی دیر گزرنے کے بعد جب بیوی نے دیکھا کہ یہ اب پھر تقاضہ کرنا چاہتے ہیں تو خود بخود کہنے لگیں اب اٹھ کر تنور کو دیکھتی ہوں، اٹھ کر جو دیکھتی ہیں تو قدرت الٰہی سے ان کے توکل کے بدلے وہ بکری کے پہلو کے گوشت سے بھرا ہوا ہے، اور دیکھتی ہیں کہ گھر کی دونوں چکیاں از خود چل رہی ہیں اور برابر آٹا نکل رہا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انہوں نے تنور میں سے سب گوشت نکال لیا اور چکیوں میں سے سارا آٹا اٹھالیا اور جھاڑ دیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:-

لَوْ تَرَكَهَا لَدَارَتْ اَوْ طَحَنَتْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (مسند احمد)

اگر وہ صرف آٹا لے لیتی اور چکی نہ جھاڑتیں تو وہ قیامت تک چلتی رہتی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص اپنے گھر پہنچا دیکھا کہ بھوک کے مارے گھر والوں کا برا حال ہے، آپ جنگل کی طرف نکل کھڑے ہوئے، یہاں ان کی نیک بخت بیوی صاحبہ نے جب دیکھا کہ میاں بھی پریشان حال ہیں اور یہ منظر دیکھ نہیں سکے اور چل دیئے، تو چکی کو ٹھیک ٹھاک کیا، تنور سلگایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگیں:-

اے اللہ! ہمیں روزی دے۔

دعا کر کے اٹھیں تو دیکھا کہ ہنڈیا گوشت سے پر ہے۔ تنور میں روٹیاں لگ رہی ہیں اور چکی سے برابر آٹا ابلا چلا آتا ہے۔ اتنے میں میاں بھی تشریف لائے پوچھا کہ میرے بعد تمہیں کچھ ملا؟

بیوی صاحبہ نے کہا ہاں! ہمارے رب نے ہمیں بہت کچھ عطا فرمادیا۔ اس نے جا کر چکی کے دوسرے پاٹ کو اٹھالیا۔ جب حضور ﷺ سے یہ واقعہ بیان ہوا تو آپ نے فرمایا اگر وہ اسے نہ اٹھاتا تو قیامت تک یہ چکی چلتی ہی رہتی۔

(احمد ۲/۵۱۳)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شب معراج مشاہدات عذاب

آگ کی قینچیوں سے زبانیں کاٹی جارہی تھیں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے کچھ ایسے افراد کو دیکھا ہے جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا اے اللہ کے نبی! یہ وہ لوگ ہیں، جو ایسی چیزوں سے زینت حاصل کیا کرتے تھے جو ان کے لئے جائز نہ تھیں۔

پھر میں نے ایک ایسا گڑھا دیکھا جس سے چیخ وپکار کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز چیزوں سے زینت حاصل کیا کرتی تھیں۔

کچھ ایسے لوگوں کو بھی میں نے دیکھا جو آب حیات میں غسل کررہے تھے، تو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ نیک اور بدعمل کرنے والے ہیں، یعنی اچھے اور برے عمل دونوں کرتے تھے۔ (خطیب، ابن عساکر)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں میرا گزر ایک ایسے مقام سے ہوا جہاں خوان رکھے ہوئے تھے اور جس میں اعلیٰ قسم کے گوشت تھے، لیکن ان کے قریب کوئی نہ جاتا تھا، اور سامنے ہی دوسرے خوانوں میں پڑے ہوا بدبودار گوشت تھا، جس کو لوگ کھارہے تھے۔ میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ لوگ حلال کو چھوڑ کر حرام کھانے والے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سود خور کا برا انجام

میں آگے گیا تو کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا کہ جن کے پیٹ گھڑے کی طرح تھے۔ جب کوئی ان سے کھڑا ہونا چاہتا تھا تو فوراً گر پڑتا اور کہتا مولیٰ کریم قیامت کو قائم نہ کر۔ یہ لوگ قوم فرعون کی گزرگاہ پر پڑے ہوئے تھے۔ جب کوئی قوم گزرتی تو ان کو روندتی ہوئی جاتی تھی اور یہ بارگاہ خداوندی میں آہ وزاری کرتے تھے۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کی امت کے سود خور لوگ ہیں۔

یتیموں کا مال کھانے والوں کا برا انجام

پھر میں آگے گیا تو دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ اونٹوں کی طرح ہیں اور اپنے منہ کھول کر آگ کھا رہے ہیں، پھر وہ آگ ان کے نیچے سے نکل جاتی ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ یتیموں کا مال کھانے والے ہیں۔

زانیہ عورتوں کا برا انجام

پھر میں آگے گیا تو دیکھا کہ کچھ عورتیں ہیں جن کے پستان لٹکے ہوئے ہیں، میں ان کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ زانیہ عورتیں ہیں۔

غیبت کرنے والے کا برا انجام

پھر میں آگے گیا تو دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جن کے پہلوؤں سے گوشت آگ کی قینچیوں سے کاٹا جا رہا ہے اور کہا جا رہا تھا کہ یہ اسی طرح کھا جس طرح اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسلمان بھائی کا گوشت کھاتا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ غیبت کرنے والے اور غیبت جوئی کرنے والے ہیں۔

نماز میں سر بوجھل ہونے کا برا انجام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز پڑھنے سے بوجھل ہوتے تھے۔

زکوٰۃ صدقات نہ دینے والے کا برا انجام

پھر میں آگے گیا تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جن کے آگے اور پیچھے شرم گاہوں پر چھیتڑے لپٹے ہوئے ہیں، اور وہ زقوم اور کانٹے دار درخت اس طرح چر رہے ہیں کہ جس طرح اونٹ گائے یا بیل چرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو بتایا گیا کہ یہ لوگ اپنے مال سے زکوٰۃ صدقات خیرات ادا نہیں کیا کرتے تھے۔

غیروں کے پاس رات گزارنے والوں کا برا انجام

پھر میں آگے گیا اور کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جن کے پاس ایک ہانڈی کا پکا ہوا گوشت ہے، تو وہ پکا ہوا گوشت چھوڑ کر کچا گوشت کھا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو پاک بیویوں اور شوہروں کے ہوتے ہوئے غیروں کے پاس رات بسر کرتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امانت ادا نہ کرنے والے کا برا انجام

پھر میں آگے گیا اور ایک شخص کو دیکھا کہ جو لکڑیوں کا گھٹا اٹھا رہا ہے، لیکن وہ اس کو اٹھا نہیں سکتا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ وہ شخص ہے کہ جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور ان کے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، لیکن پھر مزید امانتیں لے جاتا ہے۔

فتنہ پرست خطیب و مقرر کا برا انجام

پھر میں آگے گیا اور کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جن کی زبانوں کو قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا گیا یہ فتنہ پرست خطیب اور مقرر ہیں۔

(بہیقی)

لوگوں کی آبروریزی کرنے والے کا برا انجام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں میرا گزر ایسے لوگوں سے ہوا کہ میں نے دیکھا ان کے ناخن لوہے کے تھے اور وہ اپنے منہ اور سینے کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔ (ابو دائود)

صحابہ کے گستاخ کا برا انجام

حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے صحابہ کو گالی دیتا تھا اور مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک جانور کو مسلط کر دے گا جو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے گوشت کو کھائے گا اور وہ قیامت تک اسی تکلیف میں مبتلا رہے گا۔

(ابن ابی الدنیا)

جو کہا وہ نہ کرنے والے کا برا انجام

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے آج ایک خواب دیکھا ہے اور یہ حق اور سچ ہے۔ اور اس کو اچھی طرح سنو، اور سمجھو، اور یاد رکھو کہ آج رات آنے والا ایک شخص میرے پاس آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر ایک وسیع وعریض پہاڑ پر لے گیا اور مجھے کہا کہ اس کے اوپر تشریف لے چلیں۔

میں نے کہا کہ اس پر چڑھنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ تو اس نے کہا کہ آپ چڑھیں میں آسان کردوں گا۔ پھر میں اسی پہاڑ پر چڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ پہاڑ کے درمیان حصہ پر پہنچ گیا۔

میں نے دیکھا کہ کچھ ایسے مرد اور عورتیں ہیں کہ جن کے منہ پھاڑے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے تھے اور اس کو کرتے نہ تھے۔

لوگوں کے گھروں میں جھانکنے والے کا برا انجام

پھر میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا کہ جن کی آنکھوں اور کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟

بتایا گیا کہ یہ لوگوں کے گھروں میں جھانکتے تھے اور جو بات سننے کی نہ ہوتی تھی اس کو کان لگا کر سنا کرتے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بچوں کو اپنا دودھ نہ پلانے والیوں کا برا انجام

پھر میں آگے گیا اور کچھ عورتوں کو دیکھا جن کی سرین لٹکی ہوئی تھی اور سر جھکے ہوئے تھے اور ان کے پستانوں کو سانپ کاٹ رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون عورتیں ہیں؟ تو بتایا گیا کہ جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلایا کرتی تھیں۔

روزہ وقت سے پہلے افطار کرنے والے کا برا انجام

پھر کچھ آگے گئے اور میں نے کچھ مرد اور عورتوں کو دیکھا کہ جن کی سرینیں لٹکی ہوئی تھیں اور منہ جھکے ہوئے تھے اور کیچڑ اور گندا پانی چاٹ رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔

زنا کرنے والوں کا برا انجام

پھر آگے گیا اور کچھ لوگوں کو دیکھا جو کہ بدصورت گندا لباس اور بے حد بدبودار تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو بتایا گیا کہ زانیہ عورتیں اور زانی مرد ہیں۔

کافروں کا برا انجام

پھر میں آگے گیا اور کچھ مردے دیکھے جو بہت ہی پھولے ہوئے تھے اور بدبودار تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو بتایا گیا کہ یہ کافر لوگ ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسلمانوں کا اچھا انجام

پھر میں آگے گیا تو دیکھا کہ کچھ لوگ سایہ دار درختوں تلے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو بتایا گیا کہ یہ مسلمانوں کے مردے ہیں۔ پھر آگے گیا اور دیکھا کہ کچھ لڑکیاں اور لڑکے دو نہروں کے درمیان کھیلنے میں مشغول ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو بتایا گیا یہ مومنین کی اولاد ہیں۔

صدیقین شہداء صالحین کا اچھا انجام

پھر آگے گیا تو دیکھا کہ کچھ لوگ حسین چہرے عمدہ کپڑے اور بہترین خوشبو والے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔

(شرح الصدر /بیہقی/ابن خزیمہ/ابن حبان/حاکم/طبرانی/ابن مردویہ)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضور ﷺ کا انوکھا خواب

حضور اکرم ﷺ فجر کی نماز کے بعد اصحاب کرام سے دریافت فرمالیا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو آپ اس کی تعبیر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ نے صحابہ سے دریافت فرمایا اور کسی نے بھی خواب کا تذکرہ نہ کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا آج خود میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے ہیں، جو میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ایک مقدس سرزمین کی طرف لے چلے۔

میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص وہاں بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا ہاتھ میں زنبور لئے ہوئے کھڑے اس بیٹھے ہوئے شخص کے کلے چیر رہا ہے اور جب ایک کلا گدی تک چر جاتا ہے تو دوسرے کلے کے ساتھ بھی یہی معاملہ کرتا ہے اور اتنی دیر میں اس کا پہلا کلا درست ہو جاتا ہے۔ مگر وہ شخص پھر اس کے ساتھ یہی عمل کرتا ہے۔

یہ دیکھ کر میں نے دریافت کیا آخر یہ کیا بات ہے؟ تو وہ دونوں کہنے لگے آگے چلئے۔

ہم آگے چلے تو ایک ایسے شخص پر سے گزر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور دوسرا شخص اپنے ہاتھ میں ایک بھاری پتھر لئے ہوئے اس لیٹے ہوئے شخص کے سر کو نہایت بے دردی سے کچل رہا ہے۔ چنانچہ جب وہ شخص اس کے سر پر زور سے پتھر مارتا ہے تو پتھر لڑھک کر دور جا پڑتا ہے اور وہ شخص ابھی اس پتھر کو لانے بھی نہیں پاتا کہ اس کا سر پھر درست ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ اسی طرح اس کا سر پھوڑتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ ماجرا دیکھ کر میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا قصہ ہے؟ تو وہ دونوں آدمی کہنے لگے آگے چلئے۔

جب آگے چل کر ہم ایسے غار پر پہنچے جو تنور کی طرح اندر سے کشادہ تھا اور اوپر سے تنگ، جس میں آگ دہک رہی تھی اور بہت سے مرد عورت اس میں پڑے تھے۔ جب آگ کے شعلے بلند ہوتے تھے تو وہ سب اوپر اٹھ آتے اور نکلنے کے قریب ہو جاتے تھے۔ اور جب آگ نیچے بیٹھتی تو اس کے ساتھ نیچے چلے جاتے تھے۔

یہ دیکھ کر میں نے معلوم کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو وہ دونوں کہنے لگے آگے چلئے۔

آگے چل کر ہم نے دیکھا کہ ایک خون کی نہر میں ایک شخص کھڑا ہے اور دوسرا شخص نہر کے کنارے پر کھڑا ہے، جس کے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہیں۔ جس وقت اندر والا شخص نہر کے کنارے کی طرف آتا ہے اور نکلنا چاہتا ہے تو کنارے والا شخص اس زور سے اس کے منہ پر پتھر مارتا ہے کہ وہ پھر اسی جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔ پھر نکلنا چاہتا ہے تو مار کر اس کو اسی جگہ پہنچا دیتا ہے۔

اس حال کو بھی میں نے معلوم کرنا چاہا تو وہ دونوں کہنے لگے کہ آگے چلئے۔

آگے چل کر ہم ایک ایسے سرسبز شاداب باغ میں پہنچے جس میں ایک بڑے درخت کے نیچے ایک بوڑھا آدمی اور بہت سے بچے بیٹھے ہیں۔ اسی درخت کے قریب ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے۔ جس کے سامنے آگ جل رہی ہے جس کو وہ دھونک رہا ہے۔ پھر وہ دونوں مجھ کو اس درخت پر چڑھا لے گئے۔ جس کے درمیان میں ایک خوبصورت مکان تھا۔ وہ دونوں مجھے اس مکان میں لے گئے۔

اتنا عمدہ مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، جس میں بہت سے بوڑھے، جوان اور بچے موجود تھے۔ پھر باہر لا کر اس سے بھی اوپر لے گئے۔ جہاں پہلے گھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے بھی زیادہ عمدہ مکان تھا، جس میں صرف بوڑھے اور جوان تھے۔

اب میں نے ان دونوں شخصوں سے کہا کہ تمام رات تم مجھے لئے پھرتے رہے آخر ان اسرار کی حقیقت سے بھی تو آگاہ کرو۔

پھر انہوں نے بتایا کہ جس شخص کے کلے چیرے جا رہے تھے، وہ جھوٹا شخص ہے، جس کی جھوٹی باتیں دنیا میں مشہور ہو جاتی تھیں۔ قیامت تک وہ اسی سزا میں مبتلا رہے گا۔

اور جس کا سر پھوڑا جا رہا تھا وہ ایسا شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم قرآن عطا فرمایا، مگر رات کو وہ غافل ہو کر سو رہتا اور دن کو اس پر عمل نہ کرتا تھا۔ قیامت تک وہ اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔

آگ کے غار میں زنا کار پڑے ہیں اور خون کی نہر میں سود خور ہے۔

ہاں وہ بڑے میاں جو سرسبز درخت کے نیچے بیٹھے تھے، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے گرد لوگوں کی نابالغ اولاد۔ اور اسی درخت کے قریب جو آگ دھونکنے والا شخص آپ نے دیکھا وہ مالک داروغہ دوزخ ہے۔ اور درخت کے اوپر وہ پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے تھے عام مسلمانوں کا گھر ہے اور دوسرا شہیدوں کا ہے۔ ہم دونوں آدمیوں میں، میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔

اس کے بعد کہنے لگے ذرا سر اوپر اٹھائیے۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو میرے اوپر ایک سفید بادل مجھے نظر آیا۔ وہ کہنے لگے یہ آپ کا گھر ہے۔ اس پر میں نے کہا تو مجھے چھوڑ دو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں۔ اس پر انہوں نے کہا نہیں! ابھی آپ کی عمر پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو چکی ہوتی تو ابھی چلے جاتے۔

(بخاری)

فائدہ انبیاء کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔ اس سچی حکایت سے جھوٹ، بے عملی، یعنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قرآن پاک کا علم ہونے کے باوجود جو اس پر عمل نہ کریں اور غفلت اختیار کریں، نیز زنا کار اور سود خور کی سزاؤں کا حال، نابالغوں، عام مسلمانوں اور شہداء کے درجات کا حال معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھے اور نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

لمس نبوی ﷺ کی برکات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا ایک مرتبہ سیدہ فاطمۃ الزہرا تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں، اسی اثناء میں نبی ﷺ ان کے گھر میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کو اپنی صاحبزادی سے بہت محبت تھی۔ بیٹیاں تو ویسے ہی لخت جگر ہوتی ہیں۔

نبی ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: فاطمہ! ایک روٹی میں بھی لگا دوں؟ چنانچہ آپ ﷺ نے بھی آٹے کی ایک روٹی بنا دی اور فرمایا کہ تنور میں لگا دو۔ سیدہ فاطمہ نے وہ روٹی تنور میں لگا دی۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا جب روٹیاں لگا کر فارغ ہوئیں تو کہنے لگیں، ابو جان! سب روٹیاں پک گئی ہیں مگر ایک روٹی ایسی ہے کہ جیسے لگائی گئی تھی ویسے ہی لگی ہوئی ہے۔ اس پر آگ نے کوئی اثر نہیں کیا۔ نبی ﷺ مسکرائے اور فرمایا جس آٹے پر میرے ہاتھ لگ گئے ہیں اس پر آگ اثر نہیں کرے گی۔

ایک صحابی کہتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر گیا، میں کھانا کھا رہا تھا۔ انہوں نے اپنی باندی سے کہا کہ تولیہ لاؤ۔ جب وہ تولیہ لائی تو دیکھا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میلا کچیلا تھا۔

حضرت انس نے اس کو غصے کی نظر سے دیکھا اور کہا کہ جاؤ اسے صاف کر کے لاؤ۔ فرماتے ہیں وہ بھاگ کر گئی اور جلتے ہوئی تنور کے اندر تو لیئے کو پھینک دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے وہ تولیہ تنور سے باہر نکالا تو بالکل صاف ستھرا تھا۔

وہ گرم گرم تولیہ میرے پاس لائی میں نے ہاتھ صاف کر لئے مگر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ وہ مسکرائے اور کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے گھر دعوت پر تشریف لائے تھے۔ میں نے یہ تولیہ محبوب ﷺ کو ہاتھ مبارک صاف کرنے کے لئے دیا تھا۔

جب سے محبوب خدا ﷺ نے ہاتھ مبارک صاف کئے، آگ نے اس تو لئے کو جلانا چھوڑ دیا ہے۔ جب یہ تولیہ میلا ہو جاتا ہے تو ہم اسے تنور میں ڈال دیتے ہیں۔ آگ میل کچیل کو کھالیتی ہے اور ہم صاف تو لئے کو باہر نکال لیتے ہیں۔

سبحان اللہ! جس چیز کو نبوت کے ہاتھ لگ گئے تو اس نسبت کی برکت سے آگ نے اس کو جلانا چھوڑ دیا۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سب سے بہترین زمانہ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

...... خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ...... سب سے بہتر میرا زمانہ ہے۔

پھر کون لوگ؟

...... ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ...... پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں

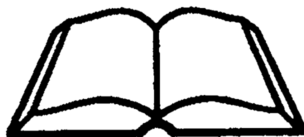
ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ...... ان کے بعد پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں۔

تو نبی علیہ السلام کے زمانے کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے ساتھ ایک نسبت ہے۔ وہ ایسا زمانہ ہے کہ بعض مفسرین کے نزدیک...... وَالْعَصْرِ ...... کہہ کر اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کے اس دور کی قسم کھائی۔

نبی اکرم ﷺ کی عمر کی قسم کھائی ...... لَعَمْرُکَ...... اے محبوب ﷺ! مجھے قسم ہے آپ کی عمر کی...... لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ...... مجھے قسم ہے اس شہر کی......

وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ...... اور میرے محبوب !

آپ اس شہر میں اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ یہ قسمیں کھانے کی وجہ یہ تھی کہ ان چیزوں کو اللہ کے محبوب ﷺ سے ایک نسبت ہوگئی تھی۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت کا شہد حضور ﷺ کی خدمت میں

ابن مردویہؒ نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب معراج میں، میں نے مقدم مسجد میں نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں صخرہ کے پاس آیا وہاں پر ایک فرشتہ کو کھڑا دیکھا اور اس کے پاس تین پیالے تھے جو اس نے مجھے پیش کیے۔ میں نے ان میں سے شہد کا پیالہ لیا اور اس میں سے کچھ نوش کیا۔ پھر میں نے دوسرے پیالے کو لیا اور میں نے اس میں سے پیا، جتنا میں پی سکتا تھا اور یہ دودھ تھا۔

پھر فرشتے نے کہا اس تیسرے میں سے لیجئے۔ میں نے جواب دیا کہ میں شکم سیر ہو گیا ہوں اور یہ شراب کا پیالہ تھا۔

اس کے بعد فرشتہ نے کہا: اگر آپ اس جام شراب میں سے پی لیتے تو پھر آپ ﷺ کی امت دین فطرت پر کبھی مجتمع نہ ہوتی۔

پھر مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا اور وہاں مجھ پر نمازیں فرض کی گئیں۔ بعد ازاں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹا دیا گیا اور انہوں نے کروٹ بھی نہ بدلی تھی۔

قتادہؒ نے کہا ہم سے حسنؒ نے ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان کی کہ حضور ﷺ نے بیت المعمور کو دیکھا کہ وہاں روزانہ ستر ہزار ایسے فرشتے آتے ہیں کہ پھر دوبارہ ان کی باری نہیں آتی۔ پھر قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف رجوع کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر تین پیالے شراب، دودھ اور شہد کے سامنے آئے تو میں نے دودھ لیا کہا یہی وہ فطرت ہے، جس پر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت ہے۔

اس کے بعد ہر روز کے لئے پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ پھر حضور ﷺ اترے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ آپ کے رب نے آپ پر کیا فرض کیا ہے؟

فرمایا روزانہ کی پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ اس کے بعد حدیث شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے سے ان میں تخفیف ہوگئی۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

300 ہاتھ لمبے شخص سے ملئے

حاکم نے مستدرک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے:

ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ دوران سفر ایک منزل پر ہمارا قیام ہوا۔ اس لق ودق وادی میں کسی شخص کی آواز سنائی دی کہ وہ کہہ رہا ہے کہ یا اللہ مجھ کو بھی محمد ﷺ کی امت مرحومہ میں شامل کردے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس آدمی کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ ایک شخص جس کا قد تین سو ہاتھ لمبا تھا، بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کون صاحب ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا خادم انس بن مالک ہوں۔ ان بزرگ نے پوچھا کہ محمد ﷺ کہاں ہیں؟

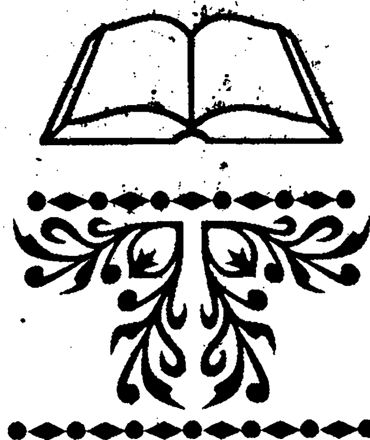
میں نے جواب دیا کہ یہیں قریب میں ہیں۔ اور آپ کی دعا سن رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا آپ جا کر محمد ﷺ سے کہہ دیں کہ آپ کے بھائی الیاس آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے ان کا یہ پیغام، نبی کریم ﷺ کو پہنچا دیا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ آپ کے پاس گئے اور بغل گیر ہوئے اور بیٹھ کر آپس میں باتیں کرتے رہے۔

حضرت الیاس علیہ السلام کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ میں سال بھر میں صرف ایک بار کھانا کھاتا ہوں اور آج میرے افطار کا دن ہے۔ آپ بھی میرے ساتھ شریک ہو جائیے۔ اتنے میں آسمان سے ایک دسترخوان اترا جس میں روٹی، مچھلی اور کرفس (ساگ پات) وغیرہ تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ دونوں نے کھایا اور مجھے بھی کھلایا پھر دونوں نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم ﷺ چل دیئے۔ میں نے دیکھا کہ الیاس علیہ السلام ایک بادل پر سوار ہو کر بجانب آسمان پرواز کرر ہے ہیں۔ (از حیات الحیوان)

حاکم نے اس حدیث کو صحیح الاسناد کہا ہے مگر شیخ الاسلام نے اپنی کتاب تلخیص المستدرک میں حاکم کے اس قول کے آخر میں ھٰذا صحیح (یہ صحیح ہے) کے بعد لکھ دیا ہے کہ میری رائے میں یہ حدیث موضوع ہے اور جس شخص نے اس حدیث کو وضع کیا ہے اللہ اس کا برا کرے اور یہ گمان نہیں تھا کہ حاکم اس کو صحیح قرار دینے کی جہالت کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضور ﷺ کی غار حرا میں جبرائیل سے ملاقات

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فترۃ وحی کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سنا آپ نے اس ضمن میں فرمایا کہ ایک دفعہ میں کھلی جگہ چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی، جب سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان وزمین کے درمیان کرسی بچھائے ہوئے جلوہ نما ہے۔

جوں ہی میں نے اس کو اس عظمت اور شان وشوکت سے عجیب حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا مجھ پر حالت رعب طاری ہوئی اور میں گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔ پھر وہاں سے واپس ہوا تو اہل بیت سے کہا میرے اوپر چادر ڈالو۔ انہوں نے چادر ڈالی اور میری طبیعت سنبھلی تو اللہ رب العزت نے سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات نازل فرمائیں۔

یا یھا المدثر قم فانذر وربک فکبر ......(الایہ)

ان دونوں روایات کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

محبوب خدا علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول عربی ﷺ نے غار حرا میں ایک اعتکاف بیٹھنے کی نذر مانی۔ اتفاقاً وہ مہینہ رمضان المبارک کا تھا۔ جب ایک رات آپ غار سے باہر نکلے تو السلام علیک کی آواز سنی۔ فرمایا میں نے اس کو کسی جن کی غیر متوقع آواز خیال کیا اور تیزی سے گھر کی طرف آنکلا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا انہوں نے مجھے کپڑے کے ساتھ ڈھانپ دیا۔ اور پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے پورا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ کے لئے بشارت ہو کیونکہ کلمہ سلام خیر و عافیت کا پیام ہے۔

فرمایا میں پھر ایک دفعہ نکلا تو یوں معلوم ہوا کہ جبرائیل امین علیہ السلام سورج پر تشریف فرما ہیں۔ ان کا ایک پر مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں۔ مجھے ان کی یہ حالت دیکھ کر ہول اور دہشت کا احساس ہوا۔

تیزی سے غار کی طرف چلنے لگا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے پہلے غار کے دروازہ پر موجود ہیں۔ پھر انہوں نے میرے ساتھ گفتگو شروع کر دی۔ حتیٰ کہ وحشت موانست اور الفت میں بدل گئی۔ پھر انہوں نے ایک جگہ میرے ساتھ ملاقات کرنے کا وعدہ کیا۔ میں مقام وعدہ پر پہنچ کر انتظار کرنے لگا۔ جب انہوں نے دیر لگائی تو میں نے واپسی کا ارادہ کیا۔

ناگاہ دیکھا تو حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہم السلام سامنے موجود ہیں اور سارے افق کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نیچے اترے مجھے سیدھا گدی کے بل سلا کر میرے سینہ کو دل کے اوپر سے چاک کر کے اسے باہر نکالا اور پھر چیر کر اس میں جو کچھ نکالنا تھا وہ نکالا۔ پھر اسے سونے کے طشت میں رکھ کر ماء زمزم کے ساتھ دھویا۔ بعد ازاں اپنی جگہ رکھ کر اس کو درست کر دیا (اور سینہ اقدس کو بھی) پھر میری پیٹھ پر مہر نبوت لگائی، بعد ازاں مجھ سے کہا:

......اِقْرَاءْ بِاسْمِ رَبِّک......

اپنے رب کریم کے مقدس نام کے وسیلہ و اعانت سے پڑھئے۔

میں وہاں سے اٹھ کر جس درخت یا پتھر کے سامنے آیا ہر ایک نے مجھے السلام علیک یا رسول اللہ کا پیارا سلام پیش کیا۔ حتیٰ کہ حضرت خدیجہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی السلام علیک یا رسول اللہ کہا۔

عبید بن عمیر سے سوال کیا گیا کہ رسول اکرم ﷺ پر ابتداء نزول وحی کیسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئی؟ حتیٰ کہ پھر جبرائیل علیہ السلام نازل ہونے لگے تو انہوں نے کہا حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم غار حرا میں ہر سال اعتکاف بیٹھتے تھے اور عبادت اعتکاف قریش میں دور جاہلیت میں بھی مروج تھی۔

آنحضرتﷺ جب بیٹھتے تو جو شخص بھی مساکین میں سے وہاں حاضر ہوتا آپ اس کو کھانا کھلاتے۔ جب اعتکاف سے فارغ ہو جاتے تو گھر جانے سے قبل بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ یا جو بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہوتا اس قدر طواف فرماتے پھر دولت کدہ پر تشریف لے جاتے۔

حتیٰ کہ جب وہ مہینہ آیا جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت و نبوت سے سرفراز فرمایا اور اعلان نبوت و رسالت کا سال آیا اور یہ ماہ رمضان تھا اس میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول غار حرا کی طرف تشریف لے گئے اور آپ کے اہل بیت بھی آپ کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ وہ مبارک اور پاکیزہ رات آ پہنچی جس میں آپ کو کرامت نبوت سے مکرم و معظم فرمایا گیا تو جبرائیل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے۔

ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ فخر عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں ریشم کا ٹکڑا تھا جس کے اندر کچھ مرقوم و مکتوب تھا تو انہوں نے کہا پڑھیئے۔

میں نے کہا کیا پڑھوں انھوں نے مجھے سینہ سے لگا کر اس زور سے دبایا کہ مجھے اپنی موت کا اندیشہ لاحق ہونے لگا اور تین مرتبہ اس طرح کیا۔

پھر کہا آپ پڑھیں تو میں نے کہا کیا پڑھوں اور میں اس اندیشہ کے تحت یہ کہہ رہا تھا کہ پھر نہ کہیں مجھے گلے لگا کر دبائیں تو انہوں نے کہا:۔

اقراء باسم ربک الذی خلق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضور ﷺ کے وسیلے سے آدم علیہ السلام کی توبہ کو قبولیت مل گئی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جب آدم علیہ السلام سے (غیر ارادی طور پر) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے سر آسمان کی طرف اٹھا کر عرض کیا:۔

اے میرے پروردگار! محمد ﷺ کے حق کا (جو تو نے ان کے لئے اپنے فضل سے اپنے ذمہ کرم پر لیا اور جس مرتبۂ بلند پر ان کو فائز فرمانے کا وعدہ فرمایا) صدقہ مجھے بخش دے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ وہ محمد ﷺ (جن کے حقوق دو مراتب کو وسیلہ بخشش بنارہے ہو) کیا ہیں؟ اور کون ہیں؟ اور (تم نے ان کو قابل وسیلہ کیسے سمجھا اور کیسے جانا؟) تو انہوں نے عرض کیا:۔

اے میرے رب جب تو نے میری تخلیق کو مکمل فرمایا میں نے تیرے عرش کی طرف سر اٹھایا اور اس پر یہ لکھا ہوا پایا...... لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ...... تو میں نے جان لیا کہ وہ تیرے نزدیک سب مخلوق سے زیادہ عزت و کرامت والے ہیں، کیونکہ تو نے ان کے نام نامی کو اپنے اسم گرامی کے ساتھ ملا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں! (تم نے ٹھیک سمجھا اور سچ کہا) میں نے تمہیں ان کے وسیلہ سے بخش دیا وہ تمہاری ذریت و اولاد میں آخری ہیں۔

(الوفا ابن جوزی ص ۳۶)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابن جریر وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کو مکمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کرو، انہوں نے یوں اعلان کیا:

اے لوگو! سنو اللہ تعالیٰ نے ایک گھر مقرر فرمایا ہے اور
تمہیں اس کا حج کرنے کا حکم دیا ہے۔

ان کی صدائے دلنواز کو جس چیز مثلاً پتھر، درخت، ریت اور مٹی وغیرہ نے سنا تو اس نے...... **لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ**...... کہا

ویلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حج کے اعلان کے لئے صدا دی تو جس نے آپ کی صدا پر ایک دفعہ لبیک کہا، اس نے حج کیا۔ جس نے دو مرتبہ لبیک کہا، اس نے دو مرتبہ حج کیا۔ جس نے دو سے زائد مرتبہ لبیک کہا، اس نے دو سے زائد مرتبہ حج کرنے کی سعادت حاصل کی۔

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کا اعلان کرنے کا حکم دیا تو وہ حجر پر کھڑے ہو گئے اور یوں صدا دی:۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ صدا مبارک ان لوگوں نے بھی سنی جو ابھی تک اپنے باپوں کی پشتوں اور ماؤں کی رحموں میں تھے۔ اہل ایمان میں سے ان افراد نے...... **لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ**...... کہا جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ وہ قیامت تک حج ادا کریں گے۔

(حج اللہ علی العالمین)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضور ﷺ کا جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کا واقعہ

مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود ؓ سے...... وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ...... کی تفسیر میں روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہٰی کے پاس دیکھا،
ان کے چھ سو بازو تھے اور انکے پروں سے مختلف رنگ کے موتی
اور یاقوت جھڑتے ہیں۔

بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود سے آیۃ کریمہ...... لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ...... (سورہ النجم ۱۸) بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں کی تفسیر میں بیان کیا کہ حضور ﷺ نے سبز رفرف کو دیکھا کہ جس سے سارا افق پُر ہو گیا۔

حدیث عبداللہ بن اسعد بن زرارہ القاب ثلثہ وقیام گاہِ حضور ﷺ کے بارے میں:

بزار ابن قانع اور ابن عدی رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن اسد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب اسراء میں مجھے اس قصرِ اعلیٰ تک پہنچایا گیا جس کی دیواریں گوہرِ آب دار کی فرش زر خالص ہے اور وہ نور سے منور ہے اور مجھ کو تین القاب عطا فرمائے گئے:۔

سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ ....

اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ ....

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ ....

بغوی اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے اس کو ان الفاظ میں روایت کیا کہ مجھ کو موتیوں کے ایک قفس کی سیر کرائی گئی اور اس کا فرش سونے کا تھا۔ (حوالہ خصائل کبریٰ)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طبرانی کی حدیث رویت الٰہی کے بارے میں

طبرانی نے اوسط میں بہ سند صحیح حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پروردگار کو دو مرتبہ دیکھا ہے، ایک مرتبہ چشم ظاہری سے ایک مرتبہ چشم قلب سے۔

طبرانی نے ایک دوسری حدیث بھی ابن عباس سے اس سلسلہ میں روایت کی کہ حضور ﷺ نے اپنے رب کو اپنی چشم ظاہر سے دیکھا۔ عکرمہ نے پوچھا کیا حضور ﷺ نے اپنی نظر اپنے رب کی طرف ڈالی؟ انہوں نے جواب دیا:۔
ہاں! حضور ﷺ نے اپنی نظر سے اپنے رب کو دیکھا۔

اللہ نے کلام کو حضرت موسیٰ کے لئے، خلت کو حضرت ابراہیم اور اپنے دیدار کو محمد ﷺ کے لئے مخصوص فرمایا۔ (خصائل کبریٰ)

طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب مجھے معراج ہوئی تو مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کا پھل یعنی بیر بہت ہی بڑا پہاڑ کی چوٹی کے برابر تھا۔

امام احمد نے بہ سند صحیح حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ کو مجھ سے کون بچائے گا

لشکر اسلام ایک دفعہ جہاد سے واپس آ رہا تھا، دو پہر ہوگئی۔ گرم اور چلچلاتی دھوپ نے مزید سفر کو تکلیف دہ بنا دیا۔ ایک جگہ گھنے درخت تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے مجاہدین کو ان درختوں کی گھنی چھاؤں میں قیلولہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ ہر مجاہد نے اپنے لئے مناسب جگہ تجویز کی اور وہاں لیٹ گیا۔

رحمت عالم ﷺ نے بھی آرام فرمانے کے لئے ایک جگہ منتخب کی اور حضور وہاں لیٹ گئے اور آنکھ لگ گئی۔ اسی اثنا میں غورث بن حارث وہاں پہنچا اور جب اس نے دیکھا کہ حضور ﷺ استراحت فرما رہے ہیں، آنکھ لگ گئی ہے اور قرب وجوار میں کوئی صحابی بھی نہیں، تو اس نے حضور ﷺ کی اس تنہائی سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی تلوار بے نیام کر لی اور حضور ﷺ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر کے آگے بڑھا۔

اچانک حضور ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور غورث کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ اپنی تلوار لہرا رہا ہے۔ اس نے حضور ﷺ سے کہا...... **مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ**...... آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟

دشمن کے اچانک در آنے سے حضور ﷺ پر خوف و ہراس کی کوئی کیفیت طاری نہ ہوئی۔ پورے وثوق سے فرمایا: مجھے میرا اللہ بچائے گا۔

یہ پر جلال جواب سن کر اس پر لرزہ طاری ہوگیا۔ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ رحمت عالم ﷺ نے اس کو اٹھایا پھر اس سے پوچھا...... **مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ**...... اب بتا تجھے میرے وار سے کون بچائے گا؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے کہا...... کُنْ خَیْرًا اٰخِذٍ...... یعنی جو اپنے مخالف پر قابو پا کر اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں آپ ان میں سے ہو جائیں) حضور ﷺ نے اس کو معاف کر دیا اور چلے جانے کی اجازت دے دی۔

جب وہ اپنی قوم کے پاس پہنچا تو بے ساختہ کہنے لگا:۔

جِئْتُکُمْ مِّنْ عِنْدِ خَیْرِ النَّاسِ

وہ شخص جو تمام لوگوں سے بہترین ہے میں اس کے پاس سے آیا ہوں۔

حضور ﷺ کی شان عفو و درگزر کو پوری طرح سمجھنے کے لئے اگر آپ کو مزید کسی دلیل کی ضرورت ہو تو اس یہودی عورت کو یاد کرو، جس نے حضور ﷺ کو ایسی بکری کا گوشت کھلایا تھا، جس میں اس نے زہر ملا دیا تھا۔

اس عورت نے اپنے جرم کا اعتراف بھی کیا لیکن رحمت عالم ﷺ نے اپنی بے مثل عفو و درگزر کا اظہار کرتے ہوئے اس کو معاف کر دیا۔

لبید بن اعصم یہودی نے حضور ﷺ پر جادو کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جب اس کا راز فاش کر دیا اور اسے پکڑ کر بارگاہ نبوت میں پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے اسے کوئی سزا دینا تو کجا سرزنش تک بھی نہ کی اور اس کو رہا کر دیا۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قیامت میں ظلم معاف کرنے والے کا انعام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَجلان من امتی جثیا بین یدی رب العزة فقال احدهما: یارب خذنی مظلمتی من اخی فقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ للطالب: فکیف نصنع ولم یبق من حسناته شیء؟ قال: یارب فلیحمل من اوزاری، قال: وفاضت عینا رسول اللّٰہ ﷺ بالبکاء. ثم قال: ان ذالک الیوم عظیم یحتاج الناس ان یحمل عنهم من اوزارهم، فقال اللّٰہ تعالیٰ للطالب: ارفع بصرک فانظر فی الجنان فرفع رأسه فقال: یارب اری مدائن من ذهب، وقصوراً من ذهب مکللة بالؤلؤ لأی نبی هذا؟ اور لأی صدیق هذا؟ اولأی شهید هذا؟ قال: هذا لمن اعطی الثمن، قال یارب ومن یملک ذالک؟ قال: انت تملکه، قال: بماذا؟ قال: بعفوک عن اخیک! قال: یارب فإنی قد عفوت عنه، قال اللّٰہ عزوجل: فخذک بید اخیک فادخله الجنة فقال رسول اللّٰہ ﷺ عند ذلک :اتقوا اللّٰہ واصلحوا ذات بینکم فان اللّٰہ تعالیٰ یصلح بین المسلمین

میری امت کے دو آدمی رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل پیش ہوں گے، ان میں سے ایک کہے گا یارب! مجھے میرے (اس مسلمان) بھائی سے ظلم کا بدلہ لے دیں۔

اللہ تعالیٰ مطالبہ کرنے والے سے فرمائیں گے ہم کیا کریں، اس کی تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیکیاں ہی باقی نہیں رہیں؟ وہ کہے گا:-

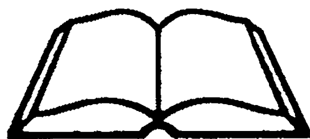
یارب! پھر میرے گناہ اس پر ڈال دیں۔

(یہ بیان کرتے ہوئے) آنحضرت ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ پھر فرمایا: یہ بہت بڑا دن ہوگا، لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ ان سے ان کے گناہ اٹھا لئے جائیں۔

تو اللہ تعالیٰ اس مطالبہ کرنے والے شخص سے فرمائیں گے:- اپنی نگاہ اٹھاؤ اور جنتیوں کی طرف دیکھو۔ تو وہ اپنا سر اٹھائے گا اور کہے گا یارب میں سونے کے شہر دیکھ رہا ہوں، سونے کے محلات لؤلؤ کے تاج پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ کس نبی کے لئے ہیں؟ یہ کس صدیق کے لئے ہیں؟ یہ کس شہید کے لئے ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ اس کے لئے ہیں جو قیمت چکا دے۔ وہ کہے گا یارب! اس کا کون مالک ہوسکتا ہے؟ اللہ فرمائیں گے اپنے اس (مسلمان) بھائی کو معاف کرنے سے۔

وہ عرض کرے گا یارب! میں نے اس کو معاف کیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:- چل اپنے اس بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اس کو (بھی) جنت میں داخل کر۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنے معاملات درست کرلو، کیونکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان اصلاح چاہتے ہیں۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیک اعمال پر فرشتوں کی آمد واقعہ

حضرت عبد الملک بن حبیب اپنی سند سے روایت کرتے ہیں ان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ سے کہا: اے معاذ مجھے ایک حدیث بیان کرو جس کو آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو۔

انہوں نے کہا مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں ایک بات کہتا ہوں اگر تم اس کو یاد رکھو گے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا اگر اس کو ضائع کرو گے اور یاد نہیں رکھو گے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری بات قائم نہیں رہنے دیں گے۔

اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پہلے سات فرشتے پیدا کئے تھے۔ پھر ہر آسمان کے لئے (ان میں کے) ایک ایک فرشتہ کو دربان بنایا۔ پس کراماً کاتبین صبح وشام بندے کے عمل کے ساتھ اوپر جاتے ہیں۔ اس عمل کا سورج کی طرح ایک نور ہوتا ہے۔

اس کو لے کر پہلے آسمان تک پہنچتا ہے اور اس کو پاکیزہ اور بڑا عمل سمجھتا ہے، تو وہاں کا ایک ذمہ دار فرشتہ کراماً کاتبین کو کہتا ہے اس عمل کو عامل کے منہ پر ماردو میں غیبت کا فرشتہ ہوں، میرے پرودگار نے مجھے حکم دیا ہے لوگوں کی غیبت کرنے والے کے عمل اپنے سے آگے نہ جانے دوں۔

اس کے بعد کراماً کاتبین بندے کے نیک عمل کے ساتھ آتے ہیں اس کو پاکیزہ اور بڑا سمجھ رہے ہوتے ہیں، جب یہ دوسرے آسمان تک پہنچتے ہیں تو اس کا متعلقہ فرشتہ کہتا ہے: ٹھہرو اس عمل کو اس کے کرنے والے پر ماردو۔ اس نے یہ عمل دنیا حاصل کرنے کے لئے کیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے پروردگار نے مجھے حکم فرمایا ہے میں اس کا ایسا کوئی عمل نہ چھوڑوں جو مجھ سے گزر کر اگلے فرشتہ تک پہنچے۔ یہ شخص لوگوں کے پاس ان کی مجلسوں میں فخر کیا کرتا تھا۔

فرمایا کہ یہ کراماً کاتبین بندے کا صدقہ اور روزہ لے کر چڑھتے ہیں جس سے نور پھوٹ رہا ہوتا ہے اور کراماً کاتبین اس کو بہت پسند کر رہے ہوتے ہیں اس عمل کو لے کر یہ تیسرے آسمان سے گزرنا چاہتے ہیں تو وہاں کا نگران فرشتہ کہتا ہے، ٹھہرو یہ عمل اس کے کرنے والے پر ماردو۔ میں تکبر کا فرشتہ ہوں، میرے پروردگار نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اس کا کوئی عمل ایسا نہ چھوڑوں جو مجھ سے گزر کر اگلے فرشتہ تک پہنچے۔ یہ شخص لوگوں کے سامنے تکبر کرتا تھا۔

پھر فرمایا کراماً کاتبین بندے کا چمکدار ستارے کی طرح کا چمکتا ہوا عمل لے کر اوپر کو چڑھتے ہیں حتیٰ کہ چوتھے آسمان سے گزرتے ہیں تو وہاں کا نگران فرشتہ ان سے کہتا ہے ٹھہرو اس کا ظاہر و باطن کا سارا عمل اس کے عامل کے منہ پر مار دو۔ میں عجب (اپنے عمل کو قیمتی نگاہ سے دیکھنے والے) کا فرشتہ ہوں۔

میرے پروردگار نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے عمل کو نہ چھوڑوں کہ مجھ سے گزر کر اگلے کی طرف پہنچے یہ شخص جب عمل کرتا تھا تو اس کا عجب (وقعت) داخل کر لیتا تھا۔

پھر فرمایا کہ اس طرح سے کراماً کاتبین فرشتے بندے کا صوم وصلوٰۃ وزکوٰۃ اور حج وعمرہ لے کر اوپر پانچویں آسمان سے گزرتے ہیں اور یہ اعمال دلہن کی طرح سجے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہاں کا نگران فرشتہ ان سے کہتا ہے ٹھہرو اور اس عمل کو اس کے عامل کے منہ پر مار دو۔ اور اس کے کندھے پر ڈال دو۔

میں حسد کا فرشتہ ہوں یہ شخص دین سیکھنے والوں سے حسد کرتا تھا اور اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمل جیسا عمل نہیں کرتا تھا اور ہر وہ شخص جو عبادت میں اس سے آگے ہوتا تھا یہ اس سے حسد کرتا تھا۔ میرے پروردگار نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اس کا کوئی عمل نہ چھوڑوں جو مجھ سے گزر کر کسی دوسرے فرشتے کے سامنے جائے۔

پھر فرمایا کہ اس طرح سے یہ کراماً کاتبین بندے کی نماز، زکوٰۃ حج، عمرے اور روزے کو لے کر ساتویں آسمان سے گزرتے ہیں تو ان کو ایک فرشتہ کہتا ہے ٹھہرو! اور اس عمل کو اس عامل کے منہ پر ماردو۔ یہ شخص کسی انسان پر یا اللہ کے بندوں میں سے کسی مسکین پر جب ان کو مصیبت اور تکلیف پہنچتی تھی رحم نہیں کھایا کرتا تھا بلکہ برا بھلا کہتا تھا۔

میں رحمت کا فرشتہ ہوں، میرے رب نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس کا کوئی عمل نہ چھوڑوں جو مجھ سے گزر کر اگلے کے پاس جائے۔

پھر فرمایا کہ اسی طرح ایک بندے کے عمل نماز، روزہ، خیرات جہاد اور پرہیز گاری کو لے کر فرشتے اوپر کو جائیں گے اس کی ایسی آواز ہوگی جیسے شہد کی مکھیوں کی آواز ہوتی ہے۔ اور ایسی روشنی ہوگی جیسی سورج کی روشنی ہوتی ہے، اس کے عمل کے ساتھ تین ہزار فرشتے ہوں گے۔

جب یہ ساتویں آسمان سے گزرتے ہیں تو وہاں کا نگران فرشتہ کہتا ہے ٹھہرو!! اور اس عبادت کو اس عابد کے منہ پر ماردو اور اس کے دل پر تالا ڈالدو۔ میں اپنے رب کے پاس جانے سے ہر اس عمل کو روکتا ہوں جس کے کرتے وقت میرے رب کا ارادہ نہ کیا جائے۔ اس نے اس پر عمل کرتے وقت فقہاء پر بلندی کا ارادہ کیا تھا اور علماء کے نزدیک اس کے ذکر ہونے کا ارادہ کیا تھا اور شہروں میں اپنے چرچے کا ارادہ کیا تھا۔ میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے عمل کو نہ چھوڑوں جو مجھ سے گزر کر اگلے تک پہنچے۔ ہر وہ عمل جو خالص اللہ کی رضا کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے نہ ہو وہ ریا ہے اور اللہ تعالیٰ ریا کار کا عمل قبول نہیں فرماتا۔

پھر فرمایا کہ اسی طرح سے ایک بندے کی نماز، زکوٰۃ، عمرہ، حسن خلق، خاموشی، اللہ کا ذکر لے کر فرشتے اوپر جاتے ہیں تو ساتویں آسمانوں کے فرشتے ساتھ ہو جاتے ہیں اور سارے پردے ہٹا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جا ٹھہرتے ہیں اور خالص اللہ تعالیٰ کے لئے نیک عمل کرنے کی شہادت دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتے ہیں:۔

تم میرے بندے کے کراماً کاتبین اور نگران تھے اور میں اس کے دل کا نگہبان تھا، اس نے اس عبادت میں میرا ارادہ نہیں کیا تھا۔ میرے غیر کی طلب کی تھی، اس پر میری لعنت ہو اور آسمانوں اور زمین والوں کی بھی لعنت ہو۔

تو سارے فرشتے کہتے ہیں اس پر آپ کی بھی لعنت ہو اور ہماری بھی لعنت ہو اور سارے آسمان کہتے ہیں اس پر اللہ کی بھی لعنت ہو اور ہماری بھی۔ اس طرح سے اس پر ساتوں آسمان اور جو ان میں ہیں سب اس پر لعنت کرتے ہیں۔

حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں معاذ ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

میری پیروی میں لگے رہو، اگر چہ تمہارے عمل میں کوتاہی ہو۔ اے معاذ! محافظین قرآن (علماء قراء اور حفاظ) کے حق میں اعتراض کرنے سے اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھاؤ، (دوسروں کی غیبت وغیرہ کر کے) ان کے گناہ اپنے ذمہ مت لو۔ ان کی مذمت کر کے اپنی شخصیت کو پاکدامن نہ بناؤ اور نہ ان کو برا بھلا کہو۔ دنیا کو آخرت کے عمل میں شامل نہ کرو۔

اپنی مجلس میں تکبر نہ کرو، تاکہ تیری بدخلقی سے لوگ خوفزدہ نہ ہوں اور کسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آدمی سے باہمی مزاح نہ کرو، جب تمہارے پاس کوئی اور آدمی بیٹھا ہو لوگوں پر اپنی فوقیت نہ جتلاؤ ورنہ دنیا اور آخرت کی خوبیاں تم سے الگ کر لی جائیں گی۔ اپنی زبان سے لوگوں کے گوشت مت چباؤ ورنہ قیامت کے دن اور دوزخ میں آگ کے کتے تمہیں چبائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

اور (قسم ہے) بند چھڑا دینے والوں کی کھول کر۔

اے معاذ! تمہیں علم ہے یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے رسول اللہ یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ دوزخ کے ہیں جو ہڈیوں اور گوشت کو نوچیں گے۔ میں نے عرض کیا اے رسول اللہ! ان شرائط کی پابندی کون کرسکتا ہے؟ اور اس سے کون نجات پا سکتا ہے؟

فرمایا اے معاذ! اللہ تعالیٰ اس کو جس پر آسان کر دے اس کے لئے آسان ہے۔

کہتے ہیں اس حدیث کی وجہ سے میں نے حضرت معاذ سے زیادہ کسی کو قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا نہیں دیکھا۔

(فائدہ از حاشیہ بحر الدموع) یہ حدیث موضوع ہے، اس کو مختصر انداز میں امام ابن حبان نے المجر وحین ۲/۲۱۴ میں ذکر کیا ہے۔ اور علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں اسی طوالت کے ساتھ ۳/۱۵۴، ۱۵۹) پر نقل کیا ہے اور اسی طرح سے ایک حدیث حضرت علی سے کتاب الموضوعات ۳/ ۱۵۹، ۱۶۱ میں ذکر کی ہے۔ حضرت معاذ کی مذکورہ روایت تو موضوع ہے، اس کے گھڑنے والے نے شریعت پر جرأت کی ہے اور دوسری یعنی حضرت علی کی روایت کے موضوع ہونے میں بھی ہمیں شک نہیں ہے۔ مصنف سے حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ وہ اس حدیث کو موضوع کہنے کے باجود اپنے مواعظ کی کتاب میں ذکر کرتے ہیں اور اس کی حالت نہیں بیان کرتے، کہ یہ کس درجہ کی حدیث ہے۔ (بحر الدموع)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جانِ دو عالم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کا انعام

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

اِن لآدم مـن اللّٰه عزوجل موفقاً فی فسح من العرش علیه ثوبان اخضر ان کاَنه نخلة سحوق ینظر اِلی من ینطلق به من ولده الی الجنة، وینظر الی من ینطلق به من ولده الی النار، فبینما آدم علی ذالک اذ نظر الی رجـل مـن امة (مـحـمدﷺ) ینطلق به الی النار فینادی آدم یااحمد یا احـمـد، فیـقـول: لبیک یا ابا البشرة! فیقول: هٰذا الرجل من امتک مـنـطـلـق بـه الی النار فاشد المئزر واهرع فی اَثر الملائکة واقول: یا رسـل ربـی! اقـفوا، فیقولون: نحن الغلاظ الشداد الذین لا نعصی امر اللّٰه ما امرنا، ونفعل مانؤمر فاذا یذی النبی ﷺ قبض علی لحیته بیده الیـسـری واستـقبـل الـعـرش بـوجهـه فیـقـول: یارب قد وعدتنی ان لا تخزینی فی امتی فیاتی النداء من عندالعرش اطیعوا محمدًا وردوا عن الـعبد الی المقام، فاخرج من حجزتی بطاقة یضاء کاْلانملة فالقیها فی کـفة الـمیـزان الیـمـنـی، وانـا اقول: باسم اللّٰه ترجح الحسنات علی السیـئـات، فیـنـادی: سعد وسعد جده وثقلت موازینه، انطلقوا به الی الجنة فیقول: یا ملائکة قفوا حتیٰ اسال العبد الکریم علی ربه فیقول: بـابـی انـت وامـی مـا احسن وجهـک واحسن خلقـک من انت؟ فقد اقـلـت عثـرتـی ورحـمـت عتبـی فیـقـول: انـا نبیـک مـحمد، وهذه صلاتک التی وافتک احوج ماتکون الیها

ابن ابی الدنیا والنمیری کتاب الاعلام بفضل الصلوٰة علی النبی علیه السلام (البدور السافرة ۹۵۹) درمنثور ۸۱/۳

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عرش کی کشادہ جگہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے...... حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ایک جگہ ہوگی...... آپ پر دو سبز کپڑے ہوں گے...... آپ لمبی کھجور (کی طرح قد آور) ہوں گے...... ان کی اولاد میں سے جو جنت کی طرف جائے گا ...... آپ اس کو دیکھ رہے ہوں گے...... اور آپ کی اولاد میں سے...... جو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا...... تو حضرت آدم (حضور ﷺ کو) آواز دیں گے:۔

اے احمد! اے احمد!

حضور ﷺ فرمائیں گے: لبیک اے ابوالبشر! تو وہ فرمائیں گے:۔

یہ شخص آپ کی امت کا ہے جس کو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔

(حضور ﷺ فرماتے ہیں میں یہ سن کر اپنا) تہبند کس لوں گا اور فرشتوں کے پیچھے دوڑ پڑوں گا اور کہوں گا: اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو!

وہ کہیں گے ہم وہ سخت طاقتور ہیں...... ہم اس حکم میں جو اس نے ہمیں فرمایا ہے...... نافرمانی نہیں کر سکتے...... اور ہم وہی کرتے ہیں...... جس کا ہمیں حکم دیا جاتا ہے......

تو نبی اکرم ﷺ اپنی داڑھی مبارک اپنے بائیں ہاتھ میں لیں گے اور عرش کی طرف رخ کر کے عرض کریں گے:۔

یارب! آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے میری امت کے متعلق شرمندہ نہیں کریں گے۔

تو عرش کی طرف سے ندا آئے گی:۔

محمد (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اس بندے کو (واپس) اس جگہ پر لے آؤ۔

پھر میں اپنی کمر سے ایک انگلی کے برابر سفید کاغذ نکالوں گا اور اس کو میزان کے دائیں پلڑے میں ڈالوں گا اور کہوں گا بسم اللہ تو نیکیاں برائیوں پر بھاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو جائیں گی۔ پھر ندا کی جائے گی:۔

(یہ شخص) سعادت مند ہو گیا۔ اس کی محنت بار آور ہو گئی اس کے نیک عمل وزنی ہو گئے اس کو جنت میں لے جاؤ۔

وہ شخص کہے گا:۔

اے فرشتو! ٹھہر جاؤ میں اس شخصیت کے متعلق تو پوچھ لوں جس کی اس کے رب کے ہاں اتنی عزت ہے۔ پھر کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا چہرہ اور آپ کی صورت اتنی حسین ہے، آپ کون ہیں؟ میرے گناہ کم ہو گئے اور میری سزا رحمت سے بدل دی گئی۔

آپ فرمائیں گے:۔

میں تیرا نبی محمد (ﷺ) ہوں اور یہ تیرا درود تھا، جو تیرے کام آیا جس کے انعام کا تو آج محتاج تھا۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخرت میں دنیا کی دعاؤں کا انعام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

یدعو اللّٰہ بالمؤمن یوم القیامة حتی یوقفه بین یدیه فیقول: عبدی انی امرتک ان تدعونی ووعدتک ان استجیب لک فهل کنت تدعونی؟ فیقول: نعم یارب فیقول: اما انک لم تدعنی بدعوة الا استجیب لک الیس دعوتنی یوم کذا وکذا لغم نزل بک ان افرج عنک ففرجت عنک؟ فیقول: نعم یارب فیقول: انی قد عجلتها لک فی الدنیا ودعوتنی یوم کذا وکذا لغم نزل بک لافرج عنک فلم تر فرجاً؟ قال: نعم یارب، فیقول: انی ادخرت لک بها فی لجنة کذا وکذا، قال رسول اللّٰہ ﷺ فلا یدع اللّٰہ دعوة دعابها عبده المومن الا بین له اما ان یکون عجل له فی الدنیا واما ان یکون ادخر له فی الآخرة قال: فیقول المومن فی ذلک المقام: یالیته لم یکن عجل له فی شیء من دعائه

اخرجه الحاکم فی المستدرک فی کتاب الدعاء (۱/۴۹۴) وعزاه الحافظ المنذری والحافظ السیوطی للحاکم، کما فی الترغیب والترهیب (۲/۴۲۲) والدر المنثور (۱/۱۹۵، ۱۹۶)

اللہ تعالیٰ مومن کو قیامت کے دن بلائیں گے اور اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور پوچھیں گے:-

اے میرے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ مجھ سے مانگو اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نے وعدہ کیا تھا کہ تمہاری دعا کو قبول کروں گا کیا تم نے مجھ سے مانگا تھا؟

وہ عرض کرے گا جی ہاں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:-

تو نے جب بھی مجھ سے دعا کی میں نے قبول کی۔ تو نے مجھ سے ایسے اور ایسے دن میں ایک دکھ میں مجھ سے دعا نہیں کی تھی کہ میں اس کو ٹال دوں، چنانچہ میں نے ٹال دیا؟

وہ عرض کرے گا جی ہاں یارب! پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:-

میں نے اس دعا کو تیرے لئے دنیا میں پورا کر کے جلدی کر دی۔ اور تو نے ایسے اور ایسے دن میں مجھ سے دعا مانگی ایک دکھ میں جو تجھ پر واقع ہوا تھا تا کہ میں اس کو تجھ سے دور کر دوں، مگر تیرا دکھ دور نہ ہوا۔

وہ عرض کرے گا: جی ہاں یارب! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے اس کو تیرے لئے جنت میں ایسی اور ایسی نعمت کے ساتھ ذخیرہ کر دیا ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کسی دعا کو فراموش نہیں کریں گے جو اس کے مومن بندے نے مانگی ہوگی۔ اس کو اللہ تعالیٰ بیان کریں گے اس شکل میں کہ یا تو دنیا میں اس کا اثر دکھا دیا یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ کر دیا۔ پس مومن اس موقع پر تمنا کرے گا کاش دنیا میں اس کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی، تو آج جنت کی ہمیشہ رہنے والی عظیم الشان نعمتوں سے مالا مال کیا جاتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دجال کی آمد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لاادری اربعین یوماً او اربعین شھراً او اربعین عاماً فیبعث اللّٰہ عیسی ابن مریم کانہ عروۃ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ فیطلبہ فیھلکہ ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ، ثم یرسل اللّٰہ ریحاً باردۃ من قبل الشام، فلایبقی علی وجہ الارض احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر وایمان الا قبضہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضہ فیبتقی شرار الناس فی خفۃ الطیر واحلام السباع لایعرفون معروفاً ولا ینکرون منکراً فیتمثل لھم الشیطان، فیقول: الا تستحیون؟ فیقولون: فماذا تامرنا؟ فیامرھم بعبادۃ الاوثان وھم فی ذلک دار رزقھم حسن (معیشتھم) ثم ینفخ فی الصور فلا یسمعن احد الّا اصغی لیتا ودفع لیتا، فاول من یسمعن رجل یلوط حوض ابلہ فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل اللّٰہ مطراً کانہ الظل فتنبت منہ اجساد الناس ثم ینفخ فیہ اخری فاذا ھم قیام ینظرون ثم یقال یاایھا الناس (ھلموا) الی ربکم: (وقفوھم انھم مسوولون) ثم یقال اخرجوا بعث النار فیقال: من کم (کم) فیقال: من کل ایف تمعمائۃ وتسعۃ وتسعین، قال: فذلک یوم یجعل الولدان شیباً وذلک یوم یکشف عن ساق

اخرجہ مسلم فی الفتن واشراط الساعۃ (۲۲۵۸/۴) حدیث (۲۹۴۰/۱۱۶) واحمد فی مسندہ (۲۲۶،۲۲۵/۲) والحاکم فی المستدرک (۵۴۴،۴۵۳/۴) وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد علی شرط مسلم، ولم یخرجاہ، ووافقہ الذھبی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میری امت میں جب دجال کا خروج ہوگا تو وہ چالیس...... رہے گا۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ چالیس دن رہے گا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔

پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجیں گے، گویا کہ ان کی شکل حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی ہے۔ وہ اس کو تلاش کر کے قتل کریں گے۔ لوگ سات سال تک ایسی حالت میں رہیں گے کہ کسی بھی دو شخصوں میں دشمنی ہوگی۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا چلائیں گے تو ہر وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان اور خیر ہوگی وہ روئے زمین پر باقی نہ رہے گا۔ بلکہ اس کی جان نکال لے گی۔ حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے درمیان بھی گھس جائے تو وہ وہاں بھی پہنچ جائے گی۔ اور اس کی جان قبض کر لے گی اور باقی شریر لوگ بچ جائیں گے۔

پرندہ کے ہلکے پن اور درندوں کی سوچ کی طرح جو کسی کو نیکی نہ پہنچاتے ہوں گے اور کسی برائی کو برا نہ سمجھتے ہوں گے تو ان کے پاس آدمی کی شکل میں شیطان آکر کہے گا کہ تم حیا کیوں نہیں کرتے؟

تو وہ کہیں گے تو پھر ہم کیا کریں؟ تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ تو وہ (ان کو شرک میں مبتلا کرنے اور ابدالاباد دوزخی بنانے کے لئے) بت پرستی کا حکم دے گا۔ وہی اس حالت میں رزق میں ہوں گے اور حسن معیشت میں ہوں گے۔

پھر صور پھونکا جائے گا تو جو بھی سنے گا وہ کبھی ادھر گردن موڑے گا کبھی اُدھر گردن موڑے گا۔ سب سے پہلے جو شخص (یہ آواز) سنے گا وہ ہوگ جو اپنے اونٹ کے حوض کو درست کر رہا ہوگا، وہ بھی اس صاعقہ میں (مبتلا ہو کر) مرے گا اور دوسرے لوگ بھی، پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جس کی شکل سایہ کی سی ہوگی۔ اس سے لوگوں کے اجسام اگیں گے۔

پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو لوگ زندہ ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ پھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا جائے گا:-

اے لوگو! اپنے رب کے سامنے پیش ہو...... وقفوهم انهم مسؤلون ...... اے فرشتو! ان لوگوں کو میدان محشر میں ٹھہراؤ۔

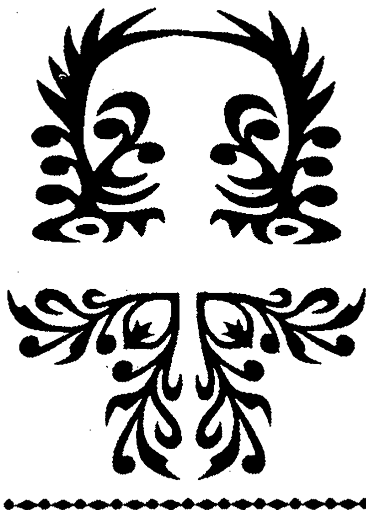
ان سے حساب ہوگا۔

پھر حکم ہوگا (اے فرشتو!) دوزخیوں کی جماعت کو (جنت میں جانے والوں سے) الگ کردو۔ پوچھا جائے گا کس حساب سے؟ تو حکم ہوگا:-

ہر ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے (۹۹۹)

آنحضرتﷺ فرماتے ہیں:-

یہی دن ہوگا (جو خوف کے مارے بچوں کو بوڑھا کردے گا) اور یہی دن ہوگا جس میں (اللہ تعالیٰ کی) پنڈلی کی (سجدہ کرنے کے لئے) تجلی فرمائی جائے گی۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ادنیٰ جنتی کے منازل اور درجات

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے:-

ان موسی سال ربه ماادنی اهل الجنة منزلة؟ فقال رجل یجیء بعد مادخل اهل الجنة الجنة فیقال له ادخل الجنة فیقول: رب کیف وقد نزل الناس منازلهم واخذوا اخذاتهم؟ فیقال له اترضی ان یکون لک مثل ملک من ملوک الدنیا؟ فیقول رضیت رب. فیقول له لک ذلک ومثله ومثله ومثله، فقال فی الخامسة رضیت رب فیقول: هذا لک وعشرة امثاله ولک مااشتهت نفسک ولذت عینک، فیقول رضیت رب قال رب فاعلاهم منزلة؟ قال اولئک الذین اردت غرست کرامتهم بیدی وختمت علیها فلم ترعین ولم تسمع اذن ولم یخطر علی قلب بشر

مسلم (۱۸۹) فی الایمان باب ۸۴، حادی الارواح ص۲۰۷، صفة الجنة ابن کثیر ص ۴۱، تذکرة القرطبی (۲/۴۹۰) صحیح ابن حبان (۷۳۸۳) ترغیب وترهیب (۴/۵۰۱) المتجر الرابح (۲۱۲۹)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ کا کونسا جنتی ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہوجانے کے بعد پیش ہوگا۔ اس کو حکم ہوگا کہ تو بھی جنت میں داخل ہوجا۔

وہ عرض کرے گا یارب کس طرح؟ جب کہ لوگ اپنی اپنی منازل تک پہنچ گئے ہیں اور اپنے اپنے انعامات اور مقامات حاصل کرچکے ہیں؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس سے کہا جائے گا:-

کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی ایک بادشاہ کی سلطنت کے برابر جنت دے دی جائے؟

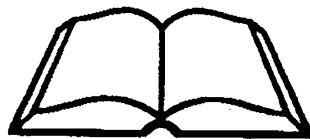
وہ عرض کرے گا اے رب! میں راضی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے

تمہیں یہ بھی دیا اور اتنا اور، اتنا اور، اور اتنا اور۔ (جب اللہ تعالیٰ پانچویں مثل کا فرمائیں گے)

تو بول اٹھے گا یارب! میں راضی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (جا) یہ سب تیرے لئے ہے اور اس کا دس گنا مزید بھی۔ اور تیرے وہ بھی ہے جو تیرا دل چاہے اور تیری آنکھوں کو لذت پہنچے۔ وہ عرض کرے گا میں راضی ہو گیا۔ میں راضی ہو گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب! ان جنتیوں میں سے اعلیٰ درجہ کا کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا:-

وہ لوگ جو میری مراد ہیں، جن کو میں نے چاہا ہے، ان کی عزت وشان میں اضافہ کے لئے میں نے اپنے ہاتھوں سے باغات سجائے ہیں، اور ان پر ان مستحقین کے لئے تقسیم کر کے مہریں لگا دی ہیں، جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل سے ان کا کوئی خیال گذرا ہے۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ادنیٰ جنتی اپنی جنت کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

ان ادنی اهل الجنة منزلة لمن ينظر الى جنانه وازواجه ونعيمه وخدمه وسرره مسيرة الف سنة، واكرامهم على الله من ينظر الى وجهه غدوة وعشية ثم قرأ رسول الله ﷺ ......وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة...... (سورة القيامة/٢٣)

ترمذی(٢٥٥٣) فی صفة الجنه، منتخب عبد بن حمید(٨١٩) حادی الارواح ص٢٠٧، احمد

ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہوگا جو اپنے باغات کو، اپنی بیویوں کو، اپنی نعمتوں کو، اپنے خدمتگاروں کو اور اپنے حجلہ ہائے عروسی اور شاہی تختوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا۔

ان میں سے اعلیٰ درجہ کا وہ جنتی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے رخ انور کو صبح وشام دیکھتا ہوگا۔ (اور سب سے اعلیٰ درجہ پر وہ جنتی ہوگا جو جب چاہے گا اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکے گا)

پھر جناب رسالت مآب ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی......

اس دن کچھ چہرے (جنت کی نعمتوں سے) تروتازہ ہوں گے،
اپنے پروردگار کا دیدار کرتے ہوں گے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنتی ایک سے ایک حور کی طرف پھرتا رہے گا

حضرت انس فرماتے ہیں مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:-

حدثنی جبریل قال: یدخل الرجل علی الحوراء فتسقبله بالمعانقة والمصافحة، قال رسول اللہ ﷺ فبای بنان تعاطیه لو ان بعض بنانها بدا، لغلب ضوء الشمس والقمر، ولو ان طاقة من شعرها بدت لملات مابین المشرق والمغرب من طیب ریحها فبینما هو متکی معها علی الاریکة اذأشرف علیه نور من فوقه فیظن ان اللّٰه تعالیٰ قد اشرف علی خلقه، فاذا حوراء تنادیه یاولی اللّٰه امالنا فیک من دولة؟ فیقول: من انت یاهذه؟ فتقول: انا من اللواتی قال اللّٰه تعالیٰ: (ولدینا مزید) تیتحول عندها ، فاذا عندها من الجمال والکمال مالیس مع الاولی فبینما هو متکی معها علی اریکة اذا شرف نور من فوقه فاذا اخری تنادیه یاولی اللّٰه امالنا فیک من دولة؟ فیقول: من انت یاهذه؟ فتقول: انا من اللواتی قال اللّٰه تعالیٰ:(فلا تعلم نفس مااخفی لهم من قرة اعین) فلا یزال یتحول من زوجة الی زوجة)

مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۸) بحواله طبرانی فی الاوسط، البدور السافره (۲۰۳۹) ترغیب وترهیب (۴/۵۳۳)

مجھے جبریل علیہ السلام نے بیان کیا کہ جنتی حور کے پاس داخل ہوگا تو وہ اس کا معانقہ اور مصافحہ سے استقبال کرے گی۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں (آپ کو معلوم ہے کہ) وہ ہاتھ کی کیسی (حسین)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انگلیوں سے استقبال کرے گی؟

اگر اس کے ہاتھ کی کوئی انگلی ظاہر ہو جائے تو سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آ جائے اور اگر اس کے بالوں کی ایک لٹ ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو اپنی خوشبو سے معطر کر دے۔

یہ جنتی اسی حالت میں اس عورت کے ساتھ مسہری پر بیٹھا ہو گا کہ اوپر سے ایک نور کی چمک پڑے گی۔ جنتی یہ گمان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف جھانکا ہے، لیکن وہ ایک حور ہو گی جو اس کو پکار کر کہے گی:-

اے ولی اللہ! کیا ہماری باری نہیں آئے گی؟

وہ پوچھے گا اری! تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں ان عورتوں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا...... **ولدینا مزید** ...... ہمارے پاس مزید بھی ہے۔ چنانچہ وہ جنتی اس عورت کی طرف پھر جائے گا اس کو جب دیکھے گا تو اس کے پاس جمال و کمال ایسا ہو گا جو پہلی کے پاس نہیں تھا۔

چنانچہ وہ اسی حالت میں اس کے ساتھ مسہری پر ٹیک لگا کر بیٹھا ہو گا کہ اس کے اوپر سے ایک نور کی چمک پڑے گی اور وہ دوسری ہو گی جو پکار کر کہے گی اے ولی اللہ! کیا ہماری باری نہیں آئے گی؟ وہ پوچھے گا اری! تو کون ہے؟

وہ کہے گی میں ان عورتوں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... **فلا تعلم نفس مااخفی لھم من قرۃ اعین** ...... کوئی نہیں جانتا کہ ان مومنوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا چھپا کر رکھا گیا ہے؟ چنانچہ وہ اسی طرح سے ایک بیوی سے دوسری کی طرف گھومتا رہے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک دوسرے سے سیر نہیں ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ حدیث صور میں جناب رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

والذی بعثنی بالحق، ماانتم فی الدنیا باعرف بازواجکم ومساکنکم من اهل الجنة بازواجهم ومساکنهم فیدخل رجل منهم علی اثنتین وسبعین زوجة مما ینشی اللّٰه وثنتین من ولد آدم لهما فضل علی من انشاء اللّٰه بعبادتهما اللّٰه عزوجل فی الدنیا یدخل علی الاولی منهما فی غرفة من یاقوتة علی سریر من ذهب مکلل باللؤ لؤ علیها سبعون زوجاً من سندس واستبرق وانه لیضع یده بین کتفیها ثم ینظر الی یده من صدرها ومن وراء ثیابها وجلدها ولحمها وانه لینظر الی مخ ساقها کما ینظر احدکم الی السلک فی قصبة الیاقوت کبده لها مرآة وکبدها له مرآة فبینما هو عندها لا یملها ولا تمله ولا یاتیها من مرة الا وجدها عذراء مایفتر ذکره ولا تشتکی قبلها فبینا هو کذلک اذنودی انا قد عرفنا انک لاتمل ولا تمل الا انه لا منی ولا منیة الا ان تکون له ازواج غیر ها فیخرج فیاتیهن واحدة واحدة کلما جاء واحدة قالت: واللّٰه مافی الجنة شیء احسن منک وما فی الجنة شیء احب الی منک

(حادی الارواح از مولانا امداد اللّٰه)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تم لوگ دنیا میں اپنی بیویوں کو اور اپنے مکانات کو جنتیوں سے ان کے اپنی بیویوں اور ان کے محلات کے جاننے سے زیادہ نہیں جانتے۔

جنتیوں میں سے ہر شخص اپنی ان بہتر بیویوں کے پاس جائے گا جن کو اللہ تعالیٰ نے (اپنی قدرت تخلیق سے) نئے سرے سے پیدا کیا ہوگا۔ ان میں سے دو بیویاں اولاد آدم میں سے ہوں گی ان دو بیویوں کی ان سب عورتوں پر فضیلت ہوگی جن کو اللہ تعالیٰ نے نئے سرے سے پیدا کیا ہوگا۔

وہ اس لئے کہ ان عورتوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی۔ جنتی مرد ان دونوں عورتوں میں سے ایک کے پاس یاقوت کے بالا خانہ میں سونے کے پلنگ پر داخل ہوگا اس پلنگ کو لؤلؤ کا تاج پہنایا گیا ہوگا۔

اس بیگم کے پر موٹے اور باریک ریشم کے ستر جوڑے ہوں گے۔ جنتی اس کے کندھوں کے درمیان (یعنی پشت پر) اپنا ہاتھ رکھے گا تو اس کو اس کے سینے کی طرف سے کپڑوں جلد اور اس کے گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا۔ اور وہ اپنی بیوی کی پنڈلی کے گودے کو دیکھتا ہوگا جس طرح سے تم میں کا کوئی شخص یاقوت کے موتی کے سوراخ میں دھاگے کو دیکھتا ہے۔

مرد کا سینے کے اندر کا حصہ عورت کے لئے آئینہ ہوگا اور عورت کے سینے کے اندر کا حصہ مرد کے لئے آئینہ ہوگا۔ اسی دوران وہ مرد اس بیوی کے پاس ہوگا نہ یہ اس سے سیر ہو رہا ہوگا نہ وہ اس سے سیر ہو رہی ہوگی۔

یہ جب بھی اس سے مباشرت کرے گا وہ اس کو کنواری (جیسی) ملے گی، نہ مرد کا نفس ڈھیلا ہوگا نہ عورت کی اندام نہانی کو تھکاوٹ اور تکلیف ہوگی۔ یہ دونوں اسی حالت میں ہوں گے کہ اس کو آواز دی جائے گی:۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہم جانتے ہیں کہ نہ تو سیر ہوتا ہے نہ تجھ سے (بیوی کی) سیری ہوتی ہے، کیونکہ (وہاں نہ مرد کا پانی ہوگا نہ عوت کا کہ اس کے خروج سے خواہش میں فتور آ جائے) بلکہ اس کی اور بیویاں بھی ہوں گی، یہ جنتی ان عورتوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک کر کے جائے گا۔ یہ جب بھی کسی عورت کے پاس جائے گا وہ یہ کہے گی کہ اللہ کی قسم! جنت میں آپ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں اور جنت میں میرے نزدیک آپ سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت اور جہنم کے متعلق جبریل علیہ السلام کی رپورٹ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

لما خلق اللّٰه الجنة والنار ارسل جبريل الى الجنة فقال: انظر اليها والى ماعددت لاهلها فيها. قال: فجاء ها فنظر اليها والى ماعدهلها قال: فرجع اليه. فقال: وعزتك لايسمع بها احدالا دخلها فامربها فحفت بالمكاره. فقال: ارجع اليها، فانظر الى ماعددت لاهلها، قال: فرجع اليها فاذا هى قد حفت بالمكاره فرجع اليه ، فقال وعزتك لقد خفت الا يدخلها احد قال: فاذهب الى النار فانظر الى ماعددت لاهلها فاذا هى يركب بعضها بعضا فرجع اليه فقال: وعزتك لايسمع بها احد فيد خلها، فامربها فحفت بالشهوات، فقال: ارجع اليها فرجع اليها فقال: وعزتك لقد خشيت الا ينجو منها احدالا دخلها (مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی)

جب اللہ جل شانہ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف روانہ کیا اور فرمایا: جنت کو بھی دیکھو اور جو کچھ میں نے جنتیوں کے لئے تیار کیا ہے اسے بھی دیکھو۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں: پس وہ جنت میں آئے اور اسے دیکھا اور اسے بھی جو جنت والوں کے لئے تیار فرمایا تھا۔ پھر وہ اللہ جل شانہ کے پاس لوٹ گئے اور عرض کیا:۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے آپ کے غلبہ اور طاقت کی قسم (جنت کے بارے میں)
کوئی بھی نہیں سنے گا مگر وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا تو وہ مکروہات میں چھپا دی گئی اور فرمایا اب جنت کی طرف جاؤ اور دیکھو ہم نے جنت والوں کے لئے کیا تیار کیا ہے؟

حضور ﷺ فرماتے ہیں پس وہ جنت کی طرف لوٹ آئے تو وہ مکروہات میں ڈھکی ہوئی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ گئے اور عرض کیا:-

مجھے آپ کے غلبہ قدرت کی قسم میں ڈرتا ہوں کہ اب تو
اس میں کوئی ایک بھی داخل نہ ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب جہنم کی طرف جاؤ اور دیکھو میں نے جہنم والوں کے لئے کیا تیار کیا ہے؟

(جب اسے جا کر دیکھیں گے) تو وہ اوپر نیچے اپنے آپ پر چڑھی ہوئی تھی تو وہ اللہ عزوجل کی طرف لوٹ آئے اور عرض کیا:-

مجھے آپ کے غلبہ قدرت کی قسم جو بھی اس کا سنے گا کوئی
بھی اس میں داخل نہ ہوگا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق حکم فرمایا کہ خواہشات میں چھپ جاؤ اور حضرت جبرائیل سے فرمایا کہ اب جاؤ جب وہ لوٹے تو دیکھ کر عرض کیا:-

مجھے آپ کے غلبہ قدرت کی قسم اب تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ کوئی ایک
بھی اس سے نجات نہ پا سکے گا بلکہ اس میں داخل ہو جائے گا۔

(مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضور ﷺ کی حوروں سے ملاقات اور گفتگو

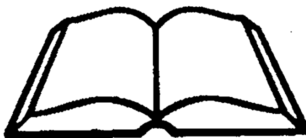
حضرت ولید بن عبدہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا:۔

یاجبریل قف بی علی الحور العین، فاوقفه علیهن، فقال: من انتن؟ فقلن نحن جواری قوم کرام حلوا فلم یظعنوا، وشبوا فلم یهرموا ونقوا فلم یدرنوا

حادی الارواح ص ۳۰۴ بحوالہ لیث بن سعد، صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۲۹۴) تفسیر ابن جریر، طبری (۱۰۲/۲۷) صفة الجنه ابن کثیر ص ۱۱۳)

اے جبرائیل علیہ السلام مجھے حورعین کے پاس لے چلو! تو حضرت جبرائیل حضور ﷺ کو ان کے پاس لے گئے تو آپ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟

انہوں نے عرض کیا ہم بڑی شان والے حضرات کی گھر والیاں ہیں، جو (جنت میں) داخل ہوں گے اور نکالے نہیں جائیں گے۔ جوان رہیں گے، کبھی بوڑھے نہ ہوں گے، صاف ستھرے رہیں گے کبھی میلے کچیلے نہ ہوں گے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ حوریں کیسے کیسے خیموں میں رہتی ہیں

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

لما اسری بی دخلت الجنة موضعا یسمی البیدخ علیه خیام الؤ لؤ و الزبرجد الاخضر والیاقوت الاحمر فقلن السلام علیک یارسول اللّٰه قلت یاجبریل! ماھذا النداء؟ قال ھؤلاء المقصورات فی خیام یستاذنون ربھن فی السلام علیک فاذن لھن فطفقن یقلن: نحن الراضیات فلا نسخط ابدا، نحن الخالدات فلا نظعنَ ابدا، وقرأ رسول اللّٰه ﷺ حور مقصورات فی الخیام

البعث والنشور(۳۷۶) درمنثور(۱۶۱/۶) اتحاف السادة المتقین(۵۴۳/۱۰) بحواله ابن مردویه

جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں جنت میں ایک جگہ پر داخل ہوا، جس کا نام (نہر) بیدخ تھا، اس پر لؤلؤ، زبرجد خضر اور یاقوت احمر کے خیمے نصب تھے۔ ان (میں رہنے والی حوروں) نے کہا:-

السلام علیک یارسول اللّٰه (اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ کن کی آواز تھی؟ انہوں نے فرمایا: یہ وہ حوریں ہیں جو خیموں میں رکی ہوئی ہیں۔ انہوں نے اپنے رب تعالیٰ سے آپ کو سلام کہنے کی اجازت طلب کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو (اس کی) اجازت عطاء فرمائی ہے۔

پھر وہ حوریں جلدی سے بول پڑیں: ہم راضی رہنے والی ہیں (اپنے خاوندوں پر) کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی (جنت سے) نکالی نہ جائیں گی۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی......

حور مقصورات فی الخیام......حوریں ہیں خیموں میں رکی رہنے والیاں......

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنتی خواتین کے حسن کی جامع حدیث

عن ام سلمة قالت: یارسول اللّٰہ اخبرنی عن قول اللّٰہ تعالیٰ(حور عین) قال: (بیض ضخام شقر العیون الحوراء بمنزلة جناح النسر) قلت: یا رسول اللّٰہ فاخبرنی عن قوله: (کانهن الیاقوت والمرجان) قال: صفاء هن کصفاء الدر الذی فی الاصداف والذی لاتمسه الایدی) قلت: فاخبرنی عن قوله: (کانهن الیاقوت والمرجان) قال:صفاء هن کصفاء الدر الذی فی الاصداف والذی لاتمسه الایدی، قلت: فاخبرنی عن قوله: (کانهن بیض مکنون) قال: (رقتهن کرقة الجلد التی فی داخل البیضة، ممایلی القشر) قلت: یارسول اللّٰہ، فاخبرنی عن قوله: (عرباً اترابا) قال: (هن اللواتی قبضهن اللّٰہ عجائز فی الدنیا رمصاء شمطاء خلقهن اللّٰہ بعد کبر فجعلهن عذاری قال: عرباً معشقات محببات، اترابا علی میلاد واحد، قلت :یارسول اللّٰہ ﷺ انساء الدنیا افضل ام حور العین؟ قال:(نساء الدنیا افضل من الحور العین ،کفضل الظهار علی البطانة) قلت: یارسول اللّٰہ وبم ذلک؟ قال: (بصلاتهن وصیامهن للّٰہ، البس اللّٰہ تعالیٰ وجوههن النور، واجسادهن الحور، بیض الالوان، خضر الثیاب صفر الحلی مجامر هن الدر وامشاطهن الذهب یقلن: الانحن الخالدات، فلا نموت ابداً الانحن الناعمات فلانباس ابداً الا نحن المقیمات فلا نظعن ابداً الا ونحن الراضیات،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فلا نسخط ابداً ، الا نحن المقيمات فلا نظعن ابدا، الا ونحن الراضيات فلا نسخط ابدا، طوبى لمن كناله و كان لنا) قلت: يارسول الله المراة تتزوج الزوجين ، اوالثلاثة او الاربعة فى الدنيا تموت فتدخل الجنة، ويدخلون معها من يكون زوجها منهم، قال انها تخير، فتختار احسنها خلقا فتقول: يارب، ان هذا كان احسنهم خلقاً فى دار الدنيا فزوجنيه اياه فقال: يا ام سلمة ذهب حسن الخلق بخيرى الدنيا والآخرة)

صفة الجنة ابن ابى الدنيا(۲۹۳) البدور السافره(۲۰۲۶) صفة الجنة نعيم(۳۸۶) درمنثور ۶/۳۳ بحواله ابن ابى حاتم حادى الارواح ص ۳۰۳ ترغيب وترهيب(۴/۵۳۵)

ام المومنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ارشاد حور عین کے متعلق مجھے کچھ وضاحت فرمائیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:-

گوری گوری، بھرے ہوئے جسم والی، گل لالہ کے رنگ کی آنکھوں والی، اپنے حسن کی لطافت اور رقت جلد سے نظر کو حیران کردینے والی گدھ کے پر کی طرح (لمبے بالوں والی) آنکھوں کی خوبصورت پلکوں والی کو حور عین کہتے ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ مجھے...... كانهن الياقوت والمرجان ......کی تفسیر بیان فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

یہ رنگت میں اس موتی کی طرح صاف شفاف ہوں گی جو سیپوں میں ہوتا ہے اور جس کو ہاتھوں نے نہیں چھوا ہوتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نے عرض کیا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارشاد...... کانھن بیض مکنون...... کی تفسیر بیان فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:-

ان کی رقت اور لطافت انڈے کے اندر کے چھلکے کی طرح ہوگی جو باہر والے (موٹے) چھلکے کے ساتھ ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارشاد...... وعربا اترابا...... کے متعلق بیان فرمائیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:-

یہ وہ عورتیں ہوں گی دنیا میں جن کی آنکھوں میں بڑھاپے کی وجہ سے کیچڑ بھرا رہتا تھا اور سر کے بال سفید ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کو بڑھاپے کے بعد دوبارہ تخلیق فرمائیں گے اور ان کو کنواریاں کر دیں گے۔ ارشاد فرمایا کہ عربا کا معنی ہے کہ وہ (اپنے خاوندوں سے) عشق اور محبت کرنے والیاں ہوں گی۔ اترابا ایک ہی عمر پر ہوں گی۔

میں نے عرض کیا: کیا دنیا کی عورتیں افضل ہوں گی یا حورعین؟ ارشاد فرمایا: دنیا کی عورتیں حورعین سے افضل ہوں گی۔ جیسے ظاہر کا ریشم استر سے افضل ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیوں؟ (افضل ہوں گی) ارشاد فرمایا:-

ان کے اللہ کے لئے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور کا لباس پہنائیں گے۔ ان کے جسم حیران کر دینے والے ہوں گے۔ گورے رنگ والی ہوں گی، سبز لباس والی ہوں گی۔ پیلے زیور والی ہوں گی، ان کی (خوشبو کی) انگیٹھیاں موتی کی ہوں گی۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ ترانہ کہیں گی ۔

الا نحن الخالدات فلانموت ابدا

الانحن الناعمات فلانباس ابدا

الانحن المقیمات فلا نظعن ابدا

الا ونحن الراضیات فلا نسخط ابدا

طوبی لمن کنالہ و کان لنا

سن لو! ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی نہیں مریں گی۔ ہم نعمتوں میں پلنے والی ہیں کبھی خستہ حال نہ ہوں گی۔ سن لو ہم جنت ہی میں رہیں گی کبھی نکالی نہ جائیں گی۔ سن لو ہم (اپنے خاوندوں پر) راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ سعادت ہے اس شخص کے لئے جس کے لئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لئے ہے۔

میں نے عرض کیا:-

یارسول اللہ! ایک عورت (یکے بعد دیگرے) دو خاوندوں سے یا تین سے یا چار سے دنیا میں شادی کرتی ہے اور مر جاتی ہے، پھر وہ جنت میں داخل ہوتی ہے اور اس کے (دنیا کے) خاوند بھی اس کے ساتھ جنت میں داخل ہوتے ہیں، ان میں سے اس عورت کا خاوند کون بنے گا؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو اختیار دیا جائے گا اور وہ ان خاوندوں میں سے زیادہ اخلاق والے کو منتخب کرے گی اور عرض کرے گی اے رب! یہ شخص باقی خاوندوں سے زیادہ دنیا میں اچھے اخلاق والا تھا۔ آپ اس سے میری شادی کردیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! حسن اخلاق دنیا اور آخرت دونوں کی خیر کو ساتھ لئے ہوئے ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شیطان حضرت حوا علیہا السلام کے سامنے

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

لَـمَّـا وَلَدَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَـدٌ فَـقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَاِنَّهُ يَعِيْشُ فَسَّمَتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ

(مسند احمد)

حضرت حواء علیہا السلام نے جب بچہ جنا تو ابلیس آپ کے گرد گھوما، کیونکہ آپ کا کوئی بچہ زندہ نہ رہتا تھا۔ شیطان نے کہا آپ اس کا نام عبدالحارث رکھ دو تو یہ فوت نہ ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا اور زندہ رہا۔ آپ نے یہ کام شیطان کے القاء اور اس کے کہنے سے کیا تھا۔

بعد میں جب حضرت آدم کو معلوم ہوا تو انہوں نے بتلایا کہ وہ تو ہمارا دشمن شیطان تھا، جس نے یہ حرکت کی تھی، چنانچہ اس کے نام کو بدل دیا گیا۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شیطان نے حضرت زکریا علیہ السلام کو کیسے قتل کرایا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کو معراج کرائی گئی آپ ﷺ نے اس رات حضرت زکریا علیہ السلام کو آسمان پر دیکھا آپ نے ان کو سلام کیا اور فرمایا اے ابویحیٰ! اپنے قتل کا واقعہ تو سنائیں کیسے پیش آیا تھا؟ اور آپ کو بنی اسرائیل نے کیوں قتل کیا تھا؟

انہوں نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! یحیٰ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ نیک تھا۔ ان میں زیادہ خوبصورت اور چہرہ والا بھی تھا اور وہ ایسا ہی تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

وَكَانَ سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا

(اور وہ دین کا مقتدا ہوگا اور لذت نفس کو بہت روکنے والا ہوگا)

چنانچہ بنی اسرائیل کے بادشاہ کی بیوی اس کی خواہش کر بیٹھی۔ یہ عورت زنا کار تھی اس نے یحیٰ علیہ السلام کی طرف پیغام روانہ کیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے یحیٰ علیہ السلام کو بچایا اور یحیٰ علیہ السلام رک گئے اور اس کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔

تو اس نے یحیٰ کو قتل کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا یہ لوگ ہر سال ایک عید منایا کرتے تھے اور بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ وہ جب وعدہ کرتا تھا، تو نہ تو اس کے خلاف کرتا تھا اور نہ جھوٹ بولتا تھا۔

چنانچہ یہ بادشاہ عید کے لئے روانہ ہوا تو اس کی ملکہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کو رخصت کرنے لگی، تو بادشاہ حیران ہو گیا، کیونکہ ملکہ نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا جب وہ اس کو رخصت کر چکی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بادشاہ نے کہا : مجھ سے مانگو (آج) جو بھی مانگو گی دوں گا۔
ملکہ نے کہا : میں تو یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا خون مانگتی ہوں۔
بادشاہ نے کہا : کچھ اور مانگو۔
ملکہ نے کہا : میں تو یہی مانگتی ہوں۔
بادشاہ نے کہا : اچھا اس کا خون تجھے بخشا۔

پھر اس نے یحییٰ علیہ السلام کے پاس کچھ بہادر روانہ کئے۔ یحییٰ علیہ السلام اس وقت اپنی محراب میں نماز میں مصروف تھے اور میں بھی اس کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ چنانچہ آپ کو ایک تشتری میں ذبح کر دیا گیا اور ان کے سر اور خون کو ملکہ کے پیش کر دیا گیا۔

آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ اس وقت آپ کے صبر کی کیا حالت تھی؟

حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا:۔

میں نے اپنی نماز نہیں توڑی تھی، جب یحییٰ کا سر مبارک اس کے پیش کیا گیا اور اسکے سامنے رکھا گیا (تو وہ بہت خوش ہوئی) لیکن جب شام ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کو شاہی خاندان اور حشم وخدم سمیت زمین میں دھنسایا۔

جب صبح ہوئی تو بنی اسرائیل نے کہا:۔

زکریا علیہ السلام کا خدا زکریا علیہ السلام کی خاطر غضب ناک ہوا ہے۔ آؤ ہم اپنے بادشاہ کی خاطر غصہ میں آکر زکریا علیہ السلام کو قتل کر دیں۔

چنانچہ وہ میرے قتل کرنے کو تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور میرے پاس ایک ڈرانے والا آیا تو میں ان سے بھاگ نکلا۔ ابلیس ان کے آگے آگے تھا وہ ان کو میری خبر دے رہا تھا۔ جب میں ان سے ڈر گیا کہ اب میں ان کو عاجز نہیں کر سکتا تو میں نے درخت کو آواز دی، تو درخت نے کہا:

میرے اندر آجائیں چنانچہ وہ پھٹ گیا اور اسی دوران درخت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(مجھے اپنے اندر چھپا کر) مل گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ درخت سے باہر رہ گیا۔

جب بنی اسرائیل پہنچے تو ابلیس نے کہا:۔

تم نے دیکھا نہیں وہ اس درخت میں گھس گیا ہے؟ یہ اس کی چادر کا کنارہ ہے، وہ اس میں اپنے جادو کے زور سے داخل ہوا ہے۔

انہوں نے کہا ہم اس درخت کو آگ میں جلائیں گے، ابلیس نے کہا:۔

''بلکہ تم اس کو آرا سے دو ٹکڑے کر دو''

چنانچہ مجھے درخت سمیت آرہ کے ساتھ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔






Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دنیا میں واپس پلٹنے کی دعا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یؤتیٰ بِا الرَّ جُلِ مِنْ اَهْلِ الْجَنّةِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ : یَا ابْنَ آدَمَ کَیْفَ وَجَدْتّ مَنْزِلَکَ؟ فَیَقُوْلُ : اَسْأَلُکَ أَنْ تَرُدَنِیْ اِلَی الدُّنْیَا فَأَ قْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ عَشَرَ مَرّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشّهَادَةِ ، قَالَ : وَیُؤْتٰی بِالرّجُلِ مِنْ اَهْلِ النّارِ ،فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ : یَا ابْنَ آدَمَ کَیْفَ وَجَدْتّ مَنْزِلَکَ ؟ فَیَقُوْلُ: أَ رَبَّ شَرّ مَنْزِلٍ فَیَقُوْلُ :فَتَفْدِیْ مِنْهُ بِطِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا ،فَیَقُوْلُ: نَعَمْ فَیَقُوْلُ : کَذَبْتَ قَدْ سَأَلْتُکَ دُوْنَ ذٰلِکَ فَلَمْ تَفْعَلْ

(مستدرک حاکم ، کتاب الجهاد ۲ / ۸۵ ،نسائی ، کتاب الجهاد ،باب ما یتمنی اهل الجنة، مسند ابو عوانه ،کتاب الجهاد ، باب بیان ثواب الشهید الذی یقتل فی سبیل الله)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

(قیامت کے دن) ایک جنتی آدمی کو بلایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے' اے ابن آدم! تو نے (جنت میں) اپنا ٹھکانہ کس طرح کا پایا ہے؟

تو وہ عرض کرے گا:-

اے میرے پروردگار! بہترین پایا ہے

تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے (مجھ سے مزید کچھ) مانگ اور خواہش وتمنا اور آرزو کر۔ تو (اس سنہری پیشکش کے موقعہ پر) وہ عرض کرے گا:-

(یارب!) مجھے دنیا میں واپس بھیج، تاکہ میں دس بار تیرے راستے میں (کافروں سے لڑتے ہوئے) قتل (شہید) کیا جاؤں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ خواہش وہ اس لئے کرے گا کہ (بچشم خویش) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہادت کی فضیلت (قدر و منزلت) دیکھ چکا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

ایک جہنمی آدمی کو بھی لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے:-

اے ابن آدم! تو نے (آگ میں) اپنا ٹھکانہ کس طرح پایا ہے؟

تو وہ عرض کرے گا:-

اے میرے رب! (آگ میں میرا) بدترین ٹھکانہ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہیں گے:-

کیا تو اس (ذلت و رسوائی سے چھٹکارے) کے بدلے زمین کے بھرائی کے برابر سونا دے گا؟ (تاکہ تجھے اس عذاب سے نجات مل جائے)

تو وہ عرض کرے گا ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:-

جھوٹ بولتا ہے میں نے تو اس چیز سے بھی (بہت) کم کا مطالبہ تجھ سے کیا تھا لیکن تو نے وہ (مطالبہ پورا) نہ کیا۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضور ﷺ کا مبارک معجزہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ :

وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ کُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِکَبِدِیْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ ! وَاِنْ کُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰی بَطَنِیْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ یَوْمًا عَلٰی طَرِیْقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ اَبُوْبَکْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ آیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اَلَّا لِیُشْبِعُنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّبِیْ عُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ آیَةٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اَلَّا لِیُشْبِعُنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّبِیَ النَّبِیُّ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ وَعَرَفَ مَافِیْ نَفْسِیْ وَمَافِیْ وَجْهِیْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:-

اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، مجھے اتنی بھوک لگی تھی، جس کی وجہ سے اپنے پیٹ پر ایک پتھر باندھا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے میں پیٹ کے سہارے سینے کے بل زمین پر پڑا رہتا تھا۔

ایک دن ایسا ہوا کہ میں ایسے راستے پر بیٹھ گیا جو کہ ہر فرد کی گزرگاہ تھی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس چل کر آئے۔ میں نے ان سے ایک آیت کا مفہوم طلب کیا، جو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے تھی۔

میرے سوال کرنے کی وجہ صرف اور صرف بھوک تھی، تا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھے کچھ کھانے کو دیں۔ لیکن وہ نہ سمجھ سکے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرتے ہیں۔ ان سے بھی اس آیت کا مفہوم طلب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا تا کہ وہ سمجھ کر مجھے کھانا کھلا دیں۔لیکن وہ بھی سوال کا مطلب نہ سمجھ سکے آخر وہ بھی چلے گئے۔

آخر میں رسول اللہ ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا۔انہوں نے جونہی مجھے دیکھا مسکرا دیئے، اوران کو پتہ چل گیا کہ میرے نفس اور چہرے کے اثرات کیا بتاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ : اے ابو ہریرہ (یہ لقب بھی رسول اللہ ﷺ کے پکارنے پر مشہور ہوا۔

ابو ہریرہ : لَبَّیْکَ یَارَسُوْ ل اللّٰہ،......یا رسول اللہ آپ کا حکم حکم چشم ماروشن دل ماشاد

رسول اللہ ﷺ : اَلْحِقْ......میرے ساتھ ملو۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کی طرف جاتے ہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی پیچھے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو ابو ہریرہ کو بھی داخل ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ گھر میں ایک دودھ کا پیالہ دیکھتے ہیں۔

رسول اللہ : مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ......یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟

گھر والے : یہ دودھ کا پیالہ فلاں آدمی یا عورت نے آپ کو بطور ہدیہ بھیجا ہے۔

رسول اللہ : اے ابو ہریرہ!

ابو ہریرہ : اے اللہ کے رسول میں حاضر خدمت ہوں،فرمایئے۔

رسول اللہ : تم جاؤ اور اہل صفہ کو میری طرف سے دعوت دے دو۔

اور اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے، یہ وہ لوگ تھے جو مسجد نبوی میں ہی رہتے تھے، اپنے اہل و مال کی طرف توجہ نہ دیتے تھے اور نہ کسی اور کے پاس جا کر رہتے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جب آپ کے پاس صدقہ آتا تو فوراً صفہ والوں کی طرف بھیج دیتے۔ رسول اللہ ﷺ صدقے سے کچھ بھی نہ تناول فرماتے۔ جونہی صدقہ آتا آپ چبوترے والوں کی طرف بھیج دیتے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کی طرف سے ہدیہ سمجھ کر کبھی کبھی ساتھ بیٹھ جاتے تھے۔ یہ سن کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دودھ کم ملنے کی پریشانی لگا لیتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دل میں کہتے ہیں یہ اہل صفہ کا اس دودھ میں کیا حق ہے؟ حالانکہ زیادہ میرا حق ہے۔ جس کو اتنی بھوک لگی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ یہ دودھ مجھے دیا جاتا میں پی کر بھوک سے پیدا ہونے والی کمزوری کو دور کرتا۔

میرے لئے اس دودھ سے کیا بچے گا؟ کوئی امید نظر نہیں آتی ہے۔ لیکن دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت بھی ضروری اور مقدم ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اہل صفہ کو دعوت دیتے ہیں، سب متوجہ ہوتے ہوئے اجازت طلب کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ ان سب کو اجازت دے دیتے ہیں

رسول اللہ : اے ابو ہریرہ!

ابو ہریرہ : اے اللہ کے رسول حکم فرمایئے۔

رسول اللہ : ابو ہریرہ! تم ایسا کرو کہ یہ دودھ کا پیالا پکڑ کر سب کو باری باری دودھ پلاؤ۔

حضرت ابوھریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دودھ کا پیالہ ہاتھ میں پکڑتے ہیں اور باری باری ایک ایک آدمی کو پلانا شروع کر دیتے ہیں، ایک آدمی کو دیتے ہیں، جب وہ اچھی طرح سیر ہو جاتا، تو پھر دوسرے پہلو میں بیٹھے آدمی کو پیالہ پکڑاتے ہیں۔

آخر سب کے سب مہمانان اسلام سیر ہو گئے۔ یہاں تک ابوھریرہؓ دودھ کا پیالہ رسول اکرم ﷺ کی طرف بڑھاتے ہیں۔ قوم کی حالت یہ ہے کہ سب کے سب اپنی بھوک مٹا چکے ہیں۔ نبی کریم ﷺ پیالہ پکڑتے ہیں، پھر دوبارہ ابوھریرہؓ کے ہاتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر رکھ دیتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ نے ہاتھ پر پیالہ رکھا (سرمگین آنکھوں سے) آنحضرت ﷺ ابوھریرہؓ کی طرف دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

رسول اللہ : اے ابو ہریرہؓ!

ابو ہریرہ : یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔

رسول اللہ : اب تو ابو ہریرہؓ میں اور تو باقی رہ گئے ہیں۔

ابو ہریرہ : اے اللہ تعالیٰ کے محبوب آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے

رسول اللہ : اے ابو ہریرہ! نیچے بیٹھ جاؤ۔ اور اس دودھ کے پیالہ کو شروع کر دو۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نیچے بیٹھ کر دودھ کو پینا شروع کر دیتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ دودھ خوب سیر ہو کر پیتے ہیں جب اکتا جاتے ہیں پھر بس کر دیتے ہیں۔

رسول اللہ : اے ابو ہریرہؓ! دوبارہ پھر دودھ پیو۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ پھر دودھ کے پیالے کو منہ سے لگا لیتے ہیں۔ اور پینا شروع کر دیتے ہیں۔ رسول مکرم ﷺ بار بار ابو ہریرہ کو پیالہ ہٹانے پر فرماتے ہیں

(اشرب، اشرب) اے ابو ہریرہؓ دودھ بار بار پیو۔

ابو ہریرہؓ : نہیں نہیں یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! جس نے آپ کو برحق نبی مبعوث فرمایا ہے اب تو میرے پاس مزید دودھ سمانے کی گنجائش نہیں ہے

رسول اللہ : اچھا پھر دودھ مجھے پکڑاؤ۔

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم ﷺ کو دودھ پیش کرتے ہیں، آپ اللہ کی حمد بیان فرماتے ہیں۔ اور اللہ کا نام لے کر سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بچا کچا دودھ (رحمت دو عالم) پینا شروع کر دیتے ہیں۔ (صحیح بخاری ۹۷۹)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت اور دوزخ کا فیصلہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے۔ جن کی آپس میں بھائی بندی تھی۔ ان میں سے ایک گنہگار تھا اور دوسرا عبادت گزار۔

عبادت گزار گنہگار کو ہمیشہ گناہوں پر تنبیہ کرتا رہتا تھا کہ تو گناہوں سے باز آجا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا حتیٰ کہ ایک دفعہ عبادت گزار نے پھر ایک گناہ پر اس کو تنبیہ کی کہ تو گناہ سے باز آجا۔ اس پر اس گنہگار نے اس عبادت گزار کو جواب دیا کہ کیا اللہ نے تجھے مجھ پر نگران مقرر کر رکھا ہے؟ تو مجھے میرے رب پر چھوڑ دے۔

اس کے جواب میں عبادت گزار نے اس کو کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تجھے نہیں بخشے گا۔ یا شاید یہ کہا کہ اللہ تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے دونوں کی روحوں کو قبض کرلیا۔ اور مرنے کے بعد دونوں کی رب العالمین کے حضور پیشی ہوئی۔ اللہ رب العزت نے عبادت گزار سے پوچھا کہ کیا تجھے میری ملکیت پر قدرت ہے؟

(یعنی کیا کسی کو جنت یا دوزخ میں داخل کرنا تیرے حکم کے تابع ہے؟)

اور گنہگار سے فرمایا کہ چل تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا اور دوسرے عبادت گزار کے متعلق حکم فرمایا کہ اس کو جہنم میں لے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اس نے ایک ایسی بات کہہ دی جس نے اس کی دنیا و آخرت برباد کر ڈالی۔ (رواہ ابوداؤد کمافی جمع الفوائد ج ۳ ص ۴۳۴)

ابن جریر نے حضرت ابوالجوزاء سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیرہ سال تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہا۔ مجھے جب بھی کوئی قرآن مجید میں پوچھنے کی ضرورت درپیش ہوتی تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھ لیا کرتا تھا۔ اور میرا قاصد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پوچھنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ چنانچہ میں نے کبھی بھی نہ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اور نہ ہی کسی عالم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ میں فلاں گناہ کو نہیں بخشوں گا۔ (الدر المنثور ۲/۱۶۹)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ایسے انوکھے اور نرالے انداز پڑھ کر بے ساختہ یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ اے میرے مالک

تیری بے نیازی کا میں شکوہ کر نہیں سکتا
مجھے اپنی ہی محبت میں بے رخی نظر آتی ہے



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ کا اہل جنت اور دوزخ سے خطاب

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اگر دوزخ والوں کو پوچھا جائے کہ دنیا میں جتنے ریت کے ذرے ہیں ساری دنیا کے لوگ اکٹھے ہو جائیں ...... ہم تو صرف کوہاٹ کی ریت کے ذرے نہیں گن سکتے اور یوں کہا جا رہا ہے:-

پوری دنیا میں جتنے ریت کے ذرے ہیں اتنے سال تمہیں دوزخ میں رکھا جائیگا اور پھر تمہیں معاف کر کے نکال دیا جائے گا تو سارے دوزخ والے خوش ہو جائیں گے اور اگر جنت والوں سے یوں کہا جائے کہ ساری دنیا میں ریت کے جتنے ذرے ہیں اتنے سال تمہیں جنت میں رکھ کر نکال دیا جائے گا تو وہ سارے رونے بیٹھ جائیں گے۔

لیکن نہ یہ نکلیں گے اور نہ وہ نکلیں گے، اللہ تعالیٰ جنت والوں سے پوچھے گا

يَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ ...... اے جنت والو!

وہ کہیں گے : لَبَّيْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْکَ ...... یا اللہ ہم حاضر ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ...... دنیا میں کتنی زندگی گزار کر آئے ہو۔

وہ کہیں گے : يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ...... یا اللہ ایک دن گزارا تھا۔

اور کچھ کہیں گے ایک دن کہاں گزارا تھا آدھا ہی دن گزرا تھا۔ حالانکہ کوہاٹ میں ستر سال گزر گئے لیکن اس وقت کہیں گے آدھا ہی دن گزرا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: نِعْمَ اسْتَحَرْتُمْ ......شاباش! بہت اچھا سودا کیا تم نے، بڑی اچھی تجارت کی تم نے۔

رَحْمَتِیْ وَ کَرَامَتِیْ وَجَنَّتِیْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

تم نے میری رحمت کو خریدا میری مہمان نوازی کو خریدا۔ میری جنت کو خریدا۔ اب تم مہمان اور میں میزبان اب تم کبھی نہیں نکل سکتے۔ اگر موت ہوتی تو یہ سب خوشی سے مرجاتے، لیکن موت مرچکی ہے۔

پھر اللہ فرمائے گا : یٰاَهْلَ النَّارِ ......اے دوزخ والو!

وہ کہیں گے : لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ......یا اللہ ہم حاضر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کہے گا : کَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ......بولو! تم دنیا میں کتنا رہ کر آئے ہو؟

وہ کہیں گے : یَوْمًا اَوْبَعْضَ یَوْمٍ......یا اللہ ایک دن گزارا تھا۔ اور کچھ کہیں گے آدھا دن گزارا تھا۔

اور قوم عاد بولے گی آدھا دن گزارا تھا، وہ قوم عاد جو نو نو سو سال زندہ رہتے تھے، تین سو سال میں بالغ ہوتے وہ بھی کہیں گے یا اللہ آدھا دن گزارا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بِئْسَ مَا اسْتَجَرْتُمْ فِیْ یَوْمٍ اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ...... لعنت ہے تم پر......بِئْسَ مَا اَسْتَجَرْتُمْ کا مرادی ترجمہ کررہا ہوں، لعنت ہے تم پر کیا سودا کرکے آئے ہو

جیسے کہ آپ کا کوئی نوکر نقصان کا سودا کردے تو کیسے اس کو ڈانٹا جاتا ہے۔ تو اللہ ان سے کہہ رہا ہے تمھیں شرم نہ آئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہیں ہوش نہ آیا صرف آدھے دن کی لذت کے لئے تم نے کیا کیا؟ اب دیکھ رہے ہو تم نے کیا کیا؟......ما اصبر هم على النار......کیا کہنے تمھارے صبر کے، دیکھو تو سہی کیا کر کے آئے ہو۔

......غَضَبِیْ وَسَخَطِیْ وَنَارَ جَهَنَّمَ......

تم نے میرے غصے کو خریدا اور میرے غضب کو خریدا اور دوزخ
کی آگ کو خریدا، جاؤ! اب تم ہمیشہ کے لئے اسی میں رہو گے،
کوئی تمہیں نہیں نکالے گا۔

اگر موت ہوتی تو یہ غم سے مر جاتے، لیکن وہ نہ مریں گے اور نہ یہ مریں گے۔

میرے بھائیو اور بہنو!

یہ ساری دنیا کے مردوں اور عورتوں سب کا اجتماعی اور سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ ہم اللہ کے عذاب سے بچیں، دنیا کے دکھوں سے بھی بچیں، یہ بھی ہماری ضرورت ہے، اور عذاب آخرت سے بچنا اس سے بھی بڑی ضرورت ہے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہید سے اللہ تعالیٰ کی براہ راست ملاقات

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے دیکھا اور فرمایا کہ اے جابر! میں تجھے پریشان کیوں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ شہید ہو گیا اور اس نے قرض اور اولاد چھوڑی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔

اَلاَ اُخبِرُکَ؟ مَا کَلَّمَ اللّٰہُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِن وَّرَآءِ حِجَابٍ وَاِنَّہٗ کَلَّمَ اَبَاکَ کِفَاحًا فَقَالَ سَلْنِی اُعْطِکَ قَالَ اَسْئَالُکَ اَنْ اُرَدَّ اِلَی الدُّنیَا فَاُقْتَلَ ثَانِیَۃً فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ اِنَّہٗ سَبَقَ مِنِّیْ اِنَّھُمْ اِلَیھَا لَایَرْجِعُوْنَ

(الترمذی، کتاب التفسیر ۳۰۱۰، ابن ماجہ فی المقدمۃ، باب فیما انکرت الجھمیۃ ۱۹۰، حاکم ۳/۲۰۳)

کیا میں تجھے نہ بتاؤں؟ آج تک اللہ تعالیٰ نے کسی سے بات کی تو پردے کی اوٹ میں کی اور تیرے باپ سے اللہ تعالیٰ نے آمنے سامنے بات کی ہے اور فرمایا: سوال کر میں تجھے دوں گا۔ اس نے عرض کیا:۔

میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے دنیا میں دوبارہ بھیج دے تاکہ میں دوسری مرتبہ تیرے راستے میں شہید ہو جاؤں۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ دنیا میں دوبارہ کسی نے نہیں جانا۔ تو عرض کیا: اے میرے رب! میرے پیچھے رہنے والوں کو یہ بات پہنچا دے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی:۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ (آل عمران ۳/ ۱۶۹)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھو، وہ تو زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دئے جاتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ اللہ کے حضور استغار کرو تو ہم نے استغفار کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پورا ستر مرتبہ کرو تو ہم نے ستر مرتبہ استغفار کیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:۔

کوئی اللہ کا بندہ مرد ہو یا عورت ایسا نہیں کہ دو دن میں ستر مرتبہ استغفار کرے مگر یہ کہ اللہ اس کے سات سو گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور نامراد ہو گیا وہ شخص مرد ہو یا عورت جس نے دن میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ کر لئے۔

(تاریخ بغداد ۶/ ۳۹۲، واخرجه البيهقى ۶۵۲، واخرجه ابو داؤد فى السنن رقم الحديث ۳۸۵۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجاً ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لايحتسب

یعنی جس شخص نے استغفار کو لازم پکڑ لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے فراخی اور ہر غم سے چھٹکارا کی شکل پیدا فرما دیں گے۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عنایت فرمائیں گے جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ (رواہ ابو داؤد)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آنسوؤں کے دریا میں چلنے والی کشتیاں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:-

یلقی البکاء علی اھل النار فیبکون حتی تنقطع الدموع ثم یبکون الدم حتی یصیر فی وجوھھم کھیئة الاخدود ولوارسلت فیہ السفن لجرت. (ابن ماجہ وروی موقوفاً)

اہل دوزخ پر رونے کا عذاب مسلط کیا جائے گا تو وہ اتنا روئیں گے کہ آنسو خشک ہو جائیں گے اس کے بعد روتے ہوئے خون بہائیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں میں گڑھے کی طرح پھٹن پڑ جائیں گے، اگر ان میں کشتیوں کو چھوڑ دیا جائے تو وہ (بھی) ان میں چل پڑیں۔

چہروں کی پھٹن میں کشتیوں کا چلنا اس طرح سے ہے کہ چونکہ کفار کے اجسام دوزخ میں پہاڑوں سے بھی بڑے ہوں گے اس حساب سے ان کے چہروں کے گڑھوں میں کشتیاں بھی چلائی جائیں تو چل سکیں گی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں:-

ان اھل النار لیبکون الدموع فی النار حتی لو اجریت السفن فی دموعھم لجرت ثم لیبکون بالدم بعد الدموع ولمثل ماھم فیہ فلیبک

دوزخی جہنم میں (شروع میں تو آنسوؤں سے روئیں گے حتیٰ کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیوں کو چلایا جائے تو وہ بھی چل پڑیں آنسوؤں کے بعد وہ خون بہا کر روئیں گے۔ جیسی حالت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں وہ ہوں گے اس میں انہیں رونا ہی چاہیے۔

یعنی اس سے خوف کی وجہ سے دنیا میں نیک اعمال کر کے جہنم سے بچنا چاہیے۔ اور عبرت حاصل کرنی چاہیے یا یہ کہ وہ جس عذاب میں مبتلا ہوں گے ان کو دنیا میں کفر وعناد اختیار کرنے اور اس کے نتیجہ میں دوزخ میں جلنے کی بناء پر حسرت اور افسوس کے مارے رونا ہی ہے، اس غم واندوہ کے علاوہ اور کسی حالت میں ان کا بس نہیں چلے گا۔

رونے کی آخری حالت

حضرت صالح المری فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اہل جہنم آگ میں چیختے رہیں گے، حتیٰ کہ ان کی آوازیں بیٹھ جائیں گی ان میں رونے کی طاقت نہ رہے گی صرف اتنی جس طرح قریب الموت مریض کی آہیں نکلتی ہیں۔

دوزخیوں کے رونے پر دوزخ کا غصہ

حضرت محمد بن کعب (مفسر) سے مروی ہے کہ جب وہ جہنم میں چیخیں گے تو جہنم بھی چیخنے لگے گی اور جب وہ چلانے لگیں گے تو وہ بھی چلانے لگے گی۔ (جہنم کا چلانا اور چیخنا) اس لئے ہوگا کہ انہوں نے خدا کی حرام کردہ اشیاء کو حلال بنالیا تھا۔ (یعنی خدا کی نافرمانی کی وجہ سے غصہ آلود ہوگی)

رونے کے بعد ناامیدی

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ اہل دوزخ سوسال تک صبر کریں گے پھر سوسال تک روئیں گے، پھر کہیں گے......

سواء علینا اجزعنا ام صبرنا مالنا من محیص ......(ابراھیم ۲۱)

(از جہنم کے خوفناک مناظر)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوزخیوں کی فریاد

دوزخیوں کے ذکر میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے دوزخیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

فیقولون ادعوا خزنة جهنم فيقولون اولم تک تاتيكم رسلكم بالبينات قالوا بلى قالوا فادعوا وما دعاء الكافرين الا في ضلال (مؤمن ۵۰) قال: فيقولون: ادعوا مالكا فيقولون: يامالک ليقض علينا ربک قال انكم ماكثون. (الزخرف:۷۷)

اہل جہنم کہیں گے : دوزخ کے داروغوں کو (مدد کے لئے) پکارو۔

داروغے کہیں گے : کیا تمہارے پاس پیغمبر معجزات لے کر نہیں آئے تھے؟

وہ کہیں گے : ہاں آئے تھے۔

فرشتے کہیں گے : اب خود ہی دعا کرتے رہو، لیکن (اس وقت) کافروں کی دعا بے فائدہ ہوگی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد وہ کہیں گے کہ (داروغہ جہنم) مالک (فرشتہ) کو (مدد کے لئے) پکارو، تو وہ کہیں گے اے مالک اپنے رب سے (دعا کرو کہ) وہ ہمارے لئے موت کا فیصلہ فرما دے۔ تو وہ جواب دے گا (اب) تم ہمیشہ کے لئے یہاں جہنم میں ہی رہو گے۔

دوزخیوں کی پکار اور مالک فرشتہ کے جواب کا درمیانی زمانہ

امام اعمش فرماتے ہیں مجھے بتلایا گیا ہے کہ دوزخیوں کی پکار اور مالک (فرشتہ) کے جواب کے درمیان ایک ہزار سال کا زمانہ گزر جائے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امام اعمش فرماتے ہیں:۔
پھر دوزخی لوگ کہیں گے کہ تم اپنے پروردگار کو ہی پکارو تمہارے رب کے علاوہ کوئی بھی تمہارے حال پر رحم کھانے والا نہیں ہے۔
تو وہ اس وقت کہیں گے:۔
اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے رب (اب) ہمیں دوزخ سے نکال دیجئے (اور دنیا میں بھیج دیجئے) اس کے بعد اب اگر ہم نے ویسا کیا تو ہم بڑے ظالم ہوں گے۔
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں جواب میں فرمائیں گے اسی (جہنم) میں راندے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات مت کرو۔
امام اعمش فرماتے ہیں:۔
پس اس وقت یہ لوگ ہر طرح کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور اسی وقت سے وہ حسرت، چیخنے چلانے اور موت کو طلب کرنا شروع کر دیں گے۔ (ترمذی مرفوعاً وموقوفاً علی ابی الدرداء)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنتیوں اور دوزخیوں کے سامنے موت کی موت

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

یجابالموت یوم القیامة کانه کبش املح فیوقف بین الجنة والنار. فیقال: یا اهل الجنة هل تعرفون هذا؟ فیشرئبون وینظرون ویقولون: نعم هذا الموت. ویقال یااهل النار هل تعرفون هذا؟ فیشرئبون وینظرون فیقولون: نعم هذا الموت. قال: فیومر به فیذبح ثم یقال: یااهل الجنة خلود فلا موت. ویااهل النار خلود فلا موت. ثم قرأ رسول الله ﷺ وانذرهم یوم الحسرة اذ قضی الامروهم فی غفلة وهم لا یؤمنون (مریم:۳۹)

روز قیامت موت کو پیش کیا جائے گا گویا کہ وہ سیاہ اور سفید مینڈھا ہے۔ پس اسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کردیا جائے گا اور کہا جائے گا اے اہل جنت کیا تم اسے پہچانتے ہو؟

تو وہ گردنوں کو لمبا کر کے دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں! یہ موت ہے، اور اہل جہنم کو بھی کہا جائے گا کیا تم اسے جانتے ہو؟ تو وہ (بھی) گردنیں لمبی کر کے دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں! یہ موت ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں اس کے بعد اسے ذبح کردینے کا حکم دیا جائے گا۔ پھر اعلان ہوگا اے اہل جنت! (اب تم نے یہاں) ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں آئے گی، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:۔

اور آپ ان لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈرایئے جب کہ (جنت دوزخ کا) اخیر فیصلہ کردیا جائے گا اور وہ لوگ (آج دنیا میں) غفلت میں (پڑے) ہیں اور وہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(بخاری، مسلم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوفِ خدا کی طاقت

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے رات کو ایک خواب دیکھا جس کا ایک حصہ یہ بھی تھا:-

رایت رجلا من امتی علی شفیر جهنم فجاء وجله من اللّٰه فاستنقذه من ذلک ورایت رجلا من امتی یهوی فی النار فجاء ته دموعه التی بکی من خشیة اللّٰه عزوجل فاستخرجه من النار. (حوالہ التخویفسن النار حافظ رجب)

میں نے اپنی امت کے ایک مردہ کو جہنم کے کنارے پر دیکھا جس کے پاس خوف خدا آیا اور اس کو جہنم سے بچالے گیا، اسی طرح اپنی امت کے دوسرے مرد کو دیکھا جو جہنم میں گرنے لگا تھا تو اس کے پاس اس کے وہ آنسو آئے جو خوف خدا سے بہے تھے، انہوں نے (بھی) اسے آگ سے نکال لیا۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بعض نجات یافتہ دوزخی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ سے مروی ہے

ان رجالا یدخلهم اللّٰه النار فیحرقهم بها حتی یکونوا فحما اسودو هم اعلی اهل النار فیجارون الی اللّٰه عزوجل یدعونه فیقولون ربنا اخرجنا منها فاجعلنا فی اصل هذا الجدار فاذاجعلهم فی اصل الجدار اَوْ اَنه لایغنی عنهم شیئا قالوا ربنا اجعلنا من وراء هذا السور لانسالک شیئا بعده فیرفع لهم شجرة حتی تذهب عنهم سخنة النار او شحنة النار (وذکر الحدیث هناد بن السری) (از جہنم کے خوفناک مناظر)

کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ آگ میں داخل فرمادیں گے تو وہ انہیں جلا کر سیاہ کوئلہ کردے گی، اور وہ اہل جہنم میں سب سے اوپر اوپر ہوں گے۔

پس وہ اللہ عزوجل سے گڑگڑائیں گے، دعا کریں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں یہاں سے نکال لیں، اور (جہنم کی) اس دیوار کی بنیاد میں ڈال دیں تو انہیں دیوار کی بنیاد میں ڈال دیا جائے گا وہ تو محسوس کریں گے کہ انہیں جہنم کے عذاب سے کوئی بچاؤ نہیں ہوا۔

تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں دیوار کی پچھلی جانب چھوڑ دیں اس کے بعد آپ سے کچھ نہیں مانگیں گے، تو ان پر درخت کا سایہ کردیا جائے گا، حتیٰ کہ ان سے جہنم کی گرمی یا قید ختم ہوجائے گی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان اشد الناس عذابا رجل یرمی به فیها فیهوی فیها سبعین خریفا وان ادنی اهل النار عذابا رجل فی ضحضاح من النار یغلی منه دماغه حتی یخرج من منخره (بضعف الحکم بن ظهیر)

لوگوں میں سب سے سخت عذاب میں وہ آدمی مبتلا ہوگا جسے جہنم میں پھینکا جائے گا تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا اور اہل جہنم میں سب سے ہلکے عذاب میں وہ شخص ہوگا جو ٹخنوں تک کی آگ میں ہوگا جس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا یہاں تک کہ اس کے نتھنوں سے نکل پڑے گا۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ والی عورت کی مقبولیت کا واقعہ

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ (اسلام لانے سے پہلے) میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک گھر دکھایا اور ارشاد فرمایا کہ اس گھر میں ایک عورت رہتی تھی۔ وہ ایک بار مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں نکلی اور پیچھے بکری کے بارہ بچے اور کپڑا بننے والی ایک کونچ چھوڑ گئی۔

وہ جب واپس آئی تو اس نے بکری کا ایک بچہ اور کونچ کو گم پایا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:-

اے میرے رب آپ نے جہاد میں نکلنے والوں کی حفاظت کی ضمانت لی ہے، جب کہ میرا ایک بکری کا بچہ اور ایک کونچ گم ہو گئے ہیں۔ آپ مجھے یہ دونوں چیزیں واپس کرا دیجئے۔

(وہ اسی طرح شدت سے دعاء کرتی رہی، چنانچہ اس کی دعاء قبول ہو گئی۔) اسے گم شدہ چیزیں واپس مل گئیں، پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: آؤ اگر تم چاہو تو یہ واقعہ خود اس عورت سے پوچھ لو، میں نے عرض کیا نہیں اللہ کے رسول میں تو آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔ (مسند احمد)

مال خرچ کرنے اور اسے بچا کر نہ رکھنے کے سلف صالحین کے واقعات بے شمار ہیں خود حضور اکرم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ کوئی چیز بھی اگلے دن کے لئے ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے۔ (ابن حبان، موارد الظمآن)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ کی راہ میں خرچ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ایسے بندوں سے (ان کے مرنے کے بعد) گفتگو فرمائی جنہیں اس نے (دنیا میں) خوب مال واولاد عطاء فرمائی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک سے فرمایا:

: کیا میں نے تمہیں کثرت سے مال واولاد عطاء نہیں فرمائی تھی؟

اس نے کہا : اے میرے رب! آپ نے عطاء فرمائی تھی۔

اللہ نے فرمایا : تم نے اس کا کیا کیا؟

اس نے کہا : اس خوف سے کہ میری اولاد فقیر اور محتاج نہ ہو جائے، میں وہ سارا مال اپنی اولاد کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔

اللہ نے فرمایا : اگر تجھے حقیقت حال کا علم ہو جائے تو تو تھوڑا ہنسے گا اور زیادہ روئے گا۔ یاد رکھ تو اپنی اولاد کے بارے میں جس چیز (یعنی فقر وفاقے) سے ڈرتا تھا وہ میں نے ان پر اتار دیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرے سے یہی گفتگو فرمائی، اور پوچھا تم نے اپنے مال اولاد کا کیا کیا؟ اس نے کہا میں نے اپنی اولاد کے بارے میں آپ کے فضل وکرم پر یقین رکھتے ہوئے وہ سارا مال آپ کے کاموں پر خرچ کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تمہیں حقیقت حال کا علم ہو جائے تو تم زیادہ ہنسو گے اور تھوڑا روؤ گے۔ تو نے اپنی اولاد کے بارے میں جس چیز (یعنی میرے فضل وکرم) کا یقین رکھا تھا وہ میں نے ان پر اتار دیا ہے۔ (المعجم الصغیر للطبرانی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہید کا محل

حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

میں نے اس رات کو (معراج کی رات) دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے پھر مجھے لے کر درخت پر چڑھے پھر انہوں نے مجھے ایک ایسے مکان میں داخل کیا جو بہت ہی خوبصورت اور بہترین تھا۔ اس جیسا خوبصورت مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا، ان دونوں نے کہا یہ مکان شہیدوں کا گھر ہے۔

(صحیح البخاری، ص ۱۸۵ ج ۱، ص ۳۹۱ ج ۱)

اس مبارک حدیث میں اللہ رب العزت کے ہاں شہداء کے اکرام واعزاز کا ذکر ہے۔ حضور ﷺ نے شہداء کا جنت میں خوبصورت اور حسین محل معراج کی رات دیکھا، جب آپ کو آسمانوں پر لے جایا گیا۔

چونکہ شہید اللہ کے راستے میں لڑتے لڑتے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے اور فی سبیل اللہ اپنی سب سے قیمتی متاع کو قربان کرتا ہے، اس لئے اللہ رب العزت کی طرف سے اسے بلند مقامات اور اعلیٰ درجات سے نوازا جاتا ہے اور اللہ رب العزت کی مغفرت اور رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے کہ

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (آل عمران ۱۵۷)

اور اگر تم مارے گئے اللہ کی راہ میں یا مر گئے تو اللہ کی بخشش اور مہربانی بہتر ہے اس چیز سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنتی شخص کی کہانی حضور ﷺ کی زبانی

واصل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنت کے گھوڑے شریف النسل عمدہ اور سفید ہوں گے گویا کہ وہ یاقوت ہیں جنت میں اونٹوں اور گھوڑوں کے علاوہ چوپایوں میں سے کوئی جانور نہیں ہے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب اہل جنت میں جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے پاس سرخ یاقوت کے ایسے گھوڑے آئیں گے جن کے پر لگے ہوئے ہوں گے۔ وہ نہ پیشاب کریں گے اور نہ لید۔ یہ ان پر بیٹھ جائیں گے وہ ان کو لے کر جنت میں اڑتے پھریں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے تجلی فرمائیں گے۔ جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیں گے تو سجدے میں گر پڑیں گے۔ ارشاد ہوگا:-

سر اٹھالو، یہ عمل کا دن نہیں ہے۔ بلکہ یہ نعمتوں اور عزتوں کا دن ہے۔

چنانچہ وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر خوشبو برسادیں گے۔ ان کا گذر مشک کے ٹیلوں پر ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان ٹیلوں پر ایک ہوا چلائیں گے جس کی وجہ سے وہ اپنے اہل کی طرف اس حال میں لوٹیں گے کہ ان کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہوں گے۔ (از حادی الارواح)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شیطان کو خدا کا جواب

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ شیطان کو خدا نے جب مردود فرمایا تو شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا:۔

وَعِزَّتِکَ یَارَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَکَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ

اے رب! مجھے تیری اس عزت کی قسم! جب تک تیرے بندے زندہ رہیں گے میں انہیں گمراہ کرتا رہوں گا۔

شیطان کی اس بکواس کا اللہ تعالیٰ نے یہ جواب دیا:۔

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَایَزَالُ اَغْفِرُلَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ (مشکوٰۃ ص ۱۶۶)

مجھے میری عزت وجلال اور میری بلندی کی قسم! میں اپنے بندوں کو جب بھی وہ مجھ سے استغفار کریں گے میں بخش دوں گا۔

شیطان ہمارا بڑا دشمن ہے کہ مرتے دم تک یہ ہمارا پیچھا نہ چھوڑنے کی قسم کھا چکا ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہم پر بڑا ہی مہربان ہے کہ مرتے دم تک اس نے اپنا دروازہ مغفرت ورحمت ہمارے لئے کھلا رکھنے کا اعلان فرمادیا ہے۔

پھر کس قدر ظلم ہوگا اگر اپنے مہربان خدا کی تو نافرمانی کریں اور اپنے ازلی دشمن شیطان کی پیروی کرنے لگیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بھی شیطان ملعون سے بچنے کا اور اس کا کہا ماننے کا عہد کرلیں۔ اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ جو ایک جعلی وصیت نامہ کسی شیخ احمد نامی کی طرف سے اکثر شائع ہوتا رہتا ہے۔ جس میں یہ اعلان ہوتا ہے کہ عنقریب توبہ کا دروازہ بند ہونے والا ہے، یہ بالکل غلط اور کسی دشمن دین کی کارستانی ہے۔

کیونکہ جب خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ توبہ کا دروازہ میں نے ہمیشہ کے لئے کھلا رکھا ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ عنقریب بند ہونے والا ہو۔ مسلمان کو ایسے جھوٹے پروپگینڈے سے متاثر نہ ہونا چاہیے۔ اور اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا چاہیے اور اس کی رحمت و مغفرت کو پانے کے لئے جلدی توبہ کر لینی چاہیے۔

محمد بن علی بن الحسین ابن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کو طوبی کہا جاتا ہے، اگر عمدہ سوار اس کے سائے میں ایک گھوڑے پر چلنا شروع کردے تو سو سال تک چلتا رہے۔ اس درخت کے پتے سبز دھاری دار کپڑے ہیں۔ اور اس کے پھول زرد رنگ کے باغیچے ہیں۔ اس کے چھلکے موٹے اور باریک ریشم ہوں گے، اس کے پھل جوڑیں ہیں۔ اور اس کے خوشے زنجبیل اور شہد ہیں۔ اس کی مٹی مشک کی اور گھاس زعفران کی ہے اور زمین بہت پختہ ہے۔

اس کی جڑ سے سلسبیل چشمے اور شراب کی نہریں جاری ہیں اور اس کا سایہ اہل جنت کے لئے مجلس کی جگہ ہے، جہاں وہ سب بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں گے۔ چنانچہ وہ اسی گفتگو میں مصروف ہوں گے کہ فرشتے ان کے پاس یاقوت سے پیدا شدہ سواری کے عمدہ اونٹ ہنکاتے ہوئے لے آئیں گے۔

پھر اس میں روح پھونک دیں گے، وہ سونے کی زنجیروں سے بندھے ہوئے ہوں گے اور ان کے چہرے تروتازہ حسین ہوں گے گویا کہ وہ چراغ ہیں۔ ان کے بال سرخ ریشم اور سفید پشم کے اختلاط سے ایسے خوبصورت ہوں گے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھنے والوں نے اس طرح نہ دیکھیں ہوں گے اس پر کجاوے ہوں گے جس کے تختے موتی اور یاقوت کے ہوں گے جس پر موتیوں اور مرجان کے نگینے لگے ہوں گے اوراس کی گدی سرخ سونے کی ہوگی جس پر سرخ اور سبز رنگ کا بچھونا ہوگا۔

فرشتے (مذکورہ صفات کے حامل) اونٹوں کو ان کے پاس بٹھا دیں گے پھر ان سے کہیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں سلام کہا ہے، عنقریب تم اس کا دیدار کرو گے۔ تم سلام کرو گے وہ تمہارے سلام کا جواب دیں گے۔ تم ان سے بات کرو گے اور وہ تم سے بات فرمائیں گے اور اپنے وسعت فضل سے تمہیں مزید عطاء فرمائیں گے۔ کیونکہ وہ وسیع رحمت اور بڑے فضل والے ہیں۔

چنانچہ ہر ایک آدمی اپنی سواری پر سوار ہو جائے گا اور پھر ایک سیدھی برابر قطار میں چلنے لگیں گے۔ ایک اونٹنی کا کان دوسرے کے قریب نہیں ہوگا اور نہ ایک اونٹنی کے بالکل متصل چلے گی۔

اور جنت کے کسی درخت پر ان کا گزر نہیں ہوگا مگر وہ ان کو اپنے پھلوں کا تحفہ پیش کریں گے اور ان کا راستہ خالی کر دیں گے تاکہ نہ ان کی صف ٹوٹے اور نہ کسی کو اپنے ساتھی سے الگ کرے۔ پھر جب یہ حضرات جبار تبارک وتعالیٰ کے پاس پہنچیں گے تو وہ ان کے لئے اپنی ذات کو ظاہر فرمالیں گے اور اپنی عظیم شان میں ان کے سامنے تجلی فرمالیں گے۔ اہل جنت بول اٹھیں گے:۔

ربنا انت السلام ومنک السلام ولک حق الجلال والاکرام

اللہ تو سلامت رہنے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے، بزرگی اور عظمت تیرا حق ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے:۔

میں سلامت رہنے والا ہوں اور سلامتی میری طرف سے ہی مل سکتی ہے اور بزرگی اور عظمت میرا ہی حق ہے۔ میں اپنے ان بندوں کو خوش آمدید کہتا ہوں، جنہوں نے میری وصیت کی حفاظت کی اور میرے عہد کی رعایت کی اور بن دیکھے مجھ سے ڈرے اور ہر حال میں مجھ سے ڈرنے والے تھے۔

جنتی کہیں گے:۔

اے پروردگار تیری عزت اور جلال اور بلند مرتبے کی قسم ہم نے اس طرح آپ کی قدر نہیں کی، جس طرح کرنے کا حق تھا اور پوری طرح ہم سے آپ کا حق ادا نہ ہوسکا، لہٰذا ہمیں سجدہ کرنے کی اجازت عطاء فرمائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائیں گے:۔

میں نے تم سے عبادت کی مشقت ہٹالی ہے اور تمہارے بدنوں کو راحت دی ہے۔ تم نے میرے لئے اپنے بدنوں اور چہروں کو بہت تھکا لیا ہے اب تو تم میری عزت اور رحمت میں پہنچ چکے ہو۔ جو چاہو مجھ سے مانگو اور تمنا کرو میں تمہاری تمناؤں کو پورا کروں گا۔ آج میں تم کو تمہارے اعمال کے بقدر بدلہ نہیں دوں گا بلکہ اپنے رحمت اور عزت وطاقت اور جلال اور اپنے بلند مرتبے اور عظمت شان کے بقدر دوں گا۔

چنانچہ اہل جنت بہت ساری تمناؤں اور بخششوں میں لگ جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سب سے کم گھٹیا تمنا کرنے والا شخص پوری دنیا کے برابر (اس کی پیدائش سے لے کر یوم فناء) کی تمنا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئے کہ تم لوگوں نے اپنی تمناؤں میں کوتاہی کی اور اپنا حق لئے بغیر راضی ہو گئے پس جو تم نے مانگا اور تمنا کی وہ میں نے تمہارے لئے واجب کر دیا اور میں تم سے تمہاری اولاد ملاؤں گا اور وہ زیادہ عطاء کروں گا جس میں تمہاری تمناؤں نے کوتاہی کی۔

ولا يصح دفعه الى النبى ﷺ وحسبه ان يكون من كلام محمد ابن على، فغلط فيه بعض هولاء الضعفاء فجعله من كلام النبى ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے لئے (شب معراج میں) ایک ایسا گھوڑا لایا گیا جس کا ہر قدم تا حد نظر پڑتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ آگے بڑھے جبرائیل علیہ السلام بھی آپ کے ساتھ تھے۔

آپ ﷺ کا گزر ایک ایسی قوم پر سے ہوا جو ایک دن کھیتی بوتے تھے اور اگلے دن کاٹتے تھے۔ اور جب وہ کھیتی کاٹ لیتے تو کھیتی واپس پہلے جیسی ہو جاتی تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں؟

انہوں نے فرمایا یہ اللہ کے راستے کے مجاہدین ہیں۔ ان کی نیکیاں سات سو گنا بڑھا دی جاتی ہیں۔

اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ (سورہ سبا ۳۹)

(حوالہ دلائل نبوت)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت کا بازار

جس میں دیدار الٰہی ہوگا اور حسن و جمال میں اضافہ ہوگا

حضرت سعید بن المسیب (تابعی) کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اور تجھے جنت میں بازار میں اکھٹا کردے۔ حضرت سعید نے پوچھا کیا جنت میں بازار بھی ہوگا؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ بلاشبہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجات اور منازل میں اتریں گے۔ اس کے بعد دنیا کے دنوں میں سے یوم جمعہ کی مقدار میں ان کو اجازت دی جائے گی کہ اپنے رب کی زیارت کریں۔

پس وہ اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے۔ اس وقت خداوند تعالیٰ اپنے عرش کو ظاہر فرمادے گا۔ اور اپنا دیدار کرانے کے لئے جنت کے ایک بڑے باغ میں ظاہر ہوگا۔ جو دیدار الٰہی کے لئے جمع ہوں گے، ان کے لئے نور کے موتیوں کے اور یاقوت کے اور زبرجد کے اور سونے کے اور چاندی کے ممبر بچھائے جائیں گے۔ اور حسب مراتب جنتی ان پر بیٹھیں گے۔

(نعمتوں اور نوازشوں کی وجہ سے ان میں کوئی گھٹیا اور کمتر نہ ہوگا لیکن مرتبہ کے اعتبار سے جو سب سے کمتر ہوں گے مشک اور زعفران کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے، اور ٹیلوں پر بیٹھنے والے [illegible] پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے کمتر خیال نہ کریں گے (کیونکہ اگر ایسا خیال آ گیا کہ ہم گھٹیا ہیں تو رنج ہوگا اور جنت میں رنج کا نام نہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ فرمایا: ہاں! کیا سورج اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شبہ رکھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔

فرمایا اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی شک نہ کرو گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے گا جس سے آمنے سامنے ہو کر خداوند تعالیٰ کی گفتگو نہ ہو۔

یہاں تک کہ حاضرین میں سے بعض کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے فلاں کے بیٹے فلاں! کیا تجھے یاد ہے کہ فلاں دن تو نے ایسا ایسا کہا تھا؟ اس طرح اللہ تعالیٰ اس کی بعض عہد شکنیاں یاد دلا دیں گے، جو اس نے دنیا میں کی تھیں۔ وہ شخص عرض کرے گا کہ اے پروردگار کیا آپ نے مجھے بخش نہیں دیا؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہاں میں نے بخش دیا اور میری بخشش ہی کی وسعت کی وجہ سے آج تو اس مرتبہ کو پہنچا ہے۔ سب لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ ایک ابر آئے گا اور ان پر چھا جائے گا اور ایسی خوشبو برسائے گا کہ اس جیسی خوشبو انہوں نے کبھی نہ پائی ہوگی۔

خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ اٹھو اور اس چیز کی طرف چلو جو میں نے تمہارے اعزاز واکرام کے لئے تیار کی ہے اور جو چیز تم کو پسند آئے اس کو لے لو۔ پھر ہم ایک بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا۔

اس بازار میں وہ چیزیں ہوگی کہ ان جیسی چیزوں کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں سے سنا نہ دلوں پر ان کا گزر ہوا۔ بس جس چیز کو ہمارا جی چاہے گا ہمارے لئے اٹھا دیا جائے گا (اور یہ سب چیزیں بغیر مول تول اور بغیر قیمت کے ہوگا، کیونکہ) وہاں نہ بیچا جائیگا نہ خرید اجائے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے، بلند مرتبہ کا (ایک شخص) کسی کم مرتبہ والے سے ملاقات کرے گا، حالانکہ اپنے اپنے احساس کے مطابق ان میں کوئی کمتر نہ ہوگا۔ تو اس شخص کو بلند مرتبہ والے کا لباس بہت پسند آئے گا۔

لیکن ابھی اس کی بات ختم نہ ہونے پائے گی کہ اس کا لباس اس بلند مرتبہ والے کے لباس سے اچھا معلوم ہونے لگے گا۔ اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں یہ موقع نہیں رکھا گیا ہے کہ کوئی شخص ذرا بھی رنجیدہ ہو۔

اس کے بعد ہم اپنے اپنے مکانوں کو روانہ ہو جائیں گے۔ وہاں پہنچنے پر ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور مرحبا اہلاً وسہلاً کے بعد کہیں گی کہ تم اس حسن وجمال کو لے کر واپس ہوئے جو کہ اس وقت تھا جب کہ تم ہم سے جدا ہوئے تھے۔ ہم جواب میں کہیں گے کہ آج ہم نے اپنے پروردگار کے ساتھ ہم نشینی کی عزت حاصل کی ہے اور ہم اسی شان کے ساتھ آنے کے لائق ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۹۹ از ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی ہر جمعہ کو جایا کریں گے۔ وہاں شمالی ہوا چلے گی جو جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں کو خوشبو سے بھر دے گی اور ان کے حسن وجمال میں اضافہ ہو جائے گا۔

پس وہ خوب زیادہ حسین وجمیل ہو کر اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں گے۔ گھر کے لوگ کہیں گے کہ قسم ہے خدا کی ہم سے جدا ہونے کے بعد تمہارے حسن وجمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

(الترغیب والترہیب ص ۵۳۹ ج ۴ از مسلم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں نہ خرید ہے نہ فروخت ہے۔ اس میں بس مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہیں، ان کو دیکھ کر جب کوئی شخص چاہے گا کہ فلاں صورت میری صورت ہو جاتی تو اسی وقت اس کی وہ صورت بن جائے گی۔

(سنن ترمذی باب ماجاء فی سوق الجنة)

جب امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے گیارہ بیٹوں کو بلایا پھر اپنا سارا مال جمع کر کے بیویوں کو ان کا شرعی حصہ دینے کے بعد ہر بیٹے کو صرف ایک ایک دینار ملا۔

مسلمہ بن عبد الملک نے ان سے کہا اے امیر المؤمنین آپ اپنے بیٹوں کا معاملہ میرے سپرد کر دیں۔ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا میرے بیٹے اگر صالحین میں سے ہوئے تو اللہ تعالیٰ صالحین کا خود متولی ہے اور اگر یہ صالحین میں سے نہ ہوئے تو پھر میں اللہ کی نافرمانی میں ان کی کیوں مدد کروں۔

ان کے انتقال کے بعد ان کے ایک بیٹے نے اللہ کے راستے میں سو گھڑ سواروں کو مکمل سامان جہاد دے کر سو گھوڑوں پر سوار کیا۔ (یعنی ان کے مال میں اتنی برکت ہوگئی)

جب کہ مسلمہ بن عبد الملک نے مرتے وقت اپنے ہر بیٹے کے لئے گیارہ ہزار دینار چھوڑے لیکن ان کے ایک بیٹے کو دیکھا گیا کہ وہ حمام میں پانی گرم کرنے کی (معمولی) نوکری کر رہا تھا۔ یعنی مسلمہ کی اولاد پر فقر و فاقہ نازل ہوگیا۔

(قرطبی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اہل جنت اور دیدار الٰہی

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس ایسا سفید شیشہ لائے جس پر چھوٹے چھوٹے نشانات تھے۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کیا ہے؟

جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ جمعہ ہے جس کی وجہ سے آپ کو اور آپ کی امت کو فضیلت دی گئی اور لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ اس میں تمہارے تابع ہیں۔ اور تمہارے لئے اس میں خیر کی ایک گھڑی ہے اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی مسلمان بندہ اس کو نہیں پاتا کہ اللہ سے اس میں بھلائی کا سوال کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرما لیتے ہیں، اور ہمارے ہاں جمعہ کا دن یوم المزید ہے۔

نبی کریم ﷺ نے پوچھا اے جبرائیل یوم المزید کیا ہے؟

جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: تیرے رب نے جنت الفردوس میں ایک وادی بنائی ہے جس میں مشک کے کشادہ سرسبز ٹیلے بنائے گئے ہیں، جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ جتنے فرشتوں کو چاہیں نازل فرمادیں گے۔

اس کے گرد نور کے منبر ہوں گے جس پر نبیوں کی نشستیں ہوں گی اور ان منبروں کا سونے کے منبروں سے جو یاقوت اور زبرجد سے مرصع ہوں گے گھیراؤ کیا گیا ہوگا۔ ان پر شہداء اور صدیقین کی نشستیں ہوں گی۔

چنانچہ وہ ان ٹیلوں کے پیچھے بیٹھ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے

[illegible] مانگو میں عطا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رضا مانگتے ہیں۔ ارشاد ہوگا میں تم سے راضی ہوا اور تمہارے لئے وہ ہے جس کی تم نے تمنا کی ہے اور میرے پاس مزید بھی ہے۔

پس وہ جمعہ کا دن پسند کریں گے اس لئے کہ ان کے رب نے اس میں ان کو بھلائی عطا کی تھی۔ جمعہ کا دن وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عرش پر استویٰ کیا اور اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اس میں قیامت قائم ہوگی۔

(حوالہ محافل جنت)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کافر پر عذاب قبر کا واقعہ! حضور ﷺ کی زبانی

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کافر جواب دیتا ہے کہ ہاہا مجھے پتہ نہیں تو آسمان سے منادی آواز دیتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا اس کے نیچے آگ بچھا دو اور اسے آگ کا پہناوا پہنادو اور اس کے لئے دوزخ کا ایک دروازہ کھولدو۔

چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعے دوزخ کی تپش اور سخت گرم لو آتی ہے اور اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں، پھر اس کے عذاب دینے کے لئے ایک عذاب دینے والا مقرر کر دیا جاتا ہے جو اندھا اور بہرا ہوتا ہے۔

اس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ پہاڑ پر مار دیا جائے تو پہاڑ ضرور مٹی ہو جائے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اس گرز کو ایک مرتبہ مارتا ہے تو اس کی آواز کو انسان اور جنات کے علاوہ پورب پچھم کے درمیان والی ساری مخلوق سنتی ہے، ایک مرتبہ مارنے سے وہ مٹی ہو جاتا ہے اور پھر روح لوٹا دی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۶ از حمد وابوداؤد)

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اس گرز کے مارے جانے سے وہ اس زور سے چیختا ہے کہ انسان اور جنات کے سوا اس کے قریب کی ہر چیز اس کی چیخ و پکار سنتی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

یہاں یہ بات دریافت طلب ہے کہ انسانوں اور جنات کو میت کے مارنے اور اس کے چیخنے کی آواز کیوں نہیں سنائی جاتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسانوں اور جنات کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عالم برزخ کا واسطہ پڑتا ہے اگر ان کو عذاب قبر دکھا دیا جائے یا کانوں سے وہاں کے مصیبت زدوں کی چیخ و پکار کی آواز سنا دی جائے تو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کرنے لگیں۔ حالانکہ خدا کے یہاں ایمان بالغیب معتبر ہے کہ صرف رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر مان لیں، سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ بہر حال آپ کی بات صحیح مانیں، اسی کو ایمان فرمایا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ لَھُمْ مَغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ

بلاشبہ جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

جب قیامت کو اٹھ کھڑے ہوں گے اور جنت دوزخ آنکھ سے دیکھ لیں گے تو سب ہی ایمان لے آئیں گے۔ اور رسولوں کی باتوں کی تصدیق کر لیں گے مگر اس وقت کا ایمان اور تصدیق معتبر نہیں ہے۔

انسانوں کو عذاب قبر نہ دکھانے اور اس کی آواز نہ سنانے میں یہ مصلحت بھی ہے کہ انسان اس کی برداشت نہیں کر سکتے اگر عذاب قبر کا حال آنکھوں سے دیکھ لیں یا کانوں سے سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔

جیسا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نافرمان کی میت کو جب لوگ اٹھا کر چلتے ہیں تو وہ کہتا ہے ہائے میری بربادی مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس کی اس آواز کو انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۴۴ از بخاری)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا غلط فتویٰ دینے پر توبہ اور ندامت

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے تنبیہ الغافلین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قصہ پڑھا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک رات میں حضور ﷺ کے ساتھ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد واپس جا رہا تھا کہ اچانک ایک نقاب پوش عورت راستہ میں کھڑی نظر آئی۔

اس عورت نے مجھے آواز دے کر کہا اے ابو ہریرہ! مجھ سے ایک بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

میں نے اس سے پوچھا کہ تجھ سے کون سا گناہ ہو گیا ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ مجھ سے زنا ہو گیا ہے اور زنا سے پیدا ہونے والے بچے کو بھی میں نے قتل کر دیا ہے۔

میں نے اس عورت سے کہا تو نے بچہ کو بھی ہلاک کیا اور ساتھ خود ہلاک ہو گئی۔ اللہ کی قسم تیری کوئی توبہ قبول نہیں۔ اس عورت نے یہ سن کر زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی۔ جب اس کو ہوش آیا تو اٹھ کر چل دی۔

بعد میں مجھے یہ خیال آیا کہ میں خود ہی فتویٰ دینے لگ گیا۔ حالانکہ حضور ﷺ کی ذات اقدس ہم میں موجود ہے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گذشتہ رات کا قصہ بیان کیا کہ ایک عورت نے مجھ سے یہ مسئلہ پوچھا اور میں نے اس کو یوں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے سن کر فرمایا:-

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اے ابوہریرہ! اللہ کی قسم تو خود بھی ہلاک ہوا اور تو نے اس عورت کو بھی ہلاک کر دیا۔ تجھے اس آیت کا علم نہیں:۔

والذین لایدعون مع اللہ الھا آخر ولایقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما ○ یضعف لہ العذاب یوم القیامۃ ویخلفہ مھانا ○ الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات وکان اللہ غفوراً رحیماً

(سورۃ الفرقان ۶۸، ۷۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس سے اٹھ کر واپس ہوا اور پریشانی کے عالم میں مدینہ طیبہ کی گلیوں بازاروں میں یہ آواز لگاتا ہوا دوڑ رہا تھا کہ کوئی شخص ہے جو مجھے اس عورت کا پتہ بتائے جس نے گزشتہ رات مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا؟

ادھر بچے میری یہ حالت دیکھ کر کہہ رہے تھے کہ ابوہریرہ دیوانہ ہو گیا۔ میری اسی طرح پریشانی کی حالت رہی حتیٰ کہ جب رات ہوئی تو مجھے وہ عورت اسی جگہ پر مل گئی، جس جگہ گذشتہ رات نظر آئی تھی۔

میں نے اس سے اپنی اور حضور ﷺ کی گفتگو بیان کر دی اور حضور ﷺ کا یہ رشاد سنا دیا کہ اس کی توبہ قبول ہے۔ اس عورت کی بے ساختہ مارے خوشی کے چیخ نکل گئی اور فوراً بولی میں اپنے گناہ کی بخشش کی خوشی میں اپنا باغ مساکین کے لئے صدقہ کرتی ہوں۔

(اس حدیث کو ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخری جنتی

صحیح مسلم اور مسند امام احمد میں عبداللہ بن مسعود، مغیرہ بن شعبہ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی خدمت میں عرض کیا: اے میرے رب! جنت میں سب سے کم درجہ جس شخص کا ہوگا اس کا کیا حال ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے سب سے آخر میں جنت جانے والے شخص کا حال فرمایا کہ جب اسے جہنم سے نکالا جائے گا تو وہ اس کی طرف دیکھے گا اور کہے گا:

تَبَارَکَ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْکِ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ شَیْئًا مَا اَعْطَاہُ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

بڑی عزت و برکت والی ہے وہ ذات! جس نے مجھے تجھ سے نجات عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی نعمت سے نوازا ہے جیسی پہلے اور بعد کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔

وہ اسی گمان میں جہنم کے کنارے بیٹھا ہوگا کہ اچانک دور سے ایک درخت نظر آئے گا، وہ درخت کو دیکھ کر کہے گا:۔

اَیْ رَبِّ! اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِھَا

اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے سائے میں بیٹھوں اور اس کا پانی پیوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:۔

یَاابْنَ آدَمَ! لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَیْتُکَهَا سَاَلْتَنِیْ غَیْرَهَا

اے ابن آدم! اگر میں تجھے یہ سایہ نصیب کردوں تو تو مجھ سے اس کو علاوہ کوئی دوسری چیز مانگے گا۔

وہ کہے گا:۔

نہیں! نہیں! میرے رب! اور کچھ نہیں مانگتا۔ بس صرف اس درخت کے قریب کردے۔

چنانچہ اللہ اس کو اس درخت کے قریب کردیں گے کہ اس کے سائے میں بیٹھے اس کے پھل کھائے اور اس کا پانی پیئے۔ اسی حال میں ہوگا کہ پہلے درخت سے بہتر درخت نظر آئے گا وہ کہے گا:۔

اے اللہ مجھے اس دوسرے درخت کے قریب کردے تاکہ اس کا پانی پیوں اور اس کے سائے میں بیٹھوں۔ مجھے تیری عزت وجلال کی قسم! بس یہ دے دے اور مزید کچھ نہیں مانگوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:۔

یَاابْنَ آدَمَ! اَلَمْ تُعَاهِدْنِیْ اَلَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَهَا؟

اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ اس درخت کے بعد کچھ اور نہیں مانگوں گا؟

وہ کہے گا: بس اللہ یہ دے دے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔

چنانچہ اللہ اسے اس درخت کے قریب کردے گا۔ اسی حالت میں ہوگا کہ پہلے دونوں درختوں سے زیادہ بہتر اور زیادہ خوبصورت جنت کے دروازے کے قریب ایک اور درخت نظر آئے گا وہ صبر کی کوشش کرے گا مگر صبر کہاں؟ کہے گا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے رب! اس درخت کے قریب کر دے تا کہ اس کا پانی پیوں، اس کے سائے تلے رہوں، اب اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:-

اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ اس کے بعد کچھ نہیں مانگے گا؟

پھر اللہ اسے اس تیسرے درخت کے پاس کر دے گا۔ جب اس تیسرے درخت کے نیچے جائے گا تو سامنے جنت نظر آئے گی، اہل جنت کی آوازیں سنے گا اس کی نعمتیں، اس کے محلات اور اس کے باغات نظر آئیں گے اور پھر ان کو دیکھتا رہے گا، لیکن بالآخر وہ صبر نہ کر سکے گا اور کہے گا:-

یَارَبِّ اَدْخِلْنِهَا...... میرے پروردگار! مجھے اس جنت میں داخل کر دے

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:-

یَاابْنَ آدَمَ! مَایَصْرِینِی مِنْکَ؟ اَیُرْضِیکَ اَنْ اُعْطِیَکَ الدُّنْیَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟

اے ابن آدم! مجھ سے تیرے تقاضے کو کون سی چیز روکے گی؟ کیا تو اس بات سے راضی ہے کہ دنیا اور اسی کی طرح مزید تجھے دوں؟

بندہ کہے گا:-

یَارَبِّ! اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّی وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ

میرے پروردگار! کیا تو میرا مذاق اڑا رہا ہے، حالانکہ تو سارے جہاں کا پروردگار ہے۔

غرض اس بندے سے کہا جائے گا: جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جب داخل ہونے کے لئے جائے گا تو اسے ایسا محسوس ہوگا کہ پوری جنت بھر چکی ہے۔

چنانچہ وہ کہے گا:-

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اَیْ رَبِّ کَیْفَ؟ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوا اَخَذَاتِهِمْ؟

میرے پروردگار! یہ کیوں کر ممکن ہے؟ لوگ تو اپنی اپنی جگہ جا چکے ہیں اور اپنا اپنا حصہ قبضے میں لے چکے ہیں۔

اللہ فرمائیں گے : تم پسند کرو گے کہ تمہاری ملکیت دنیا میں کسی بادشاہ کے ملک جتنی ہو؟

وہ کہے گا : ہاں میرے رب!

اللہ فرمائیں گے : ہم نے تجھے اتنی بادشاہی بخش دی اور...... مِثْلُہٗ ...... وَمِثْلُہٗ ...... وَمِثْلُہٗ ...... وَمِثْلُہٗ ...... وَمِثْلُہٗ ...... پانچ مرتبہ زیادہ بڑی سلطنت تمہیں عطا کردی۔

وہ کہے گا : میرے رب میں خوش ہو گیا۔ اللہ فرمائے گا:۔

هٰذَا لَکَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ وَلَکَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُکَ وَلَذَّتْ عَیْنُکَ

یہ تیرے لئے ہے اور دس گنا زیادہ اور بھی اور تیرا دل جو چاہے اور تیری آنکھ کو جو کچھ بھلا لگے، سب ہم نے تجھے دیا۔

پھر جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو وہاں حور عین میں سے اس کی دو بیویاں اس کا استقبال کریں گی اور کہیں گی:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَاکَ وَاَحْیَانَا لَکَ

تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تمہیں ہمارے لئے اور ہمیں تمہارے لئے بنایا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر وہ کہے گا:۔

مَا اُعْطِی اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِیْتُ

جیسا مجھے ملا ہے، ویسا کسی کو بھی نہیں ملا ہوگا۔

یہ سب سے نچلے درجے والا جنتی ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یہ تو سب سے کم تر درجے کا جنتی ہوا اور اعلیٰ منزل والے جنتی کی شان کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اَرَدْتُ غَرَسْتُ کَرَامَتَھُمْ بِیَدِی وَخَتَمْتُ عَلَیْھَا فَلَمْ تَرَعَیْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَلَمْ یَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ

وہ ایسے لوگ ہیں جن کو میں نے چنا، اختیار کیا، ان کی عزت وبزرگی کو اپنے ہاتھ سے جمایا اور اس پر مہر ثبت کردی۔ (میں نے ان کے لئے جنت میں جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں انہیں) نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں اس کے متعلق تصور تک گزرا۔

(اس واقعے کو مسلم ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹ اور مسند احمد ۱/۳۸۲ وغیرہ سے یکجا کر کے لکھا گیا ہے۔

مذکورہ آخری جنتی کے بارے میں صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا اور اپنی رحمت سے کچھ لوگوں کو جہنم کی آگ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ان لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا ہوگا، جن پر اللہ تعالیٰ نے رحم کرنا پسند کیا۔ اور وہ...... **لاَاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ**...... کہتے رہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرشتے جہنم میں انہیں نکالنے جائیں گے تو انہیں سجدے کے نشان سے پہچانیں گے، کیونکہ آتش جہنم ابن آدم کو کھا جائے گی لیکن سجدے کے نشانات باقی رہیں گے۔ چوں کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے کے نشانات کو جلانا جہنم کی آگ پر حرام کردیا ہے۔

پھر وہ جہنم کی آگ سے جلے بھنے (کوئلے کی طرح) نکالے جائیں گے، جب ان کے اوپر آب حیات چھڑکا جائے گا تو وہ تازہ ہو کر ایسے جی اٹھیں گے جیسے دانہ کچرے کے بہاؤ میں اگ جاتا ہے۔ (چونکہ پانی جہاں پر کوڑا کرکٹ اور مٹی بہا کر لاتا ہے وہاں دانہ بہت جلد اگ جاتا ہے اور جلدی سے سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے، اسی طرح جہنمی بھی آب حیات پڑتے ہی تازہ دم ہو جائیں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہوگا تو ایک آدمی باقی رہ جائے گا جس کا منہ جہنم کی طرف ہوگا اور جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار میرا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دے، اس کی بدبو نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے اور اس کی لپٹ نے مجھے جلا ڈالا ہے۔ پھر جب تک اللہ کو منظور ہوگا وہ دعا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ

اگر میں تیرا یہ سوال پورا کردوں تو اس کے علاوہ مزید کوئی سوال تو نہیں کرے گا؟

بندہ کہے گا:۔

میں پھر کوئی سوال نہیں کروں گا اور جیسے اللہ کو منظور ہے وہ قول و اقرار کرے گا۔

تب اللہ تعالیٰ اس کا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے گا۔ جب اس کا منہ جنت کی طرف ہوگا اور وہ جنت کو دیکھ لے گا تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا وہ خاموش رہے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر وہ کہے گا:-

اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔

اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا:

اَلَسْتَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِي غَيْرَ الَّذِي اَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا اَغْدَرَكَ ؟

کیا تو نے اپنا قول وقرار نہیں دیا تھا کہ تو پھر کوئی دوسرا سوال نہیں کرے گا، تیرا برا ہو اے ابن آدم! تو کس قدر دغا باز ہے۔

بندہ کہے گا: اے رب! اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کہے گا: اگر میں تیرا یہ سوال پورا کردوں تو اس کے علاوہ مزید کوئی سوال تو نہیں کرے گا؟ بندہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! میں دوسرا سوال نہیں کروں گا۔ پھر اللہ کو جو منظور ہو گا عہد و پیان دے گا، تب اللہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا۔

جب بندہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو گا تو جنت اس کو دکھائی دے گی جس میں وہ خیر و بھلائی اور فرحت و شادمانی دیکھے گا۔ پھر جب تک اللہ کو منظور ہو گا وہ خاموش رہے گا۔ پھر کہے گا:-

اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا:-

کیا تو نے مجھے اپنا قول وقرار نہیں دیا تھا کہ تو پھر دوسرا کوئی سوال نہیں کرے گا؟ اے ابن آدم! تو کتنا مکار ہے؟

بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں ہوں گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا تا آنکہ اللہ تعالیٰ کو ہنسی آجائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ ہنس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

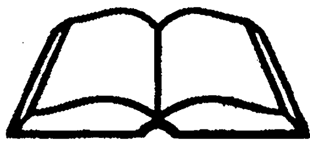
دے گا تو اس سے فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔

جب بندہ جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اور کچھ تمنا کرو وہ تمنا کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے مانگے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائے گا کہ فلاں فلاں چیز مانگ۔ جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:۔

ذٰلِکَ لَکَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ

میں نے یہ سب تجھے دیں اور ان جیسی اور بھی دیں۔







Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنت میں داخل ہونے والے ایک اور دوزخی کی حکایت

حضرت انس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:-

ان عبداً لینادی فی النار الف سنة یاحنان یامنان، فیقول اللّٰہ تبارک وتعالیٰ لجبریل: اذھب فأتنی بعبدی ھذا فینطلق جبریل فیجد اھل النار مکبین یبکون فیرجع الی ربه فیخبرہ فیقول آتینی به فانه فی مکان کذا وکذا فیجیء به فیوقعه علی ربه فیقول یاعبدی کیف وجدت مکانک ومقیلک؟ فیقول یارب شر مکان وشرمقیل، فیقول ردوا عبدی، فیقول رب فما کنت ارجو اذا اخرجتنی منھا ان تعیدنی فیھا، فیقول: دعوا عبدی

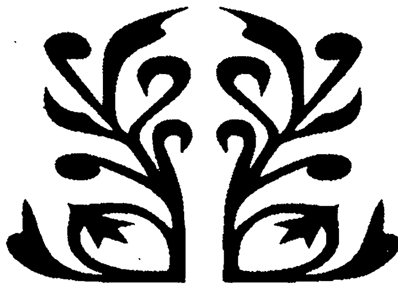
ایک شخص دوزخ میں ایک ہزار سال تک ''یا حنان، یا منان'' پکارے گا، اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمائیں گے جاؤ میرے اس بندے کو میرے پاس لے کر آؤ۔

حضرت جبریل علیہ السلام روانہ ہوں گے اور دوزخیوں کو الٹے منہ گرے ہوئے روتے ہوئے پائیں گے اور واپس آکر اپنے پروردگار کو اس کی اطلاع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ وہ فلاں جگہ میں موجود ہے۔ چنانچہ وہ اس کو لے کر اپنے پروردگار کے سامنے پیش کردیں گے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ پوچھیں گے اے میرے بندے تم نے اپنے مکان اور آرام گاہ کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا یا رب بہت برا مکان اور بہت بری آرام گاہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے کو واپس (وہیں دوزخ میں) لے جاؤ۔ وہ عرض کرے گا یا رب جب آپ نے مجھے دوزخ سے نکالا تھا تو میں اس کی امید نہیں رکھتا تھا کہ آپ مجھے اس میں (دوبارہ) ڈال دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو چھوڑ دو اور جنت میں داخل کر دو۔





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہنم سے نکلنے والے جنتی کا انوکھا واقعہ

قیامت کے دن اللہ پاک انبیاء سے...صدیقین سے...شہداء سے...کہے گا جاؤ! جتنے انسان جہنم سے نکال کر لا سکتے ہو تو نکالو....!اس طرح حضور اکرم ﷺ کی شفاعت پر بے شمار مخلوق نکلے گی..اب اللہ پاک فرمائیں گے کہ اب میری باری ہے.....!تم سب فارغ ہو گئے

کم یقبض الاارحم الرحمین ......اب اللہ پاک اپنے دونوں ہاتھوں سے جہنم کے اندر ایمان والوں کو نکالے گا اسی طرح تین دفعہ نکالیں گے اور جس کے دل میں ایٹم کے کروڑواں حصہ کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ پھر بھی رہ جائے گا۔

اس کے بعد جہنم سے جبرائیل کو......منان یا منان......کی آواز آئے گی کہیں گے ایک ابھی باقی ہے.....اس کی باری نہیں آئی۔تو اللہ پاک کہیں گے جاؤ اسکو نکال کے لے آؤ......تو وہ آئیں گے اور داروغہ جہنم سے کہیں گے۔

ارے بھائی ایک اٹکا ہوا آخری قیدی ہے اس کو نکال دو تو وہ جہنم کے اندر جا کر واپس آئیں گے اور کہیں گے کہ دوزخ نے اب کروٹ بدل دی ہے اور ہر چیز پلٹ دی ہے پتہ نہیں وہ کہاں ہے؟

دوزخ کا ایک پتھر ساتوں براعظم کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو سارے پہاڑ پگھل کر سیاہ پانی میں تبدیل ہو جائیں گے اور دوزخ میں اگر سوئی کے برابر بھی سوراخ ہو جائے تو اس کی آگ سارے جہاں کو جلا کر راکھ کر دے گی دوزخ میں ایک لاکھ آدمیوں کو بٹھایا جائے اور وہ ایک سانس بھی لے تو اس کی ایک سانس کی وجہ سے ایک لاکھ آدمی مر کے ختم ہو جائیں گے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ قید خانہ ہے کوئی معمولی چیز نہیں ہے کہ دو چار تھپڑ لگیں گے پھر اٹھا کر جنت میں لے آئیں گے..... آسان مسئلہ نہیں ہے...... اگر دھلائی ہوگی تو بڑی زبردست ہوگی..... تو جبرائیل علیہ السلام آئیں گے......

اللہ سے عرض کریں گے کہ پتہ نہیں چل رہا وہ کہاں ہے..... اللہ تعالیٰ بتادے گا کہ جہنم کی فلاں چٹان کے نیچے پڑا ہے..... تو وہ آئیں گے چٹان کا سانپ ڈنگ مارے تو چالیس سال تک تڑپتا رہے گا..... اس کو جھٹکا دیکر نکالیں گے پھر صاف ہو جائے گا..... اس کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا اور پل صراط فقط مسلمانوں کے لئے ہے کافروں کے لئے نہیں ان کو تو سیدھا جہنم کے گیٹ سے داخل کیا جائے گا۔

وسیق الذین کفروا الی جھنم زمرا...... حتی اذا جآؤھا وفتحت ابوابھا

یہ کافر کے لئے ضابطہ ہے کہ اندھے..... گونگے..... بنا کر ان کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا..... پل صراط مسلمانوں کے لئے ہے اس پر ان کو گزارا جائے گا تا کہ ان کے ایمان کا پتہ چل جائے بعض ایسے گزریں گے کہ جہنم کی آگ نیچے سے پکارے گی...... جز جز...... ارے اللہ کے واسطے چل جلدی!

...... اطفانورک لبھی...... تیرے ایمان نے مجھے ٹھنڈا کر دیا اور بعض ایسے گزریں گے مخدوش کہ ان کے دونوں طرف آریاں لگ جائیں گی اس کے کانٹے اس کے اندر پھنسیں گے اس کو کہا جائے گا کہ چل وہ کبھی گرے گا کبھی چلے گا۔

وہ پکارے گا کہ یا اللہ! پار لگا دے..... یا اللہ! پار لگا دے..... اللہ تعالیٰ فرمائے گا! ایک وعدہ کرے تو پار لگا دوں گا...وہ کہے گا کیا....؟ تو باہر جا کر اپنے سارے گناہ مان لے تو پار لگا دوں گا...تو وہ کہے گا پار لگا دے.... میں سارے گناہ مان جاؤں گا.... اب اللہ تعالیٰ پار لگا دیں گے.... تو سامنے جنت نظر آ رہی ہوگی.... اور پیچھے دوزخ نظر آ رہی ہوگی... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! اب بتا کیا کیا تھا دنیا میں؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو اب وہ ڈرے گا کہ مان گیا تو دوبارہ نہ پھینک دیں تو وہ کہے گا میں نے کچھ کیا ہی نہیں ....! یعنی آخر وقت تک دغا بازی........ اللہ تعالیٰ کہے گا لہٰ گواہ لاؤں....؟ تو وہ تسلی کے لئے ادھر اُدھر دیکھے گا تو کوئی نہیں نظر آئے گا.... جنت والے جنت میں ہیں...اور دوزخ والے دوزخ میں ہیں.... وہاں کوئی بھی نہیں ہوگا۔

پھر اللہ پاک اس کی زبان کو بند کر دیں گے...... اور اس کے جسم سے کہے گا تو بول! پھر اس کے ہاتھوں سے... اس کی رانوں سے آوازیں آئیں گی... تو وہ کہے گا کہ میرا وجود ہی میرا دشمن ہو گیا....

وہ کہے گا یا اللہ بڑے بڑے گناہ کئے تو صاف کر دے.... دوبارہ نہ بھیج تو اس سے کہا جائے گا... کہ جا جنت میں چلا جا! جب جائے گا تو اللہ پاک اس کو ایسی جنت دکھائے گا جیسے کہ وہ ساری کی ساری جنتیوں سے بھری ہوئی ہے۔ تو وہ دیکھ کر واپس آ جائے گا.... تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! ارے تو جاتا کیوں نہیں.....؟ تو پھر جنت دیکھ کر واپس آ جائے گا......! پھر کہا جائے گا تو جاتا کیوں نہیں ہے....؟ کہے گا آپ نے کوئی جگہ خالی نہیں چھوڑی میں کہاں جاؤں......؟

ادنیٰ جنتی کی جنت کا منظر

اب اللہ تعالیٰ اس کی قیمت دے گا..... اچھا تو راضی ہے کہ..... میں نے جب سے دنیا بنائی تھی... اور جس وقت وہ ختم ہوئی..... اس کا دس گنا کر کے تمہیں دوں گا... تو راضی ہے....؟ تو اسکا منہ کھل جائے گا...... اتستھزا بی و انت رب العالمین ...... آپ میرے ساتھ مذاق کرتے ہیں....! حالانکہ آپ تمام جہان کے رب ہیں... تو اس کو یقین نہیں آئے گا۔

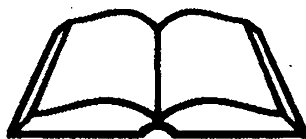
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ فرمائے گا...... **بلی انا علی ذالک قدیر** ...... مجھے اس پر قدرت ہے جا میں نے تجھے دنیا اور اس کا دس گنا دے دیا۔

کتنی بڑی دولت ہے ایمان کی جو اللہ نے ہمیں عطا فرمائی...... فرض نماز کا ایک سجدہ زمین... آسمان سے زیادہ قیمتی ہے۔

یہ ادنی درجہ کا جنتی جنت میں جائے گا.. تو اس کے لئے جنت کا دروازہ جنت کا خادم کھولے گا.... تو اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر یہ سر جھکائے گا.... اور وہ کہے گا...! تم کیا کرر ہے ہو...؟ تو یہ کہے گا تم فرشتے ہو...؟ تو وہ کہے گا...! میں آپ کا خادم ہوں اور نوکر ہوں.......

اور اس کے لئے جنت میں قالین ہوں گے اس پر یہ چالیس سال تک چل سکتا ہے.... اور اس کے دونوں طرف اسی ہزار خادم ہوں گے..... اور وہ کہیں گے اے ہمارے آقا! آپ اتنی دیر سے آئے تو وہ کہے گا! کہ شکر کرو میں آ گیا تمہیں کیا خبر کہ میں کہاں پھنسا ہوا تھا.....! ایسی دھلائی ہو رہی تھی کہ مت پوچھو! اسی ہزار نوکر کوئی تنخواہ ان کو نہیں دینی پڑے گی.... ان کا سارا خرچہ اللہ کے ذمہ ہے....





Courtesy www.pdfbooksfree.pk

80 ہزار قسم کے کھانے

پھر آگے جائے گا تو بڑا چوڑا میدان ہے جس کے وسط میں ایک تخت بچھا ہوا ہے اس پر اس کو بٹھایا جائے گا..... ہر نوکر ایک کھانے کی قسم پیش کرے گا........

اور ایک مشروب کی قسم پیش کرے گا.........

.اسی ہزار قسم کے کھانے.....اسی ہزار قسم کے مشروبات.......

نہ پیٹ تھکے.....نہ آنت تھکے.....نہ دانت تھکے.....نہ جبڑا تھکے..........

نہ زبان دانتوں کے اندر اٹکے.... یہ سارا نظام اس کے لئے چل رہا ہے...

اور ہر لقمہ کی لذت اس کے لئے بڑھتی جائے گی........

ہر مشروب کی لذت بھی بڑھتی جائے گی........

جیسے دنیا کا پہلا نوالہ زیادہ مزیدار ہوتا ہے......پھر اس سے کم......پھر اس سے کم...پھر نہ پینے کو جی چاہتا ہے.......نہ کھانے کو......لیکن جنت میں اس کے برعکس ہوگا اللہ تعالیٰ ایسی قوت دے گا کہ کھاتا اور پیتا رہے گا۔

پیشاب کوئی نہیں....... پاخانہ کوئی نہیں...... (حادی الارواح)



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مولانا ارسلان بن اختر کی تالیفات

